روسی
کلاسیکی ادب
کا
سلسلہ

Тургеневъ

ИЗДАТЕЛЬСТВО ЛИТЕРАТУРЫ НА ИНОСТРАННЫХ ЯЗЫКАХ

МОСКВА
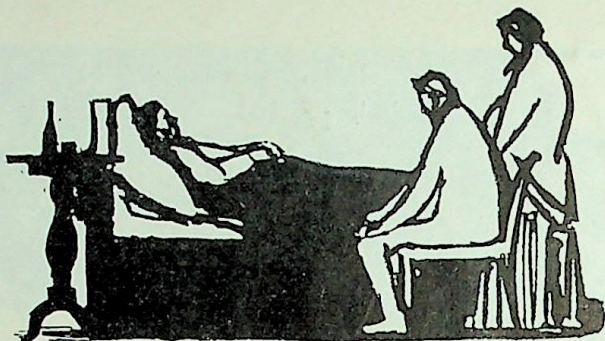
بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر
ماسکو

ترجمہ : انور عظیم
ڈیزائین : باسوف

بلنسکی کی یاد میں

۱

۲۰ مئی ۱۸۵۹ء کی بات ہے، شاہراہ خ... کے کنارے ایک چھوٹی سی دیہاتی سرائے کی برساتی کے زینے پر ایک شخص، جس کی عمر چالیس سے کچھ اوپر ہوگی، گردآلود کوٹ اور چارخانے کی پتلون میں ملبوس، ننگے سر نمودار ہوا اور اپنے ملازم سے پوچھا ”کیوں پیوتر؟ اب تک کوئی پتہ نہیں؟“، ملازم گول گول بھرے بھرے گالوں والا نوجوان تھا — اس کی مسیں بھیگ رہی تھیں اور چھوٹی چھوٹی آنکھیں چمک سے محروم تھیں —

ملازم کا ہر ہر انداز، چکنے چپڑے سر سے لے کر الجھے ہوئے بالوں اور فیروزے کی بالی تک، ہر ہر چیز، مہذب رنگ ڈھنگ اور مثالی نئی نسل کے چشم و چراغ ہونے کی چغلی کھا رہی تھی — اس نے سڑک پر نظر دوڑائی اور جواب دیا:

”نہیں حضور، کوئی نشان نہیں —“

''کوئی نشان نہیں؟،، اس کے مالک نے پھر پوچھا ۔

''نہیں حضور،، ملازم نے اپنا جواب دوہرایا ۔

اس شخص نے ٹھنڈی سانس لی اور چھوٹی سی بنچ پر بیٹھہ گیا ۔ ایسے میں جب وہ اپنی ٹانگیں سمیٹے بیٹھا ہوا ہے اور اداس نظروں سے اپنے چاروں طرف گھور رہا ہے، آئیے ہم آپ سے اس کا تعارف کرائیں ۔

اس کا نام تھا نکولائی پترووچ کرسانوف ۔ اس سرائے سے کوئی پندرہ ورسٹ کے فاصلے پر اس کی اپنی اچھی سی جاگیر تھی جو دو سو آسامیوں پر مشتمل تھی، یا ـــــ جیسا کہ وہ خود کہتا تھا ـــــ اس کی اپنی جائداد دو ہزار دیسیاتین* زمین تھی ـــــ وہ ایسا اس لئے کہتا تھا کہ اس نے کسانوں کا حق ملکیت منظور کر لیا تھا اور خود اپنا ''فارم،، قائم کر لیا تھا ۔ اس کا باپ جو ایک جنرل تھا اور جس نے ۱۸۱۲ء کی فوجی سہموں میں خدمات انجام دی تھیں، ایک اجڈ اور ان پڑھ لیکن نیک دل روسی تھا ۔ اس کی ساری زندگی سرگرمیوں اور جانفشانیوں میں کٹی ۔ شروع میں اس نے ایک برگیڈ کی کمان سنبھالی اور اس کے بعد ایک ڈویژن کا کمانڈر بنا ۔ وہ ہمیشہ صوبوں میں سرگرداں رہا جہاں وہ اپنے عہدے کی بدولت بڑی بھاری بھرکم رعب داب والی شخصیت بن جاتا ۔ اپنے بھائی پاول کی طرح، جس کا ذکر زیادہ مفصل جلد ہی آئیگا، نکولائی پترووچ دکھنی روس میں پیدا ہوا تھا ۔ چودہ برس تک اس کی پڑھائی لکھائی سستے قسم کے اتالیقوں، شیخی باز مگر خوشامدی اور چاپلوس ایڈجوٹنٹ اور دوسرے فوجی افسروں اور عملے کے دوسرے اراکین کے جھرمٹ میں گھر ہی پر ہوئی ۔ اس کی ماں (خاندانی نام کولیازینا) جو اپنے لڑکپن میں

---

* ایک دیسیاتینا ـــــ لگ بھگ دو ہیکٹر ۔

اگافیا اور جنرل کی بیوی بننے کے بعد اگافوکلیا کوزمی‌نیشنا کرسانووا کہلاتی تھی، ان مہربان فوجی خواتین میں سے تھی، جو ازدواجی اور سرکاری دونوں لگاموں کو مٹھی میں رکھتی ہیں ــ وہ بنی ہوئی جالیوں کی ٹوپی اور ریشم کے سرسراتے ہوئے گاؤن پہنتی تھی ــ گرجاگھر میں سب سے پہلے وہ صلیب کے پاس جاتی ــ وہ زور زور سے پاٹ دار آواز میں بولتی تھی ــ صبح کے وقت بچوں کو اس کا ھاتھہ چومنے کی اجازت تھی اور رات کو وہ ان کو اپنی دعاؤں سے نوازتی تھی ـــ مختصر یہ کہ اس کی زندگی بڑے ٹھاٹ اور مزے میں گزر رہی تھی ــ نکولائی پترووچ، جنرل کا بیٹا ہونے کے باوجود جرأت و بہادری سے تو خیر بہت دور تھا ہی، لوگ اس کو ''ڈرپوک،، کے خطاب سے بھی نوازتے تھے ــ اپنے بھائی پاول کی طرح اسے بھی فوجی بنانے کا خیال تھا ــ لیکن جس دن اس کے کمیشن کی اطلاع آئی اسی دن وہ اپنی ٹانگ توڑ بیٹھا اور دو مہینے تک پلنگ سے لگے رہنے کے بعد اٹھا تو زندگی بھر کو لنگڑا ہو گیا ــ اس کے باپ نے بیزار ہوکر اس کو اپنے راستے پر چھوڑ دیا اور اس کو ایک غیرفوجی تعلیم و تربیت کی راہ پر لگا دیا ــ جیسے ہی اس کی عمر اٹھارہ برس ہوئی وہ اس کو سنٹ پٹرس‌برگ لے گیا اور یونیورسٹی میں داخل کرا دیا ــ اسی زمانے میں اس کا بھائی گارڈ دستے کا افسر مقرر ہوا ــ دونوں نوجوان، دور کے رشتے کے ایک سوتیلے ماموں، ایلیا کولیازین کے زیرنگرانی، جو ایک اعلی سرکاری عہدے پر مامور تھا، ایک ساتھہ ہی رہنے لگے ــ ان کا باپ اپنے ڈویژن اور بیوی کے پاس لوٹ گیا ــ وہ کبھی کبھار بھورے کاغذ کے بڑے سے ورق پر محرروں جیسی شکستہ اور جلی لکھائی میں خط لکھہ دیتا ــ اس کے نچلے حصے کی زینت کھنچے ہوئے دستخط ہوتے ''پیوتر کرسانوف، میجر جنرل،، ــ نکولائی پترووچ نے ۱۸۳۵ء میں

یونیورسٹی سے سند حاصل کی اور اسی سال جنرل کرسانوف ایک معائنے کے بعد جو اس کی بدقسمتی کا پیغام لایا، فوجی خدمات سے سبکدوش کر دیا گیا اور سنٹ پٹرس برگ چلا آیا — وہ اپنی بیوی کے ساتھہ زندگی بسر کرنے لگا — ابھی ابھی اس نے تاوری چسکی باغ کے قریب ایک مکان لیا تھا اور انگریزی کلب (۱) کا ممبر بنا تھا کہ یکایک دل کے دورے نے اس کا کام تمام کر دیا — اس کے بعد جلد ہی اگافوکلیا کوزمی نیشنا بھی چل بسی: وہ شہری زندگی کی تنہائی برداشت نہ کر سکی، وہ پنشن کے زمانے کی بے رنگ پھیکی زندگی سے نڈھال ہو گئی تھی — اسی اثنا میں، اپنے ماں باپ کی زندگی ہی میں نکولائی پتروَوچ نے اپنے سابق مالک مکان اور سرکاری ملازم پریپولووینسکی کی بیٹی سے عشق کر کے ماں باپ کے لئے جھنجھلاہٹ اور کوفت کا کچھہ کم سامان فراہم نہیں کیا تھا — وہ ایک خوبصورت اور روشن خیال لڑکی تھی —— وہ ''سائنس،، کے کالموں میں سنجیدہ مضامین پڑھا کرتی تھی — سوگ کی مدت ختم ہوتے ہی اس نے شادی کر لی اور شاہی آراضیات کے محکمہ کی نوکری چھوڑ چھاڑ کر چل دیا، جو اس کو اپنے باپ کے اثر و رسوخ کے طفیل ملی تھی — وہ اپنی ماشا کے ساتھہ روحانی مسرتوں سے سرشار زندگی گزارنے لگا — پہلے تو وہ ادارہ جنگلات کے پاس گرمیوں کے ایک مکان میں رہا، اس کے بعد شہر کے ایک چھوٹے سے خوبصورت مکان میں، جس کا زینہ بڑا صاف ستھرا اور بیٹھک بڑی ٹھنڈی سی تھی — آخر وہ گاؤں میں آبسے جہاں اس نے مستقل گھر جما لیا اور وہاں جلد ہی اس کی بیوی کی گود ہری ہوئی اور بیٹا ارکادی پیدا ہوا — یہ جوان جوڑا بغیر کسی خاص واقعے کے اپنی زندگی گزارتا رہا — وہ صحیح معنی میں کبھی جدا نہ ہوتے، وہ ایک ساتھہ پڑھتے، ایک ساتھہ پیانو بجاتے اور دوگانے گاتے — بیوی پھولوں کی نگہبانی کرتی اور مرغی خانے

پر نظر رکھتی — کبھی کبھی وہ شکار پر جاتا اور جاگیر کے کام
کی دیکھہ بھال کرتا — اور ارکادی پروان چڑھتا رہا —— اسی طرح
بے روک ٹوک اور کسی خاص واقعے کے بغیر — دس سال سپنوں
کی طرح بیت گئے — ۱۸۴۷ء میں کرسانوف کی بیوی سدھار گئی —
اس دھکے نے اس کو کچل کر رکھہ دیا — چند ھی ھفتے میں
اس کے بال سفید پڑ گئے — وہ جی بہلانے کے لئے ملک سے باھر
جانے والا تھا کہ... ۱۸۴۸ء کا سال (۲) بیچ میں آ گیا — اسے
گاؤں واپس آنا پڑا اور بے عملی کی ایک لمبی مدت کے بعد اس نے
خود کو جاگیر کو سدھارنے کے کام میں جھونک دیا — ۱۸۵۵ء
میں وہ اپنے بیٹے کو سنٹ پٹرس برگ یونیورسٹی لے گیا جہاں اس
نے تین جاڑے بتائے — وہ شاذ و نادر ھی باھر کاٹتا اور زیادہ تر
ارکادی کے نوجوان دوستوں سے یاری گانٹھنے میں وقت بتاتا — پچھلے
جاڑے میں وہ وھاں نہ جا سکا اور اب ھم اسے مئی ۱۸۵۹ء میں
دیکھتے ھیں — اس کے بال سفید ھو چکے ھیں اور اس کا بدن
گداز گداز سا نظر آ رھا ھے — اس کی کمر میں ھلکا سا خم پیدا ھو
گیا ھے — وہ اپنے بیٹے کا انتظار کر رھا ھے جس نے یونیورسٹی سے سند
حاصل کی ھے — اس نے خود بھی کبھی اسی طرح سند حاصل کی تھی —

ملازم، پاس ادب سے یا شائد اپنے مالک کی نگاھوں سے بچنے
کے لئے پھاٹک سے باھر نکل گیا اور اپنا پائپ سلگا لیا — نکولائی
پتروچ سر جھکائے ھوئے خستہ حال زینے کو گھور رھا تھا — پھولے
پھولے گھنے پروں اور پچرنگی بندکیوں والا ایک چوزہ برساتی کے
زینے پر اکڑ اکڑ کر چل رھا تھا اور اس کے بڑے بڑے پیلے
پیر پٹر پٹر کی آواز پیدا کر رھے تھے — ایک میلی کچیلی بلی، مسکین
صورت بنائے زینے کے کٹھرے پر چپکی بیٹھی تھی اور بپھری بپھری
نظروں سے چوزے کو دیکھہ رھی تھی — دھوپ میں چلچلاھٹ

تھی — نیم تاریک گلیارے سے رئی کی گرم گرم روٹی کی خوشبو آ رہی تھی — نکولائی پتررووچ اپنے سوچ میں گم ہو گیا — ''میرا بیٹا... ایک گریجویٹ... ارکاشا...،، یہ باتیں اس کے دماغ میں چکر لگاتی رہیں — اس نے کسی اور چیز کے بارے میں سوچنے کی کوشش کی لیکن آخر میں اس کا ذہن ان ہی خیالوں کی طرف پلٹ جاتا — اسے اپنی مرحوم بیوی یاد آئی... ''وہ یہ دن دیکھنے کو زندہ نہ رہ سکی!،، اس نے دکھی آواز میں زیرلب کہا... ایک موٹا کبوتر سڑک پر اترا اور کنویں کے پاس پانی کے گڑھے سے پانی پینے لگا — نکولائی پتررووچ اسی نظارے میں گم تھا کہ اس کے کانوں میں قریب آتے ہوئے پہیوں کی آواز آئی...

''حضور، لگتا ہے کہ وہ لوگ آ رہے ہیں،، ملازم نے پھاٹک میں نمودار ہوتے ہوئے کہا —

نکولائی پتررووچ اچھل کر کھڑا ہو گیا اور سڑک کی طرف گھورنے لگا — ایک گاڑی نظر آئی جس میں چوکی کے تین گھوڑے پہلو بہ پہلو جتے ہوئے تھے — اس کو یونیورسٹی کی ٹوپی کے نیلے فیتے کی ایک جھلک نظر آئی اور ایک چہیتے چہرے کے نقوش ...

''ارکاشا! ارکاشا!،، کرسانوف بےتحاشا دوڑتے اور ہوا میں ہاتھ ہلاتے ہوئے چلایا... چند لمحے بعد اس کے ہونٹ ایک جوان سال گریجویٹ کے مونچھ داڑھی صاف، گردآلود، تمتمائے اور سنولائے ہوئے رخسار چوم رہے تھے...

۲

''ابا ذرا میں پہلے گرد تو جھاڑ لوں،، ارکادی نے خوش خوش اپنے باپ کے پیار کا جواب دیتے ہوئے کہا — اس کی آواز میں سفر کی وجہ سے ہلکی سی کھرج پیدا ہو گئی تھی مگر اس

میں لڑکپن اور تازگی تھی — ''آپ کے کپڑے بھی میری گرد سے میلے ہو جائینگے —،،

''ارے سب ٹھیک ہے، سب ٹھیک ہے،، نکولائی پترووچ نے روحانی مسرت سے بھری ہوئی مسکراہٹ کے ساتھہ دوھرایا اور دو بار اپنے بیٹے کے کوٹ کے کالر اور خود اپنے کوٹ کو تھپتھپایا۔ ''ارے ذرا دیکھیں تو تمہیں ایک نظر، ذرا دیکھیں تو سہی ،، اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور سرائے کی طرف تیز تیز چلنے لگا اور مستقل کہتا رہا ''اس طرف، اس طرف، چلو جلدی جلدی گھوڑوں کو گاڑی میں جوتو!،،

نکولائی پترووچ اپنے بیٹے سے زیادہ جذبات میں بھرا نظر آ رہا تھا — وہ کچھہ بوکھلایا بوکھلایا اور گھبرایا گھبرایا سا معلوم ہوتا تھا — ارکادی نے اس کو روکا —

''ابا،، وہ بولا ''میں اپنے ایک اچھے دوست بازاروف کا تعارف آپ سے کرانا چاھتا ھوں، وھی دوست جن کے بارے میں اکثر میں آپ کو لکھا کرتا تھا — وہ از راہ کرم، ہمارے یہاں کچھہ دنوں مہمان رہنے کے لئے راضی ھو گئے ھیں —،،

نکولائی پترووچ فوراً مڑا اور جھالردار لمبا سفری کوٹ پہنے ہوئے اس لمبے آدمی کی طرف بڑھا جو ابھی گاڑی سے اترا تھا — اس نے اس کا بلا دستانے والا سرخ ھاتھہ (جو اس لمبے آدمی نے فوراً نہیں بڑھایا) اپنے ھاتھہ میں لے لیا —

''مجھے واقعی بڑی خوشی ہوئی،، اس نے کہنا شروع کیا — ''تم ہمارے ھاں آئے... بہت بہت شکریہ... مجھے امید ہے... کیا میں تمہارا اور تمہارے والد کا نام پوچھہ سکتا ھوں؟،،

''یوگینی واسیلیوچ ،،بازاروف نے ذرا کھنچی ہوئی مگر مردانی بھاری آواز میں جواب دیا اور اپنے کوٹ کے کالر کو الٹتے ہوئے

اپنا پورا چہرہ نکولائی پتروِوچ کے سامنے نمایاں کر دیا — اس کا چہرہ لمبوترا اور پتلا تھا، پیشانی چوڑی، ناک بانسے پر چپٹی اور آگے کو نوکیلی تھی — اس کی بڑی بڑی آنکھیں سبزی مائل تھیں — اس کی مونچھیں نیچے کی طرف لٹک رہی تھیں اور ان کا رنگ ریت جیسا تھا — اس کا چہرہ ایک پرسکون مسکراہٹ سے روشن تھا اور اس سے خود اعتمادی اور ذہانت ٹپک رہی تھی —

''مجھے امید ہے یوگینی واسیلیوِچ کہ تم ہماری صحبت میں اکتاہٹ نہیں محسوس کروگے،، نکولائی پتروِوچ نے اپنی بات جاری رکھی —

بازاروف کے ہونٹوں میں بہت ہی ہلکی سی تھرتھراہٹ پیدا ہوئی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا اور صرف اپنی ٹوپی اٹھا کر رہ گیا — اس کے چمپئی رنگ کے بال، جو لمبے اور گھنے تھے، اس کے ابھرے ہوئے ماتھے کو چھپانے میں ناکام تھے —

''کیا کہتے ہو ارکادی،، نکولائی پتروِوچ نے اپنے بیٹے سے مخاطب ہوکر پوچھا ''کیا ہم فوراً ہی گھوڑے جتوا لیں؟ یا تم کچھہ آرام کرنا چاہتے ہو؟،،

''ابا اب ہم گھر پہنچ کر ہی آرام کرینگے — گھوڑے جتوا لیجئے — ،،

''بہت اچھا، بہت اچھا،، اس کے باپ نے اتفاق کیا ''اے پیوتر، سنتے ہو؟ میرے یار، ذرا چلتے پھرتے نظر آؤ — چلو جلدی کرو — ،،

پیوتر نے، جو ایک مثالی ملازم تھا، اپنے چھوٹے مالک کا ہاتھہ نہیں چوما اور محض دور سے کورنش بجالانے پر اکتفا کیا — وہ ایک بار پھر پھاٹک سے نکل کر غائب ہو گیا —

''میں تو ایک بگھی میں آیا لیکن یہاں سے ہم تمہاری

گاڑی میں تین گھوڑے جتوائینگے،، نکولائی پترووچ نے بڑی ہماھمی کے انداز میں کہا — اس اثنا میں ارکادی نے لوہے کے ڈونگے سے پانی پیا جو سرائے کے نگہبان کی بیوی نے لا کر دیا تھا — بازاروف نے اپنا پائپ سلگا لیا اور کوچبان کے پاس گیا جو گھوڑوں کو گاڑی سے نکال رہا تھا — ''اس میں صرف دو ہی کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور میں نہیں جانتا کہ آپ کے دوست کس طرح...،،

''وہ گاڑی میں جائیگا،، ارکادی نے آہستہ سے بات کاٹ کر کہا — ''آپ کو اس سے تکلف کرنے کی ضرورت نہیں — لاجواب آدمی ہے، بہت ہی سادہ — آپ خود ہی دیکھہ لینگے —،،

نکولائی پترووچ کا کوچبان گھوڑے باھر لے آیا —

''اے لمبی داڑھی والے مہاشے! ذرا اپنی ٹانگوں کو تو آگے پیچھے کرتے نظر آؤ،، بازاروف نے گھوڑوں کے کوچبان سے کہا —

''سنا تو نے متیا!،، اس کا ساتھی چلایا جو اپنے بھیڑ کی کھال کے کوٹ میں ھاتھہ گھسیڑے کھڑا تھا — ''سنا تو نے، جناب نے کیا کہا تجھے؟ لمبی داڑھی والا — واقعی ہے بھی تو لمبی داڑھی والا اور بس —،،

متیا نے صرف اپنا سر ہلایا اور پسینے میں بھیگے ہوئے گھوڑے کی لگام کھینچی —

''لڑکو ذرا جوش وخروش دکھاؤ، چلتے پھرتے نظر آؤ،، نکولائی پترووچ چلایا ''پیاس بجھانے کو شراب ملیگی!،،

چند ہی منٹ میں گاڑی میں گھوڑے جوت دئے گئے — باپ اور بیٹے بگھی میں سوار ہو گئے — پیوتر اچھل کر کوچبان کے پاس والی جگہ پر جا بیٹھا بازاروف گاڑی میں سوار ہو گیا اور چمڑے کی گدی میں دھنس گیا — اور دونوں گاڑیاں چل پڑیں —

۳

''اچھا تو تم کو سند مل گئی اور آخرکار تم گھر آ ہی گئے،، نکولائی پترووچ کبھی ارکادی کے شانے کو اور کبھی اس کے گھٹنے کو تھپتھپاتے ہوئے کہہ رہا تھا — ''آخرکار!''

''چچاجان کیسے ہیں؟ وہ بالکل اچھے ہیں نا؟،، ارکادی نے پوچھا جو اپنی سچی اور طفلانہ مسرت سے بھرے ہوئے بیقرار دل کے باوجود گفتگو کا رخ جذباتی باتوں سے زیادہ کاروباری باتوں کی طرف پھیرنا چاہتا تھا —

''وہ بالکل ٹھیک ہیں — وہ میرے ساتھہ تم سے ملنے کے لئے آنا چاہتے تھے لیکن کسی وجہ سے انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا —،،

''کیا آپ کو بہت زیادہ انتظار کرنا پڑا؟،، ارکادی نے پوچھا —

''ہاں کوئی پانچ گھنٹے —،،

''میرے ابا پیارے!،،

ارکادی بیساختہ اپنے باپ کی طرف مڑا اور اس کے گال کو پوری گرمجوشی سے چوم لیا — نکولائی پترووچ آہستہ سے ہنسا —

''اوہ میں نے تمہارے لئے کتنا شاندار گھوڑا رکھہ چھوڑا ہے!،، اس نے کہنا شروع کیا ''ذرا رک جاؤ پھر دیکھنا — اور تمہارے کمرے کی دیواروں پر نیا کاغذ لگایا گیا ہے —،،

''کیا بازاروف کے لئے بھی ایک کمرہ ہوگا؟،،

''ہم اس کے لئے بھی ایک کمرہ مہیا کر لینگے — پریشان نہ ہو —،،

''ابا، مہربانی سے اس کے ساتھہ ذرا اچھی طرح پیش آئیے گا—
میں نہیں بتا سکتا میرے دل میں اس کی دوستی کی کیا
قدروقیمت ہے—،،

''کیا تم اس کو بہت دنوں سے جانتے ہو؟،،

''نہیں بہت دنوں سے تو نہیں—،،

''ہوں، میرا خیال ہے کہ پچھلے جاڑے میں میں نے اس کو
نہیں دیکھا تھا— اس کا مشغلہ کیا ہے؟،،

''وہ قدرتی سائنس کا طالبعلم ہے— لیکن وہ سب کچھہ
جانتا ہے— وہ اگلے سال ڈاکٹر کی ڈگری لینا چاہتا ہے—،،

''اوہ! تو وہ ڈاکٹری پڑھہ رہا ہے،، نکولائی پترووچ نے
کہا اور خاموش ہو گیا— ''پیوتر،، پھر اس نے اپنا ہاتھہ ایک
طرف اٹھاتے ہوئے پوچھا ''کیوں وہ ہمارے ہی کسان ہیں نا؟،،

پیوتر نے اس طرف دیکھا جدھر اس کا مالک اشارہ کر رہا
تھا— کئی گاڑیاں، جن کو بےلگام گھوڑے کھینچ رہے تھے،
سرپٹ بھاگتی ہوئی تنگ سے دیہاتی راستے پر چلی جا رہی تھیں—
ان میں سے ہر ایک گاڑی میں ایک یا زیادہ سے زیادہ دو
کسان بھیڑ کی کھال کے کوٹ پہنے بیٹھے تھے اور ان کے
کوٹوں کے بٹن کھلے ہوئے تھے—

''جی سرکار، وہ آپ ہی کے کسان ہیں،، پیوتر نے جواب دیا—

''کہاں جا رہے ہیں وہ—— شہر؟،،

''میں تو یہی سمجھتا ہوں— لگتا ہے بھٹیارخانے
جا رہے ہیں،، اس نے حقارت کے ساتھہ کہا اور اپنے سر سے
کوچبان کی طرف اشارہ کیا جیسے اس کو گواہ بنا رہا ہو— لیکن
کوچبان کے کان پر جوں تک نہ رینگی— وہ پرانے زمانے کا آدمی
تھا اور اسے نئی روشنی کی باتیں ذرا نہ بھاتی تھیں—

''امسال کسانوں کے ہاتھوں مجھے بڑی پریشانی اٹھانی پڑی،، نکولائی پتروو چ نے اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہنا شروع کیا — ''وہ لگان نہیں ادا کرتے — اب کوئی کیا کرے؟،،

''کیا آپ اپنے کرائے کے مزدوروں سے مطمئن ہیں؟،،

''ہاں،، نکولائی پتروو چ بڑبڑایا — ''مشکل یہ ہے کہ ان کو بہکایا جا رہا ہے — انہوں نے اب تک اچھی طرح کام نہیں شروع کیا ہے — وہ زین اور لگام وغیرہ کا ستیاناس کرتے ہیں — پھر بھی میں کہونگا کہ انہوں نے جوتائی بری نہیں کی ہے — میں سمجھتا ہوں کہ آخر میں سب ٹھیک ٹھاک ہو جائیگا — لیکن تم اب کاشتکاری سے دلچسپی تو نہیں رکھتے، ہے نا؟،،

''یہ بہت برا ہے کہ آپ کے یہاں کوئی سایہ‌دار جگہ نہیں،، ارکادی نے پچھلے سوال کا جواب گول کر دیا —

''ہم نے بالکنی کے شمالی حصے میں ایک بڑا سا شامیانہ لگوا لیا ہے،، نکولائی پتروو چ نے کہا — ''اب ہم کھلی ہوا میں کھانا کھا سکتے ہیں —،،

''کیا اس سے مکان میں گرمیوں والے بنگلے کی شان نہیں پیدا ہو جائیگی؟.. بہرحال کوئی ہرج نہیں — اوہ یہاں کی ہوا کتنی شاندار ہے! اس میں کتنی پیاری خوشبو بسی ہوئی ہے — واقعی، مجھے یقین نہیں آتا کہ کسی اور جگہ یہ پھبن، یہ مہک ہوگی — اور یہ آکاش بھی...،،

ارکادی نے دفعتاً پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر کچھ نہ بولا —

''بےشک،، نکولائی پتروو چ بولا ''تم یہیں پیدا ہوئے تھے اور یہ لازمی ہے کہ یہاں کی ہر چیز تم کو نرالی معلوم ہو...،،

''واقعی ابا، آدمی کا کہیں جنم لینا کوئی فرق پیدا نہیں کرتا —،،

''پھر بھی...''

''نہیں واقعی، اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا —''

نکولائی پتروو‌چ نے کنکھیوں سے اپنے بیٹے کو دیکھا اور دوبارہ بات چیت کا سلسلہ شروع ہونے تک آدھہ میل کا سفر خاموشی میں کٹ گیا —

''یاد نہیں آتا کہ میں نے تمہیں لکھا تھا یا نہیں'' نکولائی پتروو‌چ نے کہنا شروع کیا ''تمہاری بوڑھی انا یگورو‌ونا چل بسی —''

''یہ تو بہت برا ہوا! بیچاری بڑی بی! لیکن پروکوفچ تو زندہ ہے، ہے نا؟''

''ہاں اور ذرا بھی نہیں بدلا ہے — اب تک اس کی بڑبڑاہٹ کا وہی حال ہے — سچی بات تو یہ ہے کہ تم کو مارینو میں بہت زیادہ تبدیلیاں نہیں نظر آئینگی —''

''کیا آپ کا پٹواری وہی پرانا ہے؟''

''یہی ایک تبدیلی میں نے کی ہے — میں نے طے کیا کہ آزاد کئے جانے والے کمیروں میں سے کسی کو اپنی آسامی میں نہ رکھوں، خاص طور پر ان کو جن کو میں گھریلو کام میں لگائے ہوئے تھا یا کم از کم میں ان کے سپرد کوئی ذمہ‌داری کا کام نہیں کرنا چاہتا —'' (ارکادی نے پیوتر کی طرف اشارہ کیا —) «Il est libre, en effet»* نکولائی پتروو‌چ نے زیرلب کہا ''لیکن یہ تو محض خدمتگار ہے — میرا نیا پٹواری شہر کا رہنے والا ہے — معلوم ہوتا ہے کہ وہ کام جانتا ہے — میں سالانہ ڈھائی سو روبل دیتا ہوں — لیکن...'' اس نے اپنی پیشانی اور بھووں کو رگڑتے ہوئے کہا (جو ہمیشہ اس کی اندرونی بوکھلاہٹ کی چغلی

---

* وہ تو خیر آزاد ٹھیرا —

کھاتا تھا) ''میں نے ابھی ابھی تم سے کہا تھا کہ تم مارینو میں بہت زیادہ تبدیلیاں نہیں پاؤگے... لیکن یہ بات پورے طور پر درست نہیں — میں تمہیں بتانا چاھتا تھا...''

ایک لمحے کو اس کی زبان لڑکھڑائی اور پھر فرانسیسی میں بولنے لگا—

''کٹر اخلاق پسند آدمی کو میری صاف گوئی غلط معلوم ہوگی — لیکن پہلی بات تو یہ کہ ایسی باتیں چھپائی نہیں جا سکتیں اور دوسرے یہ کہ تم جانتے ہو ہمیشہ باپ اور بیٹے کے رشتے کے متعلق میرا اپنا ایک خاص تصور رھا ھے — پھر بھی تمہیں پورا حق ھے کہ تم میرے رویے کو ناپسند کرو— میری عمر کے آدمی کے لئے... مختصر یہ کہ —— یہ —— یہ لڑکی... جس کا ذکر تم پہلے ھی سن چکے ہوگے...''

''فے نچکا؟'' ارکادی نے بےپروائی سے پوچھا —

نکولائی پترووچ سرخ ہو گیا —

''مہربانی سے اس کا نام زور سے نہ لو... اچھا، ھاں... وہ اب میرے ساتھہ ھی رہ رھی ھے — میں نے گھر میں ھی اس کے رھنے کا انتظام کر دیا ھے... اس میں دو چھوٹے کمرے تھے — بےشک یہ سب کچھہ بدلا جا سکتا ھے —''

''یا خدا، آخر ابا اس کی ضرورت کیا ھے؟''

''تمہارا دوست ہمارے ساتھہ قیام کریگا — یہ کچھہ عجیب سا لگتا ھے...''

''جہاں تک بازاروف کا تعلق ھے اس کی طرف سے پریشان نہ ھوں — وہ ان ساری باتوں سے بلند ھے —''

''لیکن خود تمہارا اپنے سلسلے میں کیا خیال ھے'' نکولائی پترووچ نے اپنی بات جاری رکھی — ''وہ چھوٹا بازو کا مکان کچھہ عجیب بےہنگم سا معلوم ہوتا ھے—— یہی سب سے بری بات ھے—''

''خدا کے لئے ـــ ابا!،، ارکادی نے بیچ میں کہا ''کوئی بھی سنے تو یہ سوچیگا آپ معذرت چاہ رہے ہیں ـ کیا آپ کو اپنے آپ پر شرمندہ ہونا چاہئے؟،،

''واقعی مجھے شرم آنی چاہئے،، نکولائی پتروچ نے اور بھی زیادہ سرخ ہوتے ہوئے جواب دیا ـ

''چھوڑئیے چھوڑئیے ابا، یہ کتنی فضول بات ہے واقعی!،، اور ارکادی محبت سے مسکرایا ـ ''اس میں معذرت کی کیا بات ہے!،، اس نے دل میں سوچا اور اس کا دل اپنے مہربان اور نرم دل باپ کے لئے بےپناہ محبت کے جذبے سے سرشار ہو گیا جس میں برتری کا احساس بھی چھپا ہوا تھا ـ ''کتنی فضول بات ہے!،، اس نے دوہرایا اور غیرارادی طور پر خود اپنی دانائی اور آزاد خیالی پر جھوم اٹھا ـ

نکولائی پتروچ نے اپنی پیشانی کو سہلاتے ہوئے انگلیوں میں سے جھانک کر اسے دیکھا اور اس کے دل میں ایک خنجر پیوست ہو گیا... لیکن اس نے فوراً سوچا کہ قصور اس کا اپنا تھا ـ

''لو یہاں سے ہمارے کھیت شروع ہوتے ہیں،، اس نے ایک طویل خاموشی کے بعد کہا ـ

''اور میں سمجھتا ہوں وہ رہا آگے ہمارا جنگل، ہے نا؟،، ارکادی نے پوچھا ـ

''ہاں ـ لیکن میں اسے بیچ چکا ہوں ـ امسال یہ کٹ جائیگا ـ،،

''آپ نے اسے بیچا کیوں؟،،

''مجھے روپے کی ضرورت تھی ـ اس کے علاوہ یہ زمین کسانوں کی ہونے والی ہے ـ،،

''جو آپ کو لگان بھی نہیں دیتے؟،،

''یہ ان کا سودا ہے وہ جانیں — آخر کبھی نہ کبھی تو وہ ادا کرینگے ہی —،،

''لیکن یہ جنگل کے بارے میں برا ہوا،، ارکادی نے کہا اور اپنے چاروں طرف دیکھنے لگا —

وہ جس دیہی علاقے سے گزر رہے تھے اس کو خوشنما اور رنگین نہیں کہا جا سکتا تھا — یکے بعد دیگرے کھیت افق تک پھیلتے چلے گئے تھے — تاحد نظر کبھی یہ کھیت ڈھلان میں اترتے چلے جاتے اور کبھی اوپر کی طرف بلند ہونے لگتے — کہیں کہیں جنگل بھی پھیلے ہوئے تھے، کہیں نالے دوڑ رہے تھے جن کو چھدری چھدری اور نیچی نیچی جھاڑیوں نے ڈھک دیا تھا — ان کو دیکھہ کر کیتھرائن معظمه کے زمانے کے فرسودہ نقشے کی یاد تازہ ہوتی تھی — وہ ندیوں کے پاس سے گزرے جن کے کنارے نیچے سے کٹے ہوئے تھے، چھوٹے چھوٹے تالاب جن کے بند ٹوٹ رہے تھے، چھوٹی چھوٹی بستیاں جن کے جھونپڑے دھنسے دھنسے سے نظر آتے تھے اور ان کے چھپر آدھے ننگے تھے اور خستہ حال چھوٹے چھوٹے کھلیان جو گھنی جھاڑیوں کی ٹٹیوں سے گھرے ہوئے تھے — ان کھلے ہوئے دروازوں سے کھلیان کے وہ حصے نظر آ رہے تھے جہاں اناج گاھا جاتا تھا اور گرجا گھر —— ان میں سے کچھہ تو اینٹ کے تھے جن کا پلاستر جگہ جگہ سے اکھڑ رہا تھا — باقی گرجا گھر لکڑی کے تھے جہاں صلیبیں جھکی جھکی اور قبریں ٹوٹی پھوٹی نظر آ رہی تھیں — ارکادی کا دل ڈوبنے لگا — اتفاق کی بات تھی کہ راستے میں انہیں جو کسان نظر آئے بڑے بدحال اور چیتھڑوں میں اٹے ہوئے، مریل ٹٹوؤں پر سوار تھے — بید کے درخت، جن کی چھال اتار لی گئی تھی اور شاخیں توڑ لی گئی تھیں، راستے کے کنارے چیتھڑے لپیٹے ہوئے فقیروں

کی طرح کھڑے تھے — سوکھی، مریل گائیں جن کی چٹختی ہوئی ہڈیاں ابھری سی تھیں، گڑھوں کے کنارے اگی ہوئی گھاس بڑے چاؤ سے چر رہی تھیں — ایسا لگتا کہ وہ ابھی ابھی مہیب اور خوفناک دیو کے پنجوں سے چھوٹ کر آئی ہیں اور بال بال موت کے منہ سے بچی ہیں — موسم بہار کے اس شاندار دن میں ان مریل جانوروں کے بد نما منظر نے ویران اور کبھی نہ ختم ہونے والے جاڑے کی بے رونق یاد تازہ کر دی جبکہ برف کے طوفان، پالے اور برف‌باری کا دور دورہ ہوتا ہے... ''نہیں،، ارکادی نے سوچا ''نہیں یہ زرخیز علاقہ نہیں ہے، یقینی اس کو دیکھہ کر خوش‌حالی یا محنت و مشقت کا اندازہ نہیں ہوتا — لیکن ان کو اسی ڈھرے پر نہیں چھوڑنا چاہئے، ہرگز نہیں... سدھار لازمی ہے... لیکن یہ سدھار ہو کیسے، اس کو شروع کس طرح کیا جائے؟..،،

ارکادی اسی طرح سوچتا رہا... ادھر وہ سوچ رہا تھا اور ادھر پھر موسم بہار کا جادو جاگنے لگا تھا — اس کے چاروں طرف موسم بہار کا سونا اور شادابیاں بکھری ہوئی تھیں — درخت، جھاڑیاں، گھاس — ہر چیز جھلملا رہی تھی اور سانس لے رہی تھی... اس سے ہولے ہولے گرم اور نرم ہوا کے جھونکے ابھر رہے تھے — ہر طرف چکاوک کا سریلا نغمہ چشمے کی موجوں کی طرح تیر رہا تھا — ہریلیں کبھی تو گھاس سے بھری ہوئی ڈھلوان چراگاہوں کے اوپر پرواز کرتے ہوئے چختیں اور کبھی اونچی نیچی زمین پر خاموشی سے پھدکتی چلی جاتیں — کوے زوروں پر تھے، وہ ٹھاٹ سے ٹہلتے ہوئے موسم بہار کی ادھہ پکی فصل کے نازک ہرے پودوں کے درمیان سیاہ دھبوں کی طرح نظر آ رہے تھے — رئی کی فصل کے درمیان جو سفیدی مائل ہو چکی تھی، وہ غائب

ھو جاتے اور تھوڑی تھوڑی دیر پر ان کے سر موتیوں جیسی چمکتی ہوئی موجوں سے جھانکتے ہوئے نظر آ جاتے — ارکادی دیر تک اس منظر کو گھورتا رہا اور اس طرح گھورتے ہوئے اس کے خیالات دھندلے پڑتے گئے اور آخر کہیں کھو گئے... اس نے اپنے کوٹ کو جھٹکا دیا اور اپنے باپ کو ایسی لڑکپن بھری دلکش نظروں سے دیکھا کہ وہ پھر ایک بار اس کو گلے لگائے بنا رہ سکا —

''اب ہمیں زیادہ دور نہیں جانا،، نکولائی پترووچ بولا — ''اس ٹیلے کے پاس پہنچتے ھی ھمارا گھر نظر آنے لگیگا — ارکادی ھم ایک ساتھہ مل کر زندگی کو بہت ھی خوشگوار بنا لینگے — اگر تمہیں کوفت نہ ھو تو فارم کے سلسلے میں ذرا میرا ھاتھہ بٹا دینا — ھمیں دوست بن جانا چاھئے اور ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طور پر جاننا چاھئے، کیوں ہے نا؟،،

''بےشک،، ارکادی نے کہا — ''لیکن کتنا شاندار دن ہے یہ!،،

''تمہارے استقبال میں، میرے لخت جگر! ھاں یہ موسم بہار ہے اپنے پورے نکھار پر — لیکن پھر بھی میں پشکن سے اتفاق کرتا ھوں —— تمہیں 'یوگینی اونیگن، کا وہ ٹکڑا یاد ہے:

بہار، اے بہار، اے زمانۂ محبت،
تیرا آنا میرے لئے کتنا غم انگیز ہے!
کیا...

''ارکادی!،، گاڑی سے بازاروف کی آواز آئی — ''ذرا مجھے ماچس بھجوانا — پائپ سلگانے کو کچھہ بھی نہیں میرے پاس —،،

نکولائی پترووچ کی بات ادھوری رہ گئی اور ارکادی نے، جو اب اس کی باتیں حیرت کے ساتھہ سننے لگا تھا (اور یہ حیرت ھمدردی

سے یکسر خالی نہ تھی)، جلدی سے چاندی کی ڈبیہ میں رکھی ہوئی ماچس جیب سے نکالی اور پیوتر کے ہاتھہ بازاروف کو بھجوا دی —

''کیا تم چرٹ پیوگے؟،، بازاروف چلایا —

''بہت اچھا،، ارکادی نے جواب دیا —

پیوتر ماچس کی ڈبیہ اور ایک موٹے سیاہ چرٹ کے ساتھہ لوٹا جس کو ارکادی نے فوراً جلا لیا اور اپنے چاروں طرف ناگوار تمباکو کی ایسی زوردار اور تیز بو پھیلائی کہ نکولائی پتروچ کو، جس نے زندگی بھر تمباکو نہیں پیا تھا، اپنی ناک دوسری طرف ہٹانے پر مجبور ہونا پڑا مگر کچھہ اس انداز سے کہ بیٹے کے جذبات کو ٹھیس نہ لگے —

پندرہ منٹ بعد دونوں گاڑیاں لکڑی کے ایک نئے گھر کی برساتی کے سامنے آکر رکیں جس پر سرمئی رنگ‌کاری ہوئی تھی — اس کی چھت لوہے کی سرخ چادر سے بنائی گئی تھی — یہ تھا مارینو، اس کو ''نئی بستی،، یا کسانوں کی زبان میں ''اجاڑ فارم،، بھی کہتے تھے —

٤

مالکوں کا استقبال کرنے کے لئے برساتی میں کمیروں کا کوئی قافلہ دوڑتا ہوا نہیں آیا — صرف بارہ برس کی ایک لڑکی کی صورت دکھائی دی اور اس کے پیچھے پیچھے ایک لڑکا نمودار ہوا — اس کی صورت پیوتر سے بہت ملتی جلتی تھی — وہ بھورے رنگ کی وردی والی جیکٹ پہنے ہوئے تھا اور اس میں خاندانی نشان‌والے بٹن لگے ہوئے تھے — یہ تھا پاول پتروچ کرسانوف کا ملازم —

اس نے خاموشی سے بگھی کا دروازہ کھولا اور گاڑی پوش اتارا — نکولائی پترووچ اپنے بیٹے اور بازاروف کے ساتھه ایک اندھیرے اور قریب قریب بالکل خالی کمرے میں داخل ہوا — دروازے میں انہیں ایک لمحے کو ایک جوان عورت کی چھب دکھائی دی — وہ بیٹھک میں چلے گئے جس کو نئی طرز کے مطابق آراستہ کیا گیا تھا —

''لو، اب ہم اپنے گھر میں ہیں،، نکولائی پترووچ نے ٹوپی اتارتے ہوئے اور بالوں کو پیچھے پھینکتے ہوئے کہا — ''اور اب سب سے اہم کام یہ ہے کہ کھانا کھا کر آرام کیا جائے —،،

''کھانے کا خیال برا نہیں ہے،، بازاروف نے انگڑائی لی اور صوفے میں دھنس گیا —

''یہ ٹھیک ہے، کھانا، ہاں ہمیں کھانا چاہئے —،، اور نکولائی پتروچ نے اپنے پیر پٹکے جس کی کوئی ظاہری وجہ نہ معلوم ہوتی تھی — ''اوہ یہ رہا پروکوفچ جس کی ہمیں ضرورت ہے —،،

کوئی ساٹھه برس کی عمر کا ایک پتلا دبلا اور سیہ‌فام آدمی اندر آیا جس کے بال سفید تھے — وہ لمبے دامن کا بھورا کوٹ پہنے ہوئے تھا جس میں پیتل کے بٹن لگے ہوئے تھے — اس کی گردن میں ایک گلابی رومال بندھا ہوا تھا — اس نے اپنے دانت نکال دئے، ارکادی کے پاس جا کر اس کے ہاتھه کو بوسہ دیا اور مہمان کی طرف کورنش بجالایا اور دروازے کی طرف پلٹتے ہوئے اپنے ہاتھه پیچھے کمر پر رکھه لئے —

''اچھا پروکوفچ یہ رہا بیٹا میرا،، نکولائی پتروچ بولا ''آخر آ ہی گیا... ایں؟ تمہیں کیسا نظر آتا ہے؟،،

''چھوٹے سرکار بہت اچھے نظر آتے ھیں،، بڈھے نے کہا اور پھر اپنے دانت نکال دئے، لیکن فوراً اپنی گھنی بھویں سکیڑ لیں — ''حضور، کیا کھانا چنا جائے؟،، اس نے بھاری بھرکم لہجے میں کہا —

''ھاں، ھاں، مہربانی کرو — لیکن کیا یوگینی واسیلیوچ تم اپنے کمرے میں جانا نہیں چاھتے؟،،

''نہیں شکریہ، اس کی ضرورت نہیں — بس ان سے کہہ دیجئے کہ میرا پرانا سوٹ کیس وھاں لے جائیں اور یہ لبادہ بھی،، اس نے سفری کوٹ اتارتے ہوئے کہا —

''بہت اچھا — پروکوفچ، آپ کا کوٹ لے جاؤ —،، پروکوفچ نے کچھہ گومگو کے انداز میں بازاروف کا ''لبادہ،، اپنے دونوں ھاتھہ میں لیا اور اس کو اوپر اٹھائے ہوئے پنجوں پر چلتا ہوا باھر نکل گیا — ''اور تم ارکادی، کیا تم کچھہ دیر کو اپنے کمرے میں جاؤگے؟،،

''ھاں ضرور، میں منہ ھاتھہ دھوؤنگا،، دروازے کی طرف جاتے ہوئے ارکادی نے کہا — لیکن اسی آن ایک میانہ قد آدمی، کالے رنگ کا انگریزی سوٹ، نئے فیشن کی ٹائی اور پیٹنٹ کے جوتے پہنے ہوئے بیٹھک میں داخل ہوا —— یہ تھا پاول پترووچ کرسانوف — اس کی عمر پینتالیس سال ھوگی — اس کے چھوٹے چھوٹے کٹے ہوئے کھچڑی بالوں میں سیاھی مائل چمک تھی جیسے نئی چاندی — اس کا چہرہ افسردہ مگر جھریوں سے خالی تھا اور اس کے خد و خال بڑے ترشے ہوئے اور سجل تھے، جیسے بڑی ھی نازک چھینی سے تراشے گئے ھوں اور ان میں غیرمعمولی وجاھت اور خوبصورتی کی چھاپ تھی — خاص طور پر اس کی آنکھیں پر کشش تھیں، صاف شفاف، سیاہ اور بادام جیسی — ارکادی کے چچا کے پورے

انداز میں، اس کے بانکپن اور سج دھج میں، اب تک جوانی کی لچک اور بلندیوں کی طرف پرواز کرنے کی کیفیت، زمین سے اوپر اٹھنے کی شان باقی تھی جو عام طور پر بیس کی حد پار کرنے کے بعد آدمی کا ساتھ چھوڑ دیتی ہے —

پاول پتروچ نے اپنی پتلون کی جیب سے ہاتھ نکالا —— ایک خوبصورت ہاتھ جس کے مخروطی ناخن گلابی تھے — یہ ہاتھ کف کی بےداغ سفیدی کے ساتھ، جس میں دودھیا پتھر کا ایک بٹن لگا ہوا تھا اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہو رہا تھا — اس نے اپنا ہاتھ بھتیجے کی طرف بڑھایا — یورپی انداز سے مصافحہ کرنے کے بعد اس نے روسی ڈھنگ سے اسے چوما یا یوں کہئے کہ اس کے گال کو معطر مونچھوں سے تین بار چھوا اور کہا ''خوش آمدید!،،

نکولائی پتروچ نے اس کا تعارف بازاروف سے کرایا — پاول پتروچ نے اپنے جسم کی ایک ہلکی سی لچک اور خفیف سی مسکراہٹ سے اس کا خیرمقدم کیا — لیکن اس کو اپنا ہاتھ نہیں پیش کیا اور اپنی جیب میں چھپا لیا —

''مجھے تو خیال ہو چلا تھا کہ تم آج نہیں آؤگے،، اس نے اپنے جسم کو بانکپن اور شائستگی سے لچکاتے ہوئے، کندھوں کو جھٹکتے ہوئے اور خوبصورت سفید دانتوں کو جھلکاتے ہوئے مٹھاس بھری آواز میں کہا — ''کیا راستے میں کوئی خاص بات ہوئی؟،،

''نہیں کچھ نہیں،، ارکادی نے جواب دیا — ''ہمیں ایک جگہ ذرا رکنا پڑا اور بس — لیکن ہم تو بھیڑئیے کی طرح بھوکے ہیں — ابا، پروکوفچ سے کہئے کہ ذرا جلدی کرے — میں ایک منٹ میں آیا —،،

''ایک منٹ رک جاؤ میں چل رہا ہوں تمہارے ساتھ،،
بازاروف نے دفعتاً صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا — دونوں جوان دوست
باہر نکل گئے —

''یہ کون ہے؟،، پاول پترووچ نے پوچھا —

''ارکادی کا دوست — کہتا ہے آدمی بڑا عقل‌مند ہے —،،

''کیا وہ ہمارے ساتھ ٹھیرنے والا ہے؟،،

''ہاں —،،

''کیا، یہ جھبرے بالوں والا آدمی یہاں ٹھیریگا؟،،

''ہاں، کیوں —،،

پاول پترووچ نے اپنے ناخنوں سے میز کو بجایا —

''میں سمجھتا ہوں کہ ارکادی *s'est dégourdi،، اس نے
کہا ''مگر میں خوش ہوں کہ چلو وہ واپس تو آ گیا —،،

کھانے کی میز پر بات چیت کا سلسلہ کچھ بے‌ربط سا رہا —
خاص طور پر بازاروف بہت کم بولا لیکن کھانا کھایا ڈٹ کر —
نکولائی پترووچ نے اپنی زندگی کے (جس کو وہ ایک کاشتکار کی
زندگی کہتا تھا) طرح طرح کے واقعات سنائے، اس نے آنے والے
سرکاری منصوبوں پر روشنی ڈالی، کمیٹیوں، وفدوں، مشینوں کے
رواج دئے جانے کی ضرورت وغیرہ کا ذکر کیا — پاول پترووچ آہستہ
آہستہ کھانے کے کمرے میں ٹہلتا رہا (وہ کبھی رات کے وقت
کھانا نہیں کھاتا تھا)، کبھی کبھی سرخ شراب کی ایک چسکی
لے لیتا اور اس سے بھی کم کوئی کلمہ منہ سے نکالتا یا شائد
بس اتنا کہتا ''اہ! آہا! ہوں!،، ارکادی نے سنٹ پٹرس‌برگ کی
تازہ ترین خبریں سنائیں لیکن اسے کچھ بوکھلاہٹ کا احساس ہو

---

* خاصا بے باک ہو گیا ہے —

رہا تھا جو عام طور پر ایک ایسے نوجوانؒ میں پیدا ہو جاتی ہے
جو ابھی ابھی اپنے بچپن کی سرحد سے نکلا ہو اور اب ایسی جگہ
واپس آ گیا ہو جہاں اس کو ہمیشہ ایک بچے کی طرح دیکھا
گیا ہو۔ اس نے الفاظ کو کھینچ کھینچ کر ادا کیا اور لفظ
''ابا،، سے کتراتا رہا اور ایک بار تو اس نے ''والد صاحب،، تک
کہہ دیا ـــــ کہا کیا البتہ بڑبڑا کر رہ گیا ۔ وہ بڑی بےپروائی
کی شان سے اپنے جام میں اپنی خواہش سے کہیں زیادہ مقدار میں
شراب انڈیلتا اور غٹ غٹ چڑھاتا رہا۔ پروکوفچ ایک منٹ کو
بھی اس کے چہرے سے اپنی نظر نہ ہٹا سکا۔ اس کا منہ مستقل
چل رہا تھا ۔ کھانا ختم ہوتے ہی وہ سب ایک دوسرے سے جدا
ہو گئے ۔

''عجیب و غریب آدمی ہیں تمہارے چچا،، ارکادی سے
بازاروف نے کہا جو ڈریسنگ گاؤن پہنے ارکادی کے پلنگ کے
کنارے بیٹھا تھا اور ایک چھوٹے سے پائپ کو چوس رہا تھا ۔
''ذرا سوچو تو گاؤں میں یہ آن بان، یہ ٹھاٹ باٹ! اور ذرا ناخنوں
کے بارے میں تو کہو۔ ان کو تو مزے میں نمائش میں رکھا
جا سکتا ہے!،،

''بےشک تم نہیں جانتے،، ارکادی نے جواب دیا ''اپنے زمانے
میں وہ مجلسی زندگی میں پیرمغاں کی حیثیت رکھتے تھے ۔ میں
کبھی تم کو ان کی کہانی سناؤں گا ۔ وہ بہت ہی حسین آدمی
تھے اور تم جانو عورتیں ان کو دیکھ کر ہوش و حواس کھو
بیٹھتی تھیں ان کے پیچھے ۔،،

''اچھا تو یہ بات ہے! بیتے دنوں کی لاج رکھی جا رہی
ہے ۔ یہاں رجھانے کو کون ہے اور یہ بات اور بھی قابل رحم
ہے ۔ انہیں دیکھ کر تو میں دم بخود رہ گیا ۔ وہ ان کے لاجواب

کالر، تختے کی طرح سخت اور چکنی ڈھلی ہوئی ٹھوڑی ــ کیوں ارکادی، کیا تمہیں یہ سب مضحکہ خیز نہیں معلوم ہوتا ؟ ،،

''خیر میں مانتا ہوں! لیکن واقعی وہ آدمی اچھے ہیں ــ،،

''وہ باوا آدم کے زمانے کے ہیں ــ ہاں تمہارے ابا خوب آدمی ہیں ــ لیکن شاعری کا مطالعہ کرنے سے بھی بہتر کوئی کام کر سکتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ وہ کاشتکاری کے بارے میں بھی کچھہ زیادہ جانتے ہیں، لیکن ہیں بڑے بھلے مانس ــ،،

''میرے ابا سونے کا ڈلا ہیں ڈلا ــ ،،

''تم نے غور کیا ـــ وہ کچھہ گھبرائے گھبرائے اور پریشان سے نظر آتے ہیں ــ،،

ارکادی نے یوں سر اٹھایا جیسے وہ خود گھبرایا ہوا اور پریشان نہیں تھا ــ

''عجیب مضحکہ خیز ہوتے ہیں،، بازاروف نے اپنی بات جاری رکھی ''یہ رومانی قسم کے بزرگ لوگ بھی! یہ اپنے اعصاب کو جھنجھلاہٹ اور ہیجان کی حد تک اکسا لیتے ہیں... اور... قدرتی طور پر توازن بگڑ جاتا ہے ــ بہرحال، شب بخیر! میرے کمرے میں ایک انگریزی واش اسٹینڈ ہے لیکن دروازہ بند نہیں ہوتا ــ پھر بھی، اس کی ہمت افزائی کرنی چاہئے ـــ میرا مطلب ہے انگریزی واش اسٹینڈ کی ـــ یہ ترقی کی نشانی ہے !،،

بازاروف چلا گیا اور ارکادی نے خود کو مسرت کے احساس کے سپرد کر دیا ــ خود اپنے گھر میں، مانوس بستر میں ایسے لحاف کے اندر سونے سے کتنے شیریں کیف کا احساس ہوتا ہے، لحاف جسے پیار بھرے ہاتھوں نے بنایا تھا، شائد اس کی پیاری انا کے ہاتھوں نے، ان مہربان، نازک اور انتھک ہاتھوں نے ــ ارکادی نے

یگوروونا کے بارے میں سوچا، ٹھنڈی سانس لی اور اس کے لئے دعا مانگی... ہاں اس نے اپنے لئے کوئی دعا نہ کی۔

وہ اور بازاروف دونوں جلد ہی سو گئے۔ لیکن گھر میں کچھ دوسرے لوگ تھے جن کو دیر تک نیند نہ آئی۔ گھر میں بیٹے کی واپسی نے نکولائی پتروو‌چ کے دل میں ہلچل سی مچا دی تھی۔ وہ بستر پر پڑ رہا لیکن موم بتی نہیں بجھائی اور اپنے ہاتھوں میں سر تھامے ہوئے وہ دیر تک لیٹا اپنی سوچ میں ڈوبا رہا۔ اس کا بھائی آدھی رات کے بعد تک اپنے مطالعہ کے کمرے میں، ایک بڑی سی ہتھے دار کرسی میں آگ کے پاس بیٹھا رہا جس میں کوئلہ جل کر انگارہ بن چکا تھا اور اس میں سے دھواں نکل رہا تھا۔ پاول پتروو‌چ نے کپڑے نہیں اتارے تھے سوائے اس کے کہ پیروں میں پیٹنٹ کے جوتوں کی جگہ شب خوابی کی سرخ چینی سلیپروں نے لے لی تھی۔ اس کے ہاتھ میں "پیغام گالگ‌نانی"، (۳) کا تازہ شمارہ تھا۔ لیکن وہ پڑھ کب رہا تھا۔ وہ آتش دان کو گھور رہا تھا جس میں کبھی کبھی ایک نیلگوں شعلہ بھڑک اٹھتا تھا... خدا جانے اس کے خیالات کہاں کہاں بھٹک رہے تھے، لیکن اتنا طے ہے کہ وہ صرف ماضی میں نہیں بھٹک رہے تھے۔ اس کے چہرے سے گہری سوچ اور گمبھیر جذبات جھلک رہے تھے ـــ ایک ایسی کیفیت جو محض یادوں میں کھوئے ہوئے آدمی کی کیفیت نہیں ہو سکتی تھی۔ پچھواڑے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک بڑے سے صندوق پر ایک جوان عورت، فے‌نچکا، بے آستین نیلی جیکٹ پہنے اور اپنے کالے بالوں پر سفید دوپٹہ ڈالے بیٹھی تھی۔ کبھی وہ کچھ سننے لگتی، کبھی اونگھنے لگتی اور کبھی کھلے ہوئے دروازے کی طرف نظر اٹھاتی جس میں سے اسے بچے کا پالنا نظر آ رہا تھا اور جہاں سے اسے ایک سوتے ہوئے بچے کی سانس کا آہنگ سنائی دے رہا تھا۔

۵

دوسری صبح بازاروف اٹھا اور گھر کے اور دوسرے لوگوں کے
جاگنے سے پہلے ھی باھر نکل گیا — ''ھوں!،، اپنے گرد و پیش کا
جائزہ لیتے ھوئے اس نے سوچا ''یہاں دیکھنے کو رکھا کیا ھے!،،
جب نکولائی پترووچ نے کسانوں کی زمین کی حدبندی کی تو اس کے
سامنے اس کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا کہ اتھلی اور بےبرگ و بار
زمین پر ایک نئے گھر کے لئے چار دیسیاتین جگہ رکھہ چھوڑے —
اس نے اپنا گھر اور اصطبل، گوشالے، ملازموں کے گھر وغیرہ بنوائے
تھے، ایک باغ لگوایا تھا ایک تالاب اور ایک کنواں کھدوایا
تھا— لیکن پودے پنپ نہ سکے، تالاب میں پانی بہت کم تھا
اور کنویں کا پانی کھاری نکل گیا — صرف بنفشئی رنگ کی پھولدار
جھاڑیوں اور کیکر کا کنج خوب پھولا پھلا — کبھی کبھی یہاں
کھانا کھایا جاتا اور چائے پی جاتی — اس باغ کی چھان بین،
مویشی خانے اور اصطبل وغیرہ کے چکر لگانے میں بازاروف کے چند
منٹ سے زیادہ نہ لگے اور اس کی مڈبھیڑ دو چھوٹے چھوکروں سے
ھو گئی جن سے اس نے فوراً ھی دوستی گانٹھہ لی اور ان کو اپنے
ساتھہ لے کر دلدل میں مینڈک پکڑنے کے لئے چل دیا — دلدل گھر
سے ایک میل کے اندر ھی تھی —

''سرکار آپ مینڈک کس کام کے لئے چاھتے ھیں؟،، ایک
لڑکے نے پوچھا —

'' اچھا میں بتاتا ھوں،، بازاروف نے جواب دیا — اس کو
نچلے طبقے کے لوگوں کا اعتماد حاصل کرنے کا عجیب و غریب گر
آتا تھا حالانکہ وہ کبھی ان کے دل میں گھر نہ کر پاتا اور ان
کے ساتھہ سرسری طور پر پیش آتا — ''میں مینڈک کو چیرتا ھوں

اور دیکھتا ہوں کہ اس کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ تم اور میں بالکل مینڈک جیسے ہیں ۔ فرق بس اتنا ہے کہ ہم اپنے دو پیروں پر چلتے ہیں ۔ اس طرح مجھے یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ خود ہمارے اندر کیا کچھہ ہو رہا ہے ۔،،

''آپ یہ کیوں جاننا چاہتے ہیں؟،،

''تاکہ اگر تم بیمار پڑو اور مجھے تمہارا علاج کرنا پڑے تو میں کوئی غلطی نہ کروں ۔،،

''کیوں، کیا آپ ڈاکٹر ہیں؟،،

''ہاں ۔،،

''واسکا سنا، صاحب کہتے ہیں کہ تم اور میں مینڈک جیسے ہیں ۔ ہے نا یہ بڑھیا چوکھی بات!،،

''بھیا میری تو مینڈک سے جان نکلتی ہے،، واسکا بولا، وہ کوئی سات سال کا لڑکا تھا، ننگے پاؤں، سن جیسا چمکتا ہوا سر، بھورے رنگ کا ناٹا کوٹ پہنے ہوئے جس کے کالر کھڑے تھے ۔

''اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے؟ وہ کاٹتے تھوڑی ہیں!،،

''اچھا، فلسفیو،اب پانی میں چھلانگ لگاؤ،، بازاروف نے کہا۔

اس اثنا میں نکولائی پترووچ بھی اٹھا اور ارکادی کو دیکھنے گیا جو اٹھہ کر کپڑے پہن چکا تھا ۔ باپ اور بیٹے شامیانے کے نیچے چھجے پر گئے ۔ کٹھرے کے قریب، میز پر بنفشئی پھولوں کے بڑے بڑے گچھوں کے درمیان سماوار کھول رہا تھا ۔ ایک لڑکی نمودار ہوئی، وہی لڑکی جو ان کے آنے پر سب سے پہلے ملی تھی ۔ اس نے باریک آواز میں کہا :

''فیدوسیا نکولائیونا کا جی اچھا نہیں ہے ۔ وہ نہیں آ سکتیں ۔ انہوں نے پوچھا ہے کہ آپ خود چائے پی لینگے یا دونیاشا آکر آپ کو چائے پلا جائے؟،،

''ٹھیک ہے ٹھیک ہے، میں خود ہی چائے پی لونگا،، نکولائی پتررووچ نے جلدی سے کہا — ''تم کیسی چائے پیوگے ارکادی —— بالائی کے ساتھہ یا لیمون کے ساتھہ؟،،

''بالائی کے ساتھہ،، ارکادی نے جواب دیا اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد اس نے سوالیہ لہجے میں کہا ''ابا؟،،

نکولائی پتررووچ نے کچھہ بوکھلا کر اوپر دیکھا —

''کیا بات ہے؟،،

ارکادی نے آنکھیں جھکا لیں —

''اگر آپ کو میرا سوال بےموقع معلوم ہو تو معاف کیجئے ابا،، اس نے کہنا شروع کیا ''لیکن آپ کی کل کی صافگوئی کا تقاضا ہے کہ میں بھی صافگوئی سے کام لوں... آپ خفا تو نہیں ہونگے نا؟،،

''تم جو کہنا چاہتے تھے کہو —،،

''آپ مجھے یہ پوچھنے کی جرأت دلا رہے ہیں... کیا فےنی... کیا ایسا نہیں ہے کہ میری موجودگی کی وجہ سے وہ ہمارے ساتھہ چائے پینے نہیں آ رہی ہیں؟،،

نکولائی پتررووچ نے اپنا سر ہلکے سے دوسری طرف پھیر لیا —

''شائد،، اس نے آخرکار کہا — ''وہ سوچتی ہیں... انہیں شرم آتی ہے...،،

ارکادی کی آنکھیں تیزی سے باپ کے چہرے کی طرف اٹھہ گئیں —

''واقعی، ایسی کوئی بات نہیں جس پر ان کو شرم آنی چاہئے — اول تو یہ کہ آپ جانتے ہیں کہ اس سلسلے میں میرے خیالات کیا ہیں (ارکادی کو خود اپنی بات بہت پسند آئی) اور دوسرے یہ کہ میں کسی قیمت پر بھی آپ کی زندگی اور رہن سہن

کے راستے میں نہیں آؤنگا — اس کے علاوہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے ناموزوں انتخاب نہیں کیا ہوگا — جب آپ ان کو ایک ہی چھت کے سائے میں اپنے ساتھہ رکھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ اس قابل ضرور ہونگی — کسی بھی حالت میں ایک بیٹا اپنے باپ کا قاضی نہیں بن سکتا —— اور خاص طور پر میں، اور پھر آپ جیسے باپ کا جس نے میری آزادی پر کبھی کوئی پابندی نہیں لگائی — ،،

ارکادی نے اپنی بات کانپتی ہوئی آواز کے ساتھہ شروع کی تھی — اسے لگا کہ وہ بڑی دریادلی سے کام لے رہا ہے اور ساتھہ ہی اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے باپ کو اپدیش دے رہا ہے — بہرحال خود اپنی آواز انسان پر زبردست اثر ڈالتی ہے اور ارکادی نے اپنے آخری الفاظ کافی زور اور تاثر انگیز طور پر ادا کئے —

''شکریہ ارکادی،، نکولائی پتروِوچ نے گھٹی ہوئی آواز میں کہا اور ایک بار پھر اس کی انگلیاں، بھووں اور پیشانی پر دوڑنے لگیں — ''تم نے جو کچھہ کہا ٹھیک ہے... واقعی اگر لڑکی اس کی مستحق نہ ہوتی... یہ محض میرا من‌موجی‌پن نہیں ہے — اس کے بارے میں تم سے بات کرتے ہوئے مجھے عجیب سا محسوس ہوتا ہے، لیکن تم جانو، وہ تمہاری موجودگی میں شرم محسوس کرتی ہے، خاص طور پر تمہارے آنے کے پہلے دن — ،،

''اگر ایسی بات ہے تو میں خود ان کے پاس جاؤنگا!،، وسیع القلبی کے احساس نے پھر ایک بار جوش مارا اور وہ چلاتے ہوئے اٹھہ کھڑا ہوا — ''میں ان کو اچھی طرح سمجھا دوں‌گا کہ ان کو شرمانے کی کوئی ضرورت نہیں —،،

نکولائی پتروِوچ بھی اچھل کھڑا ہوا —

''ارکادی،، اس نے کہنا شروع کیا ''مہربانی سے نہ جاؤ — واقعی... وہاں... مجھے تم کو بتا دینا چاہئے تھا...،،

لیکن ارکادی اب کچھ بھی نہیں سن رہا تھا — وہ باہر نکل گیا — نکولائی پترووچ کی نگاہیں اس کے پیچھے دوڑیں اور وہ بوکھلایا ہوا واپس اپنی کرسی میں دھنس گیا — اس کا دل دھڑکنے لگا... کیا اس نے اس وقت یہ محسوس کیا کہ مستقبل میں اس کا تعلق اپنے بیٹے سے کتنا عجیب و غریب ہوگا؟ کیا اس نے اس وقت محسوس کیا کہ اگر وہ ارکادی کو اس معاملے سے الگ رکھتا تو اس کا بیٹا اس کے ساتھہ زیادہ عزت و احترام سے پیش آتا؟ کیا وہ خود کو ضرورت سے زیادہ کمزوری دکھانے پر برا بھلا کہتا رہا؟ یہ بتانا مشکل ہے — وہ ان سارے جذبات کو محسوس کر رہا تھا لیکن محض ایک سنسنی کے طور پر اور وہ بھی بہت مبہم — اس کے چہرے پر اب تک رنگ باقی تھا اور اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا —

تیز تیز قدموں کی آہٹ سنائی دی اور ارکادی چھجے پر واپس آ گیا —

''ہماری جان پہچان ہو گئی ابا!،، اس نے اپنے چہرے پر محبت اور نرم‌دلی سے بھری ہوئی فتح کی کیفیت پیدا کرتے ہوئے کہا — ''فیدوسیا نکولائی‌ونا واقعی اچھی نہیں ہیں آج — وہ بعد میں باہر آئینگی — لیکن آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا کہ میرا ایک بھائی بھی ہے؟ میں رات ہی اسے پیار کرتا جس طرح میں نے اس وقت کیا —،،

نکولائی پترووچ کچھہ کہنا چاہتا تھا، وہ کھڑا ہونا اور اپنے بازوؤں کو پھیلانا چاہتا تھا... ارکادی نے اس کی گردن میں بازو ڈال دئے —

''ہلو! اچھا تو پھر لاڈ ہو رہا ہے!،، انہیں پیچھے سے پاول پتروِوچ کی آواز سنائی دی —

باپ بیٹے دونوں کو اس لمحے اس کے آنے سے یکساں سکون ہوا — بعض جذباتی لمحے ایسے ہوتے ہیں جن سے آدمی جلد از جلد باہر نکل جانا چاہتا ہے —

''کیا اس پر تمہیں حیرت ہو رہی ہے؟،، نکولائی پتروِوچ خوش خوش چلایا — ''ایک زمانے سے میں ارکادی کے گھر واپس آنے کے خواب دیکھه رہا تھا... جب سے وہ آیا ہے میں اسے نظر بھر کر بھی نہیں دیکھه سکا ہوں —،،

''مجھے ذرا بھی تعجب نہیں ہوا،، پاول پتروِوچ بولا — ''مجھے بھی اس کو گلے لگانے میں مضائقه نه ہوگا —،،

ارکادی اس کے پاس گیا اور پھر اس نے اپنے گالوں پر خوشبودار مونچھوں کا لمس محسوس کیا — پاول پتروِوچ میز پر بیٹھه گیا — وہ انگریزی کاٹ کا، صبح کا دلکش سوٹ پہنے ہوئے تھا — سر پر ایک چھوٹی سی ترکی ٹوپی تھی — ترکی ٹوپی اور بے پروائی سے بندھی ہوئی ٹائی آزاد دیہاتی زندگی کی غماز تھی — لیکن اس کی قمیص کا سخت کالر ہمیشه کی طرح سختی سے چبھتا ہوا اس کی چکنی ٹھوڑی کو نمایاں کر رہا تھا — ابکے اس کی قمیص رنگین تھی اور اس وقت کے لئے عین موزوں —

''تمہارا وہ نیا دوست کہاں ہے؟،، اس نے ارکادی سے پوچھا —

''وہ باہر گیا ہے — وہ عام طور پر صبح سویرے اٹھتا ہے اور کام دھندے میں لگ جاتا ہے — بس ضرورت اس کی ہے که اس کی طرف خاص دھیان نه دیا جائے — وہ تکلف پسند نہیں کرتا —،،

''ہاں یہ تو ظاہر ہے —،، پاول پترووچ نے بہت آہستہ آہستہ روٹی پر مکھن لگانا شروع کیا — ''کیا وہ یہاں بہت دنوں ٹھیریگا؟،،

''کوئی ٹھیک نہیں — وہ اپنے ابا کے گھر جاتے ہوئے یہاں رک گیا ہے —،،

''اور اس کے ابا کہاں رہتے ہیں؟،،

''ہمارے ہی صوبے میں، یہاں سے کوئی اسی ورسٹ کی دوری پر— وہاں ان کی ایک چھوٹی سی جاگیر ہے — وہ پہلے فوجی سرجن تھے —،،

''ٹ —— ٹ ——ٹ! اور میں پورے وقت حیران ہو رہا تھا کہ میں نے یہ نام کہاں سنا ہے—— بازاروف! نکولائی، اگر میں غلطی نہیں کر رہا ہوں تو ہمارے ابا کے ڈویژن میں ایک شخص بازاروف نامی ڈاکٹر تھا، تھا نا؟،،

''ہاں تھا تو—،،

''بےشک، بےشک— اچھا تو وہ ڈاکٹر اس کا باپ ہے — ہونہہ!،، پاول پترووچ نے اپنی مونچھیں پھڑکائیں — ''اچھا، خود جناب بازاروف کا کیا حال ہے؟ کیا بیچتے ہیں وہ؟،،

''بازاروف کیا ہے؟،، ارکادی نے لطف لیتے ہوئے کہا — ''کیا چچا جان میں آپ کو بتاؤں کہ وہ واقعی کیا ہے؟،،

''براہ کرم ضرور بتاؤ بھتیجے —،،

''وہ نہلسٹ ہے —،،

''کیا؟،، نکولائی پترووچ نے پوچھا اور پاول پترووچ دم بخود رہ گیا اور اس کی چھری مکھن سمیت ہوا میں معلق کی معلق رہی —

''وہ نہلسٹ ہے،، ارکادی نے دوھرایا —

''نہلسٹ،، نکولائی پترووچ نے آهسته آهسته ادا کیا —
''جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں یہ لاطینی لفظ nihil سے نکلا ہے جس کے معنی ھیں —— کچھ بھی نہیں! کیا اس کا مطلب ایک ایسا شخص ہے جو... جو کسی چیز پر اعتقاد نہیں رکھتا؟،،

''کہئے جو کسی چیز کا احترام نہیں کرتا،، پاول پترووچ نے لقمه دیا اور خود مکھن لگانے میں منہمک ھو گیا —

''جو ھر چیز کو تنقیدی نظر سے دیکھتا ہے،، ارکادی بولا —
''کیا یہ ایک ھی بات نہ ھوئی؟،، پاول پترووچ نے پوچھا —
''نہیں، یہ ایک ھی بات نہیں — نہلسٹ ایک ایسا شخص ہے جو سند کا سہارا نہیں لیتا، جو کسی بھی اصول کو محض عقیدے کی بنیاد پر نہیں مانتا، چاہے وہ اصول کتنا ھی قابل احترام اور قابل قدر تصور کیا جاتا ھو —،،

''اچھا تو کیا یہ اچھی بات ہے؟،، پاول پترووچ نے بیچ میں پوچھا —

''اس کا دارومدار آدمی پر ہے چچا جان — یہ کچھ لوگوں کے لئے اچھا ھو سکتا ہے اور کچھ لوگوں کے لئے برا —،،
''میں سمجھا — اچھا، میں سمجھا کہ یہ ھمارے ڈھب کی چیز نہیں — ھم پرانے خیال کے لوگ... ھم یہ اعتقاد رکھتے ھیں کہ بغیر ''اصولوں،، کے (وہ اس لفظ کو بہت نرمی سے ادا کرتا تھا جس طرح فرانسیسی زبان میں کہتے ھیں، اور ارکادی لفظ کو توڑ کر ادا کرتا تھا اور اس کے پہلے رکن پر زور دیتا تھا) ھاں ایسے اصولوں کے بغیر جن کو عقیدے کی بنا پر قبول کیا گیا ہے، آدمی نہ تو ایک قدم اٹھا سکتا ہے اور نہ سانس لے سکتا ہے —

Vous avez changè tout cela.* خدا تمہیں سلامت رکھے اور تمہیں جنرل بنائے – لیکن ہم تو، حضرت ،آپ کو دیکھ کر اور آپ کی داد دے کر ہی اکتفا کر لینگے... ہاں کیا کہتے ہو تم ان کو؟،،

''نہلسٹ،، ارکادی نے بہت صاف آواز میں کہا –

''ہاں – ہمارے زمانے میں ہیگل پرست ہوا کرتے تھے – ہم بھی دیکھینگے کہ آپ خلا میں، محض فضا میں کس طرح زندہ رہینگے – اور اب براہ کرم گھنٹی بجاؤ نکولائی پترووچ –– اب میرے کوکو کا وقت ہو گیا ہے –،،

نکولائی پترووچ نے گھنٹی بجائی اور پکارا ''دونیاشا!،، لیکن دونیاشا کے بجائے خود فےنچکا چھجے پر آ گئی – وہ کوئی تئیس برس کی نوجوان عورت تھی، سراپا نزاکت، نرم نرم سی، گوری رنگت، کالے بال، سیاہ آنکھیں، بچوں جیسے بھرے بھرے سرخ ہونٹ، چھوٹے چھوٹے کومل ہاتھ – وہ چھینٹ کا ستھرا سا لباس پہنے ہوئے تھی اور اس کے بھرے بھرے گول شانوں پر بہت ہی ہلکےپن سے ایک نیا نیلا دوپٹہ پڑا ہوا تھا – اس کے ہاتھ میں کوکو کا ایک بڑا سا پیالہ تھا – اسے پاول پترووچ کے سامنے رکھ کر مارے شرم کے وہ وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی – اس کے حسین چہرے کی نازک جلد کی تہہ میں گرم خون کا گہرا رنگ دوڑ گیا – اس نے اپنی آنکھیں جھکا لیں اور میز پر اپنی انگلیوں کے سہارے جھکی کھڑی رہی – وہ یہاں آنے پر نادم معلوم ہوتی تھی اور ساتھ ہی وہ یہ محسوس کرتی ہوئی نظر آ رہی تھی کہ اسے وہاں آنے کا حق تھا –

---

* مگر آپ نے سب کچھ اتھل پتھل کر کے رکھ دیا ہے –

پاول پترووچ نے درشتی سے اپنی بھویں جوڑ دیں اور نکولائی پترووچ بوکھلاہٹ سی محسوس کرنے لگا —

''صبح بخیر فےنچکا،، وہ بڑبڑایا —

''صبح بخیر جناب،، اس نے صاف مگر پرسکون آواز میں جواب دیا اور کنکھیوں سے ارکادی کی طرف دیکھا جو اسے دیکھ کر دوستانہ انداز سے مسکرایا — وہ خاموشی سے واپس چلی گئی — وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے جھومتی ہوئی چلتی تھی لیکن یہ چال بھی اس کی رعنائی میں اضافہ کر رہی تھی —

چند لمحوں کے لئے چھجے پر خاموشی چھا گئی — پاول پترووچ نے کوکو کی چسکی لی اور یکایک سر اٹھایا —

''یہ رہے جناب نہلسٹ،، اس نے زیرلب کہا —

واقعی بازاروف باغ میں پھولوں کی کیاریوں پر چلتا ہوا آ رہا تھا — اس کے سوتی کوٹ اور پتلون میں کیچڑ لگ گئی تھی — اس کی پرانی گول ٹوپی کی دیوار کے گرد دلدل کی ایک گھاس دوہری ہو کر لپٹی ہوئی تھی — اس کے داہنے ہاتھ میں ایک تھیلی تھی جس میں کوئی زندہ چیز پھڑک رہی تھی — وہ جلدی سے چھجے کے پاس آیا اور ہلکے سے سر ہلا کر بولا :

''صبح بخیر، حضرات — مجھے افسوس ہے کہ میں نے چائے کے لئے آنے میں دیر کر دی — میں ابھی آیا، ذرا ان قیدیوں کو کہیں رکھ دوں —،،

''کیا ہے تمہارے ہاتھ میں، جونکیں؟،، پاول پترووچ نے پوچھا —

''نہیں، مینڈک —،،

''تم مینڈک کھاتے ہو یا ان کو پالتے پوستے ہو؟،،

''میں ان کو اپنے تجربوں میں استعمال کرتا ہوں''، بازاروف نے بےنیازی سے کہا اور گھر کے اندر چلا گیا۔

''وہ ان کو چیرے پھاڑیگا''، پاول پترووچ نے کہا۔ ''وہ اصولوں پر اعتقاد نہیں رکھتا لیکن مینڈکوں پر اعتقاد رکھتا ھے۔''

ارکادی نے ترس بھری نظروں سے اپنے چچا کو دیکھا اور نکولائی پترووچ نے چپکے سے اپنے کندھے جھٹک دئے۔ پاول پترووچ نے خود ھی محسوس کر لیا کہ اس کا وار خالی گیا اور اس نے فارم اور نئے پٹواری کا ذکر چھیڑ دیا جو پچھلے دن ھی اس کے پاس یہ شکایت لے کر آیا تھا کہ ایک مزدور فوما ''بڑا سر پھرا'' ھے، اور ھاتھہ سے جاتا رھا ھے۔ اس نے اور بہت سی باتوں کے ساتھہ یہ بھی کہا تھا ''اف کیسا شیطان ھے وہ! اس نے بدمعاشی میں خوب نام پیدا کر لیا ھے۔ اس کا حشر برا ھوگا، ھاں دیکھہ لیجئیگا، اس کا حشر برا ھوگا۔''

٦

بازاروف دوبارہ آیا، میز پر بیٹھا اور جلدی جلدی چائے پینے لگا۔ دونوں بھائیوں نے خاموشی سے اس کا جائزہ لیا اور اس اثنا میں ارکادی کی نگاھیں چوری چوری کبھی ابا کے چہرے پر دوڑتیں اور کبھی چچا کے چہرے پر۔

''کیا تم دور نکل گئے تھے؟''، نکولائی پترووچ نے آخر بازاروف سے پوچھا۔

''آپ کے ھاں ایک چھوٹی سی دلدل ھے، بید کے جھنڈ کے پاس۔ میں نے پانچ چہوں کو ڈرا کر بھگا دیا۔ تم ان کا شکار کر سکتے ھو ارکادی۔''

''کیا تم شکار نہیں کرتے؟''

''نہیں —''

''میں نے سنا ہے کہ تم علم طبیعیات کا مطالعہ کر رہے ہو'' پاول پتروویچ نے اپنی باری میں پوچھا —

''ہاں، علم طبیعیات — ہاں ویسے عام طور پر قدرتی سائنس —''

''کہا جاتا ہے کہ Deutschländer نے اس میدان میں کافی ترقی کر لی ہے —''

''ہاں جرمن اس مضمون میں ہمارے استاد ہیں'' بازاروف نے سرسری انداز میں جواب دیا —

پاول پتروویچ نے لفظ «Deutschländer» جرمن کے بجائے از راہ طنز استعمال کیا تھا لیکن یہ سر پر سے گزر گیا —

''کیا تم جرمنوں کے بارے میں اتنی اچھی رائے رکھتے ہو؟'' پاول پتروویچ نے کوشش کر کے خوش خلقی کے لہجے میں پوچھا — اس نے اندر ہی اندر ایک جھنجلاہٹ محسوس کرنی شروع کر دی تھی — اس کا رئیسانہ مزاج بازاروف کی محض بےنیازی پر بپھرنے لگا تھا — یہ فوجی جراح کا چھوکرا، جھجکنا تو خیر در کنار الٹا ڈٹ کر دوٹوک اور بےجھجک جواب دے رہا تھا — اس میں کچھ گنوارپن بھی تھا اور اس کی آواز میں ایک حد تک گستاخی محسوس ہوتی تھی —

''ان کے سائنس داں عملی قسم کے لوگ ہیں —''

''اچھا، اچھا — میرے خیال میں شائد تم روسی سائنس‌دانوں کے بارے میں ایسی مغالطہ پیدا کر دینے والی رائے نہیں رکھتے، ہے نا؟''

''ہاں میرا یہی خیال ہے —''

''ہاں یہ قابل ستائش بےنفسی ہے'' پاول پتروویچ نے تنتے ہوئے اور اپنے سر کو پیچھے جھٹکتے ہوئے چوٹ کی — ''لیکن

ارکادی نکولائیوچ ابھی ابھی ہمیں بتا رہا تھا کہ تم کسی سند کو نہیں مانتے — کیا تم ان پر اعتقاد نہیں رکھتے؟،،

''میں کیوں مانوں ان کو؟ اور میں کس چیز پر اعتقاد رکھوں بھلا؟ جب کوئی عقل کی بات کرتا ہے تو میں اس سے اتفاق کرتا ہوں — اور بس —،،

''کیا سارے جرمن عقل کی بات کرتے ہیں؟،، پاول پتروِوچ بڑبڑایا اور اس کے چہرے پر ایک ایسی بےحسی اور بےنیازی کی کیفیت طاری ہو گئی جیسے اس کے خیالات ایک دوسری دنیا میں بھٹک رہے ہوں —

''نہیں، سارے جرمن نہیں،، بازاروف نے جماھی کو دباتے ہوئے جواب دیا — صاف ظاہر تھا کہ وہ اس لفظی شعبدہ بازی کا سلسلہ جاری رکھنے کو تیار نہ تھا —

پاول پتروِوچ نے ارکادی پر نظر ڈالی جیسے کہنا چاھتا ہو ''ھاں مجھے کہنا پڑیگا کہ تمہارا یہ دوست بڑا ھی خوش اخلاق آدمی ہے —،،

''جہاں تک میرا تعلق ہے،، اس نے اپنی بات جاری رکھی اور وہ بھی بڑی کوشش سے ''میں اس جرم کا اقرار کرتا ہوں کہ میں جرمنوں کو ناپسند کرتا ہوں — میں روسی جرمنوں کے بارے میں کچھه نہیں کہتا —— البتہ میں اس قسم کے لوگوں کو خوب جانتا ہوں — لیکن میں جرمنی کے جرمنوں کو بھی برداشت نہیں کر سکتا — ھاں البتہ پرانے زمانے میں ایک حد تک ان کو برداشت کیا جا سکتا تھا — اس وقت ان کے پاس تھے شیلر، گوئٹے — تم جانو، میرا بھائی، مثال کے طور پر، ان کو بہت کچھه سمجھتا ہے... اور اب وہ سب کیمیاداں اور مادیت پرست ہو گئے ہیں...،،

''ایک اچھا کیمیاداں کسی بھی شاعر کے مقابلے میں بیس گنا زیادہ کارآمد ہے،، بازاروف نے بیچ میں کہا —

''ایسا ہے؟،، پاول پترووچ اپنی بھووں کو ذرا چڑھاتے ہوئے اور اونگھتی ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا — ''میں سمجھتا ہوں کہ تم تو پھر آرٹ پر بھی یقین نہ رکھتے ہوگے؟،،

''کیسا آرٹ؟ روپیے بنانے کا یا بواسیر کی دواؤں کے اشتہار کا آرٹ؟،، بازاروف نے حقارت کے ساتھ کہا —

''اچھا، اچھا جناب! آپ مذاق اڑانا چاہتے ہیں — ہاں میں سمجھا، آپ ہر چیز سے انکار کرتے ہیں، ہے نا؟ کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صرف سائنس پر اعتقاد رکھتے ہیں؟،،

''میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں کسی چیز پر اعتقاد نہیں رکھتا — اور سائنس کیا ہے، عام سائنس؟ سائنس ویسے ہی ہے جیسے دوسرے دھندے اور پیشے ہیں — لیکن عام سائنس کا کوئی وجود نہیں —،،

''بہت اچھا جناب — لیکن دوسرے رسم و رواج کے متعلق کیا خیال ہے — وہ رسم و رواج جن کو انسانی سماج نے قبول کیا ہے — کیا ان کی طرف بھی آپ کا یہی منفی رویہ ہے؟،،

''آخر یہ ہے کیا — کوئی جرح؟،، بازاروف نے پوچھا —

پاول پترووچ کا رنگ فق ہو گیا ... نکولائی پترووچ نے بیچ بچاؤ کرنا ضروری سمجھا —

''کسی دن ہم، پیارے یوگینی واسیلیوچ، اس مسئلے پر اور بھی تفصیل کے ساتھ تم سے باتیں کرینگے — ہم تمہارے خیالات معلوم کرینگے اور تمہیں اپنے خیالات سے آگاہ کرینگے — جہاں تک میرا تعلق ہے میں اس سے بہت خوش ہوں کہ تم قدرتی سائنس کا مطالعہ کر رہے ہو — میں نے سنا ہے کہ لی‌بیخ نے زمین کو

زرخیز بنانے کے سلسلے میں زبردست دریافتیں کی ھیں — شائد تم میرے زراعتی کام میں میری مدد کر سکو —— شائد تم مجھے مفید صلاح دے سکو —،،

''نکولائی پترووچ میں آپ کی خدمت میں حاضر ھوں — لیکن لی‌بیخ تک پہنچنا بہت دور کی بات ھے — پہلے ایک شخص کو الف ب ت سیکھنا چاھئے اور اس کے بعد کتاب پڑھنا شروع کرنا چاھئے — اور ابھی ھم نے حروف تہجی کو ایک نظر دیکھا بھی نہیں ھے —،،

''میں دیکھتا ھوں تم واقعی ایک نہلسٹ ھو،، نکولائی پترووچ نے سوچا —

''پھر بھی، مجھے امید ھے کہ تم مجھے اس کی اجازت دوگے کہ جب کبھی ضرورت ھو تمہیں ذرا پریشان کر لوں،، اس نے زور سے کہا — ''اور اب بھیا، میں سمجھتا ھوں کہ پٹواری سے ملنے کا وقت ھو گیا ھے —،،

پاول پترووچ اپنی جگہ سے اٹھا —

''ھاں،، اس نے کسی خاص آدمی پر نظر جمائے بغیر کہا ''یہ بڑے افسوس کی بات ھے کہ لوگ ھماری طرح گاؤں میں اپنے زمانے کے عظیم دماغوں سے بالکل بےخبر پانچ چھہ برس یونہی پڑے رھیں! آدمی کو پتہ بھی نہیں چلتا اور وہ نرا گدھا بن جاتا ھے — ھم یہاں بیٹھے ھیں اور اس کی کوشش کر رھے ھیں کہ جو کچھہ ھم نے سیکھا اور پڑھا ھے، بھول نہ جائیں —— اور یہ لو دیکھو! —— دیکھتے دیکھتے یہ سب دقیانوسی باتیں بن جاتی ھیں اور ھم سے کہا جاتا ھے کہ عقل‌مند لوگ اب ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا وقت برباد نہیں کرتے اور سننا چاھو تو سنو کہ ھم خود کوڑ مغز کے سوا اور کچھہ نہیں —

کیا کیا جائے! معلوم ہوتا ہے نئی پود کے لوگ ہم سے زیادہ عقل‌مند ہیں!،،

پاول پترووچ دھیرے سے اپنی ایڑیوں پر مڑا اور آہستہ آہستہ باہر چلا گیا — نکولائی پترووچ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا —

''کیا ہمیشہ ان کا یہی رنگ رہتا ہے؟،، جیسے ہی دونوں بھائیوں کے جانے کے بعد دروازہ بند ہوا بازاروف نے دھیمے لہجے میں پوچھا —

''دیکھو یوگینی، تم نے واقعی ان کو جھنجھوڑ ڈالا،، ارکادی نے کہا ''تم نے ان کی توہین کی —،،

''لعنت ہے مجھ پر اگر میں ان دیہاتی رئیسوں کا من بہلانے کی کوشش کروں! یہ خوش فہمی، ٹھاٹ اور چھیلاپن کے سوا اور کچھ نہیں جانتے! لیکن اگر ان کا یہ رنگ ہے تو پھر ان کا گزر سنٹ پٹرسبرگ میں کیوں نہ ہو سکا... بھئی ان سے بھر پایا! مجھے پانی کا ایک بھونرا مل گیا ہے، ایک نایاب چیز —— Dytiscus marginatus —— کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ میں دکھاؤنگا تمہیں —،،

''میں نے تم سے ان کی کہانی سنانے کا وعدہ کیا تھا،، ارکادی نے کہا —

''بھونرے کی کہانی؟،،

''چھوڑو یوگینی، سنو — میرے چچا کی کہانی — تم دیکھنا وہ ویسے آدمی نہیں جیسا تم انہیں سمجھتے ہو — وہ حقارت اور چوٹ کے بجائے ہمدردی کے مستحق ہیں —،،

میں اس سے انکار نہیں کرتا لیکن تم ان کا دم کیوں بھر رہے ہو بھلا؟،،

''آدمی کو انصاف سے کام لینا چاہئے یوگینی —''

''کیا مطلب؟''

''نہیں، ذرا سنو تو...''

اور ارکادی نے اس کو اپنے چچا کی کہانی سنائی — اگلے باب میں آپ کو یہ کہانی نظر آئیگی —

۷

پاول پتروِوچ کرسانوف نے اپنے چھوٹے بھائی نکولائی کی طرح گھر پر ھی تعلیم پائی تھی اور پھر بعد میں اونچے خاندانوں سے آئے ہوئے افسروں کے دستے میں تربیت حاصل کی تھی — وہ بچپن ھی سے حد درجہ حسین تھا — اس کے علاوہ اس میں خوداعتمادی تھی اور ہر چیز پر پھبتی کسنے اور ھنسنے کی عادت —— وہ ھمیشہ خوشگوار اثر ڈالتا تھا — جیسے ھی اسے افسر کا کمیشن ملا وہ مجلسی زندگی میں نظر آنے لگا — سوسائٹی میں اسے ھاتھوں ھاتھہ لیا جاتا تھا — وہ بڑا من موجی تھا اور اپنی ہر خواھش ضرور پوری کرتا تھا — یہاں تک کہ وہ مسخراپن بھی کرتا اور طرح طرح سے منہ بناتا — لیکن اس کا یہ انداز بھی اس پر پھبتا تھا — عورتیں اس کو دیکھہ کر باولی ھو جاتیں، مرد اسے چھیلا کہتے اور دل ھی دل میں اس سے جلتے — جیسا کہ بتایا جا چکا ہے وہ ایک ھی کمرے میں اپنے بھائی کے ساتھہ رہتا تھا—— جس کو وہ دل سے چاہتا تھا، حالانکہ وہ اس سے بال برابر بھی نہ ملتا تھا — نکولائی پتروِوچ ھلکا لنگ کھاتا تھا، اس کے چہرے کے خد و خال چھوٹے چھوٹے تھے، دل میں کھب جانے والے اور کچھہ کچھہ اداسی لئے ہوئے — اس کی آنکھیں چھوٹی اور کالی

تھیں، اس کے بال ملائم اور باریک تھے — چیزوں کی طرف اس کا رویہ بےنیازی اور لاابالی‌پن کا تھا لیکن وہ کتب بینی کا رسیا تھا اور لوگوں کی صحبتوں سے بھاگتا تھا — پاول پترووچ ایک شام بھی گھر پر نہ گزارتا — اس کی جرأت رندانہ، چستی اور آن‌بان کی بڑی دھوم تھی (اس نے امیر طبقے کے نوجوانوں میں جسمانی ورزش اور کرتب کا خاص چاؤ پیدا کر دیا تھا) — اس نے پانچ چھہ سے زیادہ فرانسیسی کتابیں نہیں پڑھی تھیں — وہ اٹھائیس ہی برس کی عمر میں کپتان بن گیا تھا — اس کے سامنے ایک درخشاں مستقبل تھا — اچانک سب کچھہ اتھل پتھل ہو کر رہ گیا —

اس زمانے میں سنٹ پٹرسبرگ کی سوسائٹی میں ایک عورت تھی جو لمبے لمبے وقفوں کے بعد نمودار ہوا کرتی تھی — وہ تھی شہزادی ر...، جو اب تک بہتوں کو یاد ہے — اس کا شوہر بڑا ہی شائستہ، معزز لیکن قدرے ٹھس قسم کا آدمی تھا — شہزادی کے کوئی اولاد نہ تھی — اس کا اپنا ایک انداز تھا — وہ اچانک پردیس چلی جاتی اور بالکل اچانک واپس روس آ جاتی —— ویسے عام طور پر وہ ایک عجیب وغریب قسم کی زندگی گزار رہی تھی — وہ ایک من موجی اور من لبھاؤ عورت کی حیثیت سے مشہور تھی، وہ رنگ رلیوں کے بھنور میں بےتحاشا کود پڑتی، ناچ ناچ کر نڈھال ہو جاتی، وہ کھانے سے پہلے اپنی دھندلی دھندلی روشنیوں میں نہائی ہوئی بیٹھک میں جوانوں کا خوب دل بہلاتی اور ان کے ساتھہ قہقہے لگاتی اور ان سے ہنسی مذاق کرتی اور رات کے وقت روتی اور دعائیں مانگتی، اسے چین نہ پڑتا اور اکثر انتہائی بیقراری میں پو پھٹنے تک اپنے کمرے میں ٹہلتی رہتی اور انتہائی غم و اندوہ کے ساتھہ ہاتھہ ملتی رہتی یا بالکل زرد

اور ٹھٹھری ہوئی مناجات کی کتاب پر جھکی رہتی — دن نکلا اور وہ پھر وہی فیشن اور سج دھج کی عورت بن جاتی، دستور کے مطابق لوگوں کے یہاں جاتی، قہقہے لگاتی، گپیں کرتی اور ایسا معلوم ہوتا کہ وہ کسی بھی ایسی چیز میں بےدھڑک کود جانے کو تیار ہے جو ذرا بھی اس کا دل بہلا سکے — اس کا جسم شاندار تھا — اس کے گھنے سنہرے بال، سونے کی چوٹی کی طرح اس کے گھٹنوں سے بھی نیچے لٹکتے تھے مگر کوئی بھی اس کو حسین نہیں کہہ سکتا تھا — اس کے چہرے میں واحد اچھی چیز اس کی آنکھیں تھیں، اور اس کی آنکھیں بھی اتنی ہوش‌ربا نہ تھیں —— (آنکھیں بھوری مگر بڑی نہ تھیں) —— جتنا کہ ان کے دیکھنے کا انداز — اس کی نگاہیں تیز اور گہری تھیں، "میری بلا سے"، والا سرکشی کا انداز، اور ناامیدی کی حد تک حسرت بھری —— ایک پہیلی بھری نظر — ان میں ایک عجیب روشنی تھی —— ہائے وہ آنکھیں! —— اس وقت بھی جب وہ بےسروپا باتیں کرتی ہوتی، اس کی آنکھوں میں یہ روشنی ہوتی — وہ لباس کے معاملے میں بڑی نفاست پسند تھی — پاول پتروویچ اس سے ناچ کی ایک محفل میں ملا، اس کے ساتھ مازورکا ناچا، جس کے دوران میں شہزادی نے ایک بھی معقول بات نہ کی، اور وہ پوری وحشت کے ساتھ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا — وہ بہت جلد میدان سر کر لینے کا عادی تھا — یہاں بھی اس کو اپنی منزل جلد ہی مل گئی — لیکن اس کی کامیابی نے اس کے جذبات کی آگ ٹھنڈی نہ کی — اس کے برعکس، وہ اور بھی شدت اور سوز و گداز کے ساتھ اس عورت سے وابستہ ہو گیا — اس عورت میں پوری سپردگی کے لمحے میں بھی کوئی مقدس اور ناقابل تسخیر چیز ایسی تھی جو اس کی رسائی سے باہر رہ جاتی تھی، کوئی ایسی چیز جہاں تک کسی کی پہنچ

نہیں تھی — اس روح میں جو کچھ چھپا ہوا تھا سوائے خدا کے سب کے لئے ایک راز تھا، ایک معمہ — وہ پراسرار قوتوں کا شکار معلوم ہوتی تھی، جو خود اس کی سمجھ سے بالا تھیں — وہ قوتیں اس پر اپنا سکہ چلاتی تھیں — کہاں منہ زور من مانی خواہشیں اور کہاں اس کا ناچیز دماغ —— دونوں کا کوئی میل نہ تھا — اس کا طرزعمل بےربط اور انمل باتوں کا ایک سلسلہ تھا— ایسے خطوط جو اس کے شوہر کے دل میں شبہے کے بیج بو سکتے تھے، وہ ایک ایسے شخص کو لکھتی تھی جو اس کے لئے گویا اجنبی تھا — اس کی محبت غم کی ردا اوڑھے رہتی تھی — جس پر اس کی نگاہ محبت پڑتی اس کے ساتھ نہ کبھی ہنستی اور نہ اس سے چھیڑ چھاڑ کرتی، لیکن وہ ایک ہیجان کے ساتھ پریشان پریشاں سی اس کی باتیں سنتی اور اس کو گھورتی رہتی — کبھی کبھی اس گھبراہٹ کی جگہ ایک ٹھٹھرا ہوا خوف لے لیتا — اس کے چہرے پر موت کی زردی چھا جاتی اور اس سے وحشت ٹپکنے لگتی — وہ خود کو سونے کے کمرے میں بند کر لیتی اور اس کی کنیز تالے کے سوراخ پر کان رکھ کر اس کی گھٹی گھٹی سی سسکیوں کی آواز سنتی — بار بار جب کرسانوف اس کے ساتھ رنگین ملاقاتوں کے بعد اپنے کمرے میں واپس آتا تو اس کے دل میں درد و اندوہ کی ٹیس اٹھتی اور دلشکست کے احساس سے پارہ پارہ ہونے لگتا — وہ اپنے آپ سے پوچھتا ''اور کیا چاہتا ہوں میں؟،، اور اس کا دل درد و کرب سے سن ہونے لگتا — اس نے ایک بار شہزادی کو ایک انگوٹھی دی جس کے پتھر پر اس یونانی دیوی کا نقش کھدا ہوا تھا جس کا سر عورت کا تھا اور جسم شیر کا —

''یہ ہے کیا؟،، شہزادی نے پوچھا ''یونانی دیوی؟،،

''ہاں،، اس نے جواب دیا ''اور وہ دیوی تم ہو—،،

''میں؟،، اس نے پوچھا اور اسی پہیلی بھری نظر سے دیکھا ''جانتے ہو یہ بات بڑا مغالطہ پیدا کرنے والی ہے!،، اس نے ایک ہلکے سے تمسخر کے ساتھ کہا لیکن اس کی آنکھوں میں وہی عجیب نگاہ اب تک کھبی ہوئی تھی -

پاول پتروویچ اس وقت بھی درد و کرب کا شکار رہا جبکہ شہزادی اس سے محبت کرتی تھی، لیکن جب وہ اس کی طرف سرد پڑ گئی ---- اور یہ بہت جلد ہی ہو گیا ---- تو وہ قریب پاگل ہو گیا - اس کا دل محبت اور رشک و حسد کی آگ میں جلتا بھنتا رہتا - وہ اس کو ستاتا، ہر جگہ اس کا پیچھا کرتا - وہ اس کے لیچڑپن سے اکتا گئی اور پردیس چلی گئی - اس نے اپنے دوستوں کی التجاؤں اور اپنے حکام بالا کی فہمائش کے باوجود کمیشن سے استعفا دے دیا اور شہزادی کے پیچھے ہو لیا - وہ دیس دیس پھرا اور اسی چکر میں چار سال کٹ گئے - کبھی وہ شہزادا کا پیچھا کرتا اور کبھی جان بوجھ کر اس کو اپنی آنکھوں سے اوجھل ہونے دیتا - وہ خود اپنی آنکھوں میں اپنی ھتک محسوس کرتا، اپنی کم ظرفی سے نفرت کرتا... لیکن سب بےکار - اس کا مکھڑا وہ پہیلی بھرا اور ناقابل فہم سا مکھڑا، وہ دل لبھانے والا مکھڑا، اس کے دل میں بالکل رس بس گیا تھا - بادن میں ایک بار پھر کچھ ایسا اتفاق ہوا کہ دونوں اپنے پچھلے تعلقات کی سطح پر آ گئے - ایسا لگتا کہ شہزادی نے کبھی بھی اس سے پہلے اس گرمی اور جنون کے ساتھ محبت نہیں کی تھی ---- لیکن مشکل سے ایک مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ سب کچھ ختم ہو کر رہ گیا - شعلہ آخری بار بھڑکا اور ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا - جب محسوس ہوا کہ اب جدائی ناگزیر ہے تو اس نے کم از کم اس کا دوست بن کر رہنا چاہا گویا اس قسم کی عورت سے دوستی

ممکن ہو سکتی ہے... اس نے بادن میں اس کو چرکا دیا اور صاف نکل گئی اور پھر مسلسل اس سے دامن بچاتی رہی — کرسانوف روس لوٹ گیا اور اپنی سابقہ زندگی دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی لیکن وہ پرانے ڈھرے پر نہ لگ سکا — وہ دل شکستہ جگہ جگہ کے چکر لگاتا رہا — وہ اب بھی سوسائٹی میں گھومتا — اب تک اس میں دنیاداری کے انداز باقی تھے اور اب بھی وہ دو تین تازہ معرکوں کی ڈینگیں مار سکتا تھا — لیکن اس کے دل میں جوش و ولولے سے بھری ہوئی کوئی امید باقی نہ تھی، نہ اپنی ذات سے اور نہ دوسروں سے — اور اس نے اس صورت حال کو بہتر بنانے کی کوئی کوشش نہ کی — وہ بوڑھا ہونے لگا اس کے بال پکنے لگے — شام کے وقت کلب میں ایک چڑچڑی اکتاھٹ کے ساتھہ بیٹھے رہنا یا کنوارے من چلوں کے جھرمٹ میں سردمہری سے گپ ھانکنا اس کے لئے ایک لازمہ بن گیا تھا —— یقینی یہ ایک برا شگون تھا — شادی کا خیال اس کے ذہن میں دور دور نہ پھٹکتا — اس طرح دس سال بیت گئے —— بےرنگ، بنجر، تیزرو اور قیامت کے تیز و تند سال — جس برق رفتاری سے روس میں وقت پرواز کرتا ہے اور کہیں نہیں کرتا — لوگ کہتے ھیں قیدخانے میں یہ وقت اور بھی تیز اڑتا ہے — ایک دن، پاول پتروِوچ نے کلب میں کھانے کے دوران میں شہزادی ر... کی موت کی خبر سنی — وہ پیرس میں قریب قریب دیوانگی کی حالت میں مری — وہ میز سے اٹھہ گیا اور دیر تک کلب کے کمروں میں ٹہلتا رہا، وہ تاش کھیلنے والوں کے پاس رک جاتا اور یوں کھڑا ہو جاتا جیسے پتھر کا بت ہو — لیکن وہ اپنے معمول کے مطابق وقت سے گھر لوٹا — کچھہ دنوں بعد اس کو ایک چھوٹا سا پارسل ملا جس میں وھی انگوٹھی تھی جو اس نے شہزادی کو دی تھی —

اس نے یونانی دیوی کے اوپر ایک صلیب بنا دی تھی اور کہلوایا تھا کہ اس پہیلی کا جواب یہ صلیب ہے —

یہ واقعہ ۱۸۴۸ء میں رونما ہوا تھا، ٹھیک اس وقت، جب نکولائی پترووچ اپنی بیوی کی موت کے بعد سنٹ پٹرس برگ آیا تھا — جب سے نکولائی پتروو چ نے گاؤں میں سکونت اختیار کی تھی پاول پتروو چ کو اپنے بھائی کا حال چال کوئی خاص معلوم نہ تھا — نکولائی پتروو چ کی شادی ان ھی دنوں ہوئی تھی جب پاول پتروو چ اور شہزادی کی ملاقات کا آغاز تھا — ملک سے باھر آوارہ گردی کے بعد وہ اپنے بھائی کے گھر اس خیال سے گیا کہ اسکے ساتھہ رہ کر کچھہ دنوں گھریلو زندگی کی راحتوں اور نعمتوں کا لطف اٹھائے مگر وہ ایک ھفتے سے زیادہ وھاں نہ ٹک سکا — دونوں بھائیوں کے حالات کا فرق بہت نمایاں تھا — ۱۸۴۸ء میں یہ فرق بہت کم تھا —— نکولائی پتروو چ اپنی بیوی کھو بیٹھا تھا اور پاول پتروو چ اپنی یادیں — شہزادی کی موت کے بعد اس نے شہزادی کو اپنے خیالات کی دنیا سے نکالنے کی انتہائی کوشش کی — نکولائی کو اچھی طرح گزاری ہوئی زندگی کا احساس تھا — اس کا بیٹا اس کی نگاھوں کے سامنے پروان چڑھہ رھا تھا — لیکن اس کے برعکس پاول تنہا غیر شادی شدہ آدمی تھا جو زندگی کے اس جھٹپٹے میں داخل ھو چکا تھا، جو پچھتاووں سے ملتی جلتی امیدوں اور امیدوں سے ملتے جلتے پچھتاووں سے بھرا ھوا تھا —— ایک ایسا دھندلا جھٹپٹا جب جوانی الوداع کہہ چکی ھو اور بڑھاپا ابھی آیا نہ ھو —

یہ زمانہ پاول پتروو چ کے لئے اور کسی دوسرے شخص کے مقابلے میں زیادہ صبر آزما تھا کیونکہ ماضی کو کھو کر اس نے سب کچھہ کھو دیا تھا —

''میں تمہیں مارینو آنے کی دعوت نہیں دے رہا ہوں،،
نکولائی پترووچ نے ایک بار اس سے کہا تھا (اس نے اپنی بیوی کے اعزاز میں اپنی جاگیر کا یہی نام رکھا تھا) — ''میری پیاری بیوی جس وقت زندہ تھی اس وقت تو تمہیں یہ بے کیف معلوم ہوا تھا اور اب تو مجھے ڈر ہے کہ تم مارے اکتاہٹ کے مر جاؤگے —،،

''اس وقت میں احمق اور بے چین تھا،، پاول پترووچ نے جواب دیا — ''اب میں زیادہ عقل‌مند نہیں تو کم از کم زیادہ سنجیدہ ضرور ہو گیا ہوں — اب تو اس کے برعکس، اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو میں ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ ہی رہ جاؤں —،،

جواب میں نکولائی پترووچ نے اس کو گلے سے لگا لیا —
اس بات چیت کے بعد، پاول پترووچ نے ارادے کو عملی جامہ پہنانے میں ڈیڑھ برس گزار دیا — لیکن ایک بار گاؤں میں جما تو پھر اس نے گاؤں کو نہیں چھوڑا، ان تین جاڑوں کے درمیان بھی نہیں جبکہ نکولائی پترووچ نے اپنا وقت اپنے بیٹے کے ساتھ سنٹ پٹرس‌برگ میں بتایا تھا — اس نے مطالعے کا مشغلہ اپنا لیا، خاص طور پر انگریزی کتابیں پڑھنے کا مشغلہ — حقیقت یہ ہے کہ اس کی پوری زندگی کی اٹھان انگریزی طرز پر ہوئی تھی — وہ اپنے پڑوسیوں سے شاذ و نادر ہی ملتا اور صرف انتخاب کے وقت باہر نکلتا اور عام طور پر منہ نہ کھولتا — اگر منہ کھولتا بھی تو صرف پرانے خیال کے زمیندار طبقے کے شرفا پر چوٹ کرنے اور اپنے آزاد خیال فقروں سے ان کی کرکری کرنے کی غرض سے — لیکن پھر بھی وہ نئی پود سے خود کو الگ تھلگ رکھتا — دونوں نسل کے لوگ اس کو مغرور سمجھتے تھے — لیکن دونوں اس کی رئیسانہ نفاست اور آن بان کی وجہ سے، اس کے معرکوں کی شہرت اور اس کے خوبصورت لباس کی وجہ سے اور بہترین ہوٹلوں کے سب سے اچھے

کمروں میں قیام کرنے کی عادت کی وجہ سے اس کا بڑا احترام کرتے تھے — وہ اس کی عزت اس وجہ سے بھی کرتے تھے کہ وہ بڑی شان سے کھانا کھاتا تھا اور اس حقیقت کی وجہ سے بھی کہ اس نے ایک بار لوئی فلپ کی میز پر ولنگٹن کے ساتھ دعوت اڑائی تھی اور اس لئے بھی کہ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ بناؤ سنگار کے سامان سے بھرا ہوا سچی چاندی کا ایک بکس رکھتا تھا اور ایک سفری باتھ ٹب بھی — اس کی عزت اس وجہ سے بھی ہوتی کہ اس سے ایک ''لطیف،، عطر کی خوشبو پھوٹتی رہتی تھی، وسٹ کھیلنے میں اسے کمال حاصل تھا اور وہ کھویا کھویا رہتا تھا اور آخر میں یہ کہ اس کی عزت لوگ اس وجہ سے بھی کرتے تھے کہ وہ ایک باوقار ایماندار آدمی تھا — خواتین اسے ایک دل کے ہاتھوں ستایا ہوا دلکش انسان سمجھتیں، لیکن وہ ان سے میل جول نہ بڑھاتا...

''دیکھا تم نے یوگینی،، ارکادی نے داستان ختم کرتے ہوئے کہا ''اب تمہیں معلوم ہوگیا ہوگا کہ تم نے میرے چچا کے ساتھ کتنی بے انصافی کی ہے — یہ بتانے کی تو خیر ضرورت ہی نہیں کہ انہوں نے کتنی بار میرے ابا کو اپنا سارا روپیہ دے کر ان کی مدد کی ہے —— تمہیں شائد معلوم نہ ہو کہ جاگیر کا بٹوارہ نہیں ہوا ہے —— پھر بھی وہ ہر شخص کی مدد کرنے کو مستعد رہتے ہیں اور ہمیشہ کسانوں کی طرفداری کرتے ہیں — یہ ٹھیک ہے کہ جب وہ کسانوں سے بات کرتے ہیں تو منہ کڑوا سا بنا لیتے ہیں اور یوڈی کلون کی خوشبو سونگھتے رہتے ہیں...،،

''سچ —— وہ اعصابی مریض ہیں،، بازاروف نے کہا —

''شائد، لیکن ان کا دل اپنی جگہ پر ہے — اور وہ بیوقوف

بھی نہیں ہیں — انہوں نے مجھے بہت سے قیمتی مشورے دئے ہیں... خاص طور پر... خاص طور پر عورتوں کے سلسلے میں —،،

''آہا! خود دودھ سے جلنے کے بعد دوسروں کو چھاچھ بھی پھونک پھونک، کر پلا رہے ہیں — مجھے اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہے!،،

''مختصر یہ کہ،، ارکادی نے کہا ''وہ حد درجہ غم‌زدہ ہیں، یقین کرو— ان کو حقارت سے دیکھنا شرم کی بات ہے—،،

''لیکن ان کو حقارت سے کون دیکھتا ہے؟،، بازاروف نے مخالفت کی— ''پھر بھی میں کہونگا کہ ایک ایسا شخص جو عورت کی محبت کے پتے پر اپنی ساری زندگی کی بازی لگا دے، اور جب پتہ پٹ گیا تو پاش پاش ہوکر رہ جائے، اور خود کو تباہ کر لے —— ہاں ایسا شخص آدمی نہیں، ایسا شخص مرد نہیں ہے — تم کہتے ہو وہ بدنصیب ہیں: تم بہتر جانتے ہو، لیکن اب تک ان کی تمام حماقتیں ختم نہیں ہوئی ہیں — اور مجھے یقین ہے کہ محض اس لئے کہ وہ گالگ‌نانی جیسا چتھڑا پڑھتے ہیں اور کبھی کبھار ایک آدھ کسان کو کوڑے کی مار سے بچا لیتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بڑے کائیاں ہیں —،،

''لیکن یہ تو نہ بھولو کہ انہوں نے کس قسم کی تعلیم پائی ہے اور کس زمانے میں زندگی گزاری ہے —،،

''تعلیم؟،، بازاروف نے بیچ میں کہا — ''ہر شخص کو خود ہی پڑھنا لکھنا چاہئے —— ہاں، میری طرح مثال کے طور پر... جہاں تک وقت کا تعلق ہے، میں بھلا اس کا محتاج کیوں بنوں؟ اچھا تو یہ ہے کہ وقت میرا محتاج ہو— نہیں میرے یار، یہ سب محض ذہنی دیوالیہ‌پن ہے، کھوکھلاپن ہے! اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ مرد اور عورت کے ان پراسرار رشتوں

کا بھلا اس میں کہاں سے ذکر آ گیا؟ ہم ماہرین عضویات ان تعلقات کے بارے میں خوب جانتے ہیں — تم ذرا آنکھوں کی بناوٹ کا تجزیہ کرو — آخر وہ پہیلی جیسی نگاہ کیا ہوتی ہے جس کا تم ذکر کرتے ہو؟ یہ سب محض رومان پرستی ہے، ہرزہ سرائی، بکواس، ملمع — آؤ بہتر تو یہ ہے کہ ہم چلیں اور بھونرے کو دیکھیں —،،

اور دونوں بازاروف کے کمرے میں چلے گئے جس میں دواؤں اور جراحی کی چیزوں کی ایک عجیب بو بسی ہوئی تھی اور اس بو میں سستے تمباکو کی تیز بو ملی ہوئی تھی —

۸

پاول پترووچ، جاگیر کے پٹواری سے بھائی کی ملاقات اور بات‌چیت کے دوران میں، زیادہ دیر نہیں ٹھہرا — پٹواری لمبا اور پتلا دبلا آدمی تھا — اس کی کھانستی ہوئی سی آواز میں ایک مٹھاس تھی، اور اس کی آنکھوں سے شیطنت جھلکتی تھی — وہ اپنے مالک کے سارے سوالوں کے جواب میں صرف اتنا کہتا تھا ''کیوں، ضرور سرکار، یقینی حضور،، اور تمام کسانوں کو شرابیوں اور چوروں کے روپ میں رنگ کر پیش کرتا تھا — وہ فارم، جس کو نئے سانچے میں ڈھالا گیا تھا، گاڑی کے بے تیل کے پہیوں کی طرح چرخ چوں، چرخ چوں کر رہا تھا اور گھر کے بنے ہوئے کچی لکڑی کے فرنیچر کی طرح ٹوٹ اور چٹخ رہا تھا — نکولائی پترووچ ہمت نہیں ہارا تھا لیکن وہ بار بار ٹھنڈی سانس لیتا اور سوچتا رہتا: اس کو احساس تھا کہ وہ بغیر روپیے کے گزارہ نہیں کر سکتا تھا لیکن اس کا قریب قریب سارا روپیہ ختم ہو چکا تھا — ارکادی نے سچ کہا تھا: پاول پترووچ نے کئی بار

بھائی کو اس صورت حال سے بچایا تھا — جب کبھی اس کو کاروبار کی مشکل میں پھنسا ہوا اور اس سے نکلنے کے لئے ہاتھ پیر مارتے ہوئے دیکھتا تو پاول پتروؤچ آہستہ آہستہ کھڑکی کے پاس جاتا، اپنے دونوں ہاتھ جیبوں میں گھسیڑ لیتا اور بڑبڑاتا «Mais je puis vous donner de l'argent»* اور اس کو کچھ روپیہ دے دیتا — لیکن اس دن خود اس کے پاس روپیہ نہ تھا — اس لئے اس نے وہاں سے ہٹ جانا ہی بہتر سمجھا — کاروبار کی پریشانیوں سے اسے انتہائی کوفت ہوتی تھی — اس کے علاوہ اس کو ہمیشہ یہ شبہہ رہتا تھا کہ نکولائی پتروؤچ اپنے تمام جوش و ولولے اور سرگرمیوں کے باوجود کام ٹھیک طور سے نہیں سنبھال پاتا تھا حالانکہ وہ خود یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کی غلطی کہاں اور کیا تھی — ''میرا بھائی عملی آدمی نہیں ہے،، وہ اپنے دل میں کہتا ''اس کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے —،، دوسری طرف نکولائی پتروؤچ اپنے بھائی کی عملی صلاحیتوں اور سوجھ بوجھ کے بارے میں بہت ہی اعلی رائے رکھتا تھا اور ہمیشہ اس کی صلاح چاہتا تھا — ''میں نرم دل اور کمزور ارادے کا آدمی ہوں — میں نے ساری زندگی جنگلوں میں گنوائی ہے،، وہ کہتا — ''اور تم بہت کافی لوگوں کے درمیان رہے ہو اور ان کو اچھی طرح جانتے ہو: تمہاری آنکھیں عقاب کی آنکھیں ہیں —،، اس کے جواب میں پاول پتروؤچ دوسری طرف منہ پھیر لیتا اور اپنے بھائی کے خیالات کی تردید نہ کرتا —

نکولائی پتروؤچ کو اس کے مطالعے کے کمرے میں چھوڑ کر وہ گلیارے سے گزرا جو گھر کے اگلے حصے کو پچھلے حصے

---

* لیکن میں تم کو روپیہ دے سکتا ہوں —

سے الگ کرتا تھا اور سوچ میں ڈوبا ہوا ایک نیچے دروازے کے سامنے رک گیا، اپنی مونچھوں پر تاؤ دیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

''کون ہے؟ اندر آؤ،، فے نچکا کی آواز سنائی دی —

''میں ہوں،، پاول پترووچ نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا —

فے نچکا کرسی سے اچھل کر اٹھی جہاں وہ اپنے ننھے منے کو گود میں لئے بیٹھی تھی — اس نے بچے کو ایک لڑکی کی گود میں دے دیا جو پاس ہی کھڑی تھی — لڑکی فوراً بچے کو لے کر باہر نکل گئی اور فے نچکا اپنے سر پر دوپٹے کو برابر کرنے لگی —

''معاف کرنا میں مخل ہوا،، پاول پترووچ نے اس کو دیکھے بغیر ہی کہنا شروع کیا — ''میں تم سے صرف پوچھنا چاہتا تھا... میرا خیال ہے کوئی آدمی آج شہر جا رہا ہے... کیا تم میرے لئے، براہ کرم، ہری چائے منگوا دوگی؟،،

''جناب ضرور،، فے نچکا نے جواب دیا ''کتنی چاہئے آپ کو؟،،

''آدھہ... میرا خیال ہے آدھہ پاؤنڈ کافی ہوگی — دیکھتا ہوں کہ یہاں تم نے کچھہ تبدیلی کر دی ہے،، اس نے چاروں طرف تیزی سے نظر دوڑاتے ہوئے اور اس دوران میں فے نچکا کے چہرے پر بھی نظر ڈالتے ہوئے کہا — ''وہ پردے،، یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ اس کی بات نہیں سمجھی وہ آہستہ سے بڑبڑایا —

''اوہ، ہاں، جناب پردے —— نکولائی پترووچ نے یہ پردے مجھے دئے تھے — لیکن وہ تو ایک زمانے سے یہاں لٹک رہے ہیں — ،،

''ہاں میں ایک زمانے کے بعد تمہارے کمرے میں آیا ہوں — اب یہاں بہت بھلا لگتا ہے — ،،

''نکولائی پتررووچ کی مہربانی ہے،، فےنچکا آہستہ سے زیرلب بولی —

''کیا تم کو یہاں اپنے کمرے سے زیادہ آرام ہے؟،، پاول پتررووچ نے ہلکی سی بھی مسکراہٹ کے بغیر نرمی سے پوچھا —

''اوہ، ہاں جناب —،،

''اب تمہارے پرانے کمرے میں کون ہے؟،،

''دھوبنیں ہیں —،،

''اوہ!،،

پاول پتررووچ خاموش ہو گیا — ''اب یہ دفان ہوا،، فےنچکا نے سوچا — لیکن وہ گیا نہیں اور اس کے سامنے کھڑا ہو گیا جیسے اس کے پیر زمین میں گڑ گئے ہوں اور اپنی انگلیوں کو مڑوڑتا رہا —

''آخر تم نے بچے کو باہر کیوں بھیج دیا؟،، پاول پتررووچ آخر بولا — ''میں بچوں پر جان دیتا ہوں — ذرا میں اسے دیکھوں تو سہی —،،

فےنچکا گھبراہٹ اور خوشی سے سرخ ہو گئی — وہ پاول پتررووچ سے ڈرتی تھی — وہ شاذونادر ہی اس سے سیدھے منہ ایک آدھہ بات کر لیتا تھا —

''دونیاشا،، وہ چلائی ''ذرا متیا کو یہاں اندر لے آئیے —،، (وہ گھر میں کسی کو بھی تم کہہ کر مخاطب نہیں کرتی تھی —) ''نہیں ایک منٹ رک جائیے — پہلے آپ اس کو کپڑے پہنا دیجئے —،،

فےنچکا دروازے کی طرف چلی —

''کوئی بات نہیں،، پاول پتررووچ نے کہا —

''بس ایک منٹ،، فےنچکا نے جواب دیا اور چل دی —

جب پاول پترووچ اکیلا رہ گیا تو اس نے کمرے کا غور سے جائزہ لیا — نیچی چھت کا یہ کمرہ بہت ہی آرام دہ اور صاف ستھرا تھا — اس میں فرش کے تازہ رنگے ہوئے تختے، بابونہ اور پیپرمنٹ کی خوشبو بسی ہوئی تھی — بربطنما پشت والی کرسیاں دیواروں سے لگی ایک قطار میں رکھی تھیں — یہ کرسیاں، مرحوم جنرل نے پولینڈ کی سہم کے زمانے میں، پولینڈ میں خریدی تھیں — کونے میں کمان جیسے ڈھکن والے بند صندوق کے پاس ایک مسہری تھی — اس کے اوپر ململ کی چھت تنی ہوئی تھی — اس کے مقابل والے کونے میں ایک چھوٹا سا چراغ سنٹ نکولاس کی ایک بڑی سیاہ شبیہہ کے سامنے جل رہا تھا — چینی کا ایک چھوٹا سا انڈا ایک فیتے سے بندھا ہوا سنٹ کے سینے پر لٹک رہا تھا — کھڑکی کی کارنس پر پار سال کے جیم سے بھرے ہوئے ہرے رنگ کے چمکتے ہوئے مرتبان رکھے تھے جن پر بڑی احتیاط سے چپکائے ہوئے پرچوں پر فے‌نچکا کی اپنی پھیلی پھیلی لکھائی میں لکھا ہوا تھا ''رس بھریاں،، — نکولائی پترووچ کو خاص طور پر یہ جیم بہت مرغوب تھا — چھت سے لٹکتے ہوئے ایک لمبے سے تار میں ایک پنجرا لٹکا ہوا تھا جس میں زیتون کے رنگ کی خوش الحان مینا بند تھی — وہ برابر پھدک پھدک کر چہچہا رہی تھی اور پنجرا مستقل کانپ اور جھول رہا تھا — دانہ ٹپ ٹپ کی آواز کے ساتھ فرش پر ٹپک رہا تھا — کھڑکیوں کے درمیان، دیوار پر، درازوں والے صندوق کے اوپر نکولائی پترووچ کی ہر قسم کے پوز میں کھنچی ہوئی بھدی تصویریں لٹک رہی تھیں جو ایک گشتی فوٹوگرافر کا کارنامہ تھیں — ان کے پاس ہی خود فے‌نچکا کی تصویر تھی، جو محض ایک دھبہ تھی اور بس — ایک بےنور چہرہ تھا — چھوٹے سیاہ فریم سے غیرفطری مسکراہٹ

جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھی ــــــ باقی ایک دھبے کے سوا اور کچھ نہ تھا ــ فرنچکا کے اوپر جنرل یرمولوف کی تصویر تھی جو سرکاشین فلٹ کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھا اور بپھری بپھری نظروں سے قفقاز کے پہاڑوں کو گھور رہا تھا جو دور تنے کھڑے تھے ــ اور ٹوٹکے کا ریشمیں جوتا دیوار سے لٹکا ہوا اس کی پیشانی تک پہنچ رہا تھا ــ

پانچ منٹ بیت گئے ــ دوسرے کمرے سے سرسراہٹ اور سرگوشی کی آواز آئی ــ پاول پتروَوچ نے ایک پرانی چپڑی ہوئی کتاب صندوق پر سے اٹھا لی اور اس کے ورق پلٹے ــــــ یہ ماسالسکی کی ''استرلتسی،، (۴) کی جلد تھی جس کے اوراق پریشان تھے... دروازہ کھلا اور فرنچکا متیا کو اپنے بازوؤں میں سنبھالے ہوئے داخل ہوئی ــ اس نے ننھے کو ایک چھوٹی سی سرخ قمیص پہنا دی تھی جس کے کالر پر ڈوری ٹنکی ہوئی تھی ــ اس کے بالوں کو کنگھے سے سنوار دیا تھا اور اس کا منہ دھو دیا تھا ــ وہ زور زور سے سانس لے رہا تھا اور ہمک رہا تھا اور اپنی بانہوں کو ہوا میں ہلا رہا تھا جو تمام تندرست بچوں کی شان ہے ــ لگتا تھا کہ وہ اس رنگین قمیص سے بہت خوش ہے : اس کے گول مٹول جسم کے انگ انگ سے مسرت چھلکی پڑ رہی تھی ــ فرنچکا نے بھی اپنے بال سنوار لئے تھے، اور دوپٹہ بدل لیا تھا لیکن وہ اس زحمت سے خود کو بچا بھی سکتی تھی ــ اس لئے کہ کیا واقعی دنیا میں ایک ایسی خوبصورت جوان ماں کے نظارے سے بھی زیادہ دل کش کوئی چیز ہے جس کے بازوؤں میں تندرست بچہ ہمک رہا ہو؟

''کیا زوردار آدمی ہے گول مٹول سا،، پاول پتروَوچ نے مشفقانہ کرم فرمائی سے کہا اور اپنی لمبی لمبی انگلیوں کی نوک سے

متیا کی دوھری ٹھوڑی کو گدگدایا — بچے نے مینا کو گھور کر دیکھا اور ھمکنے لگا —

''یہ ھیں چاچا،، فےنچکا نے اس پر اپنا چہرہ جھکاتے ہوئے کہا اور اس کو ھلکے سے ھلایا بھی — دونیاشا نے چپکے سے کھڑکی پر تانبے کے ایک سکے پر ایک موم بتی جما دی —

''کتنا بڑا ھے یہ؟،، پاول پتروچ نے پوچھا —

''چھہ مہینے کا — گیارھویں تاریخ کو ساتواں شروع ھو جائیگا —،،

''کیا یہ اٹھواں نہیں ھے فیدوسیا نکولائی ونا؟،، دونیاشا نے سراسیمہ آواز میں کہا —

''نہیں ساتواں!،، بچہ پھر چہکا، اس کے سینے کی طرف نظر جما کر دیکھا اور دفعتاً اپنی ماں کی ناک اور ھونٹ اپنی پانچوں انگلیوں سے دبوچ لئے — ''شریر، شریر،، اپنا منہ پیچھے ھٹائے بغیر فےنچکا نے کہا —

''بالکل میرے بھائی کی طرح نظر آتا ھے،، پاول پتروچ نے کہا —

''اور بھلا کس کی طرح نظر آتا ؟،، فےنچکا نے سوچا —

''ھاں،، پاول پتروچ نے اپنی بات جاری رکھی جیسے اپنے آپ سے بول رھا ھو ''بہت ھی صاف شباھت ھے —،،

اس نے غور سے فےنچکا کو دیکھا، کچھہ کچھہ غمگین نظروں سے —

''یہ ھیں چاچا،، اس نے دوھرایا لیکن ابکے سرگوشی میں —

''اوہ! پاول! اچھا یہاں ھو تم!،، اچانک نکولائی پتروچ کی آواز آئی —

پاول پترووچ تیوری چڑھاتے ہوئے مڑا— لیکن اس کے بھائی نے ایسی بےساختہ مسرت اور ممنونیت بھری نظروں سے دیکھا کہ وہ اس کے جواب میں مسکرائے بنا نہ رہ سکا—

''خوب بچہ ہے تمہارا،، اس نے کہا اور اپنی گھڑی دیکھی— ''میں ذرا اپنے لئے چائے کے لئے کہنے چلا آیا تھا—،،

اور پاول پترووچ بےنیازی کا رویہ اختیار کرتے ہوئے فوراً کمرے سے باہر نکل گیا—

''کیا وہ خود ہی یہاں آئے تھے؟،، نکولائی پترووچ نے فےنچکا سے پوچھا—

''ہاں— انہوں نے بس دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر آ گئے—،،

''اور، اچھا، کیا ارکادی دوبارہ تم سے ملنے آیا تھا؟،،

''نہیں— کیا یہ اچھا نہ ہوگا نکولائی پترووچ کہ میں پھر پچھواڑے والے کمرے میں چلی جاؤں؟،،

''کیوں؟،،

''میں سوچ رہی تھی سردست یہ سب سے اچھا رہےگا—،،

''نہیں... نہیں،، نکولائی پترووچ نے اپنی پیشانی پر انگلیاں دوڑاتے ہوئے ہلکی سی ہکلاہٹ کے ساتھ کہا— ''ہمیں اس کے بارے میں پہلے ہی سوچنا تھا... ارے میرے گولو،، اس نے دفعتاً جوش میں آتے ہوئے کہا اور بچے کے پاس جاکر اس کے گال کو چوم لیا— اس کے بعد اس نے اپنے ہونٹ فےنچکا کے ہاتھ پر رکھہ دئے جو بچے کی سرخ قمیص پر رکھا ہوا بالائی کی طرح سفید نظر آ رہا تھا—

''نکولائی پترووچ! کیا کر رہے ہیں آپ؟،، وہ بڑبڑائی— اس کی آنکھیں جھک گئیں— اور پھر دھیرے دھیرے اس نے آنکھیں اٹھائیں... سینکڑوں پلکوں میں سے دیکھتے ہوئے اس کی

آنکھوں میں ایک عجیب لذت آفریں حسن پیدا ہو گیا تھا، اس کے ہونٹوں پر نرمی بھری مسکراہٹ تھر تھرا رہی تھی جس میں نادانی کا ھلکا سا عنصر بھی شامل تھا۔

نکولائی پترووچ کی ملاقات فےنچکا سے کچھه اس طرح ہوئی تھی — کوئی تین برس قبل، ایک بار، کسی دورافتادہ صوبے میں، اسے ایک سرائے میں رات کاٹنے کا اتفاق ہوا — اس پر کمرے کی صفائی اور ستھرے بستر وغیرہ کا بہت اثر ہوا — "اس کی مالکن کوئی جرمن ہوگی،، اس نے سوچا — لیکن وہ ایک روسی عورت نکلی، کوئی پچاس برس کی عورت — وہ صاف ستھرے کپڑوں میں تھی، اس کا چہرہ خوشگوار اور ذھین تھا اور انداز گفتگو سنجیدہ— چائے پینے کے دوران میں اس سے بات چیت ہوئی — وہ اسے پسند آ گئی — نکولائی پترووچ نیا نیا اپنے نئے گھر میں بسا تھا اور چونکه وہ آس پاس کمیروں کو نہیں رکھنا چاھتا تھا اس لئے وہ اجرت پر کام کرنے والے مزدوروں کی تلاش میں تھا — سرائے کی مالکن مسافروں کی کمی کا دکھڑا روئی اور کڑے وقت کی شکایت کی— اس نے اس عورت کو اپنے گھر کی نگھبان کی جگه پر مقرر کرنے کی پیش کش کی — وہ راضی ہو گئی — اس کا شوھر زمانه ہوا مر چکا تھا اور اپنی نشانی فےنچکا کو چھوڑ گیا تھا — پندرہ دن کے اندر اندر، ارینا ساویشنا (نئی نگھبان کا یہی نام تھا) اپنی بیٹی کے ساتھه مارینو اٹھه آئی اور گھر کے چھوٹے سے بازو میں رہنے لگی — نکولائی پترووچ کی نظر انتخاب مبارک ثابت ہوئی — ارینا نے جلد ھی گھر کو ٹھیک ٹھاک کر کے قرینے سے سنوار دیا — فےنچکا، جس کی عمر اس وقت سترہ برس تھی، بہت کم دکھائی دیتی اور کبھی کبھار ھی اس کا ذکر آتا — وہ خاموش اور چپ چاپ زندگی بسر کرتی اور صرف اتوار کے اتوار نکولائی

پتروَوچ کو گاؤں کے گرجا گھر کے ایک کونے میں ایک رخ سے اس کے چہرے کے نازک نقوش نظر آتے — اس طرح ایک برس سے زیادہ بیت گیا —

ایک دن ارینا اس کے مطالعے کے کمرے میں آئی اور اپنے دستور کے مطابق اس کے آگے جھکی اور اس سے پوچھنے لگی کہ کیا آپ میری بیٹی کی مدد کر سکتے ہیں — اس کی آنکھ میں ایک چنگاری پڑ گئی تھی — تمام گھر گھسنے لوگوں کی طرح نکولائی پتروَوچ گھریلو ڈاکٹری کرتا تھا اور اس نے ہومیوپتھک دواؤں کا ایک بکس بھی رکھ چھوڑا تھا— اس نے کہا کہ مریضہ کو فوراً اس کے پاس لایا جائے — جب فےنچکا کو معلوم ہوا کہ مالک نے اس کو بلوایا ہے تو مارے دہشت کے وہ کانپ گئی — لیکن، بہر حال، اپنی ماں کے ساتھ اس کے پاس گئی — نکولائی پتروَوچ اسے کھڑکی کے پاس لے گیا اور اس کا سر اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر دیکھنے لگا — اس کی انگارے کی طرح دھکتی اور سوجی ہوئی آنکھ کا بڑی احتیاط سے معائنہ کیا اور ایک عرق کا نسخہ لکھا، خود ہی یہ عرق تیار کیا اور اپنے رومال کی دھجیاں پھاڑ کر اس نے بتایا کہ اس کے استعمال کا طریقہ کیا ہے— فےنچکا نے اس کی بات سنی اور جانے کے لئے مڑی — ''نادان لڑکی، مالک کا ہاتھ چوم،، ارینا بولی — نکولائی پتروَوچ نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا اور بوکھلاہٹ میں اس نے اس جھکے ہوئے سر کی مانگ کو چوم لیا — فےنچکا کی آنکھ جلد ہی اچھی ہو گئی لیکن نکولائی پتروَوچ پر اس نے جو اثر چھوڑا تھا اتنی جلدی نہ مٹ سکا — ہمیشہ اس کا پاکیزہ، پیارا اور سہما سہما سا اوپر اٹھا ہوا مکھڑا اس کی آنکھوں میں پھرتا رہتا — وہ اپنی ہتھیلی سے اس کے نرم بالوں کا لمس محسوس کرتا، وہ ان سادہ اور بھولے ہونٹوں کو

دیکھتا جو ذرا کھلے ہوئے تھے اور جن میں سے موتیوں جیسے
دانت کچھ نم نم سے دھوپ میں چمک رہے تھے — اس نے
گرجا گھر میں اس کو اور بھی غور سے دیکھنا شروع کر دیا اور
اس سے بات چیت کرنے کی کوشش کرنے لگا — شروع میں تو
فے نچکا بڑی لجائی لجائی سی رہی ایک شام جب وہ رئی کے کھیت
کے درمیان پتلی پگڈنڈی پر جا رہی تھی تو اس نے نکولائی پتروِوچ
کو آتے دیکھا — وہ جھٹ کھیت کی گھنی فصل میں چھپ گئی —
کھیت واسیلکی کے نیلے پھولوں اور جنگلی پودوں سے ڈھکا ہوا
تھا — وہ اس کے روبرو نہیں آنا چاہتی تھی — اس نے رئی کی سنہری
بالیوں میں فے نچکا کی جھلک دیکھ لی جو ایک جنگلی جانور کی
طرح جھانک رہی تھی — اس نے محبت سے پکارا:

''شام بخیر، فے نچکا! جانتی ہو میں کاٹتا نہیں —،،

''شام بخیر،، اس نے اپنی جگہ سے نکلے بغیر ھی دبی آواز
میں کہا —

رفتہ رفتہ وہ اس سے مانوس ہو گئی لیکن وہ اب بھی اس
کے سامنے شرماتی تھی — اچانک اس کی ماں ارینا ہیضے کا شکار
ہو گئی اور چل بسی — وہ اب کیا کرتی؟ اس کو صفائی ستھرائی،
سوجھ بوجھ اور متانت ماں سے ورثے میں ملی تھی — لیکن وہ
اتنی کم‌سن، اتنی اکیلی تھی اور نکولائی پتروِوچ اتنا نیک دل
اور سیدھی سادی طبیعت کا آدمی تھا... آگے بتانے کی ضرورت نہیں...

''اچھا تو میرے بھائی واقعی تمہیں دیکھنے کو آئے؟،،
نکولائی پتروِوچ نے اس سے پوچھا — ''بس دستک دی اور
اندر آ گئے؟،،

''ھاں جناب —،،

''اوہ، تو بہت ھی خوب ھوا — لاؤ میں متیا سے کھیلوں —،،

اور نکولائی پترووچ اسے چھت تک ہوا میں اچھالنے لگا، مارے خوشی کے بچے کی گھگھی بندھی جا رہی تھی اور فے‌نچکا کا دل کچھ کم بےچین نہ ہو رہا تھا — ہر بار جب وہ ہوا میں بلند ہوتا تو اس کے ہاتھ اس کے ننگے پیروں کی طرف اٹھ جاتے —

* * *

پاول پترووچ اپنے آراستہ پیراستے پرتکلف مطالعے کے کمرے میں گیا جس کی دیواروں پر سرمئی رنگ کا خوشنما کاغذ منڈھا ہوا تھا اور ایک رنگین ایرانی قالین پر ہتیار لٹک رہے تھے، اخروٹ کی لکڑی کے فرنیچر پر گہرے سبز رنگ کے نقلی مخمل کا غلاف چڑھا ہوا تھا، پرانے اور کالے شاہ بلوط کی کتابوں کی الماری رکھی تھی، ایک شاندار میز پر جست کے مجسمے رکھے تھے — ایک طرف بہت ہی آرام‌دہ اور اچھا سا آتش دان تھا... اس نے خود کو صوفے پر گرا دیا اور اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر بے حس و حرکت لیٹ گیا اور غم و اندوہ بھری نظروں سے چھت کو گھورنے لگا — نہ جانے وہ دیواروں سے بھی ان جذبات کو چھپانا چاہتا تھا جو اس کے چہرے سے چھلکے پڑتے تھے یا جانے کوئی اور بات ہو، بہر حال وہ اٹھا اور کھڑکی کے پردے گرا کر دوبارہ صوفے میں دھنس گیا —

۹

اسی دن بازاروف نے بھی فے‌نچکا سے جان پہچان حاصل کی — وہ ارکادی کے ساتھ باغ میں چہل قدمی کر رہا تھا اور اس کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ بعض درخت اور خاص طور پر شاہ‌بلوط کے نئے درخت کیوں اچھی طرح پنپ نہ سکے —

''تمہیں سفیدے اور فر کے درخت لگوانے چاهئیں اور شائد کچھ لیپا کے پیڑ بھی اور ان میں ریت کے ساتھ کھاد ڈالنی چاهئے — وہ کنج خوب اچھی طرح پھلا پھولا ہے،، اس نے کہا ''کیونکه کیکر اور یه بنفشئی جھاڑیاں هر طرح کی زمین سے نباہ کرنا جانتی هیں اور ان کی بہت زیادہ نازبرداری نہیں کرنی پڑتی — میں نے کہا معلوم هوتا ہے یہاں کوئی ہے!،،

کنج میں اس وقت فےنچکا تھی اور اس کے ساتھ دونیاشا اور متیا بھی تھے — بازاروف رک گیا اور ارکادی نے فےنچکا کو دیکھه کر سر هلایا جیسے اس سے اس کی پرانی جان پہچان هو —

''کون ہے؟،، جب وہ آگے بڑھے تو بازاروف نے پوچھا —

''کتنی خوبصورت لڑکی ہے!،،

''کون؟،،

''یه بات صاف ہے که کون— وهاں صرف ایک خوبصورت لڑکی ہے—،،

ارکادی بوکھلائے بغیر نه رہ سکا اور اس نے چند لفظوں میں بتا دیا که وہ ہے کون —

''اوهو!،، بازاروف نے کہا ''بڑے جوهری هیں تمہارے ابا! خدا کی قسم وہ مجھے بھاتے هیں، لاجواب آدمی هیں! بہرحال همیں ایک دوسرے سے جان پہچان پیدا کرنی چاهئے،، اس نے کہا اور کنج کی طرف پلٹ گیا —

''یوگینی!،، ارکادی گھبرا کر چلایا ''تم، خدا کے لئے ذرا سنبھل کے!،،

''تم گھبراؤ مت،، بازاروف نے کہا — ''هم کوئی گنوار نہیں هیں، هم شہری لوگ هیں —،،

فےنچکا کے پاس آکر اس نے اپنی ٹوپی اتار لی —

''مجھے اپنا تعارف کرانے کی اجازت دیجئے،، اس نے از راہ اخلاق جھکتے ہوئے شروع کیا — ''ارکادی نکولائیوچ کا دوست اور ایک بےضرر انسان —،،

فےنچکا بنچ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور خاموشی سے اسے دیکھنے لگی —

''کتنا بھولا اور پیارا بچہ ہے!،، بازاروف نے کہا — ''ڈرئیے مت میری نظر نہیں لگتی — اس کے گال اتنے لال کیوں ہیں؟ کیا اس کے دانت نکل رہے ہیں؟،،

''جی ہاں جناب،، فےنچکا بدبدائی — ''اس کے چار دانت نکل چکے ہیں اور اب پھر اس کے مسوڑے سوج رہے ہیں—،،

''ذرا دیکھوں تو میں... ڈرئیے مت —— میں ڈاکٹر ہوں —،،

بازاروف نے بچے کو بازوؤں میں اٹھا لیا — فےنچکا اور دونیاشا دونوں یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ بچہ اس کی گود میں جانے سے نہ ھچکچایا اور نہ ڈرا —

''یہ بات، یہ بات —— ہاں سب ٹھیک ٹھاک ہے — اس کے دانت بڑے شاندار ہونگے — اگر کوئی بات ایسی ویسی ہو تو مجھے بتائیےگا — اور کہئے آپ کے مزاج کیسے ہیں؟،،

''بالکل ٹھیک، خدا کا شکر ہے —،،

''خدا کا شکر ہے —— ہاں یہ بڑی بات ہے اور تم؟،، اس نے دونیاشا کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا —

دونیاشا گھر کے اندر بہت ہی سلیقے کی کنیز بنی رہتی اور چہار دیواروں کے باہر نکلتے ہی ایک قیامت ایک چھلاوا بن جاتی — وہ اس کے جواب میں محض کھلکھلا کر رہ گئی —

''بہت خوب! لو یہ رہا تمہارا گولو، بھولو!،،

فےنچکا نے بچے کو اس سے لے لیا —

''آپ کی گود میں یہ کتنا چپ چاپ رہا،، اس نے زیرلب کہا —

''سارے بچے میرے پاس مزے میں خاموش رہتے ہیں،، بازاروف نے جواب دیا ''ایک ننھی سی چڑیا نے مجھے اس کا راز بتایا تھا —،،

''بچے اپنے چاہنے والوں کو خوب پہچان لیتے ہیں،، دونیاشا نے کہا —

''یہ بات تو ہے،، فے‌نچکا نے اس کی تائید کی — ''اب یہی دیکھئے کہ بعض لوگ ہیں، کیا مجال جو متیا ان کی گود میں چلا جائے چاہے ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے —،،

''کیا وہ میرے پاس آئیگا،، ارکادی نے پوچھا — کچھ دیر تو وہ ذرا فاصلے پر کھڑا رہا اور پھر ان میں شامل ہو گیا — اس نے بچے کو چمکارتے ہوئے اپنے بازو پھیلا دئے — لیکن متیا نے اپنا سر پیچھے دھکیلتے ہوئے ایک چیخ ماری — فے‌نچکا کو اس سے بڑی کوفت ہوئی —

''اچھا اگلی بار، جب وہ ذرا مانوس ہو جائے مجھ سے،، ارکادی نے محبت کے ساتھ کہا اور دونوں دوست آگے بڑھ گئے —

''کیا نام بتایا تھا تم نے؟،، بازاروف نے پوچھا —

''فے‌نچکا... فیدوسیا،، ارکادی نے جواب دیا —

''اور ان کی ولدیت؟ آدمی کو یہ بھی ضرور معلوم ہونا چاہئے —،،

''نکولائی‌ونا —،،

''اچھا — اس میں جو بات مجھے پسند آئی وہ یہ ہے کہ لڑکی جھینپتی نہیں — ہو سکتا ہے بعض لوگ یہی اس کا جرم

بتائیں — کیا بکواس ہے! آخر وہ جھینپے کیوں؟ وہ ایک ماں ہے — اور ہاں وہ حق بجانب ہے —،،

''وہ تو حق بجانب ہے،، ارکادی نے کہا ''لیکن میرے ابا، دیکھو...،،

''اور وہ بھی حق بجانب ہیں،، بازاروف نے بات کاٹ کر کہا۔

''میں تو یہ نہیں کہہ سکتا —،،

''ہاں میں دیکھتا ہوں کہ ایک اور وارث کا تصور تمہیں کچھ جچتا نہیں؟،،

''کیا تمہیں شرم نہیں آتی یہ سوچتے ہوئے کہ میں ایسی باتیں سوچ سکتا ہوں،، ارکادی نے ذرا گرم ہو کر کہا — ''اس وجہ سے میں ابا کو غلطی پر نہیں سمجھتا — میں تو سمجھتا ہوں کہ ان کو اس سے ضرور شادی کرنی چاہئے تھی —،،

''اوھوھو!،، بازاروف نے اطمینان سے کہا — ''تو ہم اتنے وسیع القلب ہیں! اچھا تو اب تک تمہارے دل میں شادی کی وقعت باقی ہے — مجھے تم سے اس کی امید نہ تھی —،،

دونوں دوست چند قدم خاموش چلتے رہے۔

''میں نے تمہارے ابا کی کاشتکاری کا معائنہ کیا ہے،، بازاروف نے بات‌چیت کا سلسلہ شروع کیا — ''فارم کے مویشی بہت ھی بری حالت میں ہیں — گھوڑے تو بالکل ٹٹو نظر آتے ہیں — عمارتوں سے ٹپکتا ہے کہ وہ اچھے دن دیکھہ چکی ہیں اور مزدور تو نمبر ایک بدمعاش معلوم ہوتے ہیں — اور جہاں تک پٹواری کا تعلق ہے—یا تو وہ پہنچا ہوا بدمعاش ہے یا احمق— میں اب تک کچھہ فیصلہ نہیں کر سکا —،،

''آج تو تم عیب جوئی پر تلے ہوئے ہو، یوگینی واسیلی‌وچ —،،

''اور یہ بھولے بھالے کسان تمہارے ابا کو چرکا دے کر

رهینگے، دیکھه لینا ـــ یه هوکر رهیگا جس طرح صبح کے بعد شام هوتی هے ـ تم کو یه کہاوت معلوم هوگی ''روسی کسان خود الله میاں کے چھکے چھڑا دیتا هے ـ،،

''میں تو اب اپنے چچا سے اتفاق کرنے لگا هوں،، ارکادی نے کہا ـ ''تم روسیوں کے بارے میں بالکل بری رائے رکھتے هو ـ،،

''اس میں عجیب بات کیا هے! روسیوں کا سب سے بڑا گن یہی هے که وہ اپنے بارے میں انتہائی بری رائے رکھتے هیں ـ اهم بات یه هے که دو اور دو چار هوتے هیں اور باقی سب محض واهیات بکواس هے!،،

''اور کیا خود قدرت بھی محض واهیات بکواس هے؟،، ارکادی نے اداس نظروں سے دور ان دهبه‌دار کھیتوں کو گھورتے هوئے کہا جو ڈھلتے هوئے سورج کی زرد روشنی میں نہائے هوئے تھے ـ

''تمہاری نظر میں جو قدرت هے، وہ بھی محض واهیات بکواس هے ـ قدرت کوئی شواله نہیں بلکه ایک کارخانه هے اور آدمی اس میں ایک کاریگر هے ـ،،

ٹھیک اسی لمحه وائلن کی آواز گھر سے ابھری اور تیرتی هوئی ان کے کانوں تک پہنچی ـ کوئی بڑے جذب دل سے شوبرٹ کا نغمه ''امیدیں،، بجا رها تھا، یه دوسری بات هے که اس کے هاتھه اتنے منجھے هوئے نه تھے ـ اس کی دلکش دھنیں فضا میں چاندی کے تاروں کی طرح پرواز کر رهی تھیں ـ

''کون هے یه؟،، بازاروف نے حیران هوکر پوچھا ـ

''میرے ابا بجا رهے هیں ـ،،

''کیا تمہارے ابا وائلن بجاتے هیں؟،،

''هاں ـ،،

''اچھا تمہارے ابا کی عمر کیا ہے؟''

''چوالیس —''

بازاروف نے دفعتاً زوردار قہقہہ بلند کیا۔

''تم ہنستے کیوں ہو؟''

''خدا کی قسم! چوالیس کی عمر میں ایک آدمی، *pater familias، گاؤں میں زندگی بسر کرے اور وائلن کے تار چھیڑے، خوب!''

بازاروف اب تک ہنس رہا تھا — لیکن ارکادی، چاہے اس کے دل میں اپنے گرو کا کتنا ہی رعب ہو، ابکے ذرا سا مسکرایا بھی نہیں —

۱۰

قریب قریب دو ہفتے بیت گئے — مارینو کی زندگی بدستور اپنے ڈھرے پر چلتی رہی — ارکادی عیش کی زندگی گزارتا اور بازاروف اپنے کام میں محو رہتا — گھر کے لوگ اس سے، اس کی بےپروائیوں اور اجڈ اور اکھڑ انداز گفتگو سے مانوس ہو گئے تھے — حقیقت تو یہ ہے کہ فےنچکا نے بھی اس کو اس حد تک قبول کر لیا تھا کہ ایک رات جبکہ متیا کے پیٹ میں مڑوڑ ہوا تو اس نے بازاروف کو جگوایا اور بلوا بھیجا — وہ فوراً اس کی مدد کو آیا اور کوئی دو گھنٹے متیا کے پاس رہا، کبھی اسے چھیڑتا اور کبھی جماھیاں لینے لگتا، جو اس کا خاص انداز تھا — اس نے آخر بچے کو بھلا چنگا کر دیا — لیکن پاول پترووچ اپنی پوری شدت سے اس سے بیزار تھا — وہ اس کو شیخی باز، گستاخ، خبطی اور نیچ گردانتا تھا — اس کو شبہہ ہو گیا تھا کہ بازاروف اس کی عزت

---

* خاندان کا سردار —

نہیں کرتا، بلکه وہ تو شائد اس سے —— پاول کرسانوف سے —— نفرت کرتا تھا! نکولائی پتروورچ اس نوجوان ''نہلسٹ،، سے کچھه خائف تھا اور اسے شبہه تھا که اس کی صحبت کا اثر ارکادی پر اچھا نہیں پڑا تھا — پھر بھی وہ کافی شوق سے اس کی باتیں سنتا اور اس کے طبیعاتی اور کیمیاوی تجربوں کا تماشائی بنتا — بازاروف اپنے ساتھه ایک خوردبین لایا تھا اور گھنٹوں اس سے دیکھنے میں مصروف رھتا — ملازم بھی اس کو چاھنے لگے تھے حالانکه ان کو جلا کر وہ لطف اٹھاتا — وہ اس کو شرفا میں سے نہیں بلکه اپنے میں سے ایک سمجھتے — دونیاشا اس کے ساتھه کھلکھلا کر ھنسنے میں ذرا نه جھینپتی اور اس کے پاس سے گزرتے ھوئے اسے معنی خیز ترچھی نگاھوں سے دیکھتی — پیوتر بھی —— جو انتہائی خودپسند طبیعت کا احمق آدمی تھا، جو اپنے ماتھے پر بل ڈالے گھوما کرتا، جس کی سب سے بڑی خوبی اس کے آداب تھے، جس میں ایک ایک حرف ٹٹول ٹٹول کر پڑھنے کی صلاحیت تھی اور یه که کپڑے جھاڑنے کے برش سے وہ اپنا کوٹ بڑی شان سے صاف کرتا تھا —— ھاں یه پیوتر بھی بازاروف کو اپنی طرف متوجه دیکھه کر بتیسی نکالے بغیر نه رھتا — فارم کے آوارہ چھوکرے، کتے کے پلوں کی طرح ''بھلے ڈاکٹر،، کے پیچھے پیچھے جلوس بنائے پھرا کرتے — صرف بوڑھے پروکوفچ کو وہ ایک آنکھه نه بھاتا، وہ کھانے کی میز پر منه بناتے ھوئے اس کی طرف کھانا بڑھاتا — وہ اسے ''فسادی،، اور ''پاجی،، کے نام سے یاد کرتا اور کہتا که اس کی داڑھی دیکھه کر ایسا لگتا ھے جیسے جھاڑیوں میں سور چھپا ھوا ھو — پروکوفچ خود بھی ایک قسم کا رئیس تھا اور کسی طرح وہ پاول پتروورچ سے کم نه تھا —

سال کا بہترین زمانه آیا —— جون کا آغاز — موسم غیرمعمولی

طور پر اچھا ہو رہا تھا — یہ ٹھیک ہے کہ ہیضے کی وبا کے پھیلنے کا خطرہ تھا لیکن اس صوبے کے لوگ اس کے عادی تھے — بازاروف عام طور پر بہت ہی تڑکے جاگ جاتا اور دو تین میل دور نکل جاتا، ٹہلنے کے لئے نہیں —— وہ بےمقصد ٹہلنے کا قائل نہ تھا —— وہ جڑی بوٹیاں اور کیڑے مکوڑے اکٹھے کرتا — بعض مرتبہ وہ ارکادی کو اپنے ساتھہ لے جاتا — واپسی کے وقت وہ کسی قسم کی حجت شروع کر دیتے اور ارکادی کو یہ سودا مہنگا پڑتا —

ایک دن لوٹنے میں انہیں دیر ہو گئی — نکولائی پتروویچ ان سے ملاقات کے لئے باہر نکلا اور کنج کے پاس پہنچتے ہی اس کے کانوں میں دونوں جوانوں کے قدموں کی آہٹ اور بولنے کی آواز آئی — وہ کنج کی دوسری طرف سے آ رہے تھے اور نکولائی پتروویچ ان کی نظروں سے اوجھل تھا —

''تم میرے ابا کو اچھی طرح نہیں جانتے،، ارکادی کہہ رہا تھا —

نکولائی پتروویچ دم سادھہ کر کھڑا ہو گیا —

''تمہارے ابا خوب آدمی ہیں،، بازاروف بولا — ''لیکن وہ ڈھلتا سورج ہیں، ان کے چمکنے کا زمانہ لد چکا —،،

نکولائی پتروویچ کے کان کھڑے ہو گئے... ارکادی نے کچھہ نہ کہا —

''ڈھلتا سورج،، ایک دو لمحے کو دم سادھے کھڑا رہا اور پھر دبے پاؤں لوٹ گیا —

''پچھلے دن میں نے ان کو پشکن کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا،، بازاروف نے اپنی بات جاری رکھی — ''ان سے کہہ دو یہ تضیع اوقات ہے — بہر حال، وہ کوئی لڑکا نہیں ہیں —— وقت آ گیا ہے کہ وہ اس حماقت کو سات سلام کریں — ذرا سوچو

تو ہمارے زمانے میں رومانی بننے کا کیا مطلب ہے! ان کو کوئی کام کی چیز پڑھنے کے لئے دو—،،

''بتاؤ، کیا دوں انہیں پڑھنے کو؟،، ارکادی نے پوچھا —

''میں تو شروع کرنے کو انہیں بوخنر کی کتاب* Stoff und Kraft دیتا —،،

''میں بھی یہی سمجھتا ہوں،، ارکادی نے اتفاق کیا — ''Stoff und Kraft سیدھی سادی زبان میں لکھی گئی ہے—،،

* * *

تو ہم —— میں اور تم —— اتنے پانی میں ہیں،، کھانے کے بعد نکولائی پترووچ اپنے بھائی مطالعے کے کمرے میں بیٹھا کہہ رہا تھا ''ہم ڈھلتے سورج ہیں، ہمارے چمکنے کا زمانہ لد چکا —— خیر! شائد بازاروف ٹھیک کہتا ہے — لیکن ایک بات کا مجھے بڑا دکھ ہے: ٹھیک اس وقت جب میں امید کر رہا تھا کہ ارکادی اور میں گہرے دوست بن جائینگے —— معلوم ہوا کہ لو وہ تو آگے بڑھ گیا ہے اور میں پچھڑ گیا ہوں اور ہم ایک دوسرے کو نہیں سمجھ سکتے —،،

''یہ خیال تمہیں کیسے ہوا کہ وہ آگے بڑھ گیا ہے؟ عرض ہے کہ آخر وہ ہم سے مختلف کس بات میں ہے؟،، پاول پترووچ نے بے صبری سے کہا — ''یہ سب اس کے دماغ میں اس نے، اس نہلسٹ نے بھر دیا ہے — میں اس ذلیل ڈاکٹر سے نفرت کرتا ہوں — سچ پوچھو تو وہ محض شان دکھاتا ہے — مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے تمام مینڈکوں کے باوجود علم طبیعیات میں بھی کوئی خاص نظر نہیں رکھتا —،،

---

* مادہ اور طاقت —

''نہیں بھائی، تم اس کو اس طرح نہیں ٹال سکتے... بازاروف ایک ہوشیار اور معلومات والا نوجوان ہے —،،

''اور خوفناک حد تک برخود غلط،، پاول پتروووچ نے بیچ میں کہا —

''ہاں،، نکولائی پتروووچ نے تائید کی ''وہ برخود غلط تو ہے — لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسا ہونا بھی چاہئے — مگر ایک بات میں نہیں سمجھ سکتا — میں اپنے جانتے وقت کا ساتھ دینے کے لئے سب کچھ کر رہا ہوں — میں نے کسانوں کو بسا دیا ہے، میں نے ایک فارم چالو کیا ہے — سارا علاقہ مجھے 'سرخ' کہتا ہے — میں پڑھتا ہوں، میں مطالعہ کرتا ہوں اور عام طور پر تمام جدید چیزوں کے لئے اپنے دماغ کی کھڑکی کھلی رکھنے کی کوشش کرتا ہوں — اور پھر بھی وہ کہتے ھیں کہ میرا زمانہ لد چکا — کیوں بھائی، میں تو یہ سوچنے لگا ہوں کہ یہ واقعہ ہے —،،

''یہ کیسے تمہاری سمجھ میں آ گیا؟،،

''اچھا، تم خود ھی فیصلہ کرو — آج میں بیٹھا پشکن پڑھ رہا تھا... مجھے یاد آتا ہے کہ غالباً یہ نظم ''خانہ بدوش،، تھی... دفعتاً ارکادی میرے پاس آتا ہے اور ایک لفظ کہے بغیر، ایک ایسی نظر سے دیکھتے ہوئے جس میں رحم کا انداز ہوتا ہے، وہ آہستہ سے میری کتاب لے لیتا ہے جیسے میں کوئی بچہ ہوں، اور ایک دوسری کتاب میرے سامنے رکھ دیتا ہے، ایک جرمن کتاب... مسکراتا ہے اور پشکن کو اپنے ساتھ لے کر چلتا ہو جاتا ہے —،،

''پیارے بھائی! اور اس نے کون سی کتاب دی تمہیں؟،،

''یہ رہی وہ کتاب —،،

اور نکولائی پتروچ نے اپنی پچھلی جیب سے بوخنر کی مشہور کتاب کے نویں ایڈیشن کی ایک جلد نکالی —

پاول پتروچ نے اپنے ہاتھہ میں لے کر اس کتاب کے ورق الٹے —

''ہونہہ!،، وہ غرایا — ''ارکادی نکولائی‌وچ کو واقعی تمہاری تعلیم کی بڑی فکر ہے — اچھا، کیا تم نے اس کو پڑھنے کی کوشش کی؟،،

''میں نے کوشش کی —،،

''پھر؟،،

''یا تو میں بڑا احمق ہوں یا یہ محض بکواس ہے — میرا خیال ہے کہ میں ہی احمق ہوں —،،

''تم اپنی جرمن تو نہیں بھولے، ہے نا؟،، پاول پتروچ نے پوچھا —

''نہیں میں جرمن سمجھتا ہوں —،،

پاول پتروچ نے ایک بار پھر کتاب کے ورق الٹے اور اپنی بھوؤں کو جوڑ کر اپنے بھائی کو دیکھا — دونوں کچھہ نہ بولے —

''ہاں سر راہے،، نکولائی پتروچ نے سکوت توڑا — وہ موضوع بدلنے کو بیقرار تھا — ''مجھے کولیازین کا ایک خط ملا ہے —،،

''ماتوی ایلیچ کا؟،،

''ہاں — وہ صوبے کا ایک خاص معائنہ کرنے کے لئے شہر آئے ہیں — اب وہ بڑے آدمی ہو گئے ہیں اور لکھا ہے کہ وہ ایک رشتہ‌دار کی حیثیت سے ہم سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم دونوں کو ارکادی کے ساتھہ اپنے ہاں شہر آنے کی دعوت دی ہے —،،

''کیا تم جا رہے ہو؟،، پاول پتروچ نے پوچھا —

''نہیں — اور تم؟،،

''میں بھی نہیں جاؤنگا — لعنت ہو مجھ پر اگر میں پچاس ورسٹ کا سفر بیکار کروں — Mathieu اپنی شان و شوکت دکھا کر ہماری نظروں میں چکا چوند پیدا کرنا چاھتا ہے — سچ وہ یہی چاھتا ہے! بڑا آدمی ہے، واقعی ایک پریوی کاونسلر! اگر میں اپنی ملازمت اور یہ احمقانہ کام نہ چھوڑتا تو اب تک ایڈجوٹنٹ جنرل بن چکا ہوتا — اور پھر یہ نہ بھولو کہ تم اور میں ڈھلتے سورج ہیں —،،

''ہاں بھئی — وقت آ گیا ہے کہ ہم تابوت بردار کو بلوائیں اور کہیں کہ بھیا ہمارا ناپ لے لو ،، نکولائی پتروچ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا —

''میں اتنی آسانی سے ہتیار نہیں ڈالنے کا،، اس کا بھائی بڑبڑایا — ''مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمیں اس ڈاکٹر سے ٹکرانا پڑیگا —،،

اور اس سے ان کی یہ ٹکر اسی شام چائے پر ہو گئی — پاول پتروچ ڈرائنگ روم میں آیا ہی تھا جھگڑا کرنے کے لئے ، ٹکراؤ اور حجت پر تلا ہوا — وہ دشمن پر پل پڑنے کے لئے محض بہانے کا انتظار کر رہا تھا — لیکن دیر تک الجھنے کا بہانہ ہاتھ نہ آیا — بازاروف عام طور پر ''بڈھے کرسانوف،، (جیسا کہ وہ دونوں بھائیوں کو کہتا تھا) کے سامنے کم ہی منہ کھولتا تھا — اس شام وہ کچھ پریشان تھا اور خاموش بیٹھا چائے کی پیالی پر پیالی پئے جا رہا تھا — پاول پتروچ کے صبر کا پیمانہ چھلکا پڑ رہا تھا — آخر اس کو بہانہ ہاتھ آ ہی گیا —

بات‌چیت کے دوران میں، ایک پڑوسی زمیندار کا ذکر آ گیا —

''نکما ــــ گیا گزرا رئیس ،، بازاروف نے بےپروائی سے اپنی رائے کا اظہار کیا ــــ وہ اس سے سنٹ پٹرس برگ میں مل چکا تھا ــ

''مجھے یہ پوچھنے کی اجازت دو،، پاول پترووچ نے اپنے تھرتھراتے ہونٹوں کے ساتھہ پوچھا ''تمہاری نظر میں 'نکما، اور 'رئیس، ہم معنی لفظ ہیں؟،،

''میں نے کہا 'گیا گزرا رئیس،،، بازاروف نے اطمینان سے چائے کا ایک گھونٹ پیتے ہوئے کہا ــ

''بالکل ٹھیک ــ میں سمجھتا ہوں کہ تم شرفا کے بارے میں وہی رائے رکھتے ہو جو 'گئے گزرے رئیسوں، کے بارے میں رکھتے ہو ــ میں یہ اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ تمہیں یہ بتا دوں کہ میں تمہارا ہم خیال نہیں ہوں ــ میں یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ ہر شخص مجھے ایک آزاد خیال اور ترقی پسند آدمی کی حیثیت سے جانتا ہے ــ لیکن یہی وجہ ہے کہ میں رئیسوں کی عزت کرتا ہوں، میرا مطلب ہے سچے رئیسوں کی ــ یاد رکھئے جناب من،، (ان الفاظ پر بازاروف نے اپنی آنکھیں پاول پترووچ کے چہرے کی طرف اٹھائیں) ''یاد رکھئے، جناب من،، اس نے خاصے زور کے ساتھہ دوھرایا ''انگریز رئیسوں کو ــ وہ اپنے حقوق کا ایک ذرہ بھی قربان نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ وہ دوسروں کے حقوق کا احترام کرتے ہیں ــ ان کا مطالبہ ہے کہ لوگ ان کے لئے اپنا واجب فرض ادا کریں اور یہی سبب ہے کہ وہ دوسروں کے لئے اپنا فرض بھی پورا کرتے ہیں ــ رئیس اور نواب طبقے نے انگلستان کو اس کی آزادی دی ہے اور وہ اپنی آزادی کا جھنڈا لہرا رہا ہے ــ،،

''ہم یہ راگ پہلے بھی سن چکے ہیں،، بازاروف نے جواب دیا ــ ''لیکن آپ اس سے ثابت کیا کرنا چاہتے ہیں؟،،

''میں جس کو ثابت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے (جب پاول پترووچ کو غصہ آتا تو وہ جان بوجھ کر بری زبان بولنے لگتا تھا— یہ رجحان زار الیکساندر کی روایات کی یادگار تھا— جب اس دور کے بڑے لوگ، خاص خاص موقعوں پر اپنی مادری زبان استعمال کرتے، تو اپنی زبان میں ایک بھونڈا پن پیدا کر لیتے جیسے کہنا چاہتے ہوں: ہم پیدائشی روسی ہیں، لیکن ہم بڑے لوگ بھی ہیں، جن کو گرامر کے اصولوں کو نظر انداز کرنے کا حق حاصل ہے—) میں جس کو ثابت کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جب تک کہ ایک آدمی میں خودی اور خودداری نہ ہو—— اور یہ جبلتیں ایک رئیس میں بدرجہ اتم ترقی کر چکی ہوتی ہیں—— اس وقت تک سماجی... *bien public کے لئے... سماجی ڈھانچے کے لئے کوئی ٹھوس بنیاد نہیں مہیا ہو سکتی— جناب من، شخصیت—— اصلی چیز ہے— انسانی شخصیت کو چٹان کی طرح ہونا چاہئے، اس لئے کہ یہی وہ بنیاد ہے جس پر ہر چیز تعمیر ہوتی ہے— مثال کے طور پر، مجھے اچھی طرح معلوم ہے، آپ کو میری عادتیں، میرا لباس، یہاں تک کہ میرا رکھ رکھاؤ، یہ ساری چیزیں تفریح کا سامان معلوم ہوتی ہیں— لیکن میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ یہ چیزیں خودداری کی باتیں ہیں، یہ فرض ہے—— ہاں جناب فرض— میں گاؤں میں رہتا ہوں، ایک ڈربے میں، لیکن میں کسی قیمت پر بھی اپنی عزت نفس کو، اپنے پندار کو تجنے کے لئے تیار نہیں—،،

''آپ کی اجازت چاہتا ہوں، جناب پاول پترووچ ،، بازاروف بولا ''آپ خودداری کا ذکر کر رہے ہیں، پھر بھی آپ بیٹھے

---

* سماج کی خوش حالی—

بیٹھے وقت ضائع کرتے رہتے ہیں — ذرا بتائیے تو سہی کہ اس سے bien public کو کیا فائدہ پہنچتا ہے؟ آپ یہ خدمت بغیر خودداری کے بھی انجام دے سکتے تھے —،،

پاول پترووچ کا رنگ زرد پڑ گیا —

،،یہ بالکل دوسری بات ہے — اب اس وقت مجھے آپ کو یہ بتانے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا کہ آپ کے قول کے مطابق میں اپنا وقت کیوں ضائع کر رہا ہوں — میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ رئیسانہ شان ایک اصولی زندگی ہے — اور صرف بداخلاق یا سستے لوگ ان دنوں بغیر اصولوں کے زندگی گزار سکتے ہیں — جس دن ارکادی آیا تھا اس کے دوسرے دن ہی میں نے اس سے یہ کہا تھا اور اب میں آپ سے عرض کر رہا ہوں — کیوں یہ ٹھیک ہے نا نکولائی؟،،

نکولائی پترووچ نے سر ہلایا —

،،ریاست، آزاد خیالی، ترقی، اصول،، اس اثنا میں بازاروف بولتا رہا ،،خدا کی پناہ، کتنے اجنبی... بیکار سے الفاظ! ایک روسی کو یہ الفاظ مفت بھی ہاتھ آئیں تو اس کے لئے کوڑی کام کے نہیں —،،

،،تو پھر اسے کس چیز کی ضرورت ہے؟ آپ کے خیال کے مطابق ہم انسانیت کے دائرے سے باہر ہیں، اس کے قوانین کی حد سے باہر ہیں — مجھے ایسا لگتا ہے کہ تاریخ کی منطق کا مطالبہ ہے...،،

،،کون مانگتا ہے منطق؟ ہم اس کے بغیر ہی اپنا راستہ طے کر لیتے ہیں —،،

،،کیا مطلب ہے تمہارا؟،،

،،جو میں کہتا ہوں — مجھے یقین ہے، جب آپ کو بھوک

لگتی ہے تو روٹی کا ایک ٹکڑا منه میں ڈالنے کے لئے کسی منطق کی ضرورت نہیں ہوتی — آخر یه ہوائی تصورات کس کام کے ہیں؟،،

پاول پتروَوچ نے اپنے دونوں ہاتھه اوپر اٹھا دئے —

''اس کے بعد میں تمہیں سمجھه نہیں سکتا — تم روسیوں کی توہین کرتے ہو — میں نہیں سمجھه سکتا که آدمی اصولوں سے، ضابطوں سے کیسے انکار کر سکتا ہے! تو پھر عمل کس بنیاد پر کرتے ہو؟،،

''میں آپ کو بتا چکا ہوں چچا جان که ہم سند کو تسلیم نہیں کرتے،، ارکادی بیچ میں بولا —

''ہمارے عمل کی بنیاد وہ چیز ہوتی ہے جسے ہم کارآمد سمجھتے ہیں،، بازاروف نے کہا — ''ان دنوں انکار ہر چیز سے زیادہ کارآمد ہے — اس لئے ہم انکار کرتے ہیں —،،

''ہر چیز سے؟،،

''ہاں، ہر چیز سے —،،

''کیا؟ نه صرف آرٹ سے، شاعری سے بلکه... یه انتہائی تکلیف‌دہ اور صدمه پہنچانے والی بات ہے...،،

''ہر چیز سے،، بازاروف نے جنوں انگیز سکون کے ساتھه دوہرایا —

پاول پتروَوچ نے اس کو گھور کر دیکھا — اس کو اس کی توقع نہیں تھی — دوسری طرف ارکادی مسرت کے مارے سرخ ہو گیا —

''لیکن سنو،، نکولائی پتروَوچ نے کہا ''تم ہر چیز سے انکار کرتے ہو، بلکه یه کہنا زیادہ صحیح ہوگا که تم ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیتے ہو... لیکن یه تو بتاؤ که تعمیر کا کام کریگا کون؟،،

''اس سے ہمیں مطلب نہیں... پہلے زمین ہموار کرنی ہوگی—''
''قوم کی موجودہ حالت اس کا مطالبہ کرتی ہے'' ارکادی نے بڑے طمطراق سے بیچ میں کہا — ''ہمیں یہ مطالبہ پورا کرنا چاہئے — ہمیں ذاتی انا کی تسکین میں کھونے کا کوئی حق نہیں —''

آخری فقرہ، ظاہر ہے کہ بازاروف کو نہ جچا... اس سے فلسفے کی بو آتی تھی، یعنی رومان پرستی کی بو آتی تھی کیونکہ بازاروف فلسفے کو بھی رومان پرستی کہتا تھا — لیکن وہ اپنے نوجوان چیلے کی تردید نہیں کرنا چاہتا تھا —

''نہیں نہیں !'' یکایک بڑی شدت سے پاول پترووچ نے کہا — ''میں یہ ماننے کو تیار نہیں کہ آپ صاحبان واقعی روسی عوام کو جانتے ہیں اور یہ کہ ان کے تقاضوں اور تمناؤں کے علم بردار ہیں! نہیں روسی عوام وہ نہیں ہیں جو آپ تصور کرتے ہیں — ان کے دل میں روایات کا احترام ہے، وہ اپنے آباو اجداد کے راستے پر چلتے ہیں، وہ بغیر اعتقاد کے نہیں رہ سکتے...''

''میں اس پر بحث نہیں کرونگا'' بازاروف نے بات کاٹ دی ''میں تو یہاں تک کہونگا کہ اس سلسلے میں آپ ٹھیک کہتے ہیں —''

''اگر میں ٹھیک کہتا ہوں تو...''

''اس سے پھر بھی کوئی بات ثابت نہیں ہوتی — ''

''بالکل ٹھیک، اس سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی'' ارکادی نے ایک تجربہ‌کار شطرنج کے کھلاڑی کی شان سے کہا جس نے دشمن کی اگلی خطرناک چال کو بھانپ لیا ہو اور اس کے نتیجے کے طور پر دھیرج سے اپنی جگہ پر بیٹھا ہو —

''یہ کیسے کہتے ہو تم کہ اس سے کچھ ثابت نہیں ہوتا؟'' پاول پترووچ اچنبھے کے ساتھ ہکلانے لگا — ''تو پھر تم خود اپنے عوام کے خلاف جا رہے ہو؟''

''اگر ایسا ہے تو پھر ؟،، بازاروف چلایا — ''جب لوگ بجلی کی کڑک اور بادل کی گرج سنتے ہیں تو وہ یہ یقین کر لیتے ہیں کہ آسمان پر میگھہ دیوتا کی سواری جا رہی ہے— تو پھر؟ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں ان سے اتفاق کروں؟ ہاں، وہ روسی ہیں —— میں بھی تو روسی ہوں؟،،

''نہیں تم روسی نہیں ہو، جو کچھہ تم کہتے رہے ہو اس کے بعد تم روسی نہیں ہو سکتے — میں تم کو ایک روسی کی حیثیت سے قبول نہیں کر سکتا —،،

''میرے دادا نے زمین جوتی ہے،، بازاروف نے گستاخی‌آمیز فخر کے ساتھہ کہا — ''آپ اپنے کسی کسان سے پوچھہ دیکھئے وہ کس کو فوراً اپنا ہم‌وطن مانتا ہے، آپ کو یا مجھے — آپ تو شائد ان سے بات کرنا بھی نہیں جانتے —،،

''پھر بھی تم ان سے بات کرتے ہو اور ساتھہ ہی ان سے نفرت بھی —،،

''اگر وہ نفرت کئے جانے کے لائق ہوں تو اس میں کیا ہرج ہے! آپ میرے نظرئے کے خلاف لعن‌طعن کر رہے ہیں لیکن آپ یہ کیوں سمجھہ بیٹھے ہیں کہ یہ خیال میں نے کہیں سے زبردستی اپنے سر میں ٹھونس لیا ہے اور آپ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ یہ نظریہ اسی قومی جذبے کا نتیجہ ہے جس کی طرفداری آپ اتنے جوش و خروش سے کر رہے ہیں؟،،

''واقعی! نہلسٹ کسی کے کس کام آ سکتے ہیں؟،،

''وہ کسی لائق ہیں یا نہیں اس کا فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے— میں یہ کہنے کی جرأت کرونگا کہ آپ بھی کسی حد تک خود کو کارآمد سمجھتے ہیں —،،

''بس، بس، صاحبان، براہ کرم ذاتی حملے نہیں،، نکولائی پتروویچ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے چلایا ۔۔

پاول پتروویچ مسکرایا اور اپنے بھائی کے کندھے پر ایک ہاتھ رکھہ کر اسے پھر اپنی جگہ پر بٹھا دیا ۔

''تم پریشان نہ ہو،، اس نے کہا ''میں خود کو فراموش نہیں کرونگا، صرف اس وجہ سے کہ میرے اندر وہ خودداری کا جذبہ ہے جس کو ہمارے دوست... ہمارے دوست ڈاکٹر اپنے اتنے بےرحم تیر ونشتر کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ معاف کیجئے ،، اس نے پھر بازاروف کی طرف مڑ کر کہنا شروع کیا ''کیا تم یہ سمجھہ بیٹھے ہو کہ تمہارا نظریہ نیا نظریہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو تم بڑے فریب میں مبتلا ہو۔ تم جس مادیت پرستی کی تبلیغ کر رہے ہو پہلے بھی کئی بار وقت کے راستے میں آ چکا ہے اور کبھی وہ وقت کا مقابلہ نہ کر سکا اور قدم نہ جما سکا...،،

''ایک اور اجنبی لفظ،، بازاروف نے بات کاٹتے ہوئے کہا ۔ اس کا پارہ چڑھنے لگا تھا اور اس کے چہرے کا رنگ دھکتے تانبے کی طرح ہو گیا تھا ۔ ''پہلی بات تو یہ کہ ہم کسی چیز کا پرچار نہیں کرتے ۔ یہ ہماری ریت نہیں ...،،

''تو پھر تم کرتے کیا ہو؟،،

''میں بتاؤں گا آپ کو ۔ کچھہ ہی قبل تک ہم سرکاری حکام کی رشوت‌خوری، سڑکوں کی کمی، تجارت کی ابتری اور عدالت کی خامیوں کا چرچا کر رہے تھے...،،

''اوہ، ہاں، ہاں، بےشک، تم ہر چیز کا پردہ‌فاش کرنے والے ہو ۔۔۔ یہی نام ہے نا؟ میں خود تمہاری بہت سی نکتہ چینیوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن ...،،

''پھر ہم پر انکشاف ہوا کہ اپنی خامیوں اور خرابیوں کے

بارے میں چرچا کرنا محض وقت اور طاقت برباد کرنا ہے، اس کا نتیجہ گھٹیاپن اور لکیر کے فقیر بننے کی صورت میں ظاہر ہوا — ہم پر کھل گیا کہ ہمارے کائیاں دوست، نام نہاد ترقی یافتہ لوگ اور یہ ملامت کرنےوالے کسی کام کے نہیں، ہمیں معلوم ہو گیا کہ ہم اپنا وقت اور محنت برباد کرتے رہے ہیں، ہم آرٹ، غیر شعوری تخلیقی قوت، پارلیمانی نظام، عدالتی نظام وغیرہ اور خدا جانے کن کن لغو باتوں کے متعلق بکواس کرتے رہے ہیں حالانکہ جب معاملہ صرف لوگوں کے لئے روٹی حاصل کرنے کا ہے، جب لوگ خوفناک توہم پرستیوں میں گھٹ رہے ہیں، جب کہ ہماری اسٹاک کمپنیوں کا دیوالہ صرف اس لئے نکل رہا ہے کہ ہمارے پاس ایمان دار آدمیوں کی کمی ہے، ہاں ایسے وقت میں جبکہ آزادی کا ڈھول پیٹنے والی حکومت مشکل سے ہمارا کوئی بھلا کام کر پا رہی ہے، اور یہ محض اس لئے کہ ہمارا کسان سرائے میں بیٹھ کر دارو پینے کے لئے چوری کرنے میں بھی کوئی عار نہیں محسوس کرتا —،،

،،تو،، پاول پترووچ نے کہا ،،تو تم نے خود کو ان سب باتوں کا یقین دلا لیا اور طے کر لیا کہ کوئی کام بھی سنجیدگی سے نہیں کروگے؟،،

،،اور ہم نے طے کر لیا کہ ہم کوئی کام نہیں سنبھالینگے،، بازاروف نے بڑی گمبھیرتا سے دوہرایا —

اس نے دفعتاً اس رئیس کے سامنے اپنی زبان کھولنے پر جھنجھلاہٹ محسوس کی —

،،اور سوائے لعنت ملامت کے کچھ نہ کروگے؟،،

،،اور سوائے لعنت ملامت کے کچھ نہ کرینگے —،،

،،اور اس کو نہلزم کہتے ہیں؟،،

''اس کو نہلزم کہتے ہیں،، بازاروف نے اس بار بڑی گستاخ درشتگی سے کہا —

پاول پترووچ نے اپنی آنکھیں ذرا میچ لیں —

''سمجھا!،، اس نے انتہائی پرسکون آواز میں کہا ''نہلزم ہماری تمام خرابیوں کا علاج ہے اور تم ہمارے نجات دہندہ اور ہیرو ہو — اچھا — لیکن تمہیں دوسروں پر مثلاً ملامت کرنےوالوں پر لعن طعن کرنے کا کیا حق ہے؟ کیا تم ان کی طرح گلا پھاڑ پھاڑ کر لفاظی نہیں کرتے پھرتے؟،،

''چاہے ہم میں اور بہت سی خامیاں ہوں، ہم میں یہ خامی نہیں،، بازاروف بڑبڑایا —

''تو پھر کیا؟ کیا تم عمل کرتے ہو؟ کیا تم عمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟،،

بازاروف نے جواب دینے کی زحمت گوارا نہ کی — پاول پترووچ کو جھرجھری آ گئی لیکن اس نے خود کو قابو میں رکھا —

''ہوں! عمل، چیزوں کو ملیامیٹ کرنا...،، اس نے اپنی بات جاری رکھی ''لیکن چیزوں کا قلع قمع کرنے کا کام کیوں کر شروع ہو جب یہی معلوم نہ ہو کہ کیوں اور کس واسطے چیزوں کا قلع قمع کیا جائے؟،،

''ہم تباہی و بربادی اس لئے لاتے ہیں کہ ہم ایک قوت ہیں،، ارکادی نے کہا —

پاول پترووچ نے اپنے بھتیجے کا جائزہ لیا اور اس کے ہونٹ بھنچ کر رہ گئے —

''ہاں قوت —— ایک بے لگام قوت،، ارکادی نے تنتے ہوئے کہا —

"گمراہ لڑکے"، پاول پترووچ کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا اور وہ بولا "کم ازکم تم اس ڈھرے پر سوچنا چھوڑ دو — تم نہیں جانتے کہ تم اپنے اس فرسودہ اصول سے روس میں کس چیز کو سہارا دے رہے ہو! واقعی یہ تو ایک فرشتے کا پیمانۂ صبر بھی چھلکا دینے کے لئے کافی ہے! قوت! جنگلی کالمک اور منگول میں طاقت ہے — لیکن کون چاہتا ہے ایسی قوت؟ ہم تہذیب و تمدن کے شیدائی ہیں، ہاں جناب، ہم تہذیب و تمدن کے پھل پھول کے رسیا ہیں — مجھے یہ نہ بتاؤ کہ یہ پھل یونہی سے ہیں — انتہائی گھٹیا اور اناڑی مصور، un barbouilleur، ایک پیانو بجانے والا، جو ناچ کی محفلوں کی ایک رات کے لئے پانچ کوپک کی خاطر دوڑا ہوا آتا ہے تم سے بہتر ہے کیونکہ وہ وحشی منگولیائی قوت کا نہیں بلکہ تہذیب و تمدن کا نمائندہ ہے! تم خود کو ترقی پسند تصور کرتے ہو لیکن تمہاری اوقات بس یہ ہے کہ کالمک خیمے میں اڈہ جمائے رہو! طاقت! اور تم، طاقت کے دیوانو، یہ نہ بھولو کہ تمہاری برادری صرف ساڑھے چار آدمیوں پر مشتمل ہے اور تم کروڑوں کے خلاف ہو جو تمہیں اپنے مقدس اعتقاد کو روندنے کی اجازت نہیں دینگے اور وہ تم کو کچل کر رکھہ دینگے!"

"اگر ہم کچل دئے جائینگے تو ہم اس کے مستحق ہونگے"، بازاروف نے کہا — "لیکن یہ کہنا جتنا آسان ہے کرنا اتنا آسان نہیں ... ہم اتنے کم نہیں جتنا آپ سمجھتے ہیں —"

"کیا! کیا تم سنجیدگی سے سوچتے ہو کہ تم ایک پوری قوم کے خلاف کھڑے ہو سکتے ہو؟"

"آپ جانتے ہیں ایک کوڑی کی موم بتی سے ماسکو جل گیا تھا"، بازاروف نے کہا —

"اچھا، اچھا — اول تو یہ کہ ہم شیطان کی طرح مغرور بن

جاتے ھیں اور پھر ھر چیز کا منہ چڑانا شروع کر دیتے ھیں —تو اب یہ نیا سودا سمایا ھے نوجوانوں کے سر میں، تو یہ ھے وہ تصور جو اناڑی نوجوانوں کے دماغ پر چھا گیا ھے! وہ دیکھو، براہ کرم ذرا ملاحظہ ھو، ایک نوجوان ٹھیک تمہارے پہلو میں بیٹھا ھے— وہ تمہاری پوجا کرتا ھے، ذرا اس کی طرف دیکھو!،، (ارکادی نے تیوریاں چڑھا لیں اور منہ پھر لیا —) ''اور یہ وبا کافی پھیل چکی ھے— مجھے بتایا گیا ھے کہ روم میں ھمارے مصوروں نے کبھی واٹیکن کے نگار خانے میں قدم بھی نہیں رکھا ھے (٥) — رافیل کو قریب قریب بودا تصور کیا جاتا ھے، محض اس لئے کہ وہ ایک سند کی حیثیت رکھتا ھے جبکہ وہ خود ناکارہ اور بےجان ھیں — ان کا تصور انہیں 'لڑکی اور فوارے، سے آگے نہیں لے جاتا، اور بس ٹائیں ٹائیں فش! اور یہ تصویر کشی بھی قابل نفرت ھوتی ھے— تمہارے خیال میں وہ صحیح ھیں، ھے نا؟،،

''میرے خیال میں رافیل کی قیمت ایک کوڑی نہیں اور دوسرے بھی اس سے کسی حالت میں بہتر نہیں ھیں —،،

''شاباش، شاباش! سنا تم نے ارکادی ... نئی روشنی کے نوجوان کو اسی طرح بات کرنی چاھئے! ذرا سوچو تو اس کے بارے میں، واقعی وہ لوگ تمہارے پیچھے پیچھے کیوں نہ چلیں؟ پہلے نوجوانوں کو تعلیم حاصل کرنی پڑتی تھی — وہ نہیں چاھتے تھے کہ ان کو کوڑمغز سمجھا جائے — اس لئے وہ مجبوراً سخت محنت کرتے تھے — لیکن اب تو ان کے لئے اتنا کہنا ھی کافی ھے 'اس دنیا میں ھر چیز بکواس ھے!، بس اور لوگ مرید ھو گئے! نوجوان ایک دوسرے کو گلے سے لگا لیتے ھیں — واقعی پہلے وہ محض کوڑمغز تھے اور اب وہ یکایک نہلسٹ بن گئے ھیں —،،

''ہاں یہ ہے آپ کا پندار جس کی تعریف میں آپ آسمان زمین کے قلابے ملاتے ہیں،، بازاروف نے بڑے سکون سے کہا مگر ارکادی بھڑک اٹھا اور اس کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں — ''ہماری بحث اپنی حدوں سے باہر جا چکی ہے... میں سمجھتا ہوں کہ اسے ختم کر دینا بہتر ہوگا — اور میں آپ سے اس وقت اتفاق کرونگا،، اس نے اٹھتے ہوئے کہا ''جب آپ مجھے ہماری قومی، گھریلو یا سماجی زندگی میں ایک ادارہ یا شعبہ بھی ایسا دکھا دینگے جو پوری بے رحمی سے ٹھکرا دئے جانے کا مستحق نہ ہو —،،

''میں تمہیں لاکھوں ادارے اور شعبے دکھاؤنگا،، پاول پتروچ چلایا ''لاکھوں —— مثال کے طور پر تم ہماری دیہاتی برادری کو لو —،،

بازاروف کے ہونٹ حقارت سے بھنچ گئے —

''جہاں تک گاؤں کی برادری کا تعلق ہے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے بھائی سے پوچھیں — مجھے یقین ہے کہ ان کا تجربہ گاؤں کی برادری، باہمی ذمہ‌داری، اعتدال اور ایسے دوسرے دکھاووں کے متعلق براہ راست ہے —،،

''خاندان، ہمارے کسانوں میں موجودہ خاندان کے نظام کے متعلق کیا خیال ہے،، پاول پتروچ چلایا —

''مجھے یقین ہے کہ اس سوال پر بھی بہت زیادہ گہری جانچ پڑتال خود آپ کے حق میں مفید نہ ہوگی — ممکن ہے کہ آپ نے ایک شخص کی خود اپنی بہو کے ساتھہ حرام‌کاری کا قصہ سنا ہوگا؟ میری صلاح لیجئے، پاول پتروچ، دو دن کی مہلت لیجئے —— اور مجھے یہ کہنے کی ہمت ہوتی ہے کہ آپ پھر بھی کوئی تیر نہیں مار لینگے — آپ تمام طبقوں کا جائزہ لیجئے، ہم ایک کا غور سے مطالعہ کیجئے اور اس اثنا میں میں اور ارکادی ...،،

''ہر چیز پر کیچڑ اچھالتے پھرینگے،، پاول پترووچ نے لقمہ دیا —

''نہیں - ہم مینڈکوں کی چیرپھاڑ کرتے رہینگے — آؤ ارکادی، چلیں، آداب عرض ہے، حضرات — .،

دونوں دوست باھر چلے گئے — دونوں بھائی اکیلے رہ گئے اور شروع میں انھوں نے صرف ایک دوسرے کو خاموشی کے ساتھہ دیکھا —

''خیر،، پاول پترووچ نے آخرکار شروع کیا ''یہ ہے ھماری نئی پود! یہ ھیں —— ھمارے جانشیں!،،

''جانشیں!،، نکولائی پترووچ نے اداسی کے ساتھہ ٹھنڈی سانس لے کر کہا — پوری بحث کے درمیان وہ انگاروں پر لوٹتا اور بار بار دکھی نظروں سے ارکادی کو دیکھتا رہا تھا — ''جانتے ہو بھیا، میں کیا سوچ رہا تھا؟ ایک بار پیاری اماں سے میری جھک جھک ہو گئی تھی — وہ چیخنے لگیں اور میری ایک نہ سنی — آخر میں میں نے ان سے کہا کہ آپ میری بات نہیں سمجھہ سکتیں اس لئے کہ ہم دو نسلوں کے چشم و چراغ ھیں... ان کا دل کٹ کر رہ گیا اور میں نے سوچا، لیکن کوئی چارہ نہیں — یہ ایک کڑوی گولی ہے لیکن اسے گلے سے اتارنا ھی پڑیگا — ، خیر اب ھماری باری ہےاور اب ھمارے جانشیں ھم سے کہہ سکتے ھیں: 'تم ھماری نسل کے نہیں ھو، چلو کڑوی گولی گلے سے اتار لو — '،،

''تم بہت ھی نرم دل اور منکسر مزاج ھو،، پاول پترووچ نے جواب میں کہا — ''اس کے برعکس، میں اور تم، ان جوان صاحبان کے مقابلے میں زیادہ صحیح ھیں، اگرچہ ممکن ہے کہ ھم اپنے خیالات کا اظہار کچھہ دقیانوسی انداز سے کرتے ھوں، اور ھم میں راسخ العقیدہ ھونے کی وہ شان نہ ھو... لیکن vieille

آج کے نوجوان اتنے نک چڑھے کیوں ھیں! کسی سے پوچھو 'کون سی شراب پیوگے، سرخ یا سفید؟ ،— 'میں سرخ شراب کا عادی ھوں،، وہ کھرج‌دار آواز میں کہیگا اور اپنا چہرہ اتنا گمبھیر بنا لیگا کہ تم سوچوگے اس لمحے ساری کائنات کا دارومدار اسی پر ھے...،،

''کیا آپ کچھہ اور چائے پئینگے؟،، فےنچکا نے دروازے سے جھانکتے ھوئے پوچھا — جب تک بحث کی آواز ابھرتی رھی اسے ڈرائنگ روم میں قدم رکھنے کی ھمت نہ ھوئی —

''نہیں تم سماوار اٹھا لے جانے کے لئے کہو،، نکولائی پترووچ نے کہا اور اس سے ملنے کے لئے اٹھہ کھڑا ھوا — پاول پتروچ نے تلخی کے ساتھہ اسے bon soir کہا اور اپنے مطالعے کے کمرے میں چلا گیا —

۱۱

آدھہ گھنٹے بعد، نکولائی پتروچ باغ میں گیا اور اپنے محبوب کنج میں بیٹھہ گیا — اداس خیالات نے اسے آ دبوچا — اب اسے پوری شدت سے احساس ھو گیا کہ وہ اور اس کا بیٹا —— دونوں ایک دوسرے سے دور ھوتے جا رھے ھیں — اسے نظر آ رھا تھا کہ یہ خلیج وقت کے ساتھہ ساتھہ چوڑی ھوتی چلی جائیگی — بیکار ھی وہ جاڑوں میں، دن دن بھر سنٹ پٹرس‌برگ میں نئی نئی کتابوں پر جھکا رھتا تھا — بیکار ھی وہ نوجوانوں کی باتیں اتنے غور سے سنا کرتا تھا — بیکار ھی اس نے ان کی گرما گرم بحث کے دوران میں ایک آدھہ لفظ اپنی طرف سے کہہ کر مسرت محسوس کی تھی — ''میرا بھائی کہتا ھے ھم صحیح راستے پر ھیں،، اس نے سوچا — ''خودی ایک طرف، میں سچ مچ سوچتا ھوں کہ وہ ھمارے مقابلے میں حقیقت

سے زیادہ دور ہیں اور پھر بھی محسوس کرتا ہوں کہ ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ہم میں نہیں، ان کا پلڑا ہم سے بھاری ہے... جوانی؟ نہیں، صرف یہی نہیں ہے— کیا اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان میں ہم سے کم احساس برتری ہے؟،،

نکولائی پتروویچ کا سر سینے پر جھک گیا اور اس نے اپنا ہاتھ منہ پر پھیرا—

''لیکن شاعری پر لعنت ملامت کرنا؟،، اس نے ازسرنو سوچا ''آرٹ کے لئے کوئی جذبہ نہ رکھنا، قدرت...،،

اس نے اردگرد نظریں دوڑائیں جیسے اپنے سوال کا جواب ڈھونڈ رہا ہو— شام ہو رہی تھی— سورج بید کے درختوں کے اس جھنڈ کے پیچھے چھپ گیا تھا جو باغ سے آدھے ورسٹ کی دوری پر تھا— پرسکون کھیتوں پر سایہ پھیلتا چلا گیا تھا اور ختم ہونے کو نہ آتا تھا— جنگلوں کے کنارے کنارے سیاہ فیتے کی طرح دوڑتی ہوئی سڑک پر ایک کسان چھوٹے سے سفید گھوڑے پر سوار، اطمینان سے گھوڑے کو بھگا رہا تھا— اس کا پورا ہیولا صاف نظر آ رہا تھا، یہاں تک کہ کندھے پر اس کا پیوند بھی نمایاں تھا حالانکہ اس کا گھوڑا چھاؤں میں بھاگ رہا تھا— گھوڑے کی تیز تیز دوڑتی ہوئی ٹانگوں سے ایک خوبصورت نقش ابھر رہا تھا— دور چمکتے ہوئے سورج کی کرنیں جنگل کو چیرتی ہوئی چھن رہی تھیں اور بید کے درختوں کی جڑوں پر ان کی گرم روشنی اتنی تابانی کے ساتھ برس رہی تھی کہ وہ صنوبر کی طرح نظر آ رہے تھے اور ان کے گھنے پتے قریب قریب نیلے معلوم ہو رہے تھے— اوپر زردی مایل نیلا آسمان جھکا ہوا تھا جو غروب آفتاب کے ارغوانی عکس میں نہا کر ہلکا گلابی ہوگیا تھا— ابابیلیں آسمان کی بلندیوں میں پرواز کر رہی تھیں— ہوا تھم گئی تھی—

شہد کی مکھیاں بنفشئی پھولوں کے درمیان بڑی سستی سے خواب آلود آواز میں بھنبھنا رہی تھیں — نیچے جھکی ہوئی اکیلی، شاخ کے اوپر چھوٹے چھوٹے مچھروں کے جھنڈ کے جھنڈ ہوا میں ایک ستون کی طرح ناچ رہے تھے — ''خدا کی پناہ، کتنا حسین ہے!،، نکولائی پتروویچ نے سوچا اور اس کی محبوب نظم اس کے ہونٹوں پر آ گئی لیکن اسے ارکادی اور Stoff und Kraft یاد آ گئے اور وہ خاموش ہو گیا — پھر بھی وہ خاموش بیٹھا اداس اور دل پر پھایا رکھنے والے تصورات میں کھویا رہا — خیالات میں کھوئے رہنے میں اسے لطف آتا تھا — دیہاتی زندگی نے اس میں یہ رجحان پیدا کر دیا تھا — زیادہ دن نہیں بیتے کہ وہ اسی طرح چھوٹی سی سرائے میں بیٹھا جاگتے میں جنت کے خواب دیکھه رہا تھا لیکن اس وقت سے اس وقت تک ایک تبدیلی پیدا ہو گئی تھی — وہ تعلقات جو اس وقت مبہم تھے اب واضح اور قطعی ہو گئے تھے! ایک بار پھر اسے اپنی مرحوم بیوی کی یاد آئی — لیکن اس شکل میں نہیں جس میں وہ اس سے برسوں مانوس رہا تھا، ایک نیک دل گرہستن کی شکل میں نہیں بلکه ایک جواں سال، لچکتی اور بل کھاتی ہوئی تیز و طرار لڑکی کے روپ میں جس کی نگاہوں میں معصوم سی سوالیه چمک تھی، جس کی بچوں کی سی گردن پر ایک کسی کسائی چوٹی پڑی رہتی تھی — اس کو پہلی ملاقات یاد آئی — اس وقت وہ ایک طالبعلم تھا — اس سے اس کی مڈبھیڑ اپنے گھر کے زینے پر ہوئی تھی اور اتفاق سے دونوں کی ٹکر ہو گئی تھی اور جب وہ معذرت کرنے کے لئے مڑا تو لڑکی کی لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے صرف اتنا ادا ہو سکا تھا* «pardon, monsieur» — اس نے اپنا سر جھکا لیا تھا اور مسکرا کر رہ گئی تھی — پھر اچانک ڈر کر وہ وہاں سے رفوچکر ہو گئی تھی —

---

*معاف کیجئیگا جناب —

زینے پر مڑتے ہوئے اس نے پلٹ کر اپنی تیز نظریں اس کی طرف اٹھائی تھیں اور سنجیدہ بننے کی کوشش کرتے ہوئے اس کا منہ لال ہو گیا تھا — پھر سہمی سہمی سی، گریزاں گریزاں سی ملاقاتوں، ادھوری باتوں اور ادھوری مسکراہٹوں کا دور آیا، دلی اضطراب، غم انگیزی اور تمناؤں کا زمانہ —— اور آخرکار وہ بے خودی کا لمحہ... یہ سب کچھ کہاں چلا گیا؟ وہ اس کی بیوی بن گئی... وہ خوش تھا، اس دنیا میں بہت کم لوگوں کو ایسی خوشی نصیب ہوئی ہوگی... ''لیکن،، اس نے سوچا ''روحانی راحت کے وہ شروع کے لمحے... ایک جاوداں راحت کی طرح کیوں زندہ نہ رہ سکے؟،،

اس نے اپنے خیالات کا تجزیہ کرنے کی کوشش نہیں کی — لیکن وہ ان سحرانگیز روشن دنوں کو کسی ایسی چیز کے سہارے باقی رکھنا چاہتا تھا جو یادوں سے زیادہ طاقتور اور شدید ہو — وہ پھر اپنی ماریا کو قریب محسوس کرنا چاہتا تھا، اس کی گرمی کو، اس کی سانس کو محسوس کرنا چاہتا تھا — اسے ایسا لگتا تھا کہ وہ اس کے پاس موجود ہے اور اس پر چھاتی چلی جا رہی ہے...

''نکولائی پترووچ،، پاس سے فےنچکا کی آواز آئی ''کہاں ہیں آپ؟،،

وہ چونک گیا — اس کو نہ تکلیف پہنچی اور نہ پریشانی ہوئی... اس نے کبھی اس امکان کے بارے میں سوچا بھی نہ تھا کہ اس کی بیوی اور فےنچکا کا کوئی مقابلہ کیا جا سکتا ہے — لیکن اسے افسوس ضرور ہوا کہ فےنچکا نے اس کو ڈھونڈ نکالا — اس کی آواز نے اسے حقیقت کی دنیا میں واپس پہنچا دیا تھا —— اس کے سفید بالوں اور ڈھلتی ہوئی عمر کی دنیا میں...

وہ جادو کی دنیا جس میں وہ قدم رکھنے ہی والا تھا، جو اس نے

ماضی کی دھندلی لہروں کی مدد سے تعمیر کر لی تھی، نظروں سے اوجھل ہو گئی —

''میں یہاں ہوں،، اس نے جواب دیا ''میں ابھی آیا، تم چلو —،، ''یہ تو ہوئی وہی بات، سماجی احساس برتری،، اس کے دماغ میں یہ خیال کوند گیا — فےنچکا نے کچھ کہے بغیر جھانک کر اس کو دیکھنے کی کوشش کی اور غائب ہو گئی — وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ تو خواب دیکھتا رہا اور یہاں رات ہو چلی — اس کے چاروں طرف ہر چیز اندھیری اور خاموش تھی اور فےنچکا کی جھلک اسے کتنی زرد اور چہرہ کتنا اترا ہوا معلوم ہوا تھا — وہ گھر جانے کے لئے کھڑا ہونے لگا لیکن اس کا پگھلتا ہوا دل جذبات سے لبالب چھلک رہا تھا اور وہ آہستہ آہستہ باغ میں چہل قدمی کرنے لگا — کبھی وہ خیال میں ڈوبا ہوا زمین کو گھورنے لگتا اور کبھی اپنی نگاہیں آکاش پر جما دیتا جہاں ستارے جھرمٹوں میں آنکھیں جھپکا رہے تھے اور جھلملا رہے تھے — وہ چلتا رہا، چلتا رہا، یہاں تک کہ تھک کر چور ہو گیا — لیکن ایک بے کلی کا احساس، ایک قسم کی تمنا، ایک مبہم، غم آگیں اضطراب کی کیفیت ختم نہ ہو سکی — اف اگر بازاروف کو یہ معلوم ہوتا کہ اس وقت اس کی روح میں کیا کچھ ہو رہا ہے تو نجانے وہ اس کا کتنا مذاق اڑاتا! اور ارکادی بھی اس پر منہ بنائے بنا نہ رہتا — اس کی آنکھیں بھیگنے لگیں، روکے نہ رکنے والے آنسو... آخر پھوٹ بہے —— اور وہ تھا چوالیس برس کا ادھیڑ آدمی، ایک فارم کا مالک، لوگوں کو روزگار دینے والا... یہ تو وائلن بجانے سے بھی سو گنا بدتر ہوا —

نکولائی پتروچ باغ میں چہل قدمی کرتا رہا اور گھر کے اندر جانے کے لئے دل کڑا نہ کر سکا، اس پرسکون، صاف ستھرے

گھر میں، جو مسکراتا ہوا اپنی ساری روشن کھڑکیوں میں سے اسے دیکھہ رہا تھا -- وہ خود کو اندھیرے کی گرفت سے، باغ سے، چہرے پر کھیلتی ہوئی تازہ ہوا کے لمس سے، دل کے درد اور بیقراری سے الگ نہ کر سکا...

ایک نکڑ پر اس کی مڈبھیڑ پاول پتروِوچ سے ہو گئی -

"کیا ماجرا ہے؟" اس نے نکولائی پتروِوچ سے پوچھا -

"تم بھوت کی طرح پیلے نظر آ رہے ہو - تمہارا جی اچھا نہیں - تم جا کر سوتے کیوں نہیں؟"

نکولائی پتروِوچ نے چند لفظوں میں اس کو اپنی دماغی کیفیت کا حال سنایا اور چل دیا - پاول پتروِوچ باغ کے کنارے تک ٹہلتا ہوا گیا اور اپنی سوچ میں ڈوب گیا - اس نے بھی اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں - لیکن اس کی حسین سیاہ آنکھوں میں تاروں کی چمک کے سوا اور کچھہ نہ تھا - اس کا مزاج جنم سے رومانی نہ تھا اور اس کی تنک مزاجی اور سبک رو روح، خشک مگر گرمیِ جذبات سے سرشار روح، جس میں مردم بیزاری کی فرانسیسی شان تھی، خواب دیکھنے کی عادی نہ تھی -

* * *

"جانتے ہو؟" اس رات بازاروف ارکادی سے کہہ رہا تھا "مجھے ایک بات سوجھی ہے - آج تمہارے ابا ایک دعوت نامے کا ذکر کر رہے تھے جو انہیں اپنے کسی بڑے رشتہ دار کے یہاں سے موصول ہوا ہے - تمہارے ابا نہیں جا رہے ہیں - کیا خیال ہے تمہارا شہر ن... جانے کے متعلق - موصوف نے تمہیں بھی دعوت دی ہے - ذرا دیکھنا کیا موسم ہو رہا ہے - آؤ چلیں اور شہر

کے چکر لگائیں — ہم پانچ چھه دن گھومیں گھامینگے اور لطف اٹھائینگے!،،

''کیا تم یہاں واپس آؤ گے؟،،

''نہیں مجھے تو اپنے ابا کے گھر جانا پڑیگا — تم جانتے ہو وہ شہر سے تیس ورسٹ کی دوری پر رہتے ھیں — ایک زمانه ہو گیا ھے که میں ان سے اور اماں سے نہیں ملا ہوں — ذرا بڑے میاں اور بڑی بی کو بھی خوش ہونے کا موقع دینا چاھئے — بڑے اچھے ھیں وہ —— خاص طور پر ابا —— دلچسپ بڑے میاں — میں ان کا اکلوتا ہوں، جانتے ھی ہو — ،،

''کیا تمہارا ارادہ وہاں لمبے قیام کا ھے؟،،

''نہیں میں ایسا نہیں سمجھتا — مجھے تو لگتا ھے که بوریت ہو گی — ،،

''کیا تم واپس جاتے ہوئے یہاں رکو گے؟،،

''نہیں جانتا —— دیکھا جائیگا — اچھا، بتاؤ، تم کیا کہتے ہو؟ آؤ چلیں!،،

''جیسی تمہاری مرضی،، ارکادی نے بغیر کسی جوش کے کہا — حقیقت میں وہ اپنے دوست کی تجویز پر بہت ھی خوش ہوا تھا لیکن اس نے مصلحت یہی سمجھی که اس کو اپنے اصلی جذبات جاننے نه دے — آخر ٹھہرا تو وہ ایک نہلسٹ!

اگلے دن وہ اور بازاروف، دونوں شہر ن... چل دئے — مارینو کے رہنے والوں میں نئی نسل کے لوگوں کو ان کے جانے کا افسوس ہوا — دونیاشا نے تو واقعی آنسو کے چند قطرے بھی ٹپکا دئے... لیکن بڈھوں نے اطمینان کی سانس لی —

۱۲

انہوں نے جس شہر کی راہ لی، وہ ایک جوان گورنر کی عمل داری میں تھا — گورنر بیک وقت ترقی‌پسند بھی تھا اور مطلق العنان بھی، جو ہمارے پرانے روس کی خصوصیت ہے — اپنے نظم‌ونسق کے ایک برس کے اندر ھی وہ صوبے کے طبقۂ شرفا کے صدر سے بگاڑ کرنے میں کامیاب ہو گیا، جو گارڈ دستے کا گھوڑسوار پنشن یافتہ افسر، گھوڑوں کے ایک فارم کا مالک اور ایک یارباش میزبان تھا — ساتھه ھی اس نے اپنے ماتحتوں کو بھی ناخوش کر لیا — یه بگاڑ اور کھینچ‌تان اتنی بڑھه گئی که آخرکار سنٹ پٹرس‌برگ کی وزارت نے فیصله کیا که ایک کمشنر بھیجا جائے جو جائےوقوع پر جانچ پڑتال کرے — نظرانتخاب ماتوی ایلیچ کولیازین پر پڑی، جو اس کولیازین کا بیٹا تھا جس کی سرپرستی میں دونوں کرسانوف بھائی سنٹ پٹرس‌برگ میں رہے تھے — وہ بھی ''نئے خیالات،، کا آدمی تھا، یعنی ابھی ابھی اس کی عمر چالیس کو پہنچی تھی لیکن ابھی سے اس کا ارادہ سیاست‌داں بننے کا تھا — وہ اپنے سینے کے دونوں طرف ایک ایک ستارہ لگائے رہتا تھا — یه ٹھیک ھے که ان میں سے ایک تمغه بدیسی تھا اور اس میں کوئی بہت زیادہ شان کی بات نه تھی — اس گورنر کی طرح، جس پر اس کو اپنا فیصله صادر کرنا تھا، اس کو بھی ترقی پسند تصور کیا جاتا تھا — اگرچه وہ ایک سربرآوردہ آدمی تھا لیکن بہت سے سربرآوردہ لوگوں سے بہت کم ملتا تھا — وہ اپنے بارے میں بڑی اونچی رائے رکھتا تھا — اس کی خود پرستی کی کوئی حد نه تھی لیکن وہ دیکھنے میں سادہ اور رحم‌دل معلوم ہوتا تھا، لوگوں کی باتیں توجه اور ھمدردی سے سنتا تھا اور اتنی خوش مزاجی کے ساتھه ھنستا تھا که آدمی

دیکھ کر ''آدمی کیا ہے سونا ہے سونا،، کہے بغیر نہ رہ سکتا تھا — لیکن جب وقت کا تقاضا ہوتا وہ خاصی شیخی بگھار لیتا — ''ضرورت طاقت کی ہے،، ایسے موقعوں پر وہ دعوی کرتا «l'ènergie est la première qualitê d'un homme d'ètat»* — لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ قابو میں آ جاتا تھا اور کوئی بھی تجربہ کار افسر ایسا نہ ہوگا جو اس کی نکیل پکڑ کر اسے اپنی مرضی کے مطابق نہ گھما سکتا ہو — ماتوی ایلیچ گیزو کے لئے بڑے عزت‌واحترام کا اظہار کرتا تھا اور تمام لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا تھا کہ وہ خود لکیر کا فقیر قسم کا رجعت پسند حاکم نہیں ہے اور سماجی زندگی کا کوئی بھی ایسا مظہر نہیں جو اس کی نظروں سے چوک سکتا ہو... وہ اس قسم کی من گھڑت باتوں میں خاصا ماہر تھا — وہ جدید ادب کی رفتار اور رجحان پر نظر رکھتا تھا اگرچہ اس میں ایک حقارت آمیز بےنیازی شامل ہوتی تھی — اس کا انداز اس راہ چلتے بالغ آدمی کا تھا جو کبھی کبھی راستے میں چھوٹے لڑکوں کے جلوس میں شامل ہو جاتا ہے — واقعہ یہ ہے کہ ماتوی ایلیچ نے زار الکزاندر کے زمانے کے ان سرکاری افسروں سے کچھ زیادہ ترقی نہیں کی تھی جو مادام سویچینا (٦) کے ہاں سنٹ پٹرس برگ کے سیلون میں، شام کی استقبالیہ دعوت کی تیاری میں صبح ہی صبح، کوندیلیاک (٧) فلسفیانہ کتاب کی ورق گردانی کرتے تھے — فرق اتنا تھا کہ اس کے طریقے مختلف تھے، ذرا زیادہ جدید — وہ ایک چالاک درباری تھا، ایک تیز استرا، اور بس — کاروبار کے معاملے میں وہ کورا تھا، سمجھداری واجبی واجبی تھی — لیکن اس کو اپنے معاملات کی دیکھ‌بھال کرنے کا گر آتا تھا — اس میدان

---

*طاقت —— سرکاری افسر کا اصلی جوہر ہے —

میں کوئی اس کی نکیل پکڑ کر چکر نہیں دے سکتا تھا اور یہی ہے اصل چیز۔

ماتوی ایلیچ نے ارکادی کا استقبال ایک ایسی خوش‌مزاجی کے ساتھ کیا جو اس کے جیسے روشن‌خیال حاکم کے لئے ایک انوکھی بات تھی، بلکہ کہنا چاہئے اس نے اس کا خیرمقدم قدرے مسخرے پن کے ساتھ کیا۔ بہر حال وہ اس پر متعجب ہوا کہ اس کے رشتہ‌دار جن کو اس نے دعوت نامہ بھجوایا تھا وہیں گاؤں میں جمے رہ گئے اور نہ آئے۔ ''تمہارے ابا ہمیشہ سے ایک نرالی طبیعت کے آدمی ہیں،، اس نے اپنے مخمل کے زرق برق گاؤن کے دامن کو جھٹکتے ہوئے کہا اور یکایک اس کا نزلہ ایک نوجوان افسر پر رجوع ہو گیا جو کسی کسائی وردی میں، شرافت کا بے مثال نمونہ معلوم ہو رہا تھا۔ اس نے مصروفیت کا رویہ اختیار کرتے ہوئے اس سے پوچھا ''کیا ہے یہ؟،، نوجوان اچھل پڑا جس کے ہونٹ دیر سے بیکار رہنے کی وجہ سے چپک کر رہ گئے تھے۔ وہ اپنے حاکم کو گھبرائی گھبرائی نظروں سے دیکھنے لگا... لیکن اپنے ماتحت کو بوکھلا دینے کے بعد، ماتوی ایلیچ نے اس کی طرف مزید توجہ نہ کی۔ عام قاعدہ ہے کہ ہمارے اعلی حکام کو اپنے ماتحتوں کو بوکھلا دینے میں خاص لطف آتا ہے۔ یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے وہ جو طریقے استعمال کرتے ہیں وہ مختلف ہو سکتے ہیں۔ ایک طریقہ، جو بہت مقبول ہے یا انگریزوں کی زبان میں «is quite a favourite»*، یہ ہے کہ ایک حاکم اچانک سادہ سے سادہ بات سمجھنے سے انکار کر دیتا ہے اور یوں بن جاتا ہے جیسے بہرا ہو۔ مثال کے طور پر وہ پوچھیگا: ''کیا دن ہے آج؟،،

---

*خاصا مرغوب ہے۔

''آج جمعہ ہے حضور عا... عا... عالی — ''

''ایں؟ کیا؟ جمعہ کیا ہوتا ہے؟ جمعہ ہے تو کیا؟''

''جمعہ، حضور عا... عا... عالی ہفتے کا ایک دن — ''

''یہ ہے تاش کی دگی، اب اس کے بعد کون سا سبق دو گے مجھے!''

ماتوی ایلیچ بہرحال ایک آعلی عہدیدار تھا اگرچہ اسے آزاد خیال تصور کیا جاتا تھا —

''میرے دوست، میں تمہیں مشورہ دونگا کہ تم گورنر کو سلام کر آؤ''،اس نے ارکادی سے کہا — ''تم جانو، میں تم کو یہ مشورہ اس لئے نہیں دے رہا ہوں کہ میں برسراقتدار لوگوں کے سامنے سر جھکانے کے پرانے تصور کے حق میں ہوں — نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنر ایک بھلا آدمی ہے — اس کے علاوہ میرا خیال ہے کہ تم مقامی سوسائٹی میں گھلنا ملنا بھی چاہوگے... میرا خیال ہے تم کوئی بھالو تو ہو نہیں... ایں؟ وہ پرسوں ایک زوردار محفل رقص گرم کر رہا ہے — ''

''کیا آپ اس محفل رقص میں ہونگے؟'' ارکادی نے پوچھا —

''میرے ہی اعزاز میں تو محفل رقص کی دعوت ہو رہی ہے'' ماتوی ایلیچ نے کچھ ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اسے اس پر افسوس ہو رہا ہو — ''کیا تم ناچتے ہو؟''

''ناچتا ہوں مگر کچھ یونہی سا — ''

''یہ تو بہت بری بات ہے — یہاں بعض بڑی ہی من موہنی لڑکیاں ہیں اور اس کے علاوہ ایک نوجوان کے لئے ناچنا نہ جاننا شرم کی بات ہے — یاد رہے میں اس سلسلے میں فرسودہ خیالات نہیں رکھتا — ایک منٹ کو بھی میں یہ نہیں سوچتا کہ آدمی

کی تمام تر بذلہ سنجیاں اس کی ٹانگوں میں اسیر ہوں — لیکن بائرن پرستی لغو ہے...* « il a fait son temps » —،،

''لیکن واقعہ یہ ہے، چچا جان کہ یہ بائرن پرستی کی بات نہیں ہے...،،

''میں یہاں کی خواتین سے تمہیں ملاؤنگا — میں تمہیں اپنی چھتر چھایا میں لے رہا ہوں،، ماتوی ایلیچ نے بات کاٹ کر کہا اور آسودہ خاطری کے ساتھہ ہنسا ''تمہیں اس میں مزا آئیگا ایں؟،،

ایک ملازم آیا اور اس نے ایوان نظم و نسق کے صدر کی آمد کی اطلاع دی — وہ دلکش آنکھوں والا بوڑھا شخص تھا جس کا منہ بھنچا رہتا تھا — وہ قدرتی مناظر کا انتہائی شیدائی تھا — خاص طور پر گرمیوں کے دنوں میں وہ قدرتی مناظر پر مرمٹتا اور کہتا ''شہد کی ایک ایک ننھی مکھی ہر چھوٹے پھول سے رشوت وصول کرتی ہے...،، ارکادی وہاں سے رخصت ہو گیا —

بازاروف سے سرائے میں ملا جہاں انہوں نے قیام کیا تھا — اس نے اپنا بہت سارا وقت بازاروف کو گورنر کے یہاں جانے پر راضی کرنے میں صرف کیا — ''اوہ، اچھا اچھا!،، آخر بازاروف نے ہتیار ڈال دئے — ''مردے پر جیسا نو من ویسا سو من — آؤ ذرا ان زمیندار قسم کے رئیسوں کو ایک نظر دیکھیں — آخر آئے بھی ہم اسی لئے ہیں!،،

گورنر نے ان نوجوانوں کا خیرمقدم تپاک سے کیا — لیکن اس نے ان کو بیٹھنے کے لئے نہیں کہا اور نہ خود ہی بیٹھا — وہ ہمیشہ اپنے اوپر سرکاری قسم کی ہماہمی اور مصروفیت طاری رکھتا تھا — صبح اٹھتے ہی سب سے پہلا کام وہ یہ کرتا کہ ایک بہت ہی کسی کسائی وردی پہن لیتا اور ایک ٹائی انتہائی کس کر باندھہ لیتا —

---

*اس کا زمانہ لد چکا —

احکام صادر کرنے کے شوروشر اور ہنگامہ خیز مصروفیتوں میں کھانا کھانا بھی بھول جاتا اور رات کی نیند حرام کر لیتا — صوبے بھر میں اس کا نام پڑ گیا تھا ''بوردالو،، جس سے مراد مشہور فرانسیسی مبلغ نہیں بلکہ —— بدمزا شوربہ ''بوردا،، تھا — اس نے کرسانوف اور بازاروف کو اپنے یہاں محفل رقص میں شرکت کی دعوت دی اور دو منٹ بعد ان کو اپنا بھائی تصور کرتے ہوئے اور ان کو کائی‌ساروف کے نام سے مخاطب کرتے ہوئے، دوبارہ دعوت ٹھونک دی —

گورنر کے یہاں سے واپس جاتے ہوئے یکایک ایک شخص گزرتی ہوئی دروشکی سے کود پڑا — وہ ایک کوتاہ‌قد آدمی تھا اور ہنگیرین کوٹ پہنے ہوئے تھا — وہ ''یوگینی واسیلی‌وچ،، کا نعرہ لگاکر بازاروف کی طرف دوڑ پڑا —

''اوہ — تم ہو ہیر ستنی‌کوف،، بازاروف نے کہا ''تم کون سے طوفان میں بہہ کر یہاں چلے آئے؟،، اور اپنے راستے پر چلتا رہا —

''کیا تم یقین کروگے، محض اتفاق،، اس نے جواب دیا اور اپنی گاڑی کی طرف مڑ کر کم از کم چھ بار ہاتھ ہلاتے ہوئے اس نے کہا ''کوچبان، ہمارے پیچھے پیچھے آؤ — ،، ''میرے ابا کا یہاں کچھ کاروبار ہے،، اس نے نالے پر سے چھلانگتے ہوئے اپنی بات کا سلسلہ جاری رکھا — ''اور مجھ سے ابا نے کہا کہ ذرا میں کاروبار کی دیکھ بھال کر لوں — آج میں نے سنا کہ تم یہاں آئے ہو اور میں نے تم سے ملنے کی کوشش بھی کی... (واقعی اپنے کمروں میں واپس آنے کے بعد ان دوستوں کو ایک ملاقاتی کارڈ ملا جس کے کونے مڑے ہوئے تھے اور اس کے ایک طرف فرانسیسی میں اور دوسری طرف سلاف لیپی میں لکھا ہوا تھا: ستنی‌کوف) — مجھے امید ہے... کہیں تم گورنر کے یہاں سے تو نہیں آ رہے ہو؟،،

''تم پھدکنا بند کرو — ہم سیدھے وہیں سے آ رہے ہیں —،،

''اوہ! تو پھر میں بھی اس کے ہاں سلام کرنے جاؤنگا — یوگینی واسیلیوچ مجھے... سلاؤ... اپنے... اپنے...''

''ستنی کوف، کرسانوف''، بازاروف رکے بغیر بڑبڑایا —

''واقعی میری بڑی خوش‌نصیبی ہے''، ستنی کوف نے آڑے ترچھے چلتے ہوئے، مسکراتے ہوئے اور پھرتی سے اپنے بےحد خوشنما دستانے اتارتے ہوئے کہنا شروع کیا ''میں نے بہت کچھ سنا ہے آپ کے... میں یوگینی واسیلیوچ کا پرانا دوست ہوں —— بلکہ میں کہہ سکتا ہوں ان کا پرانا چیلا ہوں — میں اپنے نظرئے کی تبدیلی کے لئے ان کا احسان مند ہوں...''

ارکادی نے بازاروف کے چیلے کو دیکھا — اس کے چکنے چپڑے چہرے کے چھوٹے چھوٹے نقوش میں، جو ایسے غیردلکش نہ تھے، ایک بیقرار اور بےجان تناؤ کی کیفیت تھی — اس کی چھوٹی چھوٹی، دھنسی ہوئی آنکھوں اور اس کی گہری نگاہوں میں ایک بےچینی سی تھی — اس کے قہقہے سے بھی وہی بےچینی ٹپکتی تھی —— تیز مگر بےجان قہقہہ!

''کیا تم مانوگے''، اس نے اپنی بات جاری رکھی ''جب میں‌نے پہلی بار یوگینی واسیلیوچ کو کہتے ہوئے سنا کہ ہمیں کسی بھی مانی ہوئی سند اور قدر کو تسلیم نہیں کرنا چاھئے تو میرا دل باغ باغ ہو گیا... میرے لئے یہ ایک انکشاف تھا! میں نے سوچا آخر مجھے ایک آدمی مل گیا — ہاں، یوگینی واسیلیوچ تمہیں یہاں ایک خاتون سے ضرور ملنا چاھئے جو تم کو سمجھنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے اور اس کو تمہارے آنے سے واقعی بڑی مسرت ہوگی — مجھے یقین ہے کہ تم نے اس کے بارے‌میں سنا ہوگا؟''

''کون ہے وہ؟''، بازاروف نے بغیر کسی جوش وخروش کے کہا —

''کوکشینا، Eudoxie —— یودوکسیا کو کشینا — وہ بڑے شاندار کیرکٹر کی عورت ہے—— وہ صحیح معنی میں *émancipée ہے— وہ ایک روشن‌خیال اور ترقی یافتہ عورت ہے— جانتے ہو؟ آؤ ہم اس کے یہاں اسی وقت چلیں، ہم سب چلیں — وہ قریب ہی رہتی ہے — ہم وہیں دن کا کھانا کھائینگے — میرا خیال ہے تم نے ابھی کھانا نہیں کھایا ہوگا؟،،

''نہیں ابھی نہیں — ،،

''پھر تو پانچوں انگلیاں گھی میں! وہ اپنے شوہر کے ساتھہ نہیں رہتی —— تم جانو—— وہ بالکل آزاد ہے— ،،

''کیا وہ خوبصورت ہے؟،، بازاروف نے بات کاٹ کر پوچھا —

''ہوں —— نہیں، مجھے کہنا چاهئے وہ خوبصورت نہیں ہے —،،

''تو پھر تم همیں کس لئے وهاں جانے کی دعوت دے رہے ہو؟،،

''ها ها، خوب چھوڑی تم نے... وہ همیں شمپین کی ایک بوتل پلائیگی — ،،

''خوب! تم هو واقعی عملی آدمی! هاں ذرا بتانا تمہارے بڑے میاں کیا کر رہے هیں؟ اب تک چنگی بٹور رہے هیں؟،،

''هاں،، ستنی کوف نے چچیاتے هوئے قہقہے کے ساتھہ جلدی سے کہا — ''چلو چلیں کیوں چلیں نا؟،،

''واقعی میں نہیں جانتا — ،،

''تم تو لوگوں کو دیکھنا چاهتے تھے، تو پھر چلے جاؤ،، ارکادی نے منہ هی منہ میں کہا —

''مسٹر کرسانوف، آپ کا کیا خیال ہے اپنے بارے میں؟،،

---

*آزاد خیال —

7*

ستنی کوف نے لقمہ دیا ــ ''آپ کو بھی ساتھہ چلنا پڑیگا ــ یہ نہیں چلیگا، ھاں!،،

''ہم سب ناگہاں کیوں کر اس عورت پر نازل ہو جائیں؟،،

''ارے سب ٹھیک ھے ــ تم نہیں جانتے کوکشینا کو، لاجواب چیز ھے!،،

''کیا وھاں شمپین کی بوتل ہوگی؟،، بازاروف نے پوچھا ــ

''تین بوتلیں!،، ستنی کوف چلایا ''میں قسم کھاتا ہوں!،،

''کا ھے کی؟،،

''اپنے سر کی ــ،،

''بہتر ہوگا کہ تم اپنے ابا میاں کی تجوریوں کی قسم کھاؤ ــــ اچھا ٹھیک ھے، چلو ــ،،

۱۳

ماسکو کی طرز کا وہ چھوٹا سا محل نما مکان، جس میں افدوتیا نیکی تیشنا (یا یودوکسیا) کوکشینا رہتی تھی، ایک ایسی سڑک پر واقع تھا جو حال ھی میں آگ میں جل کر راکھہ ہو گئی تھی ــ یہ سب لوگوں کو معلوم ھے کہ ھمارے صوبائی شہروں میں ہر پانچ برس پر آگ لگ جاتی ھے ــ دروازے پر کیلوں سے ٹھکے ہوئے کارڈ کے اوپر گھنٹی کا بٹن تھا ــ ھال میں ان مہمانوں کا خیرمقدم ایک خادمہ نے کیا ــــ یا یہ کوئی سہیلی تھی؟ ــــ وہ فیتے کی ٹوپی پہنے ہوئے تھی ــــ اس میں کوئی شبہہ نہیں ہو سکتا تھا کہ یہ مالکن کے ترقی پسند رجحانات کی نشانی تھی ــ ستنی کوف نے پوچھا کہ آیا افدوتیا نیکی تیشنا گھر پر موجود ھیں ــ

''کیا تم ہو وکتر ؟،، ایک ملے ہوئے کمرے سے باریک سی آواز آئی — ''اندر آ جاؤ —،،

ٹوپی والی عورت فوراً غائب ہو گئی —

''میں اکیلا نہیں ہوں،، ستنی کوف نے کہا اور ارکادی اور بازاروف کو مسکراتی ہوئی نظر سے دیکھا اور بڑی مستعدی سے اپنا ہنگیرین کوٹ اتار دیا اور اب وہ ایک عجیب سے کسانوں جیسے بےآستین لباس میں تھا —

''کوئی ہرج نہیں ،، اسی آواز نے جواب دیا ''آ جاؤ —،،

نوجوان اندر چلے گئے — وہ جس کمرے میں داخل ہوئے وہ ڈرائنگ روم کم اور مطالعے کا کمرہ زیادہ تھا — کاغذ، خطوط، موٹے موٹے روسی رسالے، جن میں سے زیادہ‌تر کے ورق بھی نہیں کٹے تھے، گردآلود میزوں پر بکھرے ہوئے تھے — جلی ہوئی سگریٹ کے ٹکڑے ہر طرف پڑے ہوئے تھے — چمڑے کے ایک صوفے پر ایک عورت لیٹی ہوئی تھی جو ابھی جوان تھی — اس کے بال سنہرے اور کچھ پریشان سے تھے — وہ ریشمیں گاؤن پہنے ہوئے تھی جو بہت ہی صاف ستھرا اور بےداغ نہ تھا — اس کے چھوٹے چھوٹے بازوؤں میں بڑے بڑے بازوبند تھے اور جالیوں والا ایک رومال اس کے سر پر بندھا ہوا تھا — وہ صوفے سے اٹھی اور بے پروائی سے اپنے شانوں پر سمور کے کناروں والی مخمل کی چادر کھینچتے ہوئے آہستہ سے بڑبڑائی :

''آداب عرض ہے وکتر،، اس نے ستنی کوف سے ہاتھ ملایا —

''بازاروف، کرسانوف،، اس نے بازاروف کے بےربط انداز کی نقل کرتے ہوئے کہا —

''خوشی ہوئی مل کر،، کوکشینا نے جواب دیا اور بازاروف کے چہرے پر اپنی گول گول آنکھیں جما دیں، جن کے درمیان اوپر

7--710

کی طرف مڑی ہوئی ایک چھوٹی سی ناک، گلابی پھلکی کی طرح کچھ اکیلی اکیلی سی دھری ہوئی نظر آتی تھی — اس نے کہا ''میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے،، اور بازاروف سے ہاتھ ملایا —

بازاروف نے کچھ عجیب سا منہ بنایا — اس آزاد خیال عورت کے بھدے سے چھوٹے پیکر میں کوئی چیز بھی بیزارکن نہ تھی لیکن اس کے چہرے کی کیفیت نے ناخوشگوار اثر ڈالا — آدمی یہ پوچھنے پر مجبور محسوس کرتا تھا: ''کیا معاملہ ہے، کیا تم بھوکی ہو؟ یا تم اکتا گئی ہو؟ یا تمہارے دماغ پر کوئی بوجھ ہے؟ آخر تم نے یہ حلیہ کیوں بنا رکھا ہے؟،، سِتنی کوف کی طرح اس کے دل میں بھی ہمیشہ کچوکے سے لگتے رہتے تھے — وہ بے نیازی کا انداز دکھاتے ہوئے ادھر ادھر چلتی یا بات کرتی رہی لیکن اس میں بھی ایک بےتکاپن موجود تھا — ظاہر تھا کہ وہ خود کو نیک‌دل اور سادہ لوح عورت سمجھتی تھی اور پھر بھی اس کے ہر انداز سے، چاہے وہ کچھ بھی کرتی، ایسا معلوم ہوتا کہ وہ یہی کام تو نہیں کرنا چاہتی تھی جو اس سے ابھی ابھی سرزد ہوا ہے — اس کی ایک ایک ادا، ایک ایک انداز گڑیوں کے کھیل کی طرح بناوٹی اور من بہلاؤ تھا —

''ہاں، ہاں، میں نے تمہارے بارے میں سنا ہے بازاروف،، اس نے دوہرایا — (اسے، بہت سی صوبائی اور ماسکو کی خواتین کی طرح، مردوں کو ملاقات کے پہلے ہی دن سے ان کے خاندانی نام سے مخاطب کرنے کی عادت تھی —) ''کیا تم سگریٹ پیوگے؟،،

''سگریٹ پینے میں کوئی اعتراض نہیں،، سِتنی کوف نے جواب دیا جو اب ٹھاٹ سے اپنے ایک گھٹنے پر دوسری ٹانگ جمائے ایک کرسی پر نیم‌دراز تھا — ''لیکن ہمیں کچھ کھلاؤ پہلے —

ہم بہت بھوکے ھیں — اور شمپین کی ایک بوتل کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟،،

''عیش پرست،، یودوکسیا نے جواب دیا اور قہقہہ لگایا — (جب وہ ھنستی تو اس کے اوپر کے مسوڑے جھلک پڑتے) وہ ایک عیش پرست ہے، بازاروف، ہے نا؟،،

''مجھے زندگی کی راحتیں پسند ھیں،، ستنی کوف نے بڑی شان سے کہا — ''یہ چیز میرے حریت پسند بننے کے راستے میں حایل نہیں —،،

''نہیں یہ راستے میں آتی ہے، آتی ہے!،، یودوکسیا نے چلا کر کہا اور ساتھہ ھی اپنی خادمہ کو کھانا اور شمپین دونوں لانے کا حکم دیا — ''تم اس کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟،، اس نے بازاروف سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ''مجھے یقین ہے کہ تم میرے ہم‌خیال ہو —،،

''ہرگز نہیں،، بازاروف نے کہا ''کیمیاوی نقطہ‌نظر سے بھی گوشت کی ایک بوٹی کو روٹی کے ٹکڑے پر ترجیح دینی چاہئے —،،

''کیا تم علم کیمیا جانتے ہو؟ میں تو اس کے پیچھے پاگل ہوں — میں نے تو خود مٹی کی ملاوٹ تک ایجاد کی ہے —،،

''مٹی کی ملاوٹ؟ تم نے؟،،

''ہاں میں نے — جانتے ہو کس لئے؟ تاکہ اس سے گڑیوں کا سر بنایا جائے جو ٹوٹ نہ سکے — تم جانو، میں ایک عملی آدمی ہوں — لیکن یہ چیز ابھی تیار نہیں ہوئی ہے — مجھے لی‌بیخ کا مطالعہ کرنا ہے — ہاں کیا تم نے ''ماسکووسکی ویدومستی،، میں عورتوں کی محنت پر کیسلیاکوف کا ایک مضمون پڑھا ہے؟ تمہیں یہ ضرور پڑھنا چاہئے — تم عورتوں کے حقوق کے

مسئلے سے دلچسپی رکھتے ہو نا؟ مدرسوں میں بھی؟ تمہارے دوست کیا کرتے ہیں؟ ان کا نام کیا ہے؟،،

مادام کوکشینا ایک پرسکون بےپروائی سے سوالات کی گاڑی، جواب کے لئے رکے بغیر چلاتی رہی — بگڑے ہوئے بچے اپنی اناؤں سے اسی طرح بات کرتے ہیں —

''میرا نام ہے ارکادی نکولائیوچ کرسانوف،، ارکادی نے کہا — ''میں کچھ نہیں کرتا —،،

یودوکسیا کا قہقہہ پھٹ پڑا —

''ہے نا یہ خوبصورت بات! تم سگریٹ کیوں نہیں پیتے؟ جانتے ہو وکتر میں تم سے خفا ہوں —،،

''لیکن کیوں؟،،

''میں نے سنا ہے کہ تم پھر جارج سینڈ کا قصیدہ پڑھنے لگے ہو — روشن خیالی سے اسے دور کا بھی واسطہ نہیں اور بس! ایمرسن سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں! تعلیم، علم‌عضویات یا کسی اور چیز کے متعلق اسے کچھ معلوم نہیں — مجھے یقین ہے کہ اس نے جینیات کے بارے میں تو کچھ سنا بھی نہیں —— ذرا سوچو تو آج کے زمانے میں آدمی اس سے نابلد ہو!،، (یودوکسیا نے اپنے دونوں ھاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے کہا —) ''اوہ، یلی‌سیوچ نے اس موضوع پر کیا شاندار مضمون لکھا ہے! وہ بڑی لاجواب ذہانت اور صلاحیت کا آدمی ہے — وہ شریف آدمی!،، (یودوکسیا ہمیشہ صرف ''آدمی،، کے بجائے ''شریف آدمی،، بولتی تھی —) ''بازاروف، تم میرے پاس صوفے پر بیٹھو — شائد تمہیں معلوم نہ ہو کہ تم سے میں بہت ڈرتی ہوں...،،

''وہ کیوں —— اگر مجھے پوچھنے کی اجازت ہو؟،،

''تم ایک خطرناک آدمی ہو: تم اتنے نکتہ‌چیں جو ہو۔ خدا کی پناہ! واقعی ایک گنوار زمیندارن کی طرح میرا بات کرنا بڑی مضحکہ خیز بات ہے۔لیکن میں ایک زمیندارن تو ہوں ہی۔ میں خود اپنی جاگیر کا انتظام کرتی ہوں اور کیا تم اس پر یقین کروگے کہ میرا پٹواری یروفی ایک شاندار آدمی ہے —— بالکل خضر کی طرح ۔ اس میں ایک فطری سادگی ہے! میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں بس گئی ہوں، اس ناقابل برداشت شہر میں، کیوں ہے نا؟ اور کوئی چارہ نہیں ۔،،

''یہ بھی ویسا ہی شہر ہے جیسے اور سب شہر ہوتے ہیں،، بازاروف نے اطمینان سے کہا ۔

''ایسی چھوٹی چھوٹی دلچسپیاں —— یہی تو اس کی بدترین خرابی ہے! میں جاڑا ماسکو میں کاٹا کرتی تھی... لیکن اب میرے شوہر موسیو کوکشین نے وہاں اپنا گھر جما لیا ہے۔ اور پھر ماسکو بھی وہ نہیں رہا ۔ میرا ارادہ پردیس جانے کا ہے۔ پچھلے سال میں جاتے جاتے رہ گئی ۔،،

''یقینی پیرس جانے کا ارادہ ہوگا، ایں؟،،

''پیرس اور ہیڈلبرگ ۔،،

''ہیڈلبرگ کیوں؟،،

''اوہ، بونزن (۸) جو وہاں ہے!،،

اس پر بازاروف بالکل چکرا کر رہ گیا ۔

'' Pierre ساپوژنیکوف —— کیا تم اس کو جانتے ہو؟،،

''نہیں میں نہیں جانتا ۔،،

''اوہ، میں کہتی ہوں پیئر ساپوژنیکوف —— وہ ہمیشہ لیدیا خوستاتووا کے یہاں ملتا ہے۔،،

''میں اس کو بھی نہیں جانتا ۔،،

''خیر ساپوژنیکوف نے میرا ساتھ دینے کی تجویز پیش کی — خدا کا شکر ہے کہ میں آزاد ہوں، میرے بچے نہیں ہیں — کیا کہا میں نے؟ —— خدا کا شکر ہے ! لیکن دو بارہ سوچنے پر —— کوئی پروا نہیں — ''

یودوکسیا نے دھوئیں سے رنگی ہوئی انگلیوں سے ایک سگریٹ لپیٹی، زبان سے بھگو کر چپکائی اور سلگا لی — خادمہ ایک طشت ہاتھہ میں لئے اندر آئی —

''اوہ لو کھانا آ گیا! کیا پہلے چٹ پٹی چیزیں کھاؤگے؟ وکتر تم بوتل کا کاگ اڑاؤ —— یہ تمہارا میدان ہے — ''

''ہاں ہے تو سہی'' ستنی کوف بڑبڑایا اور پھر اس کے منہ سے وہی چچیاتا ہوا قہقہہ نکلا —

''کیا یہاں کچھہ خوبصورت عورتیں ہیں؟'' بازاروف نے تیسرا جام خالی کرتے ہوئے کہا —

''ہاں ہیں'' یودوکسیا نے جواب دیا ''لیکن ان سب کی کھوپڑیاں ایسی خالی ہیں کہ بس مت پوچھو — Mon amie * اودینتسووا ہی کو لے لو، مثال کے طور پر... وہ دیکھنے میں کوئی ایسی بری نہیں — یہ افسوس کی بات ہے کہ اس کا نام کچھہ... لیکن یہ کوئی ایسی اہم بات نہیں —— بات یہ ہے کہ اس کی نظر وسیع نہیں، وہ کوئی آزاد رائے نہیں رکھتی... کچھہ بھی نہیں —— بس یہ ہے حال — ہماری تعلیم کا سارا نظام بدلنا چاہئے — میں اس کے بارے میں سوچتی رہی ہوں: ہماری عورتوں کی تعلیم وتربیت بہت بری ہوئی ہے — ''

''اس کا کوئی علاج نہیں'' ستنی کوف نے بیچ میں کہا ''وہ

---

* میری دوست —

حقارت و نفرت کی مستحق ہیں، اور میرے دل میں ان کے بارے میں بس یہی ایک احساس ہے — ایک بھرپور نفرت اور حقارت!،، (نفرت و حقارت محسوس کرنا اور اس کا اظہار کرنا ستنی کوف کے لئے بڑی راحت کا سامان تھا اور وہ اس میں کھل کھیلتا تھا — خاص طور پر وہ اپنا سارا بخار عورتوں پر اتارتا تھا اور اس وقت اسے ذرا شبہہ بھی نہ ہوتا کہ صرف چند ماہ بعد وہ خود اپنی بیوی کے سامنے ماتھا رگڑتا نظر آئیگا اور وہ بھی صرف اس بنا پر کہ وہ ایک شہزادی تھی — شہزادی دوردولیوسووا —) ''ان میں سے ایک کی بھی سمجھ میں ہماری بات نہیں آ سکتی — ان میں سے ایک بھی ہمارے جیسے گمبھیر لوگوں کی توجہ کے قابل نہیں — ان کی طرف توجہ کرنا اپنا وقت ضائع کرنا ہے!،،

''لیکن ہماری باتوں کا ان کی سمجھ میں آنا بالکل ضروری نہیں،، بازاروف بولا —

''تم کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہو؟،، یودوکسیا بیچ میں ٹپکی —

''خوبصورت عورتوں کے بارے میں —،،

''کیا؟ تو کیا تم سب بھی پرودون کی ذہنیت کے لوگ ہو؟،،

بازاروف تیوریاں چڑھاتے ہوئے تن کر بیٹھ گیا —

''میں کسی کی ذہنیت کا آدمی نہیں ہوں — میں خود اپنا دماغ رکھتا ہوں —،،

''سند قسم کے لوگ جائیں جہنم میں!،، ستنی کوف اس موقع کا خیرمقدم کرتے ہوئے چلایا کہ اسے ایک ایسے شخص کے سامنے زوردار بات کہنے کا موقع ملا جس کا وہ چیلا بنا ہوا تھا —

''لیکن میکالے بھی...،، کوکشینا نے کہنا شروع کیا —

''میکالے بھی جائے جہنم میں!،، ستنی کوف چیخا — ''کیا تم ان پیٹی کوٹوں کی طرف‌داری کر رہی ہو؟،،

''پیٹی کوٹوں کی نہیں، بلکه عورتوں کے حقوق کی، جن کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا میں نے بیڑا اٹھایا ہے —،،

''ہٹ — جہنم میں!،، ستنی کوف اس پر رک گیا — ''میں اس سے اختلاف نہیں کرتا،، وہ بڑبڑایا —

''نہیں، میں دیکھه سکتی ہوں که تم ایک سلاف پرست (۹) ہو!،،

''نہیں میں سلاف‌پرست نہیں ہوں، اگرچه، بیشک...،،

''نہیں! نہیں! نہیں! تم سلاف پرست ہو— تم 'دوموستروئی' (۱۰) کے حامی ہو— بس ایک چابک کی کسر ہے!،،

''چابک بری چیز نہیں،، بازاروف نے کہا ''لیکن ہم آخری قطرہ تک پی چکے ہیں —،،

''کاہے کا آخری قطرہ؟،، یودوکسیا نے پوچھا —

''شمپین کا، میری پیاری افدوتیا نیکی‌تیشنا، شمپین کا — تمہارے خون کا نہیں —،،

''جب عورتوں پر حمله کیا جائے تو میں اسے برداشت نہیں کر سکتی،، یودوکسیا نے اپنی بڑ جاری رکھی — ''یه حد ہے، حد ہے— ان پر حمله کرنے کے بجائے اگر تم میشلے کی کتاب ''دے لامور،، پڑھو تو بہتر ہوگا لاجواب ہے! حضرات آئیے ہم اب محبت کے بارے میں باتیں کریں،، یودوکسیا نے صوفے کے شکن‌آلود گدے پر آہسته آہسته اپنا ہاتھه گراتے ہوئے کہا —

یکایک سناٹا چھا گیا —

''نہیں محبت کے بارے میں کیوں بات کی جائے،، بازاروف نے

کہا – ''تم نے ابھی ابھی اودینتسووا کا ذکر کیا تھا — شائد یہی نام بتایا تھا تم نے؟ کون ھیں یہ خاتون؟،،

''اوہ بڑی من موھنی ھے وہ! بڑی پیاری!،، ستنی کوف چچیایا – ''میں تم کو اس سے ملاؤنگا – بڑی ھوشیار لڑکی ھے، بے حد مالدار اور بیوہ – بدقسمتی سے ذھنی طور پر وہ اب تک ابھر نہیں سکی ھے – اسے ھماری یودوکسیا سے اور گہرے طور پر مانوس ھونا چاھئے – یہ رہا تمہاری صحت کا جام یودوکسیا! آؤ ھم جام سے جام ٹکرائیں – «Et toc, et toc, et tin-tin-tin! Et toc, et toc, et tin-tin-tin!! ».

''وکتر تم ھمیشہ من چلی باتیں کرتے ھو –،،

کھانے کا سلسلہ کافی لمبا کھنچا – شمپین کی پہلی بوتل کے بعد دوسری بوتل آئی – اس کے بعد تیسری اور پھر چوتھی... یودوکسیا بے تکان بولتی رھی – وہ جو کچھہ کہتی ستنی کوف دوھراتا رھا – وہ شادی کے بارے میں بہت کچھہ بولتے رھے — آیا یہ ایک میلان ھے یا ذ،، اور آیا لوگ ایک ھی جیسے پیدا ھوتے ھیں یا نہیں اور انفرادیت کیا ھے – آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ یودوکسیا کا چہرہ شراب کی گرمی سے تمتما اٹھا اور وہ چپٹے ناخنوں والی انگلیوں کی ضرب سے ایک بےسرے پیانو کی پتیاں دبانے اور بھرائی ھوئی آواز میں گانے لگی – پہلے تو اس نے خانہ بدوشوں کے گیت گائے اور پھر سیمور شیف کا گیت ''شہر گرانادا سو رہا ھے،، – اس اثنا میں ستنی کوف اپنے سر پر ایک رومال لپیٹتا اور یہ بول گنگناتا رہا:

''اے میری جان، اپنے ھونٹوں
کو میرے ھونٹوں پر رکھہ کر
ایک نشِ بجاں مہر ثبت کر دے،،

اس نے ایک هجر میں تڑپتے هوئے عاشق کی نقل کی۔
ارکادی اس سے آگے برداشت نه کر سکا۔
''حضرات یه تو اب کچھه پاگل خانه سا بنتا نظر آتا ہے،،
اس نے بلند آواز میں کہا۔
بازاروف کسی اور چیز سے زیاده شمپین میں مگن هونے کی وجه سے کبھی کبھار ایک دو طنزیه فقره چست کرتا رها تھا — اس نے فوراً جماهی لی، اٹھا اور میزبان سے رخصت هوئے بغیر کمرے سے نکل گیا اور اس کے پیچھے پیچھے ارکادی بھی چل دیا — ستنی کوف ان کے پیچھے تڑپ کر بھاگا —
''اچھا بتاؤ، کیا کہتے هو تم، کیا خیال ہے تمہارا؟،، وہ ایک طرف سے دوسری طرف پھدکتے هوئے بولا — ''کہا نه تھا میں نے؟ لاجواب عورت ہے! اگر ایسی اور عورتیں ملیں تو همارے لئے بڑا اچھا هو — وه ایک طرح سے اخلاقی صحت کی انوکھی مثال ہے —،،
''اور کیا تیرے باپ کی وه دوکان بھی اخلاقی راست روی کا نمونه ہے؟،، بازاروف نے شراب خانے کی طرف اشاره کرتے هوئے پوچھا جس کے پاس سے وه گزر رہے تھے —
ستنی کوف پر پھر چچیاتے هوئے قهقهے کا دوره پڑ گیا — اسے شرمناک حد تک اپنے باپ کے پیشے کا احساس تھا اور اسے یقین نه تھا که وه بازاروف کی اچانک بے تکلفی پر بغلیں بجائے یا منه بنائے —

۱٤

چند دن بعد گورنر کے گھر پر رقص کی محفل جمی — کولیازین ''اس دن کا سچا هیرو،، تھا — طبقۂ شرفا کے سرداز نے هر شخص پر یه واضح کر دیا که وه محض اسی کے اعزاز میں باهر

نکلا ہے اور گورنر محفل رقص میں بھی ،یا جب وہ بالکل ساکت و جامد کھڑا ہوتا، تو اس وقت بھی ''حکم صادر کرنے کا،، بہانہ ڈھونڈتا رہتا — کولیازین کی زندہ‌دلی اس کے پروقار چہرے پر خوب پھب رہی تھی — وہ ہر شخص کو دیکھ کر دمک اٹھتا، بعض کو دیکھ کر اس کی دمک میں بیزاری کی پرچھائیں شامل ہو جاتی اور بعض کو دیکھ کر اس دمک میں احترام کی جھلک پیدا ہو جاتی — خواتین کے ساتھ وہ «en vrai chevalier français»* کے انداز سے پیش آتا اور مستقل، خوش دلی کے ساتھ، کھل کر ہنستا چلا جاتا جو ایک مدبر کے شایان شان ہے — اس نے ارکادی کی پیٹھ تھپتھپائی اور زور سے اسے ''میرے پیارے بھتیجے،، کہہ کر مخاطب کیا تاکہ سب سن لیں — بازاروف ایک پرانے ڈریس سوٹ میں آیا تھا — کولیازین نے ایک اچٹتی ہوئی سی، کھوئی کھوئی مگر کچھ دلچسپی اور کچھ رحم بھری نظر سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر ایک مبہم مگر خوش‌خلقی بھری بڑبڑاہٹ ابھری جو کچھ یوں سنائی دی ''میں،، اور ''بہت بہت،، — اس نے ستنی‌کوف کی طرف انگلی اٹھائی اور اس کو دیکھ کر مسکرایا بھی اگرچہ ابکے اس کا سر دوسری طرف مڑ گیا تھا — ہاں کوکشینا کو دیکھ کر، جو وہاں بغیر بنیاں کے آ گئی تھی اور میلے دستانے پہنے ہوئے تھی (اس نے اپنے بالوں میں جنت کی چڑیا لگا رکھی تھی)، وہ بڑبڑایا «enchanté»** —

جگہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی اور ناچنے کے لئے بہت سے بانکے جوان موجود تھے — شہری لوگ تو زیادہ‌تر دیوار کے ساتھ

---

* سچے فرانسیسی سورما —

** جچ رہی ہے —

ساتھ پھولوں کے گملوں کی طرح کھڑے تھے لیکن فوجی لوگ پورے جوش و گرمی سے ناچ رہے تھے ــــ خاص طور پر ان میں سے ایک، جس نے پیرس میں چھ ہفتے بتائے تھے اور وہاں چند چلتے پھرتے کلمے اور فقرے سیکھ لئے تھے مثلاً «Zut»، «Ah fichtrrre»' «pst, pst, mon bibi»، وغیرہ ــ وہ ان کا تلفظ بہترین انداز سے پیرس والوں کی چاشنی کے ساتھ کرتا تھا ــ پھر بھی جب وہ «si j'avais» کہنا چاہتا تو کہتا «si j'aurais»ــ وہ «absolument» کا لفظ ''یقینی،، کے مفہوم میں استعمال کرتا ــ مختصر یہ کہ وہ روسیوں کی بگاڑی ہوئی ایسی فرانسیسی بول رہا تھا جس پر فرانس کے لوگ اس وقت خوب محظوظ ہوتے ہیں جب وہ ہمارے ہم وطنوں کو یہ یقین دلانے پر مجبور نہیں ہوتے کہ لو روسی تو ہماری زبان بالکل فرشتوں کی طرح فرفر بولتے ہیں، «comme des anges» ــ

جیسا کہ ہمیں معلوم ہے ارکادی اچھا رقاص نہ تھا اور بازاروف تو ناچنا جانتا ہی نہ تھا ــ وہ دونوں کونے میں بیٹھ گئے جہاں ستنی کوف بھی آن ملا ــ چہرے پر ایک حقارت آمیز تنفر کی کیفیت پیدا کئے ہوئے اور طنزیہ فقرے چست کرتے ہوئے وہ کمروں میں چاروں طرف گھور رہا تھا ــ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوب لطف لے رہا ہے ــ دفعتاً اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ ارکادی کی طرف مڑتے ہوئے مجرمانہ جھنجھلاہٹ کے ساتھ بڑبڑایا ''اودینتسووا بھی آئی ہے ــ،،

ارکادی مڑا اور اس نے کالے گاؤن میں ایک سروقد عورت کو دیکھا جو ہال کے دروازے پر کھڑی تھی ــ وہ اس کے قد و قامت کے شان و شکوہ پر حیران رہ گیا ــ اس کی ننگی بانہیں بڑی نزاکت سے اس کے دلکش اور کومل جسم کے پہلوؤں میں لٹک

رهی تھیں۔ فوکسیہ کے سرخ پھولوں بھری ایک ننھی سی ٹہنی بڑی خوبصورتی سے اس کے چمکتے ہوئے بالوں میں لگے ہوئے گول شانوں پر لٹک رہے تھے۔ محرابی بھووں کی چھاؤں میں دو روشن آنکھیں بڑی ذہانت اور نرمی سے جھانک رہی تھیں —— ہاں نرمی کے ساتھہ، اداسی کے ساتھہ نہیں —— اور اس کے ہونٹوں پر کیسی برائے نام مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ اس کے چہرے سے ایک نرم اور لطیف قوت کی روشنی پھوٹتی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

''کیا تم اسے جانتے ہو؟'' ارکادی نے ستنی کوف سے پوچھا۔

''اچھی طرح۔ کیا تم تعارف چاہتے ہو؟''

''ہاں مجھے اعتراض نہیں... اس ناچ کے بعد۔''

بازاروف کی نظریں بھی اودینتسووا پر جم گئیں۔

''وہ کون ہے؟'' اس نے پوچھا۔ ''وہ کچھہ انوکھی چیز نظر آتی ہے۔''

ناچ کے ختم ہونے کے بعد ستنی کوف ارکادی کو اودینتسووا کے پاس لے گیا۔ لیکن قلعی کھل گئی کہ اودینتسووا سے اس کی جان پہچان بس واجبی واجبی سی تھی۔ اس کی بات کے انداز میں ایک بے ربطی سی تھی۔ اودینتسووا نے اس کو حیران بھری نظروں سے دیکھا۔ لیکن اس نے جب ارکادی کا نام سنا تو اس کے چہرے پر گہری دلچسپی کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس نے پوچھا کہ تم نکولائی پترووچ کے صاحبزادے تو نہیں؟

''ہاں میں انہی کا لڑکا ہوں۔''

''میں دو بار تمہارے ابا سے مل چکی ہوں اور ان کے بارے میں بہت کچھہ سن چکی ہوں'' اس نے اپنی بات کا سلسلہ جاری رکھا۔ ''تم سے مل کر بڑی خوشی ہوئی۔''

ایک فوجی افسر اسی لمحے اودینتسووا کی طرف لپکا اور اس سے ناچنے کی درخواست کی۔ اس نے حامی بھر لی۔

''کیا آپ ناچتی ھیں؟،، ارکادی نے پوچھا —

''ھاں — آپ کو یہ خیال کیسے ھوا کہ میں نہیں ناچتی — کیا میں اتنی بوڑھی نظر آتی ھوں؟،،

''اوہ، نہیں واقعی... لیکن، تو پھر اس صورت میں آپ میرے ساتھہ مزورکا ناچینگی؟،،

اودینتسووا پیار سے مسکرائی —

''بہت اچھا،، اس نے کہا اور ارکادی کو اس نظر سے دیکھا جو سرپرستانہ نظر تو نہیں تھی، مگر یہ وہ نظر ضرور تھی جس سے بیاھی بہنیں اپنے بہت کمسن بھائیوں کو دیکھتی ھیں —

اودینتسووا ارکادی سے بہت زیادہ بڑی نہ تھی —— وہ انتیس برس کی تھی — لیکن اس کی موجودگی میں ارکادی نے خود کو اسکول کے لڑکے کی طرح محسوس کیا جیسے ان کی عمروں کا فرق کہیں زیادہ ھو — ماتوی ایلیچ اس کے پاس بڑی شان سے آیا اور اس سے دودھہ شہد جیسی باتیں کرنے لگا — ارکادی پیچھے کھسک گیا لیکن اس کی آنکھیں برابر اودینتسووا پر جمی رھیں اور وہ برابر پورے ناچ کے دوران میں اس کا پیچھا کرتا رھا — وہ اپنے سنگی سے اسی بیساختگی سے باتیں کر رھی تھی جس بیساختگی سے اس نے مدبر ماتوی ایلیچ سے بات‌چیت کی تھی — وہ ھولے ھولے اپنا سر ھلاتی اور آنکھیں پھیرتی — ایک دو بار تو وہ نرمی سے ھنسی بھی — زیادہ تر روسی ناکوں کی طرح، اس کی ناک ذرا موٹی تھی اور اس کے چہرے کا رنگ بالکل کھلتا ھوا اور صاف نہ تھا — پھر بھی ارکادی نے فیصلہ کیا کہ وہ اس سے پہلے اتنی زیادہ دل‌ربا عورت سے نہیں ملا تھا — اس کی آواز کا ترنم اس کے کانوں میں گونجتا رھا — اس کے گاؤن کے بل ایک خاص انداز سے لٹک رھے تھے — یہ دوسری عورتوں کے گاؤنوں کے بل کی طرح نہ تھے — ان میں زیادہ نزاکت اور پھیلاؤ تھا اور اس کی حرکات و سکنات پرآھنگ اور بےساختہ تھیں —

جب مزورکا کی دھنیں لہرائیں تو ارکادی پر سراسیمگی کا احساس چھا گیا — وہ خاتون کے پاس بیٹھہ گیا اور بات چیت کی کوشش کی — لیکن اس کی زبان پر تالا پڑا ہوا تھا اور وہ محض اپنے بالوں کو سہلا کر رہ گیا — لیکن اس کی سراسیمگی اور ہیجانی کیفیت زیادہ دیر تک باقی نہیں رہی — اودینتسووا کے سکون نے اس پر اپنا جادو کیا — پندرہ منٹ کے اندر اندر وہ اس سے اپنے باپ، اپنے چچا، سنٹ پٹرس برگ اور گاؤں کی زندگی کے بارے میں باتیں کر رہا تھا — اودینتسووا خوش اخلاقی اور ہمدردی سے اس کی باتیں سنتی رہی اور اپنے پنکھے کو ہولے ہولے کھولتی اور بند کرتی رہی — اس کی بات کا سلسلہ بار بار اس وجہ سے ٹوٹ جاتا کہ لوگ آتے اور اودینتسووا کو ناچنے کی دعوت دیتے — اور دوسروں کے علاوہ ستنی کوف نے دو بار اس کو مدعو کیا — وہ ناچ کر واپس اپنی جگہ پر آتی، اپنا پنکھا اٹھا لیتی، اور اس کے سینے سے تیز تیز سانسوں کا کوئی نشان نہ ملتا اور ارکادی دو بارہ بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیتا اور اس کی قربت، اس سے بات چیت کرنے کے احساس سے، اس کی آنکھوں میں جھانکنے، اس کی خوبصورت پیشانی کو گھورنے اور اس کے سنجیدہ اور ذہین چہرے کی تمام کوملتا اور رعنائی کے احساس سے اس کا دل سر شار ہو جاتا — وہ خود بہت کم بولتی مگر اس کی باتوں سے صاف جھلکتا کہ اس نے دنیا دیکھی ہے — اس کی بعض باتوں سے ارکادی نے اندازہ لگایا کہ اس جوان عورت نے بہت کچھہ دیکھا اور بہت کچھہ سوچا ہے...

”تمہارے ساتھہ کون کھڑا تھا“، اس نے پوچھا ”جب مسٹر ستنی کوف تمہیں میرے پاس لائے؟“

”کیا آپ نے اس کو دیکھا؟“ ارکادی نے پوچھا — ”اس کا چہرہ دلکش ہے، ہے نا؟ اس کا نام بازاروف ہے — وہ میرا دوست ہے —“

اور ارکادی نے ''اپنے دوست،، کا قصیدہ پڑھنا شروع کر دیا —
اس نے دوست کے بارے میں اتنی تفصیل اور جوش و خروش سے گہرافشانی شروع کر دی کہ اودینتسووا نے مڑ کر غور سے اس کا جائزہ لیا — مزورکا ختم ہونے کو آیا — ارکادی کو اپنے ساتھی سے بچھڑنے کا افسوس ہوا — اس نے کتنا خوشگوار وقت گزارا تھا اس کے ساتھہ! درست کہ اس پورے وقت میں اس نے محسوس کیا تھا کہ اودینتسووا اس کے ساتھہ محض کرم فرمائی کے جذبے سے پیش آ رہی ہے—— ایک ایسا جذبہ جس کے لئے اسے شکر گزار ہونا چاہئے... لیکن نوجوانوں کے دل ایسے احساسات سے دکھی نہیں ہوتے —

موسیقی تھم گئی —

«Mersi» اودینتسووا نے اٹھتے ہوئے کہا — ''تم نے آنے اور مجھہ سے ملنے کا وعدہ کیا ہے—— اپنے دوست کو بھی ساتھہ لانا — میں ایسے آدمی سے ملنا چاہتی ہوں جو اتنا دلیر ہے، جو کسی چیز پر یقین نہیں رکھتا — ،،

گورنر اودینتسووا کے پاس آیا اور کہا کہ کھانا تیار ہے اور مصروفیت کی شان پیدا کرتے ہوئے اسے اپنے بازو کا سہارا دیا — وہاں سے چلتے ہوئے اس نے اپنا سر گھما کر ارکادی کو الوداعی مسکراہٹ کے ساتھہ دیکھا اور سر ہلایا — اس نے جھک کر الوداع کہا اور اس کے دور ہوتے ہوئے پیکر کو گھورتا رہا (سیاہ ریشم کے چست لباس میں ایک سرمئی چمک تھی، اس کا جسم کتنا سڈول اور دلکش معلوم ہوتا تھا!) اور اس نے دل میں سوچا: ''وہ میرے وجود سے ابھی سے غافل ہو چکی ہے،، اور تسلیم و رضا کے احساس نے اسے آ دبوچا...

''خوب؟،، جیسے ہی ارکادی کونے میں بازاروف کے پاس پہنچا اس نے پوچھا ''کہو اچھا وقت گزرا؟ ایک صاحب ابھی ابھی

مجھه سے فرما رہے تھے کہ یہ خاتون... اوہ، ہو، ہو! اگرچہ وہ صاحب بھی مجھے نرے احمق نظر آئے — کیا خیال ہے تمہارا... کیا وہ واقعی اوہ، ہو ہو ہے؟،،

''میں یہ تعریف پوری طرح سمجھه نہیں سکا،، ارکادی نے جواب دیا —

''لو اور لو! تم بڑے بھولے ہو!،،

''اچھا تو پھر میں تمہارے ان صاحب کو نہیں سمجھه سکتا — اس میں شک نہیں کہ اودینتسووا بڑی دلکش ہے، لیکن وہ اتنی ٹھنڈی ہے، اتنا لئے دئے کہ...،،

''پھر بھی، تم جانتے ہو — پر سکون پانی کی تہہ میں بھی طوفان پلتے ہیں!،، بازاروف نے کہا ''تم کہتے ہو وہ بہت ہی سرد مہر ہے — یہی اس کی سب سے بڑی خوبی ہے — تم آئس کریم کے بہت شوقین ہو، ہو نا؟،،

''شائد،، ارکادی بڑبڑایا ''میں اس کا فیصلہ نہیں کر سکتا — وہ تم سے ملنا چاہتی ہے — اس نے مجھے بلایا ہے — اور تم کو ساتھه لانے کے لئے کہا ہے —،،

''میں تصور کر سکتا ہوں کہ تم نے میری کیا تصویر کھینچی ہوگی! گرچہ تم نے ٹھیک ہی کیا! لے چلو مجھے — چاہے وہ جیسی بھی ہو، ایک صوبائی شیرنی یا کوکشینا کے ڈھب کی آزادی پسند — البتہ اس کے شانے خوب ہیں — ایسے شانوں پر ایک زمانے سے نظر جمانے کا موقع نہیں ملا تھا —،،

بازاروف کی سنک بھری بہکی بہکی باتیں ارکادی کو کھلیں لیکن — جیسا اکثر ہوتا ہے — اس نے اپنے دوست کو اس سے بالکل مختلف چیز کے لئے، جو واقعی اسے بری معلوم ہوئی تھی، بہت ہی برا بھلا کہا...

''تم عورتوں کی آزادخیالی کو کیوں تسلیم نہیں کرتے؟،،
اس نے زیرلب کہا —

''اس لئے، میرے پیارے دوست کہ جہاں تک میں دیکھہ سکتا ہوں محض بد صورت عورتیں ہی آزاد خیالی کا راگ الاپتی ہیں — ،،

اس پر ان کی گفتگو کی تان ٹوٹ گئی — کھانے کے فوراً بعد دونوں نوجوان وہاں سے چل دئے — کوکشینا نے ان کو دیکھہ کر گھبراہٹ اور کدورت بھرا معنی‌خیز قہقہہ لگایا — اس کی خودی کو اس واقعہ سے بڑا صدمہ پہنچا تھا کہ دونوں میں سے کسی نے اس کی طرف توجہ نہ کی — ناچ کی محفل سے وہ سب سے آخر میں نکلی — صبح کو تین بجے کے بعد وہ ستنی‌کوف کے ساتھہ پیرس والوں کے انداز میں پولکامزورکا ناچی اور اس جلوے کے ساتھہ گورنر کی شاندار محفل‌رقص کا خاتمہ ہوا —

۱۵

''دیکھنا ہے یہ عورت کس بھانت کی چیڑیا نکلتی ہے،، اگلے دن ہوٹل کے زینے پر چڑھتے ہوئے جہاں اودینتسووا ٹھہری ہوئی تھی، بازاروف نے ارکادی سے کہا — ''کوئی معشوق ہے اس پردہ‌زنگاری میں — ،،

''میں تم پر حیران ہوں!،، ارکادی چلایا — ''کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ تم، بازاروف، اتنے تنگ‌نظر ہو، کیا تم اس پر یقین کرتے ہو...،،

''اتنے بیوقوف نہ بنو!،، بازاروف نے بےپروائی سے کہا — ''تمہیں اتنا معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہمارے کہنے کا محض ایک

انداز ہے ۔۔۔ یعنی ہاں سب ٹھیک ٹھاک ہے ۔ آج تم خود ہی مجھے بتا رہے تھے کہ اس کی شادی عجیب وغریب حالات میں ہوئی، گرچہ میری نظر میں تو ایک دولت مند آدمی سے شادی کرنا کوئی ایسی عجیب بات نہیں بلکہ عین عقل کی بات ہے ۔ میں شہر کی افواہوں پر کان نہیں دھرتا ۔ لیکن مجھے یہ سوچنے کا شوق ہے ۔۔۔ بقول روشن خیال گورنر ۔۔۔ دال میں کچھ کالا ہے ۔،،

ارکادی نے کچھ نہ کہا اور دروازے پر دستک دی ۔ ایک نوجوان وردی پوش ملازم ان کو ایک بڑے کمرے میں لے گیا جو تمام روسی ہوٹلوں کے کمروں کی طرح بدمذاقی سے آراستہ تھا لیکن تھا پھولوں سے بھرا ہوا ۔ اودینتسووا خود جلد ہی آ گئی ۔ وہ صبح کا سادہ لباس پہنے ہوئے تھی ۔ موسم بہار کے سورج کی روشنی میں وہ اور بھی جوان نظر آئی ۔ ارکادی نے بازاروف کا تعارف کرایا اور اس نے تعجب کے ساتھ محسوس کیا کہ بازاروف کچھ گھبرایا گھبرایا سا نظر آ رہا ہے ۔ لیکن اودینتسووا اسی بیساختگی اور سکون سے پیش آ رہی تھی جیسی پچھلی رات نظر آئی تھی ۔ بازاروف کو اپنی گھبراہٹ کے احساس سے بڑی جھنجھلاہٹ ہوئی ۔ ،،کیا تم کبھی یوں بوکھلائے تھے! ایک پیٹی کوٹ سے سہم کر رہ گئے!،، اس نے دل ہی دل میں سوچا اور سِتنی کوف کی طرح کرسی پر دراز ہو گیا اور ضرورت سے زیادہ بےپروائی کا انداز اختیار کر کے بولنا شروع کر دیا ۔ اس دوران میں اودینتسووا اپنی دھلی ہوئی صاف شفاف آنکھوں سے اس کا جائزہ لیتی رہی ۔

انا سرگئی‌ونا ایک بدنام چھیلا، ہنگامہ باز اور جواری سرگئی نکولائی‌وچ لوکتیف کی بیٹی تھی ۔ اس کے باپ نے، کوئی پندرہ برس تک سنٹ پٹرس‌برگ اور ماسکو میں خوب روپیہ بٹورنے کے بعد، اپنا روپیہ جوا کھیل کر لٹا دیا اور آخر میں گاؤں میں

پناہ لینے پر مجبور ہوا جہاں وہ جلد ہی چل بسا اور ایک بہت ہی چھوٹی سی جائداد اپنی دونوں بیٹیوں کے لئے چھوڑ گیا ـــــ انا کی عمر اس وقت بیس برس تھی اور کاتے رینا کی بارہ ــ ان کی ماں جو ایک غریب ڈیوک خاندان کی چشم و چراغ تھی سنٹ پٹرس برگ ہی میں سدھار گئی تھی جبکہ اس کے شوہر کی قسمت کا ستارا ابھی اوج پر تھا ــ باپ کی موت کے بعد انا کی حالت بڑی عجیب و غریب اور نازک تھی ــ اس نے سنٹ پٹرس برگ میں جو بہترین تعلیم حاصل کی تھی، اس نے اس کو گھر گرہستی اور جاگیر کی دیکھ بھال کا گر نہیں سکھایا تھا اور اس کو دیہاتی گمنامی میں رہ کر تمام فکر و تردد کا سامنا کرنے کا سلیقہ نہیں تھا ــ پورے قصبے میں ایک فرد سے بھی اس کی جان پہچان نہ تھی اور کوئی اسے صلاح مشورہ دینے والا نہ تھا ــ اس کے باپ نے اپنے پڑوسیوں کو کبھی پاس پھٹکنے نہ دیا تھا جن سے وہ نفرت کرتا تھا اور جو اس سے نفرت کرتے تھے ـــــ ہر آدمی اپنے اپنے نقطہ نظر سے اس سے بیزار تھا ــ لیکن اس نے ہوش وحواس نہ کھویا اور فوراً اپنی ماں کی بہن ـــــ شہزادی افدوتیا استیپانوونا کو اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دے دی ــ وہ تھی ایک بدمزاج نک چڑھی خرانٹ بڑھیا جس نے اپنی بھانجی کے گھر میں رہائش اختیار کرنے کے بعد تمام بہترین کمروں پر قبضہ جما لیا ــ وہ صبح سے شام تک بڑبڑاتی رہتی ــ وہ اپنے ایک خاص غلام کے بغیر کبھی باغ میں چہل قدمی کے لئے نہ نکلتی ــ غلام کیا وہ ایک مصاحب تھا جس کا منہ کڑوا کسیلا بنا رہتا ــ وہ ہمیشہ مٹر کی طرح سبز وردی چڑھائے رہتا جس میں نیلا جبہ لگا ہوا ہوتا اور ساتھ ہی سر پر تکونی ٹوپی ــ انا بڑے صبر سے اپنی خالہ کے تمام من موجی کچوکے سہتی اور دھیرے دھیرے اپنی بہن کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں لگی رہتی ــ ایسا معلوم ہوتا

تھا کہ اس نے اپنی پوری جوانی یونہی بیکار گنوا دینے کا خیال قبول کر لیا ہے... لیکن قسمت کو کوئی اور کھیل کھیلنا تھا — ایک شخص، اودینتسوف اس پر لٹو ہو گیا — وہ چھیالیس سال کا ایک بہت ہی مالدار آدمی تھا — وہ عجیب و غریب قنوطی اور مراقی مزاج کا آدمی تھا —— کافی ہٹا کٹا، بھاری بھر کم اور ترش رو — وہ نہ تو احمق تھا اور نہ بدنفس — وہ انا سرگئی‌ونا کے عشق میں گرفتار ہوا اور اس سے شادی کا ارادہ ظاہر کر دیا — وہ اس کی بیوی بننے پر رضامند ہو گئی — وہ انا کے ساتھہ کوئی چھہ برس رہا اور مرنے کے بعد اپنی ساری دولت اس کے لئے چھوڑ گیا — اس کے مرنے کے بعد انا سرگئی‌ونا کوئی ایک برس گاؤں میں رہی — اس کے بعد وہ اپنی بہن کے ساتھہ ملک سے باہر چلی گئی — لیکن وہ صرف جرمنی گئی — گھر کی یاد نے ستایا اور وہ اپنے محبوب نکولسکوئے لوٹ آئی —— جو شہر ن... سے صرف چالیس ورسٹ کی دوری پر تھا —— وہاں اس کا خوش نما آراستہ پیراستہ مکان تھا جس کے ساتھہ ایک خوبصورت باغ اور پود گھر تھا — جہاں اپنے آرام کا سوال ہوتا اودینتسوف مرحوم کنجوسی سے کام نہ لیتا تھا — انا سرگئی‌ونا شاذ و نادر ہی شہر میں نظر آتی — وہ وہاں عام طور پر کاروبار کے سلسلے میں جاتی تھی اور وہ بھی بہت ہی مختصر وقفے کے لئے — وہ صوبے میں اچھی نظر سے نہیں دیکھی جاتی تھی — اودینتسوف سے اس کی شادی نے کافی ہلچل پیدا کر دی تھی اور اس کے بارے میں بہت سی من گھڑت بے سروپا کہانیاں مشہور ہو گئی تھیں — مشہور تھا کہ وہ اپنے باپ کے دھندے میں ہاتھہ بٹاتی تھی اور اسے ایک بڑی رسوائی کو دبانے کے لئے پردیس جانا پڑا تھا — ''تم خود بھانپ لو!،، باتیں بنانے والے بپھر کر تان توڑتے — ''وہ گھاٹ گھاٹ کا پانی پی چکی ہے،، اس کے بارے

میں کہا جاتا — اور علاقے کے ایک مسخرے نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ ''نہ جانے کتنے دریا تیر کر پار کر چکی ہے ،،— کیچڑ اچھالنے والی ان ساری باتوں کی بھنک اس کے کانوں میں پڑتی — لیکن وہ ان کو نظرانداز کر جاتی — اس کا اپنا کردار تھا، آزاد اور پختہ —

اودینتسووا ھاتھہ باندھے، کرسی پر اڑ کر بیٹھی، بازاروف کی باتیں سنتی رہی — اپنی عادت کے خلاف وہ کچھہ زیادہ باتیں کر رہا تھا — وہ خاص طور پر دل بہلانےوالی باتیں کرنے کی کوشش کر رہا تھا — اس پر ارکادی کو اور بھی تعجب ہوا — بازاروف اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا نہیں وہ اس کا فیصلہ نہیں کر سکا — انا سرگئیونا کے دماغ میں جو کچھہ ہو رہا تھا اس کی کوئی جھلک اس کے چہرے پر نہیں تھی — وہ پرسکون تھی، اور خوش‌خلقی اور نزاکت‌ولطافت سے پیش آ رہی تھی — اس کی جادو بھری آنکھوں میں توجہ کی ضیا تھی لیکن یہ توجہ جذبات سے خالی تھی — شروع کے چند منٹ میں بازاروف کے خودسر انداز نے اس پر ناخوشگوار اثر ڈالا —— وہ اثر جو بد بو یا کان کے پردے پھاڑنے والی گونج کا ہوتا ہے — لیکن اس نے جلد ھی بھانپ لیا کہ وہ کچھہ بوکھلایا ہوا ہے —— یہ ایک ایسی بات تھی جس پر انا سرگئیونا کا دل خوش ہوا — وہ صرف اوچھےپن سے دامن بچاتی تھی اور بازاروف میں سب کچھہ سہی پر اوچھاپن نہ تھا — یہ ارکادی کے لئے اچنبھے میں ڈالنے والی باتوں سے بھرا ہوا دن تھا — اس کو توقع تھی کہ اودینتسووا جیسی ہوشیار عورت سے بازاروف اپنے عقیدوں اور خیالات کے بارے میں باتیں کریگا — واقعی، اودینتسووا نے خود ایک ایسے شخص سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تھی ''جو کسی چیز پر بھی یقین نہ رکھنے کی ہمت رکھتا تھا — ،، اس کے

بر عکس بازاروف طب، ہومیوپتھی اور نباتات پر گہرافشانی کر رہا تھا — لگتا تھا کہ اودینتسووا نے گوشہ نشینی کی زندگی میں اپنا وقت برباد نہیں کیا تھا — اس نے بعض اچھی کتابیں پڑھی تھیں اور اس کی روسی لاجواب تھی — اس نے بات‌چیت کا رخ موسیقی کی طرف پھیر دیا اور جب اس نے محسوس کیا کہ بازاروف کو آرٹ پسند نہیں تو اس نے چپکے سے دوبارہ بات‌چیت کا رخ علم‌نباتات کی طرف موڑ دیا — حالانکہ ارکادی نے اس اثنا میں لوک سنگیت کے حسن و خوبی پر بحث شروع کر دی تھی — اودینتسووا اب تک اس سے چھوٹے بھائی کا سا سلوک کر رہی تھی — ایسا لگتا تھا جیسے وہ صرف اس کی نیک مزاجی اور جوانی کے الہڑپن کو سراہ رہی ہو اور بس — یہ بات چیت پرسکون انداز میں مختلف موضوعات پر پورے جوش و خروش کے ساتھ کوئی تین گھنٹے جاری رہی —

آخر ہمارے دوست اٹھ کھڑے ہوئے اور رخصت چاہی — انا سرگئی‌ونا نے ان کو لطف و عنائت کی نظر سے دیکھا اور ان دونوں کی طرف اپنا خوبصورت سفید ہاتھ بڑھایا — وہ ایک لمحے کو سوچتی رہی اور پھر لرزتی ہوئی شیریں مسکراہٹ کے ساتھ بولی :

''جناب اگر آپ لوگوں کو ہمارے ہاں اکتا جانے کا ڈر نہ ہو تو آئیے اور مجھ سے نکولسکوئے میں ملئے — ''

''اوہ، میں کہتا ہوں، انا سرگئی‌ونا'' ارکادی چلایا ''میں اسے سب سے بڑی مسرت تصور کرونگا...''

''اور آپ موسیو بازاروف؟''

بازاروف جھکا—— اور ارکادی کو آخری حیرانی یہ دیکھ کر ہوئی کہ اس کے دوست کا منہ لال بھبھوکا ہوا جا رہا تھا —

''خیر'' اس نے سڑک پر اس سے کہا ''کیا. تم اب تک سمجھتے ہو کہ وہ' اوہ، ہو، ہو، ہے؟''

''میں نہیں جانتا کہ اسے کیا سمجھوں! وہ تو سرتاپا برف کی سل ھے!،، بازاروف نے جواب دیا اور کچھہ رک کر بولا ''اوہ ملکہ عالم ـــــ ضرورت اس کی ھے کہ اس کے پیچھے ایک لمبا دامن گھسٹتا چلے اور سر پر ایک تاج ھو ــ،،

''ھماری ملکائیں روسی اس طرح نہیں بولتیں،، ارکادی بولا ــ

''اس نے زندگی کا سرد گرم دیکھا ھے، اس نے ھماری روٹی چکھی ھے ــ،،

''چاھے جو کہو ھے بڑی پیاری،، ارکادی بولا ــ

''شاندار جسم ھے!،، بازاروف نے کہا ''عضویات کے تجربے کے لئے وہ لبارٹری کی میز پر کتنا جچیگی ــ،،

''بند کرو، یوگینی، خدا کے لئے! جانتے ھو ھر چیز کی ایک حد ھوتی ھے ــ،،

''گھبراؤ مت، میرے زن‌مرید دوست ــ لیکن ھے وہ لاجواب ــ جانا چاھئے اور اس سے ملنا چاھئے ــ،،

''کب؟،،

''پرسوں کیوں نہ چلا جائے، ایں؟ یہاں پڑے رھنے کا کیا فائدہ؟ کوکشینا کے ساتھہ شمپین پینے کے لئے پڑے رھیں؟ یا تمہارے روشن‌خیال اعلی حاکم کی باتیں سننے کے لئے؟ تو پھر آؤ پرسوں ھی چلیں ھم ــ ھاں میرے ابا کا فارم وھاں سے کچھہ زیادہ دور نہیں ــ نکولسکوئے، سڑک ن... پر ھے نا؟،،

''ھاں ــ،،

''Optime* ــ ھم اپنا وقت کیوں ضائع کریں ــ صرف احمق اپنا وقت ضائع کرتے ھیں ـــــ اور ھوشیار پرندے ـــــ کیا ٹھاٹ دار ڈھلا ھوا بدن ھے، قسم خدا کی!،،

*شاباش ــ

تین دن بعد دونوں دوست نکولسکوئے کے راستے پر رواں تھے۔ یہ ایک روشن دن تھا اور چوکی کے تیز و طرار گھوڑے فراٹے بھر رہے تھے اور اپنی گندھی ہوئی دموں کو ہوا میں لہرا رہے تھے۔ ارکادی نے سڑک پر نگاہیں دوڑائیں اور نجانے کیوں مسکرا پڑا۔

''مجھے مبارکباد دو،، بازاروف نے یکایک کہا ''آج ۲۲ جون ہے اور یہ میرے سنٹ کا دن ہے۔ دیکھیں یہ دن میرے لئے کیسی قسمت لے کر آتا ہے۔ آج گھر پر لوگ میرا انتظار کر رہے ہونگے،، اس نے اپنی آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا... ''خیر پروا نہیں ان کو انتظار کرنے دو!،،

۱٦

وہ ڈیوڑھی جس میں انا سرگئی‌ونا رہتی تھی کھلے ہوئے پہاڑی دامن میں واقع تھی۔ اس کے بہت ہی قریب اینٹ کا پیلا گرجا تھا جس کی چھت ہری اور ستون سفید تھے۔ اس کے پھاٹک کے اوپر ''حضرت عیسی کے قبر سے اٹھنے،، کی ''اطالوی،، طرز کی تصویر al fresco بنی ہوئی تھی۔ سامنے خود پہنے ہوئے ایک سیاہ‌فام سپاھی کا مجسمہ منہ کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس کے خد و خال بہت ہی گول گول اور نمایاں تھے۔ گرجا سے آگے ایک لمبا گاؤں دو قطاروں میں پھیلتا چلا گیا تھا۔ کہیں کہیں پھوس کے چھپروں سے چمنیاں آسمان کی طرف جھانک رہی تھیں۔ ڈیوڑھی بھی گرجا کی طرز پر بنی تھی جسے عام طور پر الکزاندری طرز کہتے ھیں۔ مکان کا رنگ زرد تھا اور اس کی چھت سبز تھی، ستون سفید تھے اور سامنے کے حصے پر ایک خاص نشان بنا ہوا تھا۔ صوبے کے معمار نے اودینتسوف مرحوم کی خاص پسند سے دونوں عمارتوں

کا نقشہ تیار کیا تھا — اودینتسوف اپنی من مانی کرنے والوں کی انوکھی باتوں اور جدتوں کو برداشت نہیں کر سکتا تھا — وہ ایسے لوگوں کو جدت پسند کے نام سے یاد کرتا تھا — مکان کے دونوں بازوؤں میں ایک پرانے باغ کے سیاہ درخت تھے اور ایک راستہ کٹے چھٹے فر کی دورویہ قطاروں کے درمیان دروازے تک چلا گیا تھا —

ہمارے دوستوں کا خیرمقدم دو چاق وچوبند وردی پوش خدمتگاروں نے کیا اور ان میں سے ایک فوراً بٹلر کی تلاش میں چلا گیا — بٹلر، جو ایک موٹا آدمی تھا اور سیاہ لمبا کوٹ پہنے تھا، فوراً آیا اور مہمانوں کو قالین سے ڈھکے ہوئے زینے سے ان کے کمرے میں لے گیا جہاں دو بستر بچھے ہوئے تھے اور تمام لوازمات مہیا — ظاہر تھا کہ یہ قاعدے اور سلیقے کا پابند گھرانہ تھا — ہر چیز قرینے سے صاف ستھری رکھی تھی، ہر چیز خوشبو میں بسی ہوئی تھی جیسا وزارتی مہمان خانے میں ہوتا ہے —

''انا سرگئیونا گزارش کرتی ہیں کہ آپ ان سے آدھے گھنٹے میں ملیں،، بٹلر نے کہا — ''اس اثنا میں آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو ارشاد —،،

''نہیں، بھلے آدمی، کسی چیز کی ضرورت نہیں،، بازاروف نے جواب دیا — ''ہاں اگر ممکن ہو تو براہ کرم ایک گلاس ووڈکا لا دو —،،

''جی جناب،، بٹلر نے قدرے بھونچکا ہوتے ہوئے کہا اور اپنے چمچماتے ہوئے بوٹوں کے ساتھ چلا گیا —

''کیا grand genre* ہیں!،، بازاروف بولا ''تم لوگوں میں شائد یہی کہا جاتا ہے؟ واقعی یہ ملکہ ہے ملکہ —،،

---

* ٹھاٹ —

''ہاں کیا خوب ملکہ،، ارکادی نے جواب دیا ''جو چھوٹتے ہی میرے اور تمہارے جیسے یکتائے روزگار دوستوں کو اپنے یہاں آنے کی دعوت دے دیتی ہے—،،

''خاص طور پر مجھے، جو آئندہ ہڈیاں جوڑنے کا دھندا کریگا، ہڈیاں جوڑنے والے کا بیٹا اور ایک پادری کا پوتا —— غالباً تم جانتے ہوگے کہ میں پادری کا پوتا ہوں؟،،

اور تھوڑی دیر رک کر اس نے ہونٹوں کو بھنچتے ہوئے کہا:

''اسپرانسکی (۱۱) کی طرح — اگرچہ میں کہونگا کہ یہ عورت خودپرست ہے—— خدا کی قسم، خودپرست ہے یہ عورت! شائد ہمیں ڈریس سوٹ پہننا پڑیگا؟،،

ارکادی نے محض کندھے جھٹکا دئے —— لیکن وہ خود کو کچھ بدحواس سا محسوس کر رہا تھا —

آدھے گھنٹے بعد بازاروف اور ارکادی نیچے بیٹھک میں گئے — یہ ایک کشادہ اور ہوادار کمرہ تھا — اسے کافی پرتکلف انداز سے آراستہ کیا گیا تھا لیکن اس میں کوئی خاص خوش‌مذاقی نہیں دکھائی گئی تھی — ٹھوس قسم کا قیمتی فرنیچر روائتی انداز میں بیل بوٹےوالی زرد رنگ کی دیوار کے ساتھ بڑی احتیاط سے لگا ہوا تھا — اودینتسوف مرحوم نے اپنے ایک دوست اور ایجنٹ کے ذریعہ جو شراب کا بیوپار کرتا تھا یہ فرنیچر ماسکو سے منگوایا تھا — مرکزی صوفے کے اوپر سنہرے بالوں والے ایک لحیم‌شحیم شخص کی تصویر لٹک رہی تھی جو مہمانوں کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوا معلوم ہو رہا تھا —

''خود صاحب بہادر ہیں شائد،، بازاروف نے اپنی ناک سکیڑتے ہوئے ارکادی کے کان میں کہا — ''کیوں ہمیں یہاں سے بھاگ کھڑے ہونا چاہئے نا؟،،

اسی آن میزبان اندر آئی — وہ باریک ریشمی کپڑے کا ہلکا پھلکا لباس پہنے ہوئے تھی— اس کے بال پیچھے کی طرف ہمواری سے سنوارے گئے تھے اور بالوں نے اس کے چہرے میں ایک کمسن لڑکی کی شگفتگی اور پاکیزگی پیدا کر دی تھی —

''آپ نے وعدہ پورا کیا — میں آپ کی شکر گذار ہوں،، اس نے کہنا شروع کیا ''آئیے آپ میرے مہمان بن کر رہئے — یہاں، واقعی کچھ ایسا برا تو نہیں — میں آپ کو اپنی بہن سے ملاؤنگی— وہ پیانو خوب بجاتی ہے— موسیو بازاروف اس سے آپ کو دلچسپی نہیں لیکن میں سمجھتی ہوں کہ موسیو کرسانوف موسیقی کے دلدادہ ہیں — بہن کے علاوہ میری بوڑھی خالہ بھی میرے ساتھ رہتی ہیں — اور ایک پڑوسی ہیں جو کبھی کبھی تاش کھیلنے کے لئے آ جاتے ہیں — یہ ہے ہماری پوری محفل — آئیے اب ہم بیٹھ جائیں — ،،

اودینتسووا نے اس چھوٹی سی تقریر کا فرض بڑی صفائی سے ادا کیا جیسے اس نے یہ تقریر رٹ رکھی ہو— پھر وہ ارکادی کی طرف مڑی — معلوم ہوا کہ اس کی ماں ارکادی کی ماں کو جانتی تھی اور وہ نکولائی پترووچ کے کورٹ‌شپ کے زمانے میں اس کی ماں کی ہم‌راز رہ چکی تھی — ارکادی اپنی ماں کے بارے میں بڑے جوش و خروش سے بولنے لگا اور بازاروف البموں کا نظارہ کرنے لگا — ''میں کیسی بھیگی بلی بن گیا ہوں،، اس نے دل میں سوچا —

ایک خوبصورت شکاری کتیا، جس کی گردن میں نیلی پٹی بندھی ہوئی تھی، دوڑتی ہوئی بیٹھک میں گھسی اور اپنے پنجوں کو زور سے فرش پر مار مار کر شور مچانے لگی — اس کے پیچھے پیچھے ایک اٹھارہ سالہ لڑکی دوڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی جس کے بال سیاہ تھے اور رنگ زیتون جیسا — اس کا چہرہ کچھ گول مگر

دل آویز تھا اور آنکھیں چھوٹی اور سیاہ — اس کے ہاتھوں میں پھولوں سے لدی ہوئی ٹوکری تھی —

''یہ ہے میری بہن کاتیا،، اودینتسووا نے اس کی طرف سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا —

کاتیا کورنش بجالائی اور اپنی بہن کے پہلو میں بیٹھ کر پھول چننے لگی — کتیا، جس کا نام فیفی تھا، باری باری سے دونوں مہمانوں کے پاس گئی اور دم ہلاتے ہوئے اس نے اپنا ٹھنڈا نتھنا ان کے ہاتھوں پر رکھ دیا —

''کیا تم نے چنے ہیں یہ سارے پھول؟،، اودینتسووا نے پوچھا —

''ہاں،، کاتیا نے جواب دیا —

''کیا خالہ جان چائے پینے کے لئے نیچے آ رہی ہیں؟،،

''ہاں آ رہی ہیں — ،،

کاتیا بڑی رعنائی کے ساتھ مسکراتی، لجاہٹ اور بھولپن کے ساتھ — بھووں کے نیچے تیکھی نظروں سے دیکھنے کا انداز بہت دلچسپ تھا — اس کی ہر ادا میں شادابی اور سادگی تھی —— اس کی آواز میں، اس کے چہرے پر ہلکے ہلکے روئیوں میں، اس کے گلابی ہتھیلوں پر زرد زرد سے بھنور اور ذرا سکڑے ہوئے سے شانوں میں... ہاں ہر ادا میں شادابی اور سادگی تھی...اس کا رنگ برابر بدل رہا تھا اور وہ زور زور سے سانس لے رہی تھی —

اودینتسووا بازاروف سے مخاطب ہوئی —

''یوگینی واسیلیوچ، تم ان تصویروں کو محض اخلاقاً دیکھ رہے ہو،، اس نے کہا ''یہ تمہیں پسند نہیں — بہتر تو یہ ہو کہ تم قریب آ جاؤ ہم سے اور ہم کسی موضوع پر باتیں کریں — ،،

بازاروف قریب آ گیا —

''آپ کس چیز پر بات کرنا چاھتی ھیں؟''

''جو بھی تمہیں پسند آئے — جتائے دیتی ھوں کہ ھوں میں بڑی کٹھ‌حجت —''

''آپ؟''

''ھاں میں — معلوم ھوتا ھے تمہیں اچنبھا ھو رھا ھے — ایسا کیوں؟''

''کیونکہ جہاں تک مجھے نظر آتا ھے آپ دھیمے اور ٹھنڈے مزاج کی خاتون ھیں اور بحث کے لئے ضروری ھے کہ آدمی بحث کی رو میں بہہ جائے —''

''لگتا ھے کہ تم نے مجھے جاننے میں ذرا جلدبازی سے کام لیا ھے — ایک چیز تو یہی کہ —— میں بڑی بے صبر اور ضدی ھوں —— کاتیا سے پوچھ لو — دوسری بات یہ کہ میں بڑی آسانی سے جذبات میں بہہ جاتی ھوں —''

بازاروف نے انا سرگئی‌ونا کی طرف دیکھا —

''شائد آپ بہتر جانتی ھیں — آپ کس چیز پر بحث کرنا چاھتی ھیں — اچھا، میں آپ کے البم میں زاکسن کے سویٹزرلینڈ کے منظر دیکھ رھا تھا — آپ نے کہا کہ ان میں میرے لئے کوئی کشش نہیں — آپ نے یہ بات اس لئے کہی کہ آپ مجھے احساس‌فن سے عاری سمجھتی ھیں — یہ درست ھے — مجھ میں فنی احساس نہیں — لیکن یہ مناظر علم ارضیات کے نقطہ نظر سے میری دلچسپی کا مرکز بن سکتے ھیں، مثال کے طور پر، پہاڑ کی بناوٹ کے مطالعے کے لئے —''

''معاف کرنا، ماھرارضیات کی حیثیت سے تم تصویر کی طرف نہیں بلکہ کسی کتاب کی طرف، اس موضوع پر کسی خاص تصنیف کی طرف توجہ کرتے —''

''جو بات میں کتاب کے دس صفحے پڑھ کر جانوں گا وہ مجھے ایک ہی تصویر سے بہت واضح طور پر معلوم ہو جائیگی — ''

انا سرگئیونا نے کچھ دیر کچھ نہ کہا —

''کیا تم میں واقعی کوئی لطیف احساس نہیں؟'' وہ میز پر اپنی کہنیاں ٹیکتے ہوئے جھک گئی اور اس طرح اس کا چہرہ بازاروف کے چہرے کے قریب آ گیا — تم اس کے بغیر کیوں کر زندہ ہو؟''

''اس سے فائدہ کیا ہے، میں جاننا چاہتا ہوں؟''

''ہاں ـــــ لوگوں کو دیکھنے اور سمجھنے کے لئے — ''

بازاروف طنزیہ انداز میں مسکرایا —

''اول تو میرا تجربہ یہ ضرورت پوری کر سکتا ہے — دوسرے میں بتاؤں آپ کو، شخصیتوں کا مطالعہ تضیع اوقات ہے — تمام لوگ ایک جیسے ہیں، ان کے جسم بھی اور روحیں بھی — ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک دماغ ہے، ایک جگر، ایک دل اور پھیپھڑے ـــــ اور یہ سب ایک ہی ترتیب سے ہر شخص کے پاس ہیں — اور وہ نام نہاد بنیادی اچھائیاں بھی ہم سب میں یکساں ہیں — معمولی رد و بدل سے کوئی فرق نہیں پڑتا — انسان کا ایک نمونہ تمام باقی انسانوں کو جاننے کے لئے کافی ہے — انسان جنگل میں درختوں کی طرح ہیں — کوئی بھی ماہرنباتیات برچ کے ہر ایک پیڑ کے پیچھے اپنا سر پھوڑنے کے لئے تیار نہیں — ''

کاتیا نے جو گلدستے کے لئے پھول چن رہی تھی، گھبرائی ہوئی نظروں سے بازاروف کو دیکھا اور اس کی تیز اور بےپروا نگاہوں سے سامنا ہوتے ہی اس کے کانوں کی لویں تک جل اٹھیں — انا سرگئیونا نے ناپسندیدگی کے انداز میں سر ہلایا —

''جنگل میں درخت'' اس نے دوہرایا — ''تو پھر تمہاری رائے

میں بیوقوف اور عقل‌مند آدمی میں کوئی فرق نہیں، اچھے اور برے آدمی میں کوئی فرق نہیں — ،،

''نہیں، فرق ہے— جس طرح ایک بیمار اور تندرست آدمی میں فرق ہے— دق زدہ مریض کے پھپھڑوں کی وہ حالت نہیں ہو سکتی جو آپ کے یا میرے پھپھڑوں کی ہے، حالانکہ وہ ایک ہی جیسے ہیں — ہم کم و بیش جانتے ہیں کہ جسمانی بیماریاں کس چیز سے پیدا ہوتی ہیں — اخلاقی بیماری محض بری تعلیم اور ان خرافات کا نتیجہ ہے جو بچپن ہی سے لوگوں کے دماغ میں ٹھونس دی جاتی ہیں — مختصر یہ کہ ان تمام چیزوں کی تہہ میں سماج کی شرمناک حالت کام کر رہی ہے— سماج کو بہتر بنا دو بیماری ختم ہو جائیگی — ،،

یہ ساری باتیں کچھہ اس انداز سے کہی گئیں جیسے بازاروف دل ہی دل میں سوچ رہا ہو ''مانو نہ مانو مجھے ذرا پروا نہیں!،، اس نے اپنی داڑھی آہستہ آہستہ لمبی لمبی انگلیوں سے برابر کی اور اس کی آنکھیں بے‌چینی سے کمرے کا جائزہ لیتی رہیں —

''اچھا تمہیں یقین ہے کہ،، انا سرگئی‌ونا نے کہا ''جب سماج ٹھیک ٹھاک ہو جائیگا تو پھر احمق اور بیہودہ قسم کے لوگ باقی نہیں رہینگے؟،،

''بہر حال، ایک سماج کے معقول نظام کے تحت، اس کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی کہ کوئی شخص احمق ہے یا چالاک، بیہودہ یا اچھا — ،،

''ہاں میں سمجھتی ہوں — ہم سب کے جگر ایک ہی جیسے ہونگے —،،

''بالکل مادام — ،،

اودینتسووا ارکادی کی طرف مڑی —

''اور تمہارا کیا خیال ہے ارکادی نکولائیوچ؟''

''میں یوگینی سے اتفاق کرتا ہوں —''

کاتیا نے بھویں جوڑ کر اس کی طرف دیکھا —

''حضرات، میں آپ پر حیران ہوں'' اودینتسووا نے کہا — ''لیکن ہم اس پر پھر کبھی باتیں کرینگے — خالہ کے آنے کی آواز سنائی دے رہی ہے، وہ چائے پینے کے لئے آ رہی ہیں — ہمیں ان کے کانوں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے —''

انا سرگئیونا کی خالہ، شہزادی خ... کمرے میں داخل ہوئی وہ ایک چھوٹی سی لاغر عورت تھی — اس کا چھوٹا سا چہرہ جہاں دیدہ اور کدورت بھری آنکھیں سفید نقلی بالوں کے سائے میں گھورتی ہوئی معلوم ہوتی تھیں — اس نے مہمانوں کی طرف برائے نام سر کو ہلکا سا خم دیا اور مخمل پوش چوڑی کرسی میں دھنس گئی جس پر بیٹھنے کی کسی اور کی مجال نہ ہو سکتی تھی — کاتیا نے اس کے پیروں کے نیچے ایک تپائی رکھ دی — بڑی بی نے اس کا شکریہ بھی ادا نہ کیا، ایک نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا — صرف پیلی شال کے اندر جو اس کے منحنی سے جسم کو سر سے پاؤں تک چھپائے ہوئے تھی، اس کے ہاتھوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی — شہزادی کو پیلا رنگ مرغوب تھا — اس کی ٹوپی کے فیتوں کا رنگ بھی چیختا ہوا پیلا تھا —

''کیسی نیند آئی آپ کو خالہ اماں؟'' اودینتسووا نے اپنی آواز کو بلند کرتے ہوئے پوچھا —

''لو وہ کتیا پھر یہاں آ گئی'' بڈھی عورت غرائی اور اس کو اپنی طرف قدم اٹھاتے ہوئے دیکھ کر چلائی ''شو، شو!''

کاتیا نے فیفی کو پکارا اور دروازہ کھول دیا —

فیفی ٹہلنے کی امید میں خوش خوش باھر نکل گئی لیکن جب وہ باھر اکیلی رہ گئی تو دروازے کو کھسوٹنے اور غرانے لگی — شہزادی غرائی اور کاتیا نے کچھہ باھر چل دینے کا ارادہ کر لیا...

''میرا خیال ھے چائے تیار ھے،، اودینتسووا بولی — ''آئیے حضرات — خالہ جان آئیے چائے پیجئیے —،،

شہزادی خاموشی سے اپنی کرسی سے اٹھی اور سب سے پہلے کمرے سے باھر نکل گئی — اور سبھی اس کے پیچھے پیچھے کھانے کے کمرے میں چلے گئے — ایک وردی پوش خدمتگار لڑکے نے شور مچاتے ہوئے ایک اور پاکیزہ سی گدےدار کرسی کھولی جس میں شہزادی دھنس گئی — کاتیا نے، جو چائے نکال رہی تھی، اس کو پہلی پیالی پیش کی جس پر پرانے زمانے کی ڈھال کے نقش ابھرے ہوئے تھے — بوڑھی عورت نے اپنی چائے میں کچھہ شہد ڈالا (وہ چائے کے ساتھہ شکر پینا گناہ اور چائے کی بربادی تصور کرتی تھی حالانکہ وہ کسی چیز پر ایک کوڑی بھی خرچ نہ کرتی تھی) اس نے دفعتاً پھنسی پھنسی سی آواز میں پوچھا:

''کیا لکھتے ھیں شہزادہ ایوان؟،،

کسی نے جواب نہیں دیا — بازاروف اور ارکادی نے جلد ھی بھانپ لیا کہ کوئی بھی اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں کرتا حالانکہ وہ سب اس کے ساتھہ احترام سے پیش آتے تھے — ''یہ لوگ اسے محض دھونس جمانے کے لئے رکھے ہوئے ھیں، یہ محض ایک جھنڈا ھے،، بازاروف نے سوچا... چائے کے بعد انا سرگئی‌ونا نے چہل قدمی کی تجویز رکھی — لیکن بوندا باندی شروع ھو گئی اور شہزادی کو چھوڑ کر یہ سب بیٹھک میں واپس آ گئے — تاش کا شوقین پڑوسی بھی آن دھمکا — وہ ٹھگنے سے قد کا آدمی تھا —

بالکل گول مٹول سا — اس کا نام تھا پورفیری پلاتونچ — اس کے بال سفید تھے — اس کی ٹانگیں بہت چھوٹی تھیں — ایسا لگتا تھا جیسے اس کی خاطر سے کاٹ دی گئی ہوں — وہ بہت ھی خوش اخلاق تھا اور ذرا سی بات پر کھل جاتا تھا — انا سرگئی‌ونا نے جو زیادہ‌تر بازاروف سے بات چیت میں مصروف تھی، اس سے پوچھا کہ ھمارے ساتھہ ایک دقیانوسی کھیل ''پری فرانس،، کھیلوگے؟ بازاروف راضی ہو گیا اور بولا کہ اسے ایک دیہاتی ڈاکٹر کی حیثیت سے دھندا کرنے کے لئے تیاریاں کرنی چاھئیں —

''خبردار ھوشیار،، انا سرگئی‌ونا بولی ''پورفیری پلاتونچ اور میں تمھیں ھرا دینگے — اور تم کاتیا،، اس نے کہا ''کچھہ بجا کر ارکادی نکولائی‌وچ کا دل بہلاؤ — وہ موسیقی کے شوقین ھیں اور پھر ھم بھی سنینگے — ،،

کاتیا جھجکتے ھوئے پیانو کے قریب گئی، اور ارکادی بھی جھجکتے ھوئے قدموں سے اس کے پیچھے ھو لیا حالانکہ وہ موسیقی کا دلدادہ تھا — اسے شبہہ تھا کہ اودینتسووا اسے ٹال رھی ھے، پھر بھی اس کا دل، اس کی عمر کے تمام نوجوانوں کے دل کی طرح مبہم اور بے کیف جذبات سے بھر گیا، گویا یہ محبت کا پیش‌خیمہ ھو — کاتیا نے پیانو کھولا اور ارکادی کی طرف دیکھے بغیر اس نے ھلکی آواز میں پوچھا :

''کیا چاھتے ھیں، کیا بجاؤں آپ کے لئے؟،،

''جو کچھہ تمھارا جی چاھے،، ارکادی نے بےنیازی سے کہا —

''کس قسم کی موسیقی آپ کو زیادہ پسند ھے؟،، کاتیا نے ذرا سا بھی جنبش کئے بغیر پوچھا —

''کلاسیکی،، ارکادی نے اسی لہجے میں جواب دیا —

''کیا آپ کو موزارت پسند ھے؟،،

''ھاں —،،

کاتیا نے موزارت کے سوناٹا کا نسخہ نکالا — اس نے بہت ھی اچھی طرح بجایا اگرچہ وہ بہت زیادہ متین اور جذبات سے عاری رھی — اس کی آنکھیں موسیقی کے نسخے پر جمی ھوئی تھیں، ھونٹ بھنچے ھوئے تھے —وہ بالکل سیدھی تنی بیٹھی تھی — سوناٹا کے آخر میں اس کے چھرے پر رنگ آ گیا اور بالوں کی ایک لٹ اس کی بھووں پر ڈھلک آئی —

ارکادی کو خاص طور پر سوناٹا کا آخری حصہ دلکش معلوم ھوا جھاں تیز وطرار نغمے کی نشاط‌بخش شگفتگی اچانک ختم ھو جاتی ھے اور اس کی جگہ جذبات سے بھرپور، ایک حزنیہ ٹیس سے بھرا ھوا ترنم پھوٹتا ھے... لیکن موزارت کی موسیقی سے جو خیالات اس کے دل میں پیدا ھوئے ان کا کوئی تعلق کاتیا سے نہ تھا — اس کی طرف دیکھتے ھوئے ارکادی نے صرف اتنا سوچا ''یہ لڑکی کوئی ایسا برا نھیں بجاتی اور دیکھنے میں بھی کوئی ایسی بری نھیں —،،

سوناٹا ختم کرنے کے بعد کاتیا نے پوچھا ''بس؟،، اس کے ھاتھ اب تک پردوں پر تھے — ارکادی نے کہا کہ وہ اسے مزید زحمت دینے کی جرأت نھیں کر سکتا — موزارت کے بارے میں اس نے کاتیا سے بات چیت کا سلسلہ شروع کر دیا — اس نے پوچھا کہ آیا کاتیا نے یہ سوناٹا خود چنا تھا یا کسی نے اس سے اس کی تعریف کی تھی — لیکن کاتیا نے اس کا جواب منہ ھی منہ میں دیا اور خاموش ھو گئی — ایک بار وہ اپنے آپ میں گم ھو جاتی تو دوبارہ اپنے خیال کی دنیا سے نکلنے میں اسے دیر لگتی — ایسے موقع پر اس کے چھرے پر ضد کی جھلک قریب قریب بوجھل‌پن کی کیفیت پیدا کر دیتی — اسے شرمیلی تو نھیں کہا جا سکتا تھا — اس میں ذرا

بھروسے کی کمی تھی اور اس کی بہن کی سرپرستی نے اسے قدرے دبو سا بنا دیا تھا جس کا، ظاہر ہے، اس کی بہن کو کوئی احساس نہ تھا — ارکادی نے بے تکی خموشی کی خلیج کو پاٹنے کے لئے فیفی کو پکارنا شروع کر دیا جو کمرے میں واپس آ گئی تھی — اس نے پیار سے مسکرا کر کتیا کے سر کو تھپتھپایا — کاتیا پھر اپنے پھولوں میں محو ہو گئی —

اس اثنا میں بازاروف مستقل بازی ہارتا رہا — انا سرگئی‌ونا ماہر کھلاڑی تھی اور پورفیری پلاتونچ بھی تاش میں اپنے مورچے کی حفاظت ڈٹ کر کر سکتا تھا — بازاروف کے لئے خسارہ کوئی بڑی بات نہ تھا پر اتنا خوشگوار بھی نہ تھا — کھانے پر انا سرگئی‌ونا نے پھر علم نباتات کا موضوع چھیڑ دیا —

''کل صبح ہم سیر کو چلیں،، اس نے بازاروف سے کہا — ''میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے پودوں کے لاطینی نام اور ان کی خاصیت بتاؤ —،،

''لاطینی نام جان کر آپ کیا کرینگی؟،، بازاروف نے پوچھا —

''ہر چیز میں ایک نظم وضبط ہونا چاہئے،، اس نے جواب دیا —

''کیا خوب خاتون ہیں انا سرگئی‌ونا بھی!،، جب دونوں دوست اپنے کمرے میں تنہا رہ گئے تو ارکادی بولا —

''ہاں،، بازاروف نے جواب دیا ''اس کی کھوپڑی میں بھیجا ہے — میں کہتا ہوں اس نے کچھہ سرد گرم دیکھا ہے —،،

''تم کس معنی میں یہ کہہ رہے ہو یوگینی واسیلی‌وچ؟،،

''اچھے معنی میں، میرے یار، اچھے معنی میں، ارکادی نکولائی‌وچ! مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی جاگیر کی دیکھہ بھال بھی بحسن وخوبی کرتی ہے — لیکن شاندار تو وہ نہیں بلکہ اس کی بہن ہے — ،،

''کیا، وہ کالی کلموٹی چھوکری ؟،،

''ہاں وہ کالی کلوٹی چھوکری۔ اس میں ہے ساری تروتازگی اور معصومیت، سراسیمگی اور ان بولاپن — اور باقی سبھی کچھه — وہ ہے قابل توجه — اس کو اب بھی تم جس سانچے میں چاہو، ڈھال سکتے ہو۔ لیکن دوسری کو تو سارے گر معلوم ھیں —''

ارکادی نے کچھه نه کہا اور دونوں اپنے اپنے خیال میں مگن بستر پر لیٹ گئے —

* * *

انا سرگئی‌ونا بھی اس شام اپنے مہمانوں کے بارے میں سوچتی رہی — اسے بازاروف پسند آیا — اس کا بے‌بناوٹ انداز اور اکھڑپن اسے بھایا — اس میں ایک نئی بات نظر آئی، ایک ایسی بات جو اسے پہلے کبھی نظر نه آئی تھی اور تجسس اس کی عادت تھی —

انا سرگئی‌ونا عجیب وغریب عورت تھی — وہ ہر قسم کے تعصب اور کٹر اعتقادوں سے بری تھی — وہ کبھی نه اپنا میدان ھارتی اور نه کبھی کوئی میدان مارتی — بہت سی چیزیں اسے صاف نظر آتیں، بہت سی چیزوں سے اسے دلچسپی ہوتی، لیکن کوئی چیز بھی مکمل طور پر اس کی تسکین نه کر پاتی — اور مکمل تسکین کی اسے امید بھی نه ہوتی — بیک وقت اس کے دماغ میں شوق بھی تھا اور بے‌نیازی بھی — اس کے ذہن سے کوئی شبہه اس حد تک دور نه ہوتا که اس کو بھلا دیا جائے اور نه وہ اتنا بڑھتا که بیقراری کی حد کو پہنچ جائے — اگر وہ دولت‌مند اور آزاد نه ہوتی تو ممکن تھا که وہ خود کو تیزرو دھارے میں چھوڑ دیتی اور یه راز پا لیتی که جذبِ دل کیا چیز ہے... لیکن وہ بے‌فکری کی زندگی گزارتی اگرچه بعض وقت وہ اکتاہٹ محسوس کرتی — اس کے دن ایک پرآہنگ انداز سے گزرتے رہتے — ہاں کبھی کبھی

ہیجان کی کوئی ہلکی سی لہر اٹھتی اور غائب ہو جاتی — کبھی کبھی اس کے ذہن کی آنکھیں رنگین خواب دیکھتیں لیکن جب وہ خواب مٹ جاتے تو وہ سکون محسوس کرتی اور ان کے مٹ جانے پر اس کا دل ذرا نہ کڑھتا — اس کا تصور اس کو ان اخلاقی حدوں سے بھی آگے بہا لے جاتا جو روائتی رسم و رواج نے قائم کرر کھی ہیں — لیکن اس وقت بھی اس کے پرسکون، لچک دار جسم میں خون کسی ہیجان کے بغیر گردش کرتا رہتا — کبھی کبھی وہ خوب گرم اور خواب ناک معطر معطر غسل خانے سے نکلتی تو زندگی کی حقیر حقیقتوں، زندگی کے دکھوں، زندگی کی دقتوں اور برائیوں کے متعلق سوچنے لگتی... یکایک اس کا دل امنگوں اور آرزوؤں کے جوش سے اچھلنے لگتا — وہ نیک تمناؤں سے دمک اٹھتی — لیکن نیم وا کھڑکی سے ہوا کا ایک جھونکا آتا اور انا سرگئی ونا گریز کرتی اور شکوہ و شکایت شروع کر دیتی اور قریب قریب بھڑک اٹھتی اور اس وقت محض ایک خیال اس کے دماغ میں ہوتا —— اور وہ یہ کہ ہوا کے ان بلا خیز جھونکوں کو اندر آنے سے کیوں کر باز رکھا جائے —

ان تمام عورتوں کی طرح جنہوں نے محبت کا مزا نہیں چکھا ہے وہ کسی انجانی چیز کے پیچھے بھاگتی رہتی — اسے خود معلوم نہ تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے — واقعہ یہ ہے کہ وہ کچھہ نہ چاہتی تھی مگر محسوس کرتی تھی کہ وہ سب کچھہ چاہتی ہے — وہ بہت مشکل سے اودینتسوف مرحوم سے نباہ کر پائی تھی اس میں تمام مردوں کے لئے اندر ھی اندر ایک بیزاری پیدا ہو گئی تھی — اس کی طرف سے یہ شادی مصلحت کے پیش نظر ہوئی تھی — ھاں اگر وہ اس کو بھلامانس نہ سمجھتی تو اس شادی پر ہرگز رضامند نہ ہوتی — مرد ہمیشہ اس کو گندے، بوجھل،

بے جان اور اکتا دینے والی مخلوق نظر آتے تھے — کہیں پردیس میں اسے سویڈن کا ایک نوجوان مل گیا تھا — اس کے چہرے سے بڑی جرأت ٹپکتی تھی — اس کی پھیلی پھیلی بھووں کی چھاؤں میں نیلی آنکھیں بڑی بےریا اور بیباک تھیں — اس نے اودینتسووا پر بڑا جادو کر دیا تھا — مگر وہ بھی اس کو روس واپس آنے سے باز نہ رکھ سکا —

''یہ ڈاکٹر عجیب آدمی ہے!،، اس نے اپنے شاندار بستر پر ریشمیں لحاف میں لیٹے لیٹے سوچا — اس کا سر جھالردار تکیے پر دھرا تھا... انا سرگئی‌ونا کو عیش‌پرستی اپنے باپ سے ورثے میں ملی تھی — وہ اپنے گنہگار لیکن نیک‌دل باپ پر جان دیتی تھی اور وہ بیٹی پر جان چھڑکتا تھا — وہ اپنی دوستانہ گپ‌بازیوں سے بیٹی کا دل بہلاتا، اس سے برابری کا سلوک کرتا اور بےجھجک اسے اپنی تمام راز کی باتیں بتا دیتا — اپنی ماں کے بارے میں اس کی یاد بڑی دھندلی تھی —

''عجیب آدمی ہے یہ ڈاکٹر!،، اس نے دوہرایا — اس نے اپنی ٹانگیں پھیلا دیں، مسکرائی اور اپنے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ لئے — اس نے کسی لغو سے فرانسیسی ناول کے ایک دو صفحے پر نظریں دوڑائیں پھر کتاب پٹک کر اپنے شب خوابی کے معطر معطر لباس میں سو گئی ــــ شاداب شاداب اور پرسکون —

دوسرے دن صبح ہی، ناشتے کے فوراً بعد، انا سرگئی‌ونا بازاروف کے ساتھ پیڑ پودوں کی تلاش میں نکل پڑی اور کہیں کھانے کے وقت لوٹی — ارکادی کہیں نہ گیا اور کوئی ایک گھنٹہ اس نے کاتیا کی صحبت میں بتایا — کاتیا کی صحبت میں اسے اکتاہٹ نہیں محسوس ہوئی اور لڑکی نے خود ہی پچھلے دن والے سوناٹا کے دوہرانے کی خواہش ظاہر کی — لیکن جب آخرکار اودینتسووا

واپس آئی تو ایک لمحے کو اس کے دل میں ہوک سی اٹھی... وہ باغ کے راستے پر کچھ تھکے تھکے قدموں سے چل رہی تھی — اس کے رخسار دھک رہے تھے اور تنکوں کی گول ٹوپی کے سائے میں اس کی آنکھیں معمول سے زیادہ دھک رہی تھیں — وہ ایک جنگلی پھول کی نازک ڈالی سے کھیل رہی تھی — اس کے ہلکے چوغے کی ڈوری کھل گئی اور چوغہ ڈھلک کر کہنیوں تک آ گیا تھا — اور اس کی ٹوپی کے چوڑے سرمئی فیتے اس کے سینے پر لہرا رہے تھے — بازاروف اس کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، ہمیشہ کی طرح خوداعتمادی سے بھرا ہوا اور بےپروا — اس کے چہرے پر مسرت اور نرمی کھیل رہی تھی — ارکادی کو اس کے چہرے کی یہ کیفیت ایک آنکھ نہ بھائی — بازاروف دانت بھینچ کر ''صبح بخیر!،، بڑبڑاتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا اور اودینتسووا نے کھوئے کھوئے انداز میں ارکادی سے ہاتھ ملایا اور اپنی راہ لی —

''صبح بخیر،، ارکادی نے سوچا... ''جیسے ہم نے آج ایک دوسرے کو دیکھا ہی نہ ہو — ،،

۱۷

ہم سب جانتے ہیں وقت کبھی چڑیا کی طرح پرواز کرتا ہے اور کبھی گھونگھے کی طرح رینگتا ہے — لیکن آدمی کا مسرورترین لمحہ وہ ہے جب وہ وقت کی پرواز سے بیگانہ ہو جاتا ہے — ارکادی اور بازاروف نے اسی عالم میں اودینتسووا کے گھر اپنے پندرہ دن بتائے — اس کی ایک وجہ تو وہ نظم و ضبط تھا جس کا اودینتسووا نے اپنے گھر میں سکہ چلا رکھا تھا — وہ سختی سے اس باقاعدہ زندگی پر عمل کرتی اور دوسروں سے عمل کراتی — دن میں ہر چیز کا

ایک مقررہ وقت تھا — صبح کے وقت پابندی سے آٹھہ بجے لوگ ناشتے کے لئے جمع ہو جاتے — ناشتے اور کھانے کے درمیان ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق جو چاہتا کرتا — اس وقت مالکن اپنے پٹواری (اودینتسووا کے کسان لگان ادا کرتے تھے)، بٹلر اور گھر کی منتظمہ سے کاروباری ملاقات کرتی — کھانے سے پہلے گھر کے افراد گپ‌شپ یا کچھہ پڑھنے پڑھانے کے لئے پھر اکٹھے ہوتے — شام کا وقت ٹہلنے گھومنے، تاش اور موسیقی کے لئے وقف تھا — ساڑھے دس بجے انا سرگئی‌ونا اپنے کمرے میں چلی جاتی اور اگلے دن کے لئے احکام جاری کر کے بستر پر دراز ہو جاتی — بازاروف کو یہ یکسانیت اور روزمرہ کی زندگی کی اتنی زبردست پابندی پسند نہ تھی — ''یہ تو گویا ریل کی پٹریوں پر دوڑنا ہوا!،، وہ کہتا — وردی پوش خدمتگار اور مہذب بٹلر سے اس کی آزادی پسند طبیعت پر چوٹ پڑتی — اس نے سوچا اگر ان کی زندگی پابندیوں میں اتنی جکڑی ہوئی ہے تو پھر ان کو چاہئے کہ انگریزی ٹھاٹ سے سیاہ کوٹوں اور سفید ٹائوں کے ساتھہ کھانا کھائیں — ایک بار اس نے انا سرگئی‌ونا کے سامنے یہ موضوع چھیڑا بھی —

اس کا کچھہ ایسا انداز تھا کہ کوئی بھی اس کے سامنے اپنے دل کی بات کہنے میں جھجکتا نہ تھا — اس نے اس کی بات پوری سن لی اور بولی ''تم اپنے نقطہ نظر سے درست کہہ رہے ہو... میں اس معنی میں ایک بیگم صاحبہ ہوں — لیکن اگر تم دیہات میں بےقاعدہ زندگی گزارنے کی جرأت کروگے تو مارے اکتاہٹ کے دم نکل جائیگا —،، اور وہ اپنے ڈھنگ سے کام کرتی رہتی — بازاروف بڑبڑایا — لیکن اسے اور ارکادی دونوں کو اودینتسووا کے گھر میں زندگی اتنی خوشگوار اور آسان اس لئے معلوم ہوئی کہ

یہاں زندگی ''ریل کی پٹریوں پر،، چلتی تھی — درحقیقت، دونوں نوجوانوں میں، نکولسکوئے میں قیام کے شروع ھی سے تغیر پیدا ہو گیا تھا — بازاروف نمایاں طور پر انا سرگئی‌ونا کا منظور نظر بنا ہوا تھا (حالانکہ وہ بہت کم اس سے اتفاق کرتی) — اس میں ایک ایسی بےقراری کی علامتیں جھلکنے لگیں جو اب تک اس کے لئے اجنبی تھیں — وہ چڑچڑا ہو گیا تھا، بہت جھجکتے ہوئے بولتا، تیور بگڑے رہتے، اور گھبرایا گھبرایا اور بےچین نظر آتا — دوسری طرف ارکادی نے، جو یہ طے کئے بیٹھا تھا کہ اسے اودینتسووا سے محبت ہو گئی ھے، خودکو خاموش غم انگیزی اور اداسی کی آغوش میں ڈال دیا — لیکن یہ اداسی اور غم انگیزی کاتیا سے پینگیں بڑھانے میں رکاوٹ نہ بنی — ارکادی نے بھی بہت ھی خوشگوار اور دوستانہ تعلقات قائم کرنے میں برابر اس کا ساتھہ دیا — ''وہ مجھے پسند نہیں کرتی، ھے نا! اوہ ٹھیک ھے!.. چلو یہی تو ایک نیک‌بخت ھے جو مجھے ٹھکراتی نہیں،، ارکادی نے سوچا اور اس کا دل پھر شیریں جذبات سے بھر گیا — کاتیا کو ہلکا ہلکا احساس تھا کہ وہ اس کی صحبت میں سکون تلاش کرتا ھے اور اس نے ارکادی کو اپنی دوستی کی راحت سے محروم نہیں کیا جس میں کچھہ کچھہ‌حجاب بھی پنہاں تھا اور کچھہ کچھہ اعتماد بھی — جب انا سرگئی‌ونا موجود ہوتی تو وہ آپس میں بات کرنے سے کتراتے — کاتیا اپنی بہن کی نگاہوں کے سامنے ہمیشہ سمٹتی ہوئی محسوس ہوتی اور ارکادی اپنی محبوبہ کی موجودگی میں کسی دوسرے شخص کی طرف توجہ نہ دیتا — جو تمام دل دے بیٹھنے والوں کے شایان‌شان ھے — لیکن وہ صرف کاتیا کے ساتھہ اپناپن محسوس کرتا تھا — وہ جانتا تھا کہ اودینتسووا کو خوش کرنا ایک ایسا روگ ھے جو اس کے بس کا نہیں — جب وہ اس کے پاس اکیلا ہوتا

تو جھینپا جھینپا رہتا اور اس کی زبان پر تالا پڑ جاتا اور اودینتسووا کی سمجھ میں بھی نہ آتا کہ اس سے کیا کہے — وہ اس کے لئے بہت چھوٹا تھا — اس کے برخلاف کاتیا کے ساتھ ارکادی بالکل سکون اور اپناپن محسوس کرتا تھا — وہ اس سے خلوص و محبت کا سلوک کرتا — اس کو موسیقی، کتاب یا شاعری یا اسی قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں کے ذریعہ اپنے تاثرات کے اظہار کا پورا موقع دیتا — اور خود ارکادی کو احساس نہ ہوتا کہ یہی وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جو اسے بھی اپنی طرف کھینچتی ہیں — کاتیا اس کے اداسی بھرے موڈ کا راستہ نہ کاٹتی — ارکادی کاتیا کی صحبت میں لطف اٹھاتا اور اودینتسووا بازاروف کی صحبت میں — اور یہ اکثر ہوتا کہ دونوں جوڑے ایک ساتھ باہر نکلتے — اور پھر ٹہلتے ہوئے اپنے اپنے خاص راستوں پر نکل جاتے — کاتیا قدرتی مناظر پر جان دیتی تھی اور ارکادی بھی ان کا دلدادہ تھا اگرچہ اسے یہ تسلیم کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی تھی — بازاروف کی طرح اودینتسووا ان کی طرف سے بے نیاز تھی — دونوں دوستوں کا برابر ایک دوسرے سے جدا رہنا آخر رنگ لایا —— رفتہ رفتہ ان کے تعلقات میں فرق پیدا ہوا — اب بازاروف اودینتسووا کے بارے میں ارکادی سے بات نہ کرتا اور اس نے اس کے ''شاہانہ مزاج،، پر ناک بھووں چڑھانا بھی چھوڑ دیا — وہ اب تک کاتیا کے گن گاتا اور اپنے دوست کو صلاح دیتا کہ تم کاتیا کے جذباتی جھکاؤ کو ہوا دو — بہر حال، اس کی تعریف میں جلدی بازی ہوتی— اس کے مشورے خشک ہوتے اور اب وہ ارکادی سے پہلے کے مقابلے میں بہت کم بات چیت کرتا ... وہ اس سے کتراتا ہوا اور شرمندہ نظر آتا ...

ارکادی یہ سب محسوس کرتا لیکن اپنے خیالات کو ذہن میں اسیر رکھتا —

اس ''نئی کروٹ،، کی وجہ وہ جذبہ تھا جو اودینتسووا نے بازاروف کے دل میں جگا دیا تھا — یہ جذبہ اس کو ستا اور پاگل بنائے دے رہا تھا — لیکن واقعی جو کچھ ہو رہا تھا اس کے امکان کی طرف کوئی ہلکا سا اشارہ بھی کر دیتا تو وہ ایک حقارت آمیز قہقہے اور کسی ملامتی کلمے سے اسے ٹال دیتا — بازاروف جنس لطیف کا شیدائی تھا — لیکن آدرش وادی معنی میں، یا بقول خود، رومانی رنگ میں محبت کے تصور کو ہرزہ سرائی کہتا اور اس پر حقارت سے ہنستا اور کہتا کہ یہ ناقابل معافی غلطی ہے — صنف نازک کے لئے ہر وقت دل ہاتھوں میں لئے پھرنے کو وہ شرمناک حرکت یا بیماری تصور کرتا تھا اور کئی بار وہ اس پر حیرت کا اظہار کر چکا تھا کہ توگن برگ تمام مینزینگرس اور تروبادورس (۱۲) کے ساتھ آخر پاگل خانے میں کیوں نہ ڈال دیا گیا — ''اگر تم کسی عورت کو چاہتے ہو،، وہ کہا کرتا ''تو مطلب کی بات کرو — اگر اس سے مراد پوری نہ ہو تو کوئی پروا نہ کرو — انگلیاں چٹخاؤ اور بغلیں بجاؤ... بازار میں اس جنس کی کمی نہیں —،، اودینتسووا نے اس کا دل موہ لیا — اس کے بارے میں جو افواہیں پھیلی ہوئی تھیں، ان افواہوں نے، اس کے خیالات کی آزادی اور خودسری نے، اور بازاروف کی طرف اس کے خصوصی رویے نے آگ پر تیل کا کام کیا — لیکن اسے بہت جلد معلوم ہو گیا کہ وہ اس کے ساتھ ''مطلب کی بات،، نہیں کر سکتا اور جہاں تک انگلیاں چٹخا کر ہٹ جانے کا تعلق ہے، اسے نہائت افسوس کے ساتھ اعتراف کرنا پڑا کہ یہ اس کے بس میں نہ تھا — اس کے خیال ہی سے اس کی نبض تیز ہو جاتی تھی — وہ اپنی نبض کا معاملہ جلد ہی قابو میں کر سکتا تھا لیکن اس کو کچھ اور ہو گیا تھا، کوئی ایسی بات جس کا وہ اعتراف نہیں کر سکتا تھا —— وہ بات

جس پر وہ ہمیشہ حقارت سے ہنستا تھا، جس کے خلاف اس کا سارا غرور، اس کی آن ہتھیار لے کر کھڑی ہو جاتی — انا سرگئی‌ونا سے بات‌چیت کے دوران میں رومانی چیزوں کی طرف وہ ہمیشہ سے زیادہ ہی بےنیازی اور بیزاری کا اظہار کرتا — لیکن جب اکیلا ہوتا تو اپنے اندر رومانی لہر کو اٹھتے ہوئے محسوس کر کے بدحواس ہو جاتا — ایسے موقع پر وہ جنگلوں کی راہ لیتا اور بےمقصد مارا مارا پھرتا اور راستے میں حائل شاخوں کو توڑتا اور زیرلب اودینتسووا کو اور ساتھ ہی خود کو کوستا چلتا — یا پھر پیال کے ڈھیر پر پڑ رہتا اور زبردستی آنکھ بند کرکے سونے کی کوشش کرتا — ظاہر ہے اس میں اسے ہمیشہ کامیابی نہ ہوتی — یا دفعتاً وہ تصور کی آنکھوں سے دیکھتا کہ وہ پاکیزہ بانہیں اس کی گردن میں حمائل ہیں، وہ مغرور ہونٹ اس کے بوسوں کا جواب بوسوں سے دے رہے ہیں اور وہ ہوشیار آنکھیں بڑی دل‌ربائی سے —— ہاں بڑی دل‌ربائی سے اس کی آنکھوں میں جھانک رہی ہیں —— اور اس کا سر چکرانے لگتا — وہ ایک لمحے کے لئے خود کو بھول جاتا یہاں تک کہ غصے کے جذبات اس پر چھا جاتے — وہ خود کو ہر قسم کے ''بیزارکن،، خیالات کے چنگل میں جکڑا ہوا محسوس کرتا جیسے کوئی شیطان اسے چڑا رہا ہو — بعض وقت اسے محسوس ہوتا کہ اسے اودینتسووا میں بھی کچھ تبدیلی نظر آ رہی ہے، جیسے اس چہرے کے رنگ و کیفیت میں کوئی نئی بات پیدا ہو گئی ہو، جیسے شائد... یہاں پہنچ کر عام طور پر وہ اپنے پیر پٹکنے لگتا، دانت بھنچ لیتا اور خود اپنے چہرے کو گھونسے سے دھمکانے لگتا —

اور واقعہ بھی یہ ہے کہ بازاروف یکسر غلطی پر نہ تھا — وہ اودینتسووا کے تصور پر چھا گیا تھا — اس کو بازاروف سے دلچسپی محسوس ہوتی تھی اور وہ اس کے بارے میں بہت کچھ سوچتی

رھتی تھی — اس کی غیر موجودگی میں اسے اکتاھٹ نہ ھوتی اور نہ اس کی کمی محسوس کرتی — لیکن اس کے سامنے آتے ھی اس کے جذبات میں ھلچل سی مچ جاتی تھی — وہ شوق سے اس کے پاس اکیلی رھتی اور شوق سے اس سے بات‌چیت کرتی —— اس حالت میں بھی، جبکہ وہ اسے ناراض کر دیتا یا اس کے اچھے مذاق اور آداب پر چوٹ کرتا — ایسا لگتا تھا کہ وہ اسے آزما رھی ھو اور خود کو بھی تول رھی ھو —

ایک دن اس کے ساتھہ چہل‌قدمی کرتے ھوئے بازاروف نے افسردگی کے ساتھہ اعلان کیا کہ وہ جلد ھی اپنے ابا کے ھاں جانے کا ارادہ رکھتا ھے... اودینتسووا کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور اس کے دل میں جو ھوک اٹھی اس پر وہ خود حیران رہ گئی — اس کے بعد بہت دیر تک وہ اس کے بارے میں سوچتی رھی — بازاروف نے محض اس کا امتحان لینے اور یہ دیکھنے کے لئے اپنے جانے کے ارادے کا اعلان نہیں کیا تھا کہ دیکھیں کیا گل کھلتا ھے — وہ کبھی بھی فریب کا سہارا نہ لیتا تھا — اسی صبح اس کی ملاقات اپنے ابا کے پٹواری تیموفیئچ سے ھوئی تھی جس نے بچپن میں اس کو کھلایا تھا — تیموفیئچ خستہ حال، پھرتیلا بوڑھا آدمی تھا جس کے بالوں کا رنگ سفیدی مائل زرد تھا، جس کے سرخ چہرے سے عیاں تھا کہ وہ زمانے کا سرد گرم دیکھے ھوئے ھے، جس کی جھریوں میں چھپی ھوئی آنکھوں میں چھوٹی چھوٹی بوندوں کی نمی تھی، اچانک وہ بازاروف کے سامنے آنازل ھوا — وہ اس وقت نیلگوں سرمئی رنگ کے موٹے کپڑے کا کسانوں والا چھوٹا کوٹ پہنے ھوئے تھا اس کی کمر ایک پرانے کمربند سے کسی ھوئی تھی اور پیروں میں گھٹنوں تک کے کالے بوٹ تھے —

''اخاہ بڑے میاں! ،،

''سلام مجھه سے مالک یوگینی واسیلیوچ،، بڈھے نے جواب دیا اور اس کے چہرے پر دفعتاً جھریاں ابھر آئیں اور اس کے چہرے پر مسکراھٹ کی لو تیر گئی —

''تم یہاں کیوں آئے؟ میرا خیال ھے تم یہاں ملنے آئے ھو؟،،

''یا خدا، نہیں!،، تیموفیئچ بڑبڑایا (چلتے وقت مالک نے جو پٹی پڑھائی تھی یاد آ گئی) — ''میں مالک کے کام سے شہر جا رھا تھا — معلوم ھوا کہ حضور یہاں ھیں — اس لئے میں آپ کو دیکھنے کے لئے آ گیا —— سوچا حضور کو ایک نظر دیکھتا چلوں...ورنہ میں آپ کو پریشان کروں — ایسی بات تو سوچ بھی نہیں سکتا!،،

''مجھے کوئی اور رام کہانی سناؤ،، بازاروف نے بات کاٹ دی ''کیا یہ جگہ تمہارے شہر کے راستے پر ھے؟،،

تیموفیئچ بغلیں جھانکنے لگا اور کچھہ نہ بولا —

''کیا ابا تو اچھے ھیں؟،،

''خدا کا شکر ھے، اچھے ھیں — ،،

''اور اماں؟،،

''ارینا ولاسئےونا بھی، خدا کا شکر ھے — ،،

''وہ میرا انتظار کر رھے ھیں، ایں؟،،

اس بھلے آدمی نے اپنا چھوٹا سا سر گھمایا —

''اوہ، یوگینی واسیلیوچ، اور دوسری بات کیا ھو سکتی ھے! یہ بات اتنی سچی ھے جتنی کہ اوپر خدا کا وجود — آپ کے ماں باپ کو دیکھہ کر دل دکھتا ھے — ،،

''اچھا، ٹھیک ھے، ٹھیک ھے! اب اسے زیادہ نہ کھینچو — ان سے کہہ دینا، میں جلد ھی آؤنگا — ،،

''بہت اچھا جناب،، تیموفیئچ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا —

گھر سے نکلتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر پر ٹوپی جمائی، ٹوٹی پھوٹی قسم کی ٹم‌ٹم پر بیٹھا، جس کو اس نے پھاٹک پر ہی چھوڑ دیا تھا اور چلتا بنا، لیکن شہر کی سمت نہیں —

اس شام اودینتسووا بازاروف کے ساتھه اپنے کمرے میں بیٹھی رہی اور اس اثنا میں ارکادی بیٹھک میں ٹہلتا اور کاتیا کی موسیقی سنتا رہا — شہزادی اوپر اپنے کمرے میں جا چکی تھی — وہ ہمیشه مہمانوں سے بہت چڑتی تھی اور اس کے قول کے مطابق ''ان وحشیوں،، سے تو خاص طور پر — عام کمروں میں تو وہ محض منه بنا کر رہ جاتی — لیکن جب وہ اپنے خاص کمرے میں ہوتی تو بعض مرتبه اپنی خادمه کے سامنے اس طرح بپھر کر پھٹ پڑتی که اس کے سر پر ٹوپی نقلی بالوں سمیت ناچنے لگتی — اودینتسووا کو یه سب کچھه معلوم تھا —

''یه تمہارے جانے کا کیا مسئله ہے،، اس نے کہا ''اور تمہارے وعدے کا کیا ہوگا؟،،

بازاروف چونک گیا —

''کیسا وعدہ؟،،

''بھول گئے؟ تم علم کیمیا میں مجھے کچھه سبق دینا چاہتے تھے — ،،

''مجھے افسوس ہے — میرے ماں باپ میری راہ دیکھه رہے ہیں — اب میں زیادہ نہیں ٹال سکتا — لیکن آپ Pelouse et Frémy, Notions générales de Chimie* پڑھه سکتی ہیں — یه ایک اچھی کتاب ہے اور سادہ زبان میں لکھی گئی ہے — اس میں آپ کو وہ سب کچھه ملیگا جس کی آپ کو ضرورت ہے — ،،

---

*پیلوز اور فرمی ''علم کیمیا کی بنیادیں،، —

10—710

''کیا تم کو اپنی یہ بات یاد ہے کہ کوئی کتاب بھی...
میں بھول گئی کہ تم نے یہ بات کس طرح کہی تھی — لیکن
تم جانتے ہو کہ میں کیا کہنا چاہتی ہوں... کیا تمہیں یاد ہے؟''

''مجھے افسوس ہے!'' بازاروف نے دوہرایا —

''کیا تمہارا جانا لازمی ہے؟'' اودینتسووا نے اپنی دھیمی
آواز میں پوچھا—

اس نے اودینتسووا کو دیکھا — اس نے کرسی کی ٹیک پر
سر اڑا لیا اور بانہیں، جو کہنیوں تک ننگی تھیں، سینے
پر باندھ لیں — لیمپ کے کاغذ کے شیڈ سے چھنتی ہوئی روشنی
میں وہ زرد زرد سی نظر آ رہی تھی — اس کے ڈھیلے ڈھالے سفید
گاؤن کی نرم تہوں نے اس کے پورے جسم کو چھپا لیا تھا — اس کے
جوتوں کے پنجے کچھ کچھ نظر آ رہے تھے —

''میں رکوں کیوں؟'' بازاروف نے جواب دیا —

اودینتسووا نے ہلکے سے سر گھمایا —

''کیا مطلب ہے تمہارا —— کیوں؟ کیا تم یہاں دلبستگی
نہیں محسوس کر رہے ہو؟ یا تم سمجھتے ہو کہ کوئی تمہاری
کمی نہیں محسوس کریگا؟''

''مجھے اس کا یقین ہے —''

اودینتسووا ایک لمحہ خاموش رہی —

''یہ تم غلط کہہ رہے ہو — بہرحال میں تمہاری بات کا
یقین نہیں کرتی — تم نے یہ بات سنجیدگی سے نہیں کہی —''
بازاروف ذرا ہلا بھی نہیں — ''یوگینی واسیلیوچ، تم پھوٹتے
کیوں نہیں؟''

''لیکن میں اور کیا کہوں؟ لوگوں پر ترس کھانے کی
ضرورت نہیں اور مجھ پر تو اور بھی کم —''

''ایسا کیوں؟''
''میں بہت زیادہ روکھی اور غیردلچسپ طبیعت کا آدمی ہوں — مجھے تو بات‌چیت کا بھی سلیقہ نہیں —''
''یوگینی واسیلیوچ، تم اپنی تعریف سننا چاہتے ہو —''
''میری یہ عادت نہیں — آپ کو یہ جاننا چاہئے کہ زندگی کی جن آسایشوں پر آپ جان دیتی ہیں وہ میری رسائی سے باھر ہیں —''
اودینتسووا رومال کا کونا کترنے لگی —
''تم جو چاھو سوچو — لیکن تم چلے جاؤگے تو مجھے بڑی بےکیفی محسوس ہوگی —''
''ارکادی تو رہےگا''، بازاروف نے کہا —
اودینتسووا نے شانوں کو ھلکا سا جھٹکا دیا —
''میں بڑی بےکیفی محسوس کرونگی''، اس نے دوھرایا —
''واقعی؟ بہرحال یہ پھیکاپن آپ زیادہ دنوں نہیں محسوس کرینگی —''
''تم ایسا کیوں سوچتے ہو؟''
''کیونکہ آپ نے خود بتایا ھے کہ آپ کو اکتاھٹ صرف اس وقت محسوس ھوتی ھے جب آپ کے معمولات میں فرق پڑتا ھے — آپ نے اپنی زندگی کو اس طرح پابند اور باقاعدہ بنا لیا کہ اس میں اکتاھٹ یا تمناؤں کی کوئی گنجائش نہیں ھو سکتی ... کسی قسم کے دردانگیز احساس کی گنجائش نہیں ھو سکتی —''
''تو تم سمجھتے ھو کہ مجھہ میں کوئی تبدیلی نہیں ھو سکتی... میرا مطلب ھے کیا میں نے اپنی زندگی کو اتنا باقاعدہ بنا لیا ھے؟''
''بلکہ مثال کے طور پر دیکھئے: چند منٹ میں دس بجینگے اور میں پہلے ھی سے جانتا ھوں کہ آپ مجھے یہاں سے چلتا کر دینگی —''

''نہیں، یوگینی واسیلی‌وچ، میں ایسا نہیں کرونگی — تم رک سکتے ہو — ذرا وہ کھڑکی کھول دینا —— مجھے گرمی لگ رہی ہے — ''

بازاروف نے اٹھہ کر کھڑکی کھول دی — کھڑکی چیختی ہوئی کھل گئی —— اس کو امید نہیں تھی کہ کھڑکی اتنی آسانی سے کھل جائیگی — اس کے علاوہ اس کے ہاتھہ تھرتھرا رہے تھے — اندھیری اور سبک رات، نیم‌تاریک آسمان کو آغوش میں لئے، کمرے کے اندر جھانک رہی تھی — مدھم مدھم سروں میں سرسراتے ہوئے درخت اور ٹھنڈی شیریں ہوا کی خوشبو کمرے میں آ رہی تھی —

''پردہ گرا دو اور بیٹھہ جاؤ''، اودینتسووا نے کہا — ''میں تمہارے جانے سے پہلے تم سے بات چیت کرنا چاہتی ہوں — تم خود اپنے بارے میں کچھہ بتاؤ — تم اپنے بارے میں کچھہ نہیں کہتے — ''

''میں آپ سے، انا سرگئی‌ونا، کارآمد چیزوں کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں — ''

''یہ تو تمہارا انکسار ہے... لیکن میں تمہارے اور تمہارے خاندان کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں اور تمہارے ابا کے بارے میں، جن کی خاطر تم ہمیں داغ‌مفارقت دے رہے ہو — ''

''آخر تم یہ سب باتیں کیوں کر رہی ہو؟''، بازاروف نے سوچا —

''اس میں بھلا دھرا کیا ہے''، اس نے کہا ''خاص طور پر آپ کے لئے — ہم گنوار لوگ ہیں...''

''کیا تم مجھے رئیسوں میں شمار کرتے ہو؟''

بازاروف نے اودینتسووا کو نظر اٹھا کر دیکھا —

''ہاں''، اس نے زور دیتے ہوئے اکھڑپن سے کہا —

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ کی کپکپی پیدا ہوئی —

''میں دیکھتی ہوں کہ تم اب تک مجھے اچھی طرح نہیں جانتے اگرچہ تمہارا دعوی ہے کہ تمام لوگ یکساں ہیں اور وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے — میں خود اپنے بارے میں کبھی تم کو بتاؤنگی... لیکن پہلے تم اپنے بارے میں بتاؤ —،،

''میں آپ کو بہت زیادہ اچھی طرح تو نہیں جانتا،، بازاروف نے دوہرایا ''شائد آپ ٹھیک کہتی ہیں — شائد ہر شخص ایک پہیلی ہے — مثال کے طور پر آپ اپنے آپ کو لے لیجئے — آپ سوسائٹی سے دامن بچاتی ہیں، آپ اسے پسند نہیں کرتیں اور پھر بھی آپ دو طالب علموں کو اپنے یہاں آ کر قیام کرنے کی دعوت دے دیتی ہیں — آخر آپ، اس ذہنی صلاحیت اور اس حسن کے باوجود گاؤں میں زندگی کیوں گزاریں؟،،

''کیا؟ کیا کہا تم نے؟،، اودینتسووا نے بات کاٹ کر کہا ''کیا —— میرا حسن؟،،

بازاروف کی تیوریاں چڑھ گئیں —

''پروا نہ کیجئے،، وہ بڑبڑایا ''میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ آپ گاؤں میں کیوں رہتی ہیں؟،،

''تم کہتے ہو، تم یہ نہیں سمجھ سکتے...لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تم نے خود اس کی وجہ سمجھنے کی کوشش کی ہوگی؟،،

''ہاں... میں سوچتا ہوں کہ آپ مستقل ایک جگہ اس لئے رہنا چاہتی ہیں تاکہ آپ گلچھرے اڑا سکیں، آپ آرام و آسائش کی دلدادہ ہیں اور تمام دوسری چیزوں سے بےنیاز —،،

اودینتسووا دوبارہ مسکرائی —

''تم سرے سے یہ ماننے کو تیار نہیں کہ میں خود کو دھارے پر چھوڑ سکتی ہوں، ہے نا؟''

بازاروف نے اپنی بھووں کے نیچے سے ایک نظر اس کی طرف دیکھا —

''شائد، از راہ تجسس اور بس —''

''واقعی؟ اچھا اب میں سمجھی کہ میں اور تم کیوں دوست بن گئے ہیں — جانتے ہو تم میری طرح ہو —''

''آپ اور میں دوست بن گئے ہیں...'' بازاروف بھاری آواز میں بڑبڑایا —

''ہاں!.. لیکن میں یہ تو بھول ہی گئی کہ تم جانا چاہتے ہو...''

بازاروف کھڑا ہو گیا — چراغ کی مدھم روشنی اندھیرے، معطر اور خاموش کمرے میں جھلملا رہی تھی — رات بےخود بنا دینے والی تمام ترو تازگی اور پراسرار سرگوشیوں کے ساتھ پھڑ پھڑاتی چلمن سے چھنتی ہوئی اندر آ رہی تھی — اودینتسووا کے جسم میں ذرا جنبش نہ ہوئی لیکن اندر ہی اندر ایک ہیجان تھا جو اس پر چھاتا چلا جا رہا تھا... یہ ہیجان بازاروف کے دل کو بھی چھو رہا تھا — دفعتاً اسے احساس ہوا کہ وہ ایک جوان اور حسین عورت کے ساتھ تنہا ہے...

''کہاں جا رہے ہو تم؟'' اس نے آہستہ سے پوچھا —

اس نے کوئی جواب نہ دیا اور کرسی میں واپس دھنس گیا —

''تو تم مجھے ایک سردمہر، نازونعمت میں پلی ہوئی، گلچھرے اڑانے والی عورت سمجھتے ہو'' وہ کھڑکی سے نظر ہٹائے بغیر اسی انداز میں بولتی رہی ''لیکن میں جانتی ہوں کہ میں بہت ہی غمگین ہوں —''

''تم غمگین! کیوں؟ کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ جو طرح طرح کی باتیں بنائی جاتی ہیں ان کو تم اہمیت دیتی ہو؟،،

اودینتسووا کی بھویں جڑ گئیں — اسے تکلیف پہنچی کہ بازاروف نے اس بات کو یہ رنگ دے دیا —

''یوگینی واسیلیوچ، مجھے تو ان باتوں میں تفریحی لطف بھی نہیں آتا اور میں اتنی مغرور ہوں کہ اس قسم کے چٹکلوں کا مجھ پر اثر بھی نہیں ہو سکتا — میں اس لئے غمگین ہوں کہ... مجھے جینے کی کوئی خواہش، کوئی تڑپ نہیں — تم مشکوک نظروں سے مجھے دیکھ رہے ہو اور شائد سوچ رہے ہو: لو یہ رہی ایک رئیس عورت جو سر سے پاؤں تک حریری لباس میں ہے اور مخمل سے ڈھکی ہوئی کرسی پر بیٹھی ہے — میں انکار نہیں کرتی کہ میں اس چیز پر جان دیتی ہوں جس کو تم آرام و آسائش کہتے ہو اور پھر بھی مجھے جینے کی بہت کم خواہش ہے — ان بےجوڑ باتوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے کی کوشش کرو — بہرحال یہ ساری باتیں تمہارے لئے سراسر رومان پرستی ہیں —،،

بازاروف نے نفی میں سر ہلایا —

''آپ کی صحت اچھی ہے، آپ آزاد ہیں، آپ کے پاس دولت ہے — اور کس چیز کی ضرورت ہے آپ کو؟ کیا چاہتی ہیں آپ؟،،

''میں کیا چاہتی ہوں؟،، اودینتسووا نے دوہرایا اور ٹھنڈی سانس لی — ''میں تھک گئی ہوں — میں بوڑھی ہو گئی ہوں — مجھے ایسا لگتا ہے کہ میری زندگی بہت لمبی ہو گئی ہے — ہاں، میں بوڑھی ہوں،، اس نے بڑی نزاکت سے اپنی شال کو ننگی بانہوں پر کھینچتے ہوئے کہا — اس کی آنکھیں بازاروف کی آنکھوں سے ملیں اور اس کے چہرے پر ہلکا سا رنگ آ گیا — ''میں بہت سی یادیں پیچھے چھوڑ آئی ہوں، سنٹ پٹرس برگ کی زندگی،

دولت، پھر غربت، پھر ابا کی موت، میری شادی، پھر پردیس کا سفر...
بہت سی یادیں ہیں، لیکن کچھ بھی یاد رکھنے کے قابل نہیں،
اور میرے سامنے ایک لمبا، بہت لمبا راستہ ہے اور کوئی منزل نہیں...
مجھ سے اب آگے چلا نہیں جاتا —،،

''کیا آپ اس قدر مایوس ہو گئی ہیں؟،، بازاروف نے پوچھا —

''نہیں،، اودینتسووا نے دھیرے سے کہا — ''لیکن میں مطمئن نہیں ہوں — مجھے ایسا لگتا ہے کہ اگر کسی چیز کے لئے اپنے دل میں گہرا جذبہ، گہرا انس پیدا کر سکتی تو...،،

''آپ عشق میں گرفتار ہونا چاہتی ہیں،، بازاروف نے بیچ میں بات کاٹ کر کہا ''لیکن آپ محبت نہیں کر سکتیں... اسی لئے آپ اتنی مصیبت میں ہیں —،،

اودینتسووا اپنے لبادے کی آستین سے کھیلتی رہی —

''تم سمجھتے ہو کہ میں محبت کرنے کی سکت نہیں رکھتی؟،، وہ بڑبڑائی —

''نہیں کے برابر — صرف یہ کہ مجھے اسے مصیبت کا نام نہیں دینا چاہئے تھا — اس کے بر عکس اگر کسی پر یہ بدنصیبی نازل ہو گئی ہو تو اس پر ترس کھانا چاہئے —،،

''کیسی بدنصیبی؟،،

''محبت میں گرفتار ہونے کی بدنصیبی —،،

''یہ کیسے جانتے ہو تم؟،،

''سنی سنائی،، بازاروف نے اپنے خیال میں کھوتے ہوئے جواب دیا —

''آپ مجھے رجھانے کی کوشش کر رہی ہیں،، اس نے سوچا — ''آپ اکتائی ہوئی ہیں — اس لئے آپ مجھے جلانا چاہتی ہیں، کیونکہ آپ کے پاس کوئی اور بہتر دھندا نہیں اور میں...،، واقعی اس کا دل پاش پاش ہو چکا تھا —

''اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ آپ بہت زیادہ کٹھور ہیں،،
اس نے آگے کو جھکتے ہوئے اور اپنی کرسی کے کنارے جھالر سے کھیلتے ہوئے کہا —

''ممکن ہے — میں اس میں یقین رکھتی ہوں کہ ہو تو سبھی کچھ ہو ورنہ پھر کچھ نہ ہو — ایک ہاتھ زندگی دو دوسرے ہاتھ زندگی لو — میری زندگی لو اور اپنی مجھے دیدو، لیکن بعد میں کوئی پچھتاوا نہیں ہونا چاہئے، پھر قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہئے، ورنہ بہتر ہے کہ سرے سے قدم اٹھے ہی نہیں —،،

''ہاں،، بازاروف بولا ''یہ شرطیں مناسب ہیں اور میں حیران ہوں کہ آپ اب تک... وہ نہیں حاصل کرسکیں جو آپ چاہتی ہیں —،،

''کیا تم سمجھتے ہو کہ خود کو کسی کے بالکل سپرد کر دینا اتنا آسان ہے؟،،

''آپ اونچ نیچ پر غور کرنا اور وقت ضائع کرنا اور اپنے بارے میں بہت زیادہ سوچنا چھوڑ دیں، میرا مطلب ہے اگر آپ خود کو ضرورت سے زیادہ عزیز رکھنا چھوڑ دیں تو پھر یہ مشکل نہیں — اگر آدمی بہت زیادہ سوچ بچار سے کام نہ لے تو پھر یہ بہت آسان ہوجاتا ہے —،،

''تم کسی سے یہ توقع کیسے کر سکتے ہو کہ وہ خود کو عزیز نہ رکھے ؟ اگر میں کسی قابل نہیں تو کسی کے لئے میری محبت کس کام کی؟،،

''اس سے مجھے کوئی واسطہ نہیں — دوسرا فیصلہ کرے کہ میں کسی قابل ہوں یا نہیں — اصل بات ہے سپردگی کی صلاحیت ہونا —،،

اودینتسووا آگے کو جھک کر بیٹھ گئی —

''تم تو یوں بات کرتے ہو،، اس نے کہنا شروع کیا ''جیسے تم پر یہ بیت چکی ہو ـــ،،

''میں نے تو محض اپنی رائے کا اظہار کیا ہے، انا سرگئی‌ونا ـــ آپ جانتی ہیں ان باتوں کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ـــ،،

''لیکن کیا تم خود کو تج دینے کی صلاحیت رکھتے ہو؟،،

''میں نہیں جانتا... میں شیخی بگھارنا نہیں چاہتا ـــ،،

اودینتسووا نے کوئی جواب نہیں دیا اور بازاروف خاموش ہو گیا ـــ بیٹھک سے پیانو کا نغمہ تیرتا ہوا کمرے میں آ رہا تھا ـــ

''کیوں، کاتیا آج بہت رات گئے پیانو بجا رہی ہے،، اودینتسووا نے کہا ـــ

بازاروف کھڑا ہو گیا ـــ

''ہاں قدرے دیر ہو گئی ہے اور آپ کے آرام کرنے کا وقت ہو گیا ہے ـــ،،

''ایک منٹ رک جاؤ ـــ جلدی کیا ہے؟ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے ـــ،،

''کیا ہے وہ بات؟،،

''ایک منٹ رک تو جاؤ،، اودینتسووا نے سرگوشی کی آواز میں کہا ـــ

اس کی آنکھیں بازاروف کو گھور رہی تھیں ـــ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس کا بغور جائزہ لے رہی ہے ـــ

بازاروف نے کمرے میں ایک چکر لگایا اور دفعتاً اس کی طرف مڑا اور تیزی سے ''شب بخیر،، کہا، اس کا ہاتھ اتنے زور سے دبایا کہ اس کے منہ سے چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی اور باہر نکل گیا ـــ وہ انگلیاں ہونٹوں کے قریب لے گئی اور ان پر پھونک مارنے لگی ـــ ایک اچانک ترغیب کے زیر اثر وہ کرسی سے اچھل پڑی اور دروازے کی طرف دوڑی جیسے بازاروف کو پکارنا چاہتی ہو...

ایک خادمہ چاندی کے طشت میں ایک صراحی اٹھائے اندر داخل ہوئی — اودینتسووا رکی، اس کو چلتا کیا اور پھر اپنی جگہ پر آ بیٹھی اور اپنے خیالات کی دنیا میں لوٹ گئی — اس کا جوڑہ کھل گیا تھا اور اس کی چوٹیاں ناگن کی طرح شانوں پر لہرا رہی تھیں — بہت دیر تک انا سرگئی‌ونا کے کمرے میں چراغ جلتا رہا — اور رات گئے تک وہ بےحس و حرکت بیٹھی رہی— البتہ کبھی کبھی اپنے بازوؤں کو سہلاتی جن میں رات کی ٹھنڈی ہوا چبھہ رہی تھی —

دو گھنٹے بعد بازاروف سونے کے کمرے میں آیا، بال پریشان اور چہرے کا رنگ اڑا ہوا اور جوتے شبنم میں نہائے ہوئے — وہ پہنچا تو ارکادی لکھنے کی میز پر بیٹھا تھا اور اس کے ہاتھہ میں ایک کتاب تھی اور کوٹ کے بٹن لگے ہوئے تھے—

''کیا تم اب تک سوئے نہیں؟،، اس نے الجھتے ہوئے کہا —

''آج رات تم دیر تک انا سرگئی‌ونا کے پاس رہے،، ارکادی نے اس کے سوال کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا —

''ہاں جتنی دیر تم اور کاتیا پیانو بجاتے رہے میں اس کے پاس رہا —،،

''میں پیانو نہیں بجا رہا تھا...،، ارکادی کہتے کہتے خاموش ہو گیا — اسے محسوس ہوا کہ اس کی آنکھیں بھیگ رہی ہیں، لیکن وہ اپنے زہر خند بکھیرنے والے دوست کے سامنے رونا نہ چاہتا تھا —

۱۸

جب اگلے دن اودینتسووا ناشتے کے لئے آئی تو بازاروف کچھہ دیر تک بیٹھا اپنی چائے کی پیالی کو تکتا رہا — پھر اس نے دفعتاً اس کی طرف نظر اٹھائی... وہ بازاروف کی طرف مڑ گئی جیسے

بازاروف نے اسے ٹھوکا لگا دیا ہو اور اودینتسووا کو اس کا چہرہ زرد دکھائی دیا — وہ فوراً ہی اپنے کمرے میں چلی گئی اور کھانے کے وقت تک نیچے واپس نہ آئی — صبح سے رم جھم ہو رہی تھی اور ایسے میں باہر سیر کو جانا ناممکن تھا — پوری محفل بیٹھک میں جمی رہی — ارکادی کو ایک رسالے کا تازہ شمارہ مل گیا اور وہ بلند آواز سے پڑھنے لگا — شہزادی نے اپنی عادت کے مطابق شروع میں تو استعجاب کا اظہار کیا جیسے وہ کوئی معیوب حرکت کر رہا ہو — پھر اس کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورنا شروع کیا مگر اس نے کوئی پروا نہ کی —

''یوگینی واسیلی‌وچ،، انا سرگئی‌ونا نے کہا ''تم میرے کمرے میں چلو... میں تم سے پوچھنا چاہتی تھی ...تم نے کل ایک رسالے کے متعلق کہا تھا...،،

وہ اٹھی اور دروازے کی طرف چل دی — شہزادی نے ایک ایسی نظر سے چاروں طرف دیکھا جیسے کہہ رہی ہو ''ذرا دیکھنا کتنی بھونچکی ہوں میں!،، اور ایک بار پھر اس نے اپنی نظر ارکادی پر جما دی لیکن اس نے اپنی آواز اور تیز کر دی اور کاتیا سے نگاہیں ملاتے ہوئے، جو اس کے پہلو میں بیٹھی تھی، وہ اسی طرح پڑھتا رہا —

* * *

اودینتسووا تیز تیز قدموں سے اپنے مطالعے کے کمرے میں گئی — بازاروف اپنی نظریں اٹھائے بغیر اس کے پیچھے ہو لیا — صرف اس کے کانوں میں آگے آگے لہراتے ہوئے ریشمیں گاؤن کی سرسراہٹ آتی رہی — اودینتسووا نے خود کو اسی کرسی میں گرا دیا جس پر وہ پچھلی رات بیٹھی تھی — بازاروف بھی اپنی پرانی جگہ پر بیٹھ گیا —

''اس کتاب کا کیا نام تھا؟،، اس نے ذرا رک کر کہا — «Pelouse et Frémy, Notionsgénérales...» بازاروف نے جواب دیا — ''میں Ganot, Traité élémentair de physique expérimentale* کی کتاب کی بھی سفارش کرونگا — اس کی تصویریں زیادہ صاف ھیں اور ایک درسی کتاب کی حیثیت سے...،،

اودینتسووا نے اپنا ھاتھ بڑھایا —

''معاف کرنا، یوگینی واسیلی‌وچ، میں نے تم کو یہاں درسی کتابوں پر بحث کرنے کے لئے نہیں بلایا ھے — کل ھم نے جس موضوع پر بات‌چیت کی تھی اس کا سلسلہ میں پھر شروع کرنا چاھتی ھوں... تم کو کوفت تو نہیں ھوگی، کیوں؟،،

''میں آپ کی خدمت میں حاضر ھوں، انا سرگئی‌ونا، لیکن کل ھم کس موضوع پر بات‌چیت کر رھے تھے؟،،

اودینتسووا نے کنکھیوں سے اسے دیکھا —

''میرا خیال ھے کہ ھم مسرت کے بارے میں بات‌چیت کر رھے تھے — میں تم کو اپنے بارے میں بتا رھی تھی — ھاں، مسرت کے سلسلے میں ایسا کیوں ھے کہ اس وقت بھی جب ھم کسی چیز کا لطف اٹھاتے ھیں —— مان لو جب ھم موسیقی کا لطف اٹھاتے ھیں، یا خوبصورت شام یا اپنے محبوب لوگوں سے گفتگو کر کے لطف‌اندوز ھوتے ھیں، تو ھمارے دل میں پھر بھی یہ ھلکا سا احساس کیوں باقی رھتا ھے کہ ایک بیکراں مسرت جو سچی مسرت سے بھی بڑی ھے، اس سے بھی بڑی جو ھمارے بس میں ھے، ھاں وہ بیکراں مسرت کہیں اور ھے؟ ایسا کیوں ھے؟ یا شائد تمہیں اس قسم کا کوئی تجربہ نہ ھوا ھو؟،،

---

* گانٹ ''تجرباتی طبیعیات کا ابتدائی سلسلہ،، —

''آپ کو یہ کہاوت معلوم ہے: 'دور کا ڈھول سہانا، ،،
بازاروف نے جواب دیا — ''کل آپ نے خود تسلیم کیا تھا کہ آپ
مطمئن نہیں ہیں — واقعی میرے دماغ میں اس قسم کا خیال بھی
پیدا نہیں ہوتا — ،،

''شائد تم اسے بکواس سمجھتے ہو؟،،

''نہیں، لیکن ایسی باتیں میرے دماغ میں پیدا ہی نہیں
ہوتیں — ،،

''سچ؟ جانتے ہو میں بہت زیادہ یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم
کیا کچھہ سوچتے ہو — ،،

''کیا؟ میں سمجھا نہیں آپ کا مطلب — ،،

''سنو، میں بہت دنوں سے کچھہ چیزوں کے بارے میں تم
سے باتیں کرنا چاہتی تھی — تم کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں —
تم خود ہی جانتے ہو کہ... تم عام لوگوں میں سے نہیں ہو — تم
ابھی جوان ہو، تمہارے سامنے پوری زندگی پڑی ہے — تم کرنا
کیا چاہتے ہو؟ تمہارا مستقبل کیا ہے؟ میرا مطلب ہے — تم نے
اپنے سامنے کیا مقصد رکھا ہے، تمہاری منزل کیا ہے، تم کیا
سوچتے ہو؟ مختصر یہ کہ تم کون ہو اور کیا ہو؟،،

''انا سرگئی‌ونا آپ نے تو مجھے چکرا دیا — آپ جانتی ہیں
کہ میں قدرتی سائنس کا مطالعہ کر رہا ہوں — رہی یہ بات کہ
میں کون ہوں...،،

''ہاں تم کون ہو؟،،

''میں بتا چکا ہوں کہ میں گاؤں کا ڈاکٹر بننے والا ہوں —،،

انا سرگئی‌ونا کے انداز سے بےصبری جھلکنے لگی —

''تم یہ کیوں کہتے ہو؟ تم خود اس پر یقین نہیں رکھتے —

ارکادی کے منه سے یه بات ٹھیک ہوتی مگر تمہارے منه سے یه بات کچھه جچتی نہیں — ،،

''ارکادی کس معنی میں...،،

''چھوڑو اس قصے کو! کیا تم اس قسم کی معمولی زندگی سے مطمئن ہو سکتے ہو اور کیا تم نے ہمیشه یه نہیں کہا ہے که تم دواؤں پر اعتقاد نہیں رکھتے؟ تم اور اپنی اس آن کے باوجود محض گاؤں کا ڈاکٹر بن کر رہنے پر اکتفا کرو! تم اس قسم کی باتیں محض مجھے ٹالنے کو کر رہے ہو اس لئے که تم مجھه پر بھروسه نہیں کرتے — تم جانتے ہو، یوگینی واسیلیوچ، شائد میں تمہیں سمجھنے کے قابل بن سکوں — ایک زمانه تھا جب میں ٹھیک تمہاری طرح غریب اور مغرور تھی — شائد میں بھی ان آزمائیشوں سے گزری ہوں جن سے تم گزر رہے ہو — ،،

''انا سرگئی‌ونا یه سب ٹھیک ہے، لیکن معاف کیجئیے گا... میں اپنے دل کا بوجھه ہلکا کرنے کا عادی نہیں اور پھر آپ اور میں ... ہم دونوں میں پورب اور پچھم کا فاصله ہے...،،

''کیوں ہم اتنے دور کیوں ہیں؟ تم پھر کہوگے مجھه سے که میں تو ایک رئیس ہوں — یه بہت بری بات ہے یوگینی واسیلیوچ — میرا خیال ہے که میں نے تمہارے سامنے ثابت کر دیا ہے...،،

''اور اس کے علاوہ،، بازاروف نے بات کاٹ دی ''مستقبل کے بارے میں بات کرنے اور سوچنے کی کیا ضرورت ہے جبکه اس کا دارومدار ہم پر نہیں ہے؟ اگر کچھه کرنے کا موقع ہاتھه آ جائے تو پھر اس سے بڑھه کر اور کیا بات ہو سکتی ہے— اگر ایسا نه ہو تو کم از کم آدمی کو یه تسکین تو ہوگی که اس نے وقت سے پہلے ڈھول نہیں پیٹا — ،،

''تم دوستانہ بات‌چیت کو ڈھول پیٹنا کہتے ہو...یا شائد تم مجھے عورت ہونے کے ناتے اپنے اعتماد کے قابل نہیں سمجھتے؟ تم ہم سے نفرت کرتے ہو، ہے نا؟''

''آپ سے میں نفرت نہیں کرتا انا سرگئی‌ونا، اور آپ یہ جانتی ہیں — ''

''میں کچھہ نہیں جانتی... لیکن کوئی پروا نہیں — اپنے مستقبل کے بارے میں بات کرنے میں تمہاری جھجک کو میں سمجھتی ہوں — لیکن اس وقت تمہارے اندر کیا کچھہ ہو رہا ہے...''

''کیا کچھہ ہو رہا ہے!'' بازاروف نے دوہرایا — ''گویا میں کوئی ریاست یا سماج ہوں! بہرحال، یہ ذرا بھی دلچسپ نہیں — اس کے علاوہ، کیا آدمی ہمیشہ یہ بتا سکتا ہے کہ اس کے اندر کیا کچھہ ،ہو رہا ہے، ؟''

''میں نہیں سمجھہ سکتی کہ آدمی کو اپنے دل کی بات کہنے میں کیا اعتراض ہو سکتا ہے — ''

''کیا آپ یہ کر سکتی ہیں؟'' بازاروف نے کہا —

''میں کر سکتی ہوں'' انا سرگئی‌ونا نے ھلکی سی ھچکچاھٹ کے بعد کہا —

بازاروف نے سر جھکا دیا —

''آپ مجھہ سے زیادہ خوش ہیں — ''

انا سرگئی‌ونا نے سوالیہ نظر سے اسے دیکھا —

''جیسی تمہاری مرضی'' اس نے کہنا شروع کیا ''لیکن میں ایسا محسوس کرتی ہوں کہ ہماری ملاقات اتفاقیہ ملاقات سے زیادہ ہے اور ہم اچھے دوست بن جائینگے — مجھے یقین ہے کہ —— کیا کہوں میں اسے —— تمہارا یہ کھنچاؤ، تمہاری کم گوئی آخر میں دور ہو جائیگی — ''

''تو آپ کو یہ محسوس ہو گیا کہ میں کم گو ہوں اور —
کیا کہا آپ نے — کھنچاؤ..؟،،

''ہاں —،،

بازاروف اٹھا اور کھڑکی کے پاس چلا گیا —

''اور کیا آپ اس کم گوئی کی وجہ جاننا چاھتی ہیں،
کیا آپ جاننا چاھتی ہیں کہ میرے اندر کیا کچھ ہو
رہا ہے؟،،

''ہاں،، اودینتسووا نے بے وجہ خوف کے احساس کے
ساتھ کہا —

''آپ ناراض تو نہیں ہونگی؟،،

''نہیں —،،

''نہیں؟،، بازاروف اس کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑا ہو
گیا — ''تو میں تمہیں بتانا چاھتا ہوں کہ میں حماقت کی حد
تک، پاگل پن کی حد تک تم سے محبت کرتا ہوں... لو میں نے
تمہاری ہٹ پوری کر دی —،،

اودینتسووا نے اپنے دونوں ہاتھ آگے پھیلا دئے اور بازاروف نے
اپنی پیشانی کھڑکی کے شیشے پر رکھ دی — اس کے لئے سانس
لینا دوبھر تھا — صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کا انگ انگ
کانپ رہا ہے — لیکن یہ جوانی کے حجاب کی کپکپی نہیں تھی،
یہ پہلے اقرار محبت کی شیریں سنسنی نہیں تھی جو اس کے رگ و پے
میں دوڑ گئی تھی — یہ جذبات کا تلاطم تھا جو چنگھاڑتی
ہوئی طوفانی موجوں کی طرح اس کی رگوں میں بپھر رہا تھا،
ایسا جذباتی تلاطم جس میں برھمی یا اس سے ملتا جلتا کوئی
جذبہ شامل تھا — اودینتسووا کو اس سے ڈر بھی لگا اور اس پر
ترس بھی آیا —

''یوگینی واسیلی‌وچ،، وہ بڑبڑائی — اس کی آواز میں ایک نرم نرم سی بیساختہ دل دوزی تھی —

وہ مڑا، اس کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اسے کھا جائیگا — دفعتاً اس نے دونوں ھاتھہ سے پکڑ کر اس کو اپنے بازوؤں میں کھینچا —

اس نے خود کو فوراً اس کی گرفت سے نہیں چھڑایا — لیکن ایک لمحہ بعد وہ دور کونے میں کھڑی تھی اور وھاں سے بازاروف کو دیکھہ رھی تھی — وہ اس کی طرف بڑھا...

''تم مجھے نہیں سمجھے،، اس نے تیزی سے گھبرا کر کہا — ایسا معلوم ھوتا تھا کہ بازاروف نے ایک قدم اور آگے بڑھایا نہیں کہ وہ چیخ پڑی... بازاروف ھونٹ کاٹے ھوئے کمرے سے باھر نکل گیا —

آدھہ گھنٹے بعد، خادمہ نے انا سرگئی‌ونا کو بازاروف کا ایک پرچہ لاکر دیا — اس پر صرف ایک جملہ لکھا تھا: ''کیا مجھے آج ھی چلے جانا چاھئے یا میں کل تک ٹھہر سکتا ھوں؟،،

''کیوں چلے کیوں جاؤ؟ میں تمہیں سمجھی نہیں —— تم مجھے نہیں سمجھے،، اودینتسووا نے جواب لکھا اور سوچا ''میں خود کو نہیں سمجھہ سکی —،،

وہ کھانے کے وقت تک نظر نہ آئی— اس پورے وقت میں وہ اپنے کمرے میں ٹہلتی رھی، اس کے ھاتھہ پیچھے بندھے ھوئے تھے — کبھی کبھی کھڑکی یا آئنے کے سامنے رک جاتی اور آھستہ آھستہ اپنے رومال سے گردن پونچھتی جیسے اسے کسی جلتے داغ کا احساس ھو رھا ھو— اس نے اپنے آپ سے پوچھا آخر کس چیز نے مجھے اس بات پر اکسایا کہ میں بازاروف کو اپنا دل کھول کر رکھہ دینے پر مجبور کروں؟ کیا مجھے کچھہ

شبہہ ہوا تھا؟ ''یہ میرا قصور ہے،، اس نے اپنے آپ سے کہا — ''لیکن میں اسے پہلے سے کیسے بھانپ سکتی تھی؟،، اس نے اپنے ذہن میں تمام باتوں کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور اپنی طرف بڑھتے ہوئے بازاروف کے وحشیانہ چہرے کا تصور کر کے اس کے چہرے کا رنگ گلابی ہو گیا —

''یا پھر؟..،، اس نے رک کر یکایک اپنی لٹوں کو جھٹکتے ہوئے کہا... اس کو آئنے میں اپنا عکس نظر آیا — اس کا ذرا پیچھے کی طرف تنا ہوا سر، نیم وا آنکھوں کا پراسرار تبسم اور کھلے ہوئے ہونٹ کچھ کہتے ہوئے دکھائی دئے — یہ دیکھ کر وہ بوکھلا گئی...

''نہیں،، اس نے آخرکار فیصلہ کیا ''خدا جانے اس کا نتیجہ کیا ہوتا، یہ کوئی مذاق نہیں ہے — آخرکار دنیا میں سکون ہی سب سے بڑی چیز ہے —،،

اس کا سکون درہم برہم نہیں ہوا — لیکن وہ مغموم ہو گئی اور کچھ آنسو بھی بہائے —— وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو کیوں آ رہے ہیں — بہر حال اس کی وجہ ہرگز یہ نہ تھی کہ اس نے ہتک محسوس کی تھی — اس کو ذاتی صدمے کا احساس نہ تھا بلکہ اس کو جرم کا احساس ہو رہا تھا — مختلف قسم کے مبہم جذبات کے زیر اثر، گزرتے ہوئے ماہ و سال کے احساس اور کسی نئی چیز کی تڑپ کے زیر اثر وہ کچھ دور تک دھاروں میں بہتی چلی گئی اور اس نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ آگے کیا ہے — لیکن اس کو کچھ نظر نہ آیا — بس ایک کھائی — کھائی بھی نہیں بلکہ محض ایک خلا —— ایک مکروہ خلا!

۱۹

اودینتسووا جب کھانے کے کمرے میں آئی تو رکھ رکھاؤ اور تعصب سے آزاد ہونے کے باوجود، اسے بوکھلاہٹ اور گھبراہٹ سی محسوس ہو رہی تھی — بہرحال کھانے کا مرحلہ بخیر و خوبی ختم ہوا — پورفیری پلاتونچ آیا، اس نے اور بہت سی چیزوں کے علاوہ بھانت بھانت کے لطیفے اور چٹکلے سنائے — وہ ابھی ابھی شہر سے لوٹا تھا — اس نے یہ اطلاع دی کہ گورنر بوردالو نے اسپشل کمشنروں کو مہمیز پہننے کا حکم دیا ھے تاکہ کسی فوری کام سے گھوڑے پر اچانک کہیں بھیجنا پڑے تو ان کو فوراً روانہ کیا جا سکے — ارکادی بہت ھی دھیمی آواز میں کاتیا سے باتیں کرتا رہا اور مصلحت اندیشی کے ساتھ شہزادی کی خاطر تواضع کرتا رہا — بازاروف اپنی ضدی اور اداس خاموشی پر قائم رہا — اودینتسووا نے ایک دو بار چپکے چوری نہیں بلکہ سیدھی نظروں سے اس کی گمبھیر صورت اور بگڑے ہوئے تیور دیکھے، اس کی جھکی ہوئی آنکھوں پر نظر ڈالی — اس کے پورے چہرے سے حقارت پھوٹی پڑ رہی تھی — اودینتسووا نے سوچا ''نہیں... نہیں... نہیں ...،، وہ کھانے کے بعد اور دوسرے لوگوں کے ساتھ باغ میں گئی اور یہ دیکھ کر کہ بازاروف اس سے کچھ کہنا چاھتا ھے پرے ہٹ کر کھڑی ہو گئی — وہ اس کے پاس آیا اور اپنی آنکھیں اسی طرح جھکائے ہوئے اس نے کھرجدار آواز میں کہا:

''انا سرگئی‌ونا مجھے آپ سے معافی مانگنی ھے — آپ مجھ سے بہت ناراض ہونگی —،،

''یوگینی واسیلی‌وچ، میں تم سے ناراض نہیں ہوں،، اودینتسووا نے جواب دیا ''لیکن میں دکھی ضرور ہوں —،،

''یہ تو اور بھی برا ہے — بہر حال مجھے کئے کی کافی سزا مل گئی ہے — آپ یہ تو مانینگی کہ میری پوزیشن بڑی مضحکہ خیز ہو گئی ہے — آپ نے مجھے لکھا 'کیوں چلے کیوں جاؤ؟'، میں نہ ٹھہر سکتا ہوں اور نہ ٹھہرنا چاھتا ہوں — میں کل چلا جاؤنگا —،،

''یوگینی واسیلیوچ، کیوں...،،

''میں کیوں جا رہا ہوں؟،،

''نہیں میرا مطلب یہ نہیں تھا —،،

''انا سرگئی‌ونا گیا وقت پھر واپس نہیں بلایا جا سکتا... اور دیر یا سویر یہ تو ہونا ہی تھا — اس لئے مجھے جانا ہی چاہئے — صرف ایک شرط پر میں رک سکتا ہوں لیکن وہ شرط کبھی پوری نہ ہوگی — آپ میری گستاخی کو درگذر کر دینگی... لیکن آپ مجھ سے محبت نہیں کرتیں، ہے نا، اور نہ کبھی کرینگی؟،،

ایک لمحے کو بازاروف کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی — انا سرگئی‌ونا نے کوئی جواب نہ دیا — ''میں اس آدمی سے ڈرتی ہوں،، اس کے دماغ میں کوند گیا —

''خدا حافظ، مادام،، بازاروف نے کہا جیسے اس نے اودینتسووا کے خیال کو بھانپ لیا ہو اور وہ گھر کی طرف مڑا —

انا سرگئی‌ونا آھستہ آھستہ اس کے پیچھے پیچھے آئی اور کاتیا کو پکار کر اس کا بازو پکڑ لیا — وہ شام تک اس کو اپنے پہلو میں لئے لئے پھری — اس نے تاش کھیلنے سے انکار کر دیا اور زیادہ‌تر قہقہے لگاتی رہی جو اس کے زرد اور سراسیمہ چہرے کا ساتھ نہ دے رہے تھے — ارکادی اس کو دیکھتا اور حیران ہوتا رہا جس طرح نوجوان ہوتے ہیں — وہ اپنے آپ سے پوچھتا رہا: ''آخر یہ کیسا گورکھ دھندا ہے؟،، بازاروف نے خود کو

کمرے میں بند کر لیا — بہرحال وہ چائے کے لئے نیچے آیا — انا سرگئی‌ونا کا جی چاہا کہ اس سے کوئی دل رکھنے والی نرم سی بات کہے لیکن اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ بات کس طرح شروع کرے...

ایک غیرمتوقع واقعہ نے اس کی مشکل حل کر دی — بٹلر نے ستنی‌کوف کے آنے کا اعلان کیا —

یہ نوجوان ترقی‌پسند جس بے تکے‌پن سے گرتا پڑتا کمرے میں داخل ہوا اس کی تصویر کھینچنا ممکن نہیں — بے ہنگم اور بے‌ادب تو خیر وہ تھا ہی — اسی لئے تو اس نے اس دیہات میں ایسی عورت کے یہاں آن دھمکنے کا فیصلہ کیا جسے وہ برائے نام جانتا تھا اور جس نے اس کو کبھی بلاوا بھی نہیں دیا تھا — اس سلسلے میں اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ وہ اس کے اتنے دانش مند ملاقاتیوں کی کافی آؤبھگت کر رہی تھی — لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ بہت ہی جھینپا ہوا تھا — معذرت کرنے اور آداب سلام کے بجائے، جو اس نے پہلے سے رٹ رکھا تھا، منہ ہی منہ میں کچھ بکواس کی اور کہا کہ کوکشینا نے اسے انا سرگئی‌ونا کی مزاج پرسی کے لئے بھیجا ہے اور یہ کہ ارکادی نکولائی‌وچ بھی ہمیشہ اعلی ترین رائے کا اظہار کیا کرتا تھا... یہاں پہنچ کر اس کی زبان لڑکھڑائی اور کچھ ایسی سٹی گم ہوئی کہ گھبراہٹ میں اپنی ٹوپی پر بیٹھ گیا — لیکن چونکہ اس کو کسی نے نکال باہر نہیں کیا اور انا سرگئی‌ونا نے تو اس کو اپنی خالہ اور بہن سے بھی ملایا اس لئے جلد ہی اس کے اوسان ٹھکانے آگئے اور پھر تو بس بھر قینچی کی طرح زبان چلانے لگا — گھٹیا سہی، مگر بعض مرتبہ، زندگی میں یہ گھٹیا وقفہ بڑا خوشگوار ثابت ہوتا ہے —— اس سے بہت زیادہ تنے ہوئے

تار ذرا ڈھیلے پڑ جاتے ھیں اور یہ گھٹیاپن، اونچے اڑنے والے خودپرستوں کے نشے کے لئے ترشی کا کام کرتا ھے — انھیں یاد آ جاتا ھے کہ ان کی بلند پروازی اور اس گھٹیاپن میں زیادہ فاصلہ نہیں — اس طرح ان کا سارا جوش اور تلاطم ٹھنڈا پڑ جاتا ھے — ستنی کوف کے آ جانے سے ھر چیز اور بھی پھیکی، بے جان اور سادہ ھو گئی — ھر شخص نے ذرا ڈٹ کر کھانا کھایا اور محفل مقررہ وقت سے کوئی آدھہ گھنٹہ پہلے ھی برخاست ھو گئی اور لوگ سونے کے لئے چل دئے —

''اب میں دوھرا سکتا ھوں،، ارکادی نے اپنے بستر سے بازاروف سے کہا جو کپڑے اتار چکا تھا ''وہ جو تم نے ایک دن مجھہ سے کہا تھا: 'تم اتنے اداس کیوں ھو؟ میں سمجھتا ھوں شائد تم نے کوئی مقدس فرض پورا کر لیا ھے؟'،،

دونوں نوجوان دوستوں کو کچھہ دنوں سے ایک دوسرے کو بے پروائی سے کچوکے لگانے کی اور ایک دوسرے کی ٹانگ لینے کی عادت ھو گئی تھی اور یہ بات ھمیشہ اندر اندر پلتے ھوئے غصے اور ان کہے شبہوں کی چغلی کھاتی ھے —

''کل میں اپنے ابا کے ھاں جا رھا ھوں،، بازاروف نے اعلان کیا —

ارکادی نے کہنیوں کے سہارے اپنا سر اٹھایا — وہ حیران تھا پھر بھی اسے کچھہ خوشی ھوئی —

''اوہ!،، اس نے کہا ''کیا تم اس وجہ سے مغموم ھو؟،،

بازاروف نے جماھی لی —

''اوہ! قاضی دبلے کیوں؟ شہر کے اندیشے سے —،،

''کیا خیال ھے انا سرگئی‌ونا کے بارے میں؟،، ارکادی نے کہا —

''اس کے بارے میں کیا؟،،
''کیا وہ تمہیں جانے دیگی؟،،
''مجھے اس کی اجازت کی ضرورت تو نہیں، کیوں؟،،
ارکادی سوچنے لگا— بازاروف اپنے بستر پر لیٹ گیا اور دیوار کی طرف کروٹ بدل لی—
خاموشی میں چند منٹ گزر گئے—
''یوگینی،، ارکادی کے منه سے نکلا—
''کیا؟،،
''میں بھی کل تمہارے ساتھه چلونگا—،،
بازاروف کچھه نه بولا—
''میں بھی گھر چلا جاؤنگا،، ارکادی نے اپنی بات جاری رکھی— ''هم ایک ساتھه خوخلوف بستی تک چلینگے— وهاں تم کو فیدوت سے گھوڑے مل جائینگے— میں تمہارے گھروالوں سے مل کر بہت خوش هونگا لیکن مجھے اندیشه هے که کہیں میں ان کے اور تمہارے درمیان نه آ جاؤں— تم پھر همارے هاں آؤگے، آؤگے نا؟،،
''میں اپنا سامان تمہارے گھر هی چھوڑ آیا هوں،، بازاروف نے اپنا رخ بدلے بغیر جواب میں کہا—
''وہ مجھه سے یه کیوں نہیں پوچھتا که میں کیوں جا رها هوں اور وه بھی اس کی طرح اچانک؟،، ارکادی نے سوچا— ''ذرا سوچو تو، میں کیوں جا رها هوں، اور وه کیوں جا رها هے؟،،
وه اپنے خیالات کے تانے بانے بنتا رها— اس کو اپنے سوال کا تسلی بخش جواب نه مل سکا، اور اس کا دل جھلاهٹ بھرے جذبات سے بھر گیا— اس کو محسوس هوا که اس کے لئے اس زندگی کو تج دینا بڑا کٹھن هوگا جس کا وه اتنا عادی هو گیا

ھے — لیکن یہاں اکیلا رک جانا کچھه بے موقع سا ھوگا — ''لگتا ھے ان میں کچھه ان بن ھو گئی ھے،، اس نے اپنے آپ سے کہا — ''اس کے جانے کے بعد میں یہاں کیوں پڑا رھوں؟ میں اودینتسووا کے لئے عذاب بن جاؤنگا، اور سب کچھه کھو بیٹھونگا —،، اس نے انا سرگئیونا کا تصور کیا اور پھر اس جوان بیوہ کے تصور سے دھیرے دھیرے ایک اور تصور ابھرنے لگا —

''میں کاتیا کی کمی بھی محسوس کرونگا،، ارکادی نے تکیے میں منه ڈال کر زیر لب کہا جس میں اس کے خاموش آنسو کا ایک قطرہ بھی جذب ھو گیا تھا... اس نے اچانک اپنے بالوں کو پیچھے جھٹک دیا اور زور سے بولا:

''آخر اس گدھے کی دم ستنی‌کوف کو یہاں آنے کی کیا پڑی تھی؟،،

بازاروف نے اپنے بستر پر کروٹ لی اور بولا:

''میں دیکھتا ھوں که تم اب تک ویسے ھی بھولے ھو — اس دنیا میں ستنی‌کوف قسم کے لوگ ضروری ھیں — مجھے اس قسم کے کوڑ مغزوں کی ضرورت ھے، دیکھتے نہیں تم؟ تم خدا سے تو اس کی امید نہیں کر سکتے که تمہاری روٹی کے لئے اپنے ھاتھه سے آٹا گوندھه دے!..،،

''ھوں،، ارکادی نے دل ھی دل میں سوچا اور کوندے کی تیزی سے بازاروف کی خود فریبی کی ساری پہنائیاں اس کی سمجھه میں آ گئیں — ''تو میں اور تم خدا ھیں؟ یا شائد تم خدا ھو اور میں کوڑ مغز —،،

''ھاں،، بازاروف نے اپنے انداز میں جواب دیا ''تم اب تک بھولے ھو —،،

جب اگلے دن ارکادی نے بازاروف کے ساتھه جانے کا ارادہ

ظاھر کیا تو اودینتسووا نے کسی تعجب کا اظہار نہ کیا — وہ بجھی بجھی اور تھکی تھکی معلوم ھوتی تھی — کاتیا نے اس کو گمبھیر اور خاموش آنکھوں سے دیکھا — وہ یہ دیکھے بغیر نہ رہ سکا کہ شہزادی نے شال کے اندر ھی اندر چپکے چپکے صلیب کا نشان بنایا — جہاں تک ستنی کوف کا تعلق ھے اس کے پیروں کے نیچے سے تو زمین نکل گئی — وہ ابھی ابھی بڑے سج دھج کے نئے سوٹ میں (جو سلاف پرست طرز کا سوٹ نہ تھا) کھانا کھانے آیا تھا — پچھلی رات اس نے نفیس چیزوں کی بھر مار سے ملازم کی آنکھوں میں چکا چوند سی مچا دی تھی — اور اب اس کے ساتھی اسے دغا دے رھے تھے! وہ بوکھلایا بوکھلایا ادھر ادھر پھدکتا رھا جس طرح جنگل کے کنارے بھوکا خرگوش اچھلتا ھے — پھر اس نے دفعتاً قریب قریب اضطراری انداز سے چیختے ھوئے اعلان کیا کہ وہ بھی جا رھا ھے — اودینتسووا نے اس کو روکا بھی نہیں —

''میری بگھی بڑی آرام دہ ھے،، اس دل شکستہ جوان نے ارکادی سے کہا — ''میں تمہیں اپنے ساتھ لے جا سکتا ھوں اور یوگینی واسیلیوچ تمہاری گاڑی میں جا سکتے ھیں — یہ اچھا رھے گا —،،

''لیکن میرا راستہ تمہارے راستے سے بالکل الگ ھے اور میری منزل یہاں سے کافی دور ھے —،،

''سب ٹھیک ھے — میرے پاس بہت وقت ھے اور اس کے علاوہ مجھے وھاں کچھ کام ھے —،،

''چنگی وصول کرنی ھے، شائد؟،، ارکادی نے بڑی بے ساختگی سے ایسے لہجے میں کہا جس میں حقارت بھری ھوئی تھی —

لیکن ستنی کوف اتنا بدحواس تھا کہ وہ اپنی عادت کے مطابق بے شرمی کی ھنسی بھی نہ ھنس سکا —

''میں یقین دلاتا ہوں کہ بگھی انتہائی آرام‌دہ ہے،، وہ بڑبڑایا ''اور اس میں سب کے لئے گنجائش ہوگی —،،

''موسیو ستنی کوف سے انکار کر کے بیچارے کا دل نہ توڑو،، انا سرگئی‌ونا نے کہا —

ارکادی نے اس کی طرف دیکھا اور معنی‌خیز انداز میں اپنا سر ہلایا —

مہمان کھانے کے بعد روانہ ہو گئے — بازاروف کو رخصت کرتے ہوئے اودینتسووا نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور بولی :

''ہم پھر ملینگے، ہے نا؟،،

''جیسی آپ کی مرضی ،، بازاروف، نے جواب دیا —

''پھر تو ہم ضرور ملینگے —،،

ارکادی برساتی کے زینے پر سب سے پہلے اترا اور ستنی کوف کی گاڑی میں بیٹھ گیا — بٹلر نے تعظیم کے ساتھ ہاتھ سے سہارا دیا — ارکادی کے جذبات کا کچھ عجیب عالم تھا — کبھی اس کا جی چاہتا کہ بٹلر کو گھونسہ جڑ دے اور کبھی جی چاہتا کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے —

بازاروف گاڑی میں بیٹھ گیا — خوخلوف بستی پہنچ کر ارکادی سرائے کے نگہبان کے گھوڑے جوتنے کا انتظار کرنے لگا اور پھر گاڑی کے پاس جا کر اس نے بازاروف سے اپنی پرانی مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا :

''یوگینی، مجھے اپنے ساتھ لے چلو — میں تمہارے گھر جانا چاہتا ہوں —،،

''آ جاؤ گاڑی میں،، بازاروف نے دانت بھینچ کر کہا — ستنی کوف خوش خوش سیٹی بجا رہا تھا اور اپنی گاڑی

کے گرد چکر لگا رہا تھا — وہ یہ خبر سن کر ھکابکا رہ گیا — اس اثنا میں ارکادی نے اطمینان سے اپنا سامان ایک گاڑی سے دوسری میں پہنچایا اور بازاروف کے پاس بیٹھہ گیا اور اپنے پچھلے ہم سفر کی طرف اخلاقاً جھکتے ہوئے چلایا ''کوچبان، چلو!،، گاڑی چل دی اور جلد ھی نظروں سے اوجھل ہو گئی — ستنی کوف بالکل بدحواس ہو گیا اور اس نے نظر چرا کر اپنے کوچبان کی طرف دیکھا جو ہر چیز سے بےنیاز گھوڑے کی دم پر چابک سے ٹھوکے دے رہا تھا — ستنی کوف اچھل کر گاڑی میں چڑھا اور گزرتے ہوئے دو کسانوں پر چیخ پڑا ''لکڑی کے کندو، تم سروں پر ٹوپی تو اوڑھه لو،، اور شہر کی راہ لی، جہاں وہ رات گئے پہنچا — اس نے اگلی صبح کوکشینا کو بتایا کہ وہ ''ان دو خود پسندوں اور بدتمیزوں ،، کے متعلق کیا سمجھتا ھے —

گاڑی میں بازاروف کے پاس بیٹھنے کے بعد ارکادی نے اس کا ھاتھه بڑے زور سے دبایا اور بہت دیر تک کچھه نہ بولا — ایسا لگتا تھا کہ بازاروف اس کے ھاتھه کے دباؤ اور خاموشی کو سمجھه رہا ھے اور سراہ رہا ھے — پچھلی رات ایک منٹ کو بھی اس کی آنکھه نہ لگی تھی، نہ اس نے سگریٹ پی تھی — اس نے صحیح معنی میں، پچھلے کئی دنوں سے کھانا بھی نہ کھایا تھا — اس کی آنکھوں تک جھکی ہوئی ٹوپی کے نیچے اس کا چہرہ ستا ہوا، نڈھال اور کمہلایا ہوا نظر آ رہا تھا —

''اچھا میرے دوست،، آخر اس نے خاموشی توڑی ''آؤ ہم چرٹ پئیں —— ذرا دیکھنا کیا میری زبان پیلی ہو رہی ھے؟،،

''ھاں ہو تو رہی ھے،، ارکادی نے جواب دیا —

''یہی بات ھے... اور پھر یہ چرٹ بےمزہ بھی ھے — مشین کے پرزے بگڑ گئے ھیں — ،،

''پچھلے چند دنوں سے تمہاری حالت بگڑی بگڑی سی نظر آ رہی تھی،، ارکادی نے کہا —

''کوئی پروا نہیں! ہم ٹھیک ہو جائینگے — گرچہ ہے یہ تھکا دینے والی بات —— میری اماں اتنی جذباتی ہیں کہ کیا بتاؤں — جب تک کہ توند نہ پھول جائے اور دن میں دس بار نہ کھاؤ وہ بدحواس رہتی ہیں — ابا برے آدمی نہیں — وہ گھوسے گھاسے ہیں اور انہوں نے کچھہ دنیا دیکھی ہے — نہیں چرٹ پینا بیکار ثابت ہوا،، اس نے گردآلود سڑک پر چرٹ کو پھینکتے ہوئے کہا —

''تمہاری جاگیر پچیس ورسٹ دور ہے نا یہاں سے، ایں؟،، ارکادی نے پوچھا —

''ہاں — لیکن اس لال بجھکڑ سے پوچھو — ،،

اس نے فیدوت کے آدمی کی طرف اشارہ کیا جو کوچبان کی جگہ بیٹھا تھا —

لال بجھکڑ نے کہا ''کو... ون... جانے... ورسٹ یہاں ناپا کس نے ہے — ،، اس نے گھوڑوں کی لگام کو جھٹکے دئے اور گھوڑوں پر بڑبڑاتا رہا — مگر گھوڑے سر جھٹک کر اسی طرح ٹیڑھی چال سے دوڑتے رہے —

''ہاں ہاں،، بازاروف نے اپنی بات شروع کی ''میرے جوان دوست، اس سے سبق لو، ایک عبرت ناک سبق — جہنم میں جائے یہ سب! کیا بکواس ہے! ہر آدمی ایک ڈور پر چل رہا ہے اور کسی منٹ بھی ٹھیک اس کے پیر تلے ایک غار آ سکتا ہے اور پھر بھی وہ ادھر ادھر دکھہ اور پریشانی بٹورتا پھرتا ہے اور خود اپنی زندگی سے کھیلنے لگتا ہے — ،،

''تم کس چیز کی طرف اشارہ کر رہے ہو؟،، ارکادی نے پوچھا —

''میں کسی چیز کی طرف اشارہ نہیں کر رہا ہوں، یہ میں تم کو سیدھے سیدھے بتا رہا ہوں —— ہم دونوں احمق کا رول ادا کر رہے تھے — بات کرنے سے کیا فائدہ! میں نے شفاخانے میں دیکھا ہے کہ وہ شخص جو درد سے بھڑک اٹھتا ہے اور اس کے خلاف تن کر کھڑا ہو جاتا ہے اپنے درد پر قابو پا لیتا ہے —''

''میں تمہاری بات پوری طرح سمجھ نہیں رہا ہوں''، ارکادی نے کہا ''مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ تمہیں کسی چیز کی شکایت نہیں ہونی چاہئے —''

''خیر، چونکہ تم میری بات نہیں سمجھتے اس لئے میں بتا دوں: میں سمجھتا ہوں کہ سڑک کے کنارے پتھر توڑنا اس سے کہیں بہتر ہے کہ آدمی کسی عورت کو اپنی چھنگلی پر بھی قابو حاصل کرنے دے — یہ سب...''، بازاروف کی زبان سے اس کا محبوب لفظ ''رومانیت''، نکلتے نکلتے رہ گیا — لیکن اس نے خود کو روکا اور بولا ''یہ سب بکواس ہے — تم اس پر یقین نہیں کروگے لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ میں اور تم عورتوں کی صحبت میں تھے اور ہم اس سے لطف اندوز ہوئے — لیکن اس قسم کی صحبت کو خیرباد کہنا ایسا ہے جیسے گرم گرم دھکتے ہوئے دن میں ٹھنڈے ٹھنڈے پانی سے نہا کرنکلنا — آدمی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر اپنا وقت ضائع کرے — ایک پرانی ہسپانوی کہاوت ہے: 'مرد کا دل پتھر ہونا چاہئے —'، دیکھو''، اس نے بوڑھے کسان کو ایک نظر دیکھا اور پوچھا ''اے عقل مند —— کیا تمہاری بیوی بھی ہے؟''

کسان نے ہمارے دوستوں کی طرف اپنا چپٹا چہرہ اور بھینگی آنکھیں پھیر دیں —

''کیا کہا آپ نے، بیوی؟ ہاں ہے، بیشک میری بیوی ہے —''

''کیا تم اس کو پیٹتے ہو؟''

''اپنی بیوی کو؟ ہاں کبھی کبھی — بیوی کو بیکار کون پیٹتا ہے —''

''بہت خوب — اور کیا وہ تم کو پیٹتی ہے؟''

اس آدمی نے لگام کو جھٹکا دیا —

''ذرا دیکھنا کیا کہہ رہے ہیں آپ حضور — آپ کو دل لگی سوجھی ہے...'' ظاہر تھا اس کو یہ بات بری لگی —

''سنا تم نے ارکادی نکولائیوچ! تمہاری اور میری ٹھکائی ہو گئی —— یہ ہوتا ہے فائدہ تعلیم یافتہ ہونے کا —''

ارکادی زبردستی ہنسا اور بازاروف نے دوسری طرف منہ پھیر لیا اور پورے سفر میں اس نے دوبارہ منہ نہ کھولا —

ارکادی کو یہ پچیس ورسٹ پورے پچاس ورسٹ معلوم ہوئے — آخر پہاڑ کے ڈھلوان دامن میں ایک گاؤں نظر آیا — یہاں رہتے تھے بازاروف کے ماں باپ — قریب ہی، برچ کے نئے جھنڈ کے درمیان، ایک چھوٹا سا گھر تھا جس کا چھپر پیال کا تھا — جہاں سے جھونپڑوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا، وہاں پر دو کسان ٹوپیاں پہنے کھڑے تھے اور ایک دوسرے کو ملاحیاں سنا رہے تھے — ''تو بڑا سور ہے'' ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا ''اور... تو سور کے بچے سے بھی گیا گزرا ہے —'' ''اور تیری جورو ڈائین ہے'' دوسرے نے منہ توڑ جواب دیا —

''ان کے بیساختہ روئیے کو دیکھہ کر'' بازاروف نے ارکادی سے کہا ''اور ان کے کھلنڈرے انداز گفتگو سے تمہیں اندازہ ہو سکتا ہے کہ میرے ابا کے کسان اتنے تباہ حال نہیں — لو برساتی میں وہ خود ہی آ رہے ہیں — گھنٹیوں کی آواز سن لی ہو گی — وہی ہیں، وہی ہیں، میں ان کو دور سے پہچان لیتا ہوں — چ... چ! لیکن ان کے بال تو چاندی ہو گئے، بیچارے!''

۲۰

بازاروف جھکتا ہوا گاڑی سے اترا اور ارکادی نے اپنے دوست کے پیچھے سے گردن باہر نکالی اور اسے ایک لمبے دبلے پتلے آدمی کا ہیولا نظر آیا، جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور ناک پتلی اور عقابی تھی — وہ ایک پرانا فوجی کوٹ پہنے ہوئے تھا جس کے بٹن کھلے ہوئے تھے — وہ گھر کی برساتی میں اپنی ٹانگوں کو ایک دوسرے سے دور جمائے کھڑا تھا اور ایک لمبا پائپ پی رہا تھا — دھوپ کی چمک سے لڑنے کے لئے اس نے آنکھیں میچ رکھی تھیں —

گھوڑے کھڑے ہو گئے —

''تم آ گئے آخر،، بازاروف کے باپ نے دھوئیں کے کش اڑاتے ہوئے کہا حالانکہ پائپ اس کی انگلیوں کے درمیان خاصا تھرک رہا تھا —

''باہر آؤ، باہر آؤ، آؤ پیار کریں —،،

اس نے اپنے بیٹے کو گلے لگا لیا —

''یوگینی پیارے، یوگینی،، عورت کی تھرتھراتی ہوئی آواز آئی — دروازہ دھڑ سے کھلا، اور چوکھٹ پر ایک گول مٹول، بوٹے سے قد کی بوڑھی عورت نظر آئی — وہ سفید ٹوپی اور شوخ رنگ کی چھوٹی سی بنڈی پہنے ہوئے تھی — وہ چلائی، لڑکھڑائی اور اگر بازاروف سہارا نہ دیتا تو زمین پر گر گئی ہوتی — اس کی گداز نرم بانہیں فوراً بیٹے کی گردن میں حمائل ہو گئیں — ماں کا سر اس کے سینے پر رکھا ہوا تھا اور چاروں طرف ہر چیز خاموش تھی — صرف اس کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں —

بوڑھا بازاروف زور زور سے سانس لے رہا تھا — اس نے اپنی آنکھیں اور بھی زیادہ میچ لیں —

''کافی ہو گیا اریشا، بس بس ہو گیا! بہت ہو گیا!،، اس نے ارکادی کو دیکھتے ہوئے کہا جو بے حس و حرکت گاڑی کے پاس کھڑا تھا اور کوچبان نے تو اپنا منه بھی دوسری طرف پھیر رکھا تھا — ''واقعی، اس کی کوئی ضرورت نہیں! بند کرو یه سب —،،

''آہ واسیلی ایوانووچ،، بوڑھی عورت کی زبان لڑکھڑائی ''کتنا زمانه ہو گیا تھا اپنے لال کو دیکھے ہوئے، میرے کلیجے کے ٹکڑے...،، اور اپنی بانہیں ہٹائے بغیر اس نے آنسوؤں میں بھیگا ہوا، جھریوں بھرا، دھکتا ہوا چہرہ پیچھے ہٹایا، اس کو محبت اور مامتا بھری روحانی مسرت کی نظروں سے دیکھا اور دو بارہ اس کی گردن پر اپنا سر رکھه دیا —

''خیر، ہاں بے شک، یه تو ہوتا ہی ہے،، واسیلی ایوانووچ نے کہا ''لیکن اب ہمیں اندر چلنا چاہئے، یوگینی اپنے ساتھه ہمارے ہاں ایک مہمان لایا ہے — معاف کرنا،، اس نے ارکادی کی طرف مڑ کر ایک ذرا اپنے پیروں کو کھٹکھٹاتے ہوئے کہا ''عورتوں کی کمزوری جانتے ہی ہو — ماں بہرحال...،،

حالانکه خود اس کے ہونٹ پھڑک رہے تھے اور بھویں تھرتھرا رہی تھیں اور اس کی ٹھوڑی میں زلزله سا مچا ہوا تھا... صاف ظاہر تھا که وہ اپنے جذبات پر قابو پانے اور ایک نقلی بے نیازی سے کام لینے کی کوشش کر رہا تھا — ارکادی جھکا —

''آؤ اماں، واقعی،، بازاروف نے کہا اور جذبات سے نڈھال بوڑھی ماں کو گھر کے اندر لے گیا — ان کو ایک آرام دہ کرسی میں بٹھاتے ہوئے اس نے جلدی جلدی اپنے باپ کو ایک بار پھر گلے سے لگایا اور ارکادی کو ملایا —

''تم سے مل کر دلی خوشی ہوئی،، واسیلی ایوانووچ نے کہا ''ہمارے پاس جو کچھه ہے —— حاضر ہے، خوش آمدید!

ہم سیدھی سادی، معمولی زندگی گزارتے ہیں، بالکل فوجی زندگی — ارینا ولاسئےونا سنبھالو خود کو، سنبھالو — تمہیں اتنا کمزور نہیں ہونا چاہئے — یہ صاحب تمہارے بارے میں کیا سوچینگے — ،،

''جناب من،، بوڑھی عورت نے آنسوؤں کے درمیان ہکلاتے ہوئے کہا ''مجھے آپ کا نام جاننے کی مسرت حاصل نہیں ہوئی...،،

''ارکادی نکولائیوچ،، واسیلی ایوانووچ نے زیرلب، سنجیدگی سے بتایا —

''معاف کیجئے، واقعی یہ کتنی حماقت ہے میری،، بوڑھی عورت نے ناک صاف کی اور اپنا سر پہلے ایک طرف پھر دوسری طرف ڈھلکاتے ہوئے اس نے احتیاط سے اپنی آنکھیں پونچھیں — ''براہ کرم مجھے معاف کیجئے — واقعی —— مجھے تو لگتا تھا کہ میں اپنے لال کو دیکھے بنا سدھار جاؤنگی... ل... ل... لال میرا — ،،

''مادام اب تو وہ تم کو مل گیا،، واسیلی ایوانووچ نے کہا — ''تانیا،، اس نے ایک تیرہ سالہ لڑکی سے کہا جو ننگے پاؤں، سرخ سوتی فراک پہنے دروازے سے جھانک رہی تھی — ''مالکن کو ایک گلاس پانی لا کر دو —— کشتی میں، سمجھیں؟ اور آپ لوگ جناب،، اس نے پرانے زمانے کے پرتکلف انداز میں کہا ''گذارش ہے —— اس پنشن یافتہ پرانے سپاہی کے مطالعے کے کمرے میں تشریف لائیں — ،،

''پیارے یوگینی، ایک بار اور میں تمہیں گلے لگا لوں،، ارینا ولاسئےونا بڑبڑائی — بازاروف اس پر جھک گیا — ''اوہ تو نکھر کے کیسا گبرو جوان نکلا ہے!،،

''هاں، گبروهو یا نہیں،، واسیلی ایوانووچ نے کہا ''هے وہ مرد — جیسا کہ فرانسیسی کہتے هیں *homme fait اور اب ارینا ولاسئیونا، میں سمجھتا هوں کہ تمہارا مامتا کا مارا دل بھر گیا هوگا، اب ذرا ان پیارے مہمانوں کا پیٹ بھرنے کی فکر کرو، اس لئے کہ تم جانتی هو، اچھے اچھے لفظوں سے روٹی پر مکھن نہیں لگتا —،،

بوڑھی عورت کرسی سے اٹھی — ''ابھی لو، اسی آن، واسیلی ایوانووچ، ابھی کھانا لگتا هے — میں خود جاتی هوں باورچی خانے اور سماوار تیار کراتی هوں — میں سب ٹھیک کئے دیتی هوں — تین سال هو گئے اس کو دیکھے اور اس کی دیکھه بھال کئے هوئے —— سوچ سکتے هو بھلا؟،،

''ٹھیک هے، ٹھیک هے، میری اچھی میزبان، لیکن دیکھنا کہیں تم همیں شرمندہ نہ کرو — اور آپ جناب، کیا آپ همارے ساتھه آئینگے — اوہ یہ رها تیموفیئچ، وہ آیا هوگا یوگینی تم کو سلام کرنے — میرا خیال هے کہ وہ خوشی سے پھولا نہیں سماتا، بڈھا خناس — اونہه؟ کیوں بڈھے خناس، کیا تو خوش نہیں هے؟ مہربانی سے —— ادھر آ جانا —،،

اور واسیلی ایوانووچ، اپنے پھٹے پرانے جوتے چٹخاتا اور سرسراتا هوا، شور مچاتا رها اور جلدی جلدی قدم اٹھاتے هوئے آگے آگے چل دیا —

* * *

اس کا سارا گھر چھوٹے چھوٹے چھه کمروں پر مشتمل تھا — جس کمرے میں وہ اپنے مہمانوں کو لے گیا وہ مطالعے کا کمرہ کہلاتا تھا — بھاری پایوں والی ایک میز پر کاغذات بکھرے پڑے تھے

---

* ایک سچا مرد —

جو پرانے گرد و غبار میں اٹے ہوئے سیاہ نظر آ رہے تھے۔ اس میز نے دو کھڑکیوں کے درمیان دیوار کا پورا حصہ گھیر رکھا تھا۔ دیواریں ترکی ہتھیاروں، شہسواری کے سازوسامان، ایک تلوار، دو نقشوں، اعضا کے تشریحی چارٹ، ہدف لینڈ کی ایک شبیہہ، ایک کالے فریم میں بالوں کے بنے ہوئے مونوگرام اور شیشے میں جڑے ہوئے ایک ڈپلوما سے آراستہ تھیں۔ کاریلیائی برچ کی بنی ہوئی کتابوں کی بڑی بڑی دو الماریوں کے درمیان چمڑے کا ایک صوفہ تھا جو جگہ جگہ سے دھنس گیا تھا اور اس میں کھونچ لگ گئے تھے۔ شلف، کتابوں، چھوٹے چھوٹے بکسوں، بھس بھری ہوئی نقلی چڑیوں، مرتبانوں اور شیشیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ایک کونے میں بجلی کی ایک ٹوٹی پھوٹی مشین رکھی تھی۔

''میرے پیارے مہمان، میں نے جتا دیا تھا،، واسیلی ایوانووچ نے شروع کیا ''ہم یہاں یوں رہتے ہیں، کہنا چاہئے جس طرح لوگ پڑاؤ میں رہتے ہیں...،،

''بند کیجئے یہ سب۔ آپ کاہیکی معذرت کر رہے ہیں؟،، بازاروف نے بات کاٹتے ہوئے کہا ''کرسانوف کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم کوئی رئیس نہیں ہیں اور آپ کا گھر محل نہیں ہے۔ ہم اس کو کہاں ٹھہرائینگے سوال یہ ہے؟،،

''کیوں، یوگینی، واقعی، بازو میں ہمارے پاس ایک چھوٹا سا بڑھیا کمرہ ہے۔ تمہارے دوست کو وہاں آرام ہوگا۔،،

''تو آپ کے پاس ایک نیا حصہ بن گیا ہے، ہے نا؟،،

''بیشک حضور—— جہاں پر غسل‌خانہ ہے،، تیموفیئچ نے لقمہ دیا۔

''یعنی غسل خانے کے قریب،، واسیلی ایوانووچ نے جلدی سے کہا۔ ''یہ گرمیوں کا زمانہ ہے... میں ابھی وہاں جاتا ہوں

اور چٹکیوں میں سب ٹھیک ٹھاک ہوا جاتا ہے — اور تم تیموفیئچ
اس بیچ میں صاحب کا سامان لے آؤ— یوگینی، ظاہر ہے، تم تو
میرے مطالعے کے کمرے کو استعمال میں لاؤ گے — *Suum cuique،،

''یہ ہوئی بات! دلچسپ بڑے میاں ہیں اور اتنے نیک دل
اور مہربان،، جیسے ہی واسیلی ایوانووچ کمرے سے گیا بازاروف
بولا ''یہ تمہارے ابا ہی کی طرح سنکی ہیں، مگر ان کی سنک ذرا
مختلف ہے — ہاں گپ بہت ہانکتے ہیں — ،،

''اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہاری اماں لاجواب خاتون
ہیں،، ارکادی نے کہا —

''ہاں وہ سیدھی سادی ہیں، ذرا بناوٹ نہیں ان میں —
ٹھہر جاؤ، پھر دیکھنا کیا لاجواب کھانا کھلاتی ہیں — ،،

''حضور، ہمیں آج آپ کے آنے کی امید نہ تھی — گوشت کا
مطالبہ نہ کر دیجئیگا آج،، تیموفیئچ نے کہا جو ابھی بازاروف
کا بکس لے کر اندر آیا تھا —

''ہم بغیر گوشت کے ہی کام چلا لینگے — اگر تمہارے
پاس نہیں ہے تو نہ ہو — کہتے ہیں غربت کوئی گناہ نہیں ہے —،،

''تمہارے ابا کے پاس کتنے کمیرے ہیں؟،، ارکادی نے
دفعتاً پوچھا —

''یہ جاگیر ان کی نہیں، اماں کی ہے — جہاں تک مجھے
یاد آتا ہے ان کے پاس پندرہ کمیرے ہیں — ،،

''اوہ نہیں، سب مل کر بائس کمیرے ہیں،، تیموفیئچ نے
بیچ میں دخل دیا —

جوتیوں کے سرسرانے کی آواز آئی اور واسیلی ایوانووچ دوبارہ
نمودار ہوا —

---

* اپنی اپنی دفلی اپنا اپنا راگ —

''چند منٹ میں آپ کا کمرہ تیار ہو جائیگا،، اس نے بڑے وقار سے اعلان کیا — ''ارکادی... نکولائیوچ؟ کیا ٹھیک کہا میں نے؟ اور یہ رہا آپ کا ملازم،، اس نے ایک لڑکے کی طرف اشارہ کیا جس کا سر گھٹا ہوا تھا — وہ ایک نیلا کوٹ (جس کی کہنیاں گھس گھسا کر منہ کھول چکی تھیں) اور کسی دوسرے کے بوٹ پہنے ہوئے تھا — ''اس' کا نام فیدیا ہے — اگرچہ میرے بیٹے کو یہ پسند نہیں پھر بھی مجھے یہ دوہرانے کی اجازت دیجئے کہ ہمارے پاس جو کچھہ ہے یہی ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کر سکتا ہوں — اور کچھہ نہیں تو تمباکو تو بھر ہی سکتا ہے — آپ سگریٹ پیتے ہیں؟ پیتے ہیں نا؟،،

''میں زیادہ تر سگار پیتا ہوں،، ارکادی نے کہا —

''بڑی عقل مندی کرتے ہیں — میں خود بھی سگار زیادہ پسند کرتا ہوں لیکن اس کٹے چھٹے علاقے میں سگار ملنا ہی مشکل ہے —،،

''چھوڑئے بھی یہ فقیرانہ انکسار، بہت ہو گیا،، بازاروف نے پھر کہا ''اچھا یہ ہوگا کہ آپ یہاں صوفے پر بیٹھہ جائیں اور ہم ایک بار پھر نظر بھر کر دیکھیں —،،

واسیلی ایوانووچ جھکا اور بیٹھہ گیا — اس کی صورت اپنے بیٹے سے بہت زیادہ ملتی جلتی تھی — ہاں البتہ اس کی پیشانی اتنی اونچی اور چوڑی نہ تھی اور اس کا دھن بڑا تھا — وہ برابر کسمساتا اور شانوں کو جھٹکتا رہتا تھا جیسے اس کے کپڑے بغل دبا رہے ہوں— وہ برابر آنکھیں جھپکتا رہتا، کھانس کر گلا صاف کرتا اور اپنی انگلیاں چٹخاتا رہتا — لیکن اس کے بیٹے نے ایک بے نیازی بھری بے حسی برقرار رکھی —

''فقیرانہ انکسار!،، واسیلی ایوانووچ نے دوہرایا — ''یوگینی یہ نہ سمجھنا کہ میں اپنے مہمان کو متاثر کرنا چاہتا ہوں —

میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ ہم پر ترس کھائیں کہ... ہم کس جگہ رہتے ہیں، بالکل اللہ میاں کے پچھواڑے — اس کے برعکس میرا تو خیال ہے کہ عملی ذہنیت کے آدمی کے لئے کوئی جگہ اللہ میاں کے پچھواڑے نہیں ہوتی — بہرحال، میں تو، جیسا کہ لوگ کہتے ہیں، اپنے اوپر کائی جمنے نہیں دیتا اور زمانے کے قدم سے قدم ملا کر چلتا ہوں —،،

واسیلی ایوانووچ نے جیب سے لیمون کے رنگ کا ایک نیا ریشمی رومال نکالا جو اس نے ارکادی کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے جھپٹ کر جیب میں رکھ لیا تھا — اس نے رومال کو ہوا میں لہراتے ہوئے اپنی لن ترانی جاری رکھی۔

''میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کہتا کہ مثال کے طور پر، خاصا خسارہ سہہ کر میں نے اپنے کسانوں کو لگان دینے والا کاشتکار بنا دیا ہے اور زمین کا معاملہ ان سے بٹائی پر کر لیا ہے — میں نے اسے اپنا فرض تصور کیا اور میں اسے نہائت ہی عقل مندی کی بات سمجھتا ہوں حالانکہ دوسرے زمیندار اس کا خواب بھی نہیں دیکھتے — میں سائنس اور تعلیم کے حق میں ہوں —،،

''ہاں میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے پاس 'دروگ زدراویہ، (۱۳) ۱۸۵۵ء موجود ہے،، بازاروف نے کہا —

''میرا ایک دوست، پرانی دوستی کے خیال سے بھیج دیتا ہے،، واسیلی ایوانووچ نے فوراً کہا ''مگر ہم بھی کچھ واقفیت، کچھ شدبد رکھتے ہیں — مثال کے طور پر فرینولوجی کے بارے میں،، اس نے زیادہ تر ارکادی کو سنانے کے لئے کہا اور پلاستر کے ایک سر کی طرف اشارہ کیا جو شلف پر رکھا تھا — یہ پورا سر خانوں میں بٹا ہوا تھا اور ان خانوں پر نمبر پڑے ہوئے تھے — ''ہم شنلین سے یا رادیماھر سے بھی بالکل ناواقف نہیں ہیں —،،

''کیا لوگ اب تک اس صوبے میں رادیماھر کی دھائی دیتے ھیں؟،، بازاروف نے پوچھا —

واسیلی ایوانووچ کھانسا —

''ارے — اس صوبے میں... بےشک بھئی، تم لوگ بہتر جانتے ھو— ھم سے تم بہت آگے جا چکے ھو— آخر تم ھمارے جانشیں ھو— ھمارے زمانے میں ھوف‌مین جیسا humoralist، یا براؤن جیسا vitalist ، دونوں لغو تصور کئے جاتے تھے— حالانکہ ایک زمانے میں انہوں نے خاصی ھلچل مچا دی تھی— تم لوگوں کے پاس اب ایک نیا آدمی ھے جس نے رادیماھر کی جگہ لے لی ھے اور تم اس کو خراج عقیدت پیش کرتے ھو لیکن اگلے بیس برس میں وہ بھی مضحکہ خیز معلوم ھوگا —،،

''میں آپ کی ڈھارس کے لئے بتا دوں،، بازاروف نے کہا ''عام طور پر ھم علم طب کو مضحکہ خیز تصور کرتے ھیں اور کسی کو بھی خراج عقیدت پیش نہیں کرتے —،،

''کیا مطلب ھے تمہارا؟ لیکن تم خود ڈاکٹر بننےوالے ھو، ھے نا؟،،

''میں ڈاکٹر بننےوالا ھوں، لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا —،،

واسیلی ایوانووچ نے بیچ کی انگلی سے پائپ کی راکھ کو دبایا —

''خیر، ھو سکتا ھے، ھو سکتا ھے — میں بحث میں نہیں پڑونگا — آخر میں ھوں کیا؟ ایک پنشن یافتہ فوجی سرجن voilà tout* ... اور اب میں کاشتکاری کے چکر میں پڑ گیا ھوں — میں

---

* اور بس —

تمہارے دادا کے بریگیڈ میں خدمات انجام دے چکا ہوں،، اس نے ایک بار پھر ارکادی سے مخاطب ہو کر کہا — ''ہاں جناب —— میں نے اپنے زمانے میں کچھہ سرد گرم دیکھا ہے — میں ہر قسم کی سوسائٹی میں گھوما ہوں اور ہر قسم کے لوگ دیکھے ہیں! یہ خاکسار جسے آپ اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھه رہے ہیں —— ہاں میں، شہزادہ وتگنشتیئن (۱۴) اور شاعر ژوکوفسکی (۱۵) کی نبضیں اپنی انگلیوں میں لے چکا ہوں! جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے، ان دکھنی فوج والوں کا جو، تم جانتے ہو، چودھویں (۱۶) دسمبر والے واقعات میں شامل تھے (یہاں پر واسیلی ایوانووچ نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے) ''میں ان میں سے ہر ایک کو جانتا تھا — ہاں اس سے ہمیں کوئی واسطہ ہی نہ تھا — میرا کام نشتر چلانا تھا اور بس! لیکن تمہارے دادا کی بڑی عزت ہوتی تھی، وہ سچے سپاہی تھے —،،

''چھوڑئیے، مان لیجئے کہ وہ محض کندۂ ناتراش تھے،، بازاروف نے سست آواز میں کہا —

''خدا کی پناہ، یوگینی، کیسی باتیں منہ سے نکالتے ہو! واقعی... یہ ٹھیک ہے کہ جنرل کرسانوف ان لوگوں میں سے نہ تھے...،،

''ہم ان کا قصہ چھوڑیں،، بازاروف نے کہا — ''آتے ہوئے ہمیں یہ دیکھہ کر خوشی ہوئی کہ آپ کا برچ کا جھنڈ خوب پنپ رہا ہے —،،

واسیلی ایوانووچ کا چہرہ دمک اٹھا —

''اور تم دیکھوگے کہ اب میرے پاس کتنا اچھا باغ ہے! ہر پیڑ میں نے اپنے ہاتھہ سے لگایا ہے — اور اس میں پھل ہیں، گوندنیاں ہیں اور بھانت بھانت کی جڑی بوٹیاں — تم نئی روشنی

کے لوگ چاہے جو کہو لیکن بوڑھے پاراسیلسوس نے سچ کہا تھا : in herbis, verbis et lapidibus...* — جیسا کہ تم جانتے ہو میں نے ڈاکٹری کا پیشہ چھوڑ دیا ہے لیکن ہفتے میں دو ایک بار مجھے پرانے کباڑ کی چھان بین کرنی پڑتی ہے — لوگ صلاح مشورہ کرنے آ جاتے ہیں اور میں ان کو ٹھوکر مارکر باہر تو نہیں نکال سکتا — کبھی کبھی کوئی بھکاری آن ٹپکتا ہے اور علاج کرانا چاہتا ہے — اور آس پاس کوئی ڈاکٹر نہیں — کیا تم یقین کروگے کہ ہمارا ایک پڑوسی جو ایک پنشن یافتہ میجر ہے، ڈاکٹری کرتا ہے — میں نے ایک بار کسی سے پوچھا کہ کیا اس نے کبھی ڈاکٹری پڑھی ہے — انہوں نے کہا نہیں پڑھی مگر وہ تو ڈاکٹری محض کارخیر کے طور پر کرتا ہے... ہا! ہا! کارخیر کے لئے! ہوں؟ ہے نا لاجواب بات؟ ہا! ہا! ہا! ہا!،،

''فیدیا ذرا میرا پائپ بھر لانا،، بازاروف نے ذرا سختی سے کہا —

''اس علاقے کے ایک اور ڈاکٹر کو لے لو جو مریضوں کو دیکھنے آتا ہے،، واسیلی ایوانووچ نے انتہائی بے بسی سے کہنا شروع کر دیا — ''اسے معلوم ہوتا ہے کہ مریض تو اللہ کو پیارا ہو چکا — نوکر اس کو اندر بھی آنے نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ اب کوئی ضرورت نہیں — ڈاکٹر کچھ ھکا بکا سا رہ گیا، اس کو ایسی توقع نہ تھی — وہ پوچھتا ہے: 'کیا اس نے مرنے سے پہلے ہچکی لی تھی؟' —— 'ہاں جناب، ہچکی لی تھی' —— 'کیا اس نے بہت زیادہ ہچکیاں لیں؟' —— 'بہت' —— 'اوہ، تو ٹھیک ہے' —— اور چل دیا — ہا، ہا، ہا!،،

---

* جڑی بوٹیوں، لفظوں اور پتھروں میں...

بڈھا اکیلا ہنسا — ارکادی کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری — بازاروف محض اپنا پائپ پیتا رہا — اس طرح کوئی ایک گھنٹے تک گپ ہوتی رہی — اس اثنا میں ارکادی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا جو غسل خانے سے ملا ہوا کمرہ نکلا لیکن تھا صاف ستھرا اور آرام دہ — آخر تانیا کمرے میں آئی اور کہا کہ کھانا تیار ہے —

واسیلی ایوانووچ سب سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا —

"آئیے، صاحبان! میں نے اگر آپ کو تھکا دیا ہو تو دل سے معافی چاہتا ہوں — غالباً میری بیوی اچھی میزبان ثابت ہوگی —"

* * *

کھانا اگرچہ بڑی جلدی میں پکا تھا، پھر بھی بہت ہی عمدہ اور خاصا پرتکلف تھا — ہاں البتہ شراب بس یونہی سی تھی: کالی شیری سے ملتی جلتی جو تیموفیئچ نے اپنے ایک جانے پہچانے سوداگر سے شہر میں خریدی تھی — اس میں تانبے یا رال کا مزا تھا — اور مکھیاں بھی بڑی مصیبت تھیں — عام طور پر یہ کسی کمیرے چھوکرے کا فرض ہوتا تھا کہ وہ ایک ہری شاخ سے مکھیوں کو بھگاتا رہے — لیکن آج واسیلی ایوانووچ نے اس کو چلتا کر دیا تھا تاکہ نئی پود کے احتساب سے بچ جائے — اس اثنا میں ارینا ولاسیئےونا نے بھی خود کو ٹھیک ٹھاک کر لیا تھا — وہ ایک اونچی ٹوپی پہنے تھی جس میں ریشمی فیتے لگے تھے اور آسمانی رنگ کی شال اوڑھے ہوئے تھی جس پر پھول بوٹے کڑھے تھے — وہ اپنے لال یوگینی کو دیکھ کر پھر ایک بار ذرا سا روئی، لیکن اس سے پہلے کہ اس کا شوہر اس کو ڈانٹ بتاتا اس نے آنسو جلدی سے اس طرح پونچھ لئے کہ شال نم نہ ہو — نوجوان تنہا کھاتے رہے کیونکہ میزبان بہت پہلے

ہی کھانا کھا چکے تھے ـ کھانا کھلانے کا فرض فیدیا ادا کر رہا تھا جو ظاہر تھا کہ بڑے ناپ کے بوٹوں کی وجہ سے بڑا اوٹ پٹانگ سا محسوس کر رہا تھا ـ مردانے ناک نقشے والی ایک عورت اس کا ہاتھ بٹا رہی تھی ـ وہ کانی تھی اور اس کا نام تھا انفیسوشکا ـ وہ بیک وقت گھر کی نگہبانی، مرغیوں کی رکھوالی اور دھوبن کے فرایض انجام دیتی تھی ـ کھانے کے دوران میں پورے وقت، واسیلی ایوانووچ کمرے میں ٹہلتا رہا ـ وہ غیر معمولی حد تک، روحانی مسرت سے سرشار نظر آ رہا تھا اور نپولین کی پالیسی اور اطالوی گتھی سے متاثر ـ وہ بڑے زوروں سے ان خطروں پر اظہار خیال کر رہا تھا جو نپولین کی پالیسی اور اٹلی کی پیچیدہ صورت حال سے پیدا ہو گئے تھے ـ ارینا ولاسئےونا سرے سے ارکادی کے وجود سے ہی غافل تھی ـ اس نے ارکادی کی خاطر تواضع نہ کی ـ وہ اپنی چھوٹی سی مٹھی پر گول چہرہ رکھے ہوئے تھی جس میں چیری کے رنگ کے پھولے پھولے سے ہونٹوں، گال اور بھووں کے اوپر تلوں نے غضب کی مامتا اور نرمی پیدا کر دی تھی ـ وہ ٹکٹکی باندھ کر اپنے بیٹے کو دیکھے چلی جا رہی تھی اور ساتھ ہی ٹھنڈی سانسیں بھرتی جا رہی تھی ـ وہ یہ جاننے کو مری جا رہی تھی بیٹا کتنے دنوں وہاں ٹھہریگا ـ لیکن پوچھنے کے خیال ہی سے اس کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگتے تھے ـ ''کیا ہوگا اگر اس نے کہہ دیا ـــ دو دن،، اس نے ڈوبتے دل کے ساتھ سوچا ـ بھنے ہوئے گوشت کے بعد واسیلی ایوانووچ غائب ہو گیا اور دو بارہ آیا تو اس کے ہاتھ میں شمپین کی کھلی ہوئی آدھی بوتل تھی ـ

''یہاں اگرچہ ہم جنگل میں رہتے ہیں،، اس نے کہا ''پھر بھی ہمارے پاس کچھ تو ہے جس سے ہم خوشی کے اس موقعہ پر اپنے دل کو گرما سکیں ـ،،

اس نے شراب کے تین پیالے اور ایک جام میں شراب نکالی اور ''اپنے بے بہا مہمانوں،، کا جام صحت ایک فوجی کی طرح ایک ہی سانس میں چڑھا گیا اور ارینا ولاسئےونا کو بھی جام کا ایک ایک قطرہ پی جانے پر مجبور کیا — اور جب ابلے ہوئے پھلوں کی باری آئی تو ارکادی نے، جو میٹھی چیزوں سے چڑتا تھا، تازہ تازہ پکی ہوئی چیزوں کو کم از کم چکھہ لینا اپنا فرض جانا، خاص طور پر اس وجہ سے کہ بازاروف نے چکھنے سے بھی دوٹوک انکار کر دیا تھا اور چرٹ سلگا کر کش اڑانے لگا تھا — اس کے بعد چائے، ملائی، مکھن اور کیک کا دور شروع ہوا — پھر واسیلی ایوانووچ نے ہر ایک کو باغ میں چلنے کی دعوت دی اور کہا کہ شام کے حسن کا لطف اٹھاؤ — ایک بنچ کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ ارکادی کے کان میں بولا :

''اس مقام پر میں غروب آفتاب کا منظر دیکھتے ہوئے تھوڑا سا سوچ بچار کر لیتا ہوں — ایک سنیاسی کے لئے یہ مشغلہ بڑا موزوں ہے — اور وہاں، ذرا آگے، میں نے چند ایسے پیڑ لگائے ہیں جو ہوریس کو بہت محبوب تھے —،،

''کس قسم کے درخت؟،، بازاروف نے پوچھا — وہ یہ باتیں سن رہا تھا —

''ببول، ظاہر ہے —،،

بازاروف جماہیاں لینے لگا —

''میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہمارے مہمان نیند کی آغوش میں چلے جائیں،، واسیلی ایوانووچ نے کہا —

''دوسرے لفظوں میں گھر کے اندر جانے کا وقت!،، بازاروف نے کہا ''اچھا خیال ہے — واقعی وقت ہو گیا ہے —،،

اس نے شب بخیر کہنے کے لئے اپنی ماں کی پیشانی چومی اور ماں نے چپکے چپکے اس کے پیٹھ پر تین بار صلیب کا نشان بنایا — واسیلی ایوانووچ ارکادی کو اس کے کمرے میں چھوڑنے گیا اور اس کو دعا دی ''تمہیں ویسی ہی میٹھی نیند آئے جس کا لطف میں اپنی جوانی میں اٹھاتا تھا —،، واقعی غسل خانے سے متصل اس کمرے میں ارکادی گھوڑے بیچ کر سویا — اس جگہ پپرمنٹ کی خوشبو بسی ہوئی تھی اور دو جھینگر چولھے کے پیچھے برابر ٹرائے چلے جا رہے تھے — واسیلی ایوانووچ مطالعے کے کمرے میں گیا اور بات چیت کرنے کے خیال سے وہ اپنے بیٹے کے پائنتی صوفے پر بیٹھ گیا — بازاروف نے فوراً ہی اس کو یہ کہہ کر چلتا کر دیا کہ میں سونا چاہتا ہوں حالانکہ وہ پو پھٹنے تک جاگتا رہا — وہ غصے بھری نظروں سے اندھیرے میں گھورتا رہا — بچپن کی یادوں میں اس کے لئے کوئی بات نہ تھی اور اس کے علاوہ وہ اب تک اپنے تازہ ترین تاثرات کی گرد پوری طرح نہ جھاڑ سکا تھا — ارینا ولاسئےونا جی بھر کے دعا کرنے کے بعد، انفیسوشکا سے باتیں کرتی رہی جو اپنی مالکن کے روبرو بالکل بت بنی کھڑی رہی اور اپنی اکلوتی آنکھ سے گھورتی ہوئی پراسرار سرگوشیوں میں یوگینی واسیلیوچ کے بارے میں اپنے خواب و خیال بتاتی رہی — خوشی، شراب اور سگریٹ کے دھوئیں کے اثر سے بڑی بی کا سر چکرانے لگا تھا — اس کے شوہر نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دئے —

ارینا ولاسئےونا پرانے زمانے کی ٹھیٹھ قسم کی شریف روسی عورت تھی — اس کو تو دو سو سال قبل پرانے ماسکو میں پیدا ہونا تھا — وہ بہت ہی مذہبی تھی اور بہت جلدی اثر قبول کر لیتی تھی — وہ ہر طرح کے شگونوں، پیش گوئیوں، جادو ٹونے

اور خوابوں پر اعتقاد رکھتی تھی — وہ ہر قسم کے اپاھجوں اور مجذوبوں کی باتوں، گھریلو بھوت پریت، آسیب، برے شگون، برے سائے، دیہاتی دوا دارو، بڑی جمعرات کے پاک نمک اور قیامت پر یقین رکھتی تھی — اس کو یقین تھا کہ موم بتیاں اگر ایسٹر کے دن، شام کی عبادت کے وقت کھڑکی میں نہ بجھیں تو اناج کی فصل اچھی ہوگی اور اگر سانپ کی چھتریوں پر ایک بار انسان کی نظر پڑ جائے تو وہ پھر نہیں بڑھتیں — اس کا عقیدہ تھا کہ پانی والی جگہوں میں شیطان منڈلاتا رہتا ہے اور ہر یہودی کے سینے پر خون کا دھبہ ہوتا ہے — چوہوں، گھاس کے سانپوں، مینڈکوں، گوریوں، جونکوں، بجلی کی کڑک، ٹھنڈے پانی، ہوا کے جھونکوں، گھوڑوں، بکریوں، لال بالوں والے لوگوں اور کالی بلیوں سے اس کا دم نکلتا تھا اور وہ جھینگروں اور کتوں کو نجس مانتی تھی — وہ نہ تو بچھڑے کا گوشت کھاتی تھی، نہ کبوتر، نہ کیکڑا، نہ پنیر، نہ ایسپڑگس نام کی ترکاری، نہ خرگوش، نہ تربوز کیونکہ کٹا ہوا تربوز دیکھ کر اسے باپٹسٹ جون کا سر یاد آتا تھا — کستورا مچھلی کا ذکر سن کر وہ اپنے بدن میں جھرجھری محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی — وہ اچھے کھانے کی شوقین تھی، مگر ایسٹر سے پہلے روزہ بڑے شد ومد سے رکھتی تھی — وہ روزانہ دس گھنٹے سوتی تھی اور واسیلی ایوانووچ کے سر میں درد ہوتا تو اپنی نیند حرام کر لیتی — اس نے ''الکسس یا جنگل کی کٹیا،، (۱۷) کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھا تھا — سال میں ایک یا زیادہ سے زیادہ دو خط لکھتی — وہ گھر گرہستی کے سارے گر جانتی تھی — اسے گوشت، مچھلی وغیرہ میں نمک لگانا، اچار ڈالنا، جیم بنانا اور کفایت کا سلیقہ آتا تھا — گرچہ وہ کبھی کوئی کام اپنے ہاتھ سے نہیں کرتی تھی اور تنکا

ھلانا بھی اسے دوبھر تھا — ارینا ولاسئیونا بہت ہی نیک دل تھی اور اپنے طور طریقوں سے بیوقوف بالکل نہیں کہی جا سکتی تھی — وہ جانتی تھی کہ دنیا مالکوں اور عام لوگوں پر مشتمل ہے — مالکوں کا کام حکم چلانا اور عام لوگوں کا کام حکم بجا لانا ہے — اس لئے جب لوگ غلامی اور وفاداری کا اظہار کرتے تو وہ اس کو بے چون و چرا قبول کر لیتی تھی — لیکن اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھہ وہ مہربانی اور وسعت قلب کے ساتھہ پیش آتی تھی — وہ کسی بھکاری کو اپنے در سے خالی ہاتھہ نہ جانے دیتی اور لوگوں پر کبھی رائے زنی نہ کرتی — ہاں کبھی کبھی وہ دو گال گپ بھی کر لیتی تھی — اپنی جوانی میں وہ بہت ہی دلکش تھی — وہ پرانے وضع کا بربط بجاتی اور تھوڑی بہت فرانسیسی بول لیتی تھی — لیکن اپنے شوہر کے ساتھہ زندگی بسر کرنے کے دوران میں، جس سے اس کی شادی مرضی کے خلاف ہوئی تھی، وہ موٹی ہو گئی اور موسیقی اور فرانسیسی بھول بھال گئی — وہ اپنے بیٹے کو اتنا چاھتی اور اس سے اتنا ڈرتی تھی کہ بیان ممکن نہیں — جاگیر کا انتظام اس نے واسیلی ایوانووچ کے ھاتھہ میں چھوڑ دیا تھا اور اس کے متعلق وہ اپنے دل و دماغ پر ذرا بوجھہ نہ ڈالتی — جب کبھی اس کا شوھر ھونے والے سدھار اور اپنے منصوبوں کے راگ الاپتا تو تھوڑی بہت ھائے وائے کر لیتی اور اس کو اپنے رومال کے اشارے سے چلتا کردیتی تشویش سے اس کی بھویں چڑھہ جاتیں — وہ محض خیالی اندیشوں سے پریشان رہتی — اس کو ھمیشہ کسی نہ کسی ناگہانی آفت کا دھڑکا لگا رہتا اور کسی غمناک چیز کا تصور کر کے اس کی آنکھیں بھیگ جاتیں... ایسی عورتیں ان دنوں بہت کم نظر آتی ھیں — اللہ ھی بہتر جانتا ھے کہ ھمیں اس پر خوش ھونا چاھئے یا دکھی —

۲۱

بستر سے اٹھ کر ارکادی نے کھڑکی کھولی — اور سب سے پہلے جس پر اس کی نظر پڑی وہ تھا واسیلی ایوانوویچ — وہ بڑا سا بخاری لبادہ پہنے ہوئے تھا — اس نے ایک بہت بڑا رومال کمر میں باندھ رکھا تھا — بوڑھا واسیلی ایوانوویچ باغ میں بڑی لگن سے زمین کھود رہا تھا — اپنے جوان مہمان کو دیکھ کر، وہ کدال کے سہارے جھکتے ہوئے چلایا:

''صبح بخیر جناب! اچھی طرح سوئے نا؟،،

''بہت اچھی طرح،، ارکادی نے جواب دیا —

''اور لو یہ رہا میں، آپ دیکھ ہی رہے ہیں سن سناتوس (۱۸) کی طرح کام کر رہا ہوں — میں خزاں کی شلغم کی فصل کے لئے زمین کا یہ حصہ صاف کر رہا ہوں — لو نوبت یہاں تک پہنچی... میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں!.. یہ وہ زمانہ ہے جب ہر آدمی کو خود اپنے بازوؤں کی محنت سے اپنی روزی کمانی چاہئے —— دوسروں پر تکیہ کرنے کی ضرورت نہیں — آدمی کو خود کام کرنا چاہئے — لگتا ہے کہ روسو کا خیال ٹھیک ہی تھا — صرف آدھ گھنٹہ پہلے تم مجھے دیکھتے تو میں تمہیں کسی اور بہروپ میں نظر آتا — ایک کسان عورت جسے پیٹ میں ذرا قراقر کی شکایت ہو گئی تھی —— ہاں اس نے یہی کہا —— ہم اسے پیچش کہتے ہیں، میں نے دیا—— کس طرح کہوں بھلا سا نام ہے اس کا —— ہاں میں نے اسے افیون کا انجکشن دیا اور ایک دوسری عورت کا دانت بھی نکالا — میں نے اس سے کہا کہ لاؤ میں تمہارے مسوڑھے کو سن کر دوں مگر وہ ایک نہ مانی — میں یہ سب مفت کرتا ہوں —— محض شوقیہ، en amateur — لیکن یہ سب نیا نہیں ہے میرے لئے — میں گنوار طبقے کا

آدمی ہوں — میری رگوں میں اپنی بیوی کی طرح رئیسانہ خون نہیں دوڑ رہا ہے... کیا ناشتے سے پہلے تم یہاں سائے میں آکر ذرا صاف ستھری تازہ ہوا میں سانس نہ لوگے؟،،

ارکادی نکل کر اس کے پاس چلا گیا —

''ایک بار اور خوش آمدید،، واسیلی ایوانووچ نے اپنی تیل میں چپڑی ہوئی ٹوپی کو چھو کر فوجی انداز میں سلام کرتے ہوئے کہا ''تم آرام و آسائش اور لطف و راحت کے عادی ہو، میں جانتا ہوں، لیکن اس دنیا کے بڑے لوگ بھی ایک جھونپڑے کے چھپر تلے دل بہلانے میں کوفت محسوس نہیں کرتے —،،

''خدا کی پناہ،، ارکادی نے کہا ''میں دنیا کے بڑے بڑوں میں کب سے شمار ہونے لگا؟ میں آرام و آسائش کا بھی عادی نہیں —،،

''اماں اب یہ نہ کہو مجھ سے،، واسیلی ایوانووچ نے شفقت سے بتیسی نکالتے ہوئے کہا ''میں اب دوڑ میں شریک نہیں، مگر میں نے بھی ذرا اس دشت کی سیاحی کی ہے... میں زمین پر اڑتی چڑیا کا سایہ دیکھ کر کہہ سکتا ہوں کہ یہ کون سی چڑیا ہے — میں کسی حد تک اپنے طور پر نفسیات کا علم بھی رکھتا ہوں اور قیافہ شناسی کا بھی — اگر مجھ میں —— ہاں کہنے کی جرأت کرونگا —— یہ خدا داد صلاحیت نہ ہوتی تو میں کب کا تباہ و برباد ہو چکا ہوتا — میرے جیسے آدمی کو ٹھوکر مار مار کر ختم کر دینے میں زیادہ محنت نہ لگتی — ہاں میں ذرا صافگوئی سے تم کو بتا دوں: تمہاری اور اپنے بیٹے کی دوستی دیکھ کر مجھے دلی خوشی ہوتی ہے — میں نے ابھی ابھی اس کو دیکھا ہے — وہ اپنی عادت کے مطابق بہت سویرے اٹھا اور نکل گیا، گاؤں کی طرف اپنی چھان بین کے چکر میں، غالباً تم کو

اس کی یہ عادت معلوم ہوگی — میرے اس سوال کو معاف کرنا، لیکن بتاؤ تو سہی کیا تم یوگینی کو بہت دنوں سے جانتے ہو؟،،

''پچھلے جاڑے سے —،،

''اچھا — کیا میں یہ بھی پوچھ سکتا ہوں... لیکن ہم بیٹھتے کیوں نہیں؟ ہاں کیا میں ایک باپ کی حیثیت سے پوچھ سکتا ہوں، پوری صافگوئی سے بتاؤ میرے یوگینی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟،،

''میں اچھوتی خوبیوں کے جن چند آدمیوں سے ملا ہوں آپ کا بیٹا ان میں سے ایک ہے،، ارکادی نے خلوص سے کہا —

واسیلی ایوانووچ کی آنکھیں یکایک بھیگ گئیں اور اس کے چہرے پر ہلکا سا رنگ آ گیا — کدال اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑی —

''تو تم سمجھتے ہو...،، اس نے کہنا شروع کیا —

''مجھے یقین ہے،، ارکادی نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا ''آپ کے بیٹے کا مستقبل شاندار ہے اور وہ آپ کا نام روشن کریگا — ہماری ملاقات کے پہلے ہی لمحے سے مجھے اس کا یقین ہو گیا ہے —،،

''کیسے... کیسے ہوئی یہ ملاقات؟،، واسیلی ایوانووچ ہکلایا — اس کے چوڑے منہ پر روحانی مسکراہٹ پھیل گئی اور پھیلی رہی —

''تو آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کس طرح ملے؟،،

''ہاں... اور عام طور پر...،،

ارکادی بڑے شوق اور گرم‌جوشی سے بازاروف کے بارے میں باتیں کرنے لگا، اس دن سے بھی زیادہ شوق اور گرم جوشی سے جب اس نے اودینتسووا کے ساتھ ناچتے ہوئے اس یادگار شام کو باتیں کی تھیں —

واسیلی ایوانووچ بیٹھا غور سے سنتا رہا — اس نے اپنی ناک صاف کی، اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رومال کو دبایا، کھانسا، اپنے بالوں کو سہلایا اور جب آخر اس سے صبر نہ ہو سکا تو وہ ارکادی پر جھک گیا اور اس کا شانہ چوم لیا —

''میں کیسے بتاؤں کہ تم نے میرا دل کتنا نہال کر دیا ہے،، وہ اسی طرح مسکراتے ہوئے بولا ''میں تم کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں... اپنے بیٹے کو پوجتا ہوں — ہاں میں اپنی بوڑھی بیوی کے بارے میں کچھ نہیں کہتا: وہ ٹھہری ماں —— اور یہی کہنا کافی ہے! لیکن میں اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتا — وہ اسے پسند نہیں کرتا — وہ پیار اور محبت کی ہر نمائش سے چڑتا ہے — بہت سے لوگ اس کے اس کھرے پن پر منہ بناتے ہیں — اس کو وہ غرور یا بے حسی کی نشانی سمجھتے ہیں — لیکن اس کے جیسے آدمی کو عام پیمانے سے نہیں ناپنا چاہئے —— کیوں تمہارا کیا خیال ہے؟ ہاں مثال کے طور پر اس کے ڈھب کا کوئی اور شخص ہوتا تو اپنے ماں باپ کے سر پر ایک بوجھ ہوتا — لیکن تم یقین کرو یا نہ کرو اس نے، میں قسم کھاتا ہوں، کبھی ایک کوڑی ہم سے زیادہ نہ لی — ،،

''وہ ایک ایمان دار اور بے غرض آدمی ہے،، ارکادی نے کہا —

''بے غرض —— بالکل ٹھیک — جہاں تک میرا تعلق ہے، ارکادی نکولائی‌وچ، میں اس پر جان ہی نہیں دیتا، میں اس پر فخر بھی کرتا ہوں اور میری صرف یہ تمنا ہے کہ اس کی سوانح حیات میں ایک دن میں یہ لکھا دیکھوں: ''ایک معمولی فوجی سرجن کا بیٹا، جس نے اپنے بیٹے کے عظیم مستقبل کو بہت پہلے ہی بھانپ لیا اور بیٹے کی تعلیم کے لئے کوئی جتن اٹھا نہ رکھا...،،

بوڑھے واسیلی ایوانووچ کی آواز بھرا گئی...
ارکادی نے اس کا ھاتھہ دبایا —
''کیا خیال ھے تمہارا،، تھوڑی دیر خاموش رھنے کے بعد واسیلی ایوانووچ نے پوچھا ''کیا اسے علم طب کے میدان ھی میں وہ شہرت حاصل ھوگی جس کی تم نے پیش گوئی کی ھے؟،،
''یقینی علم طب میں نہیں — اگرچہ اس میدان میں بھی وہ ممتاز حیثیت کا مالک ھوگا —،،
''تمہارے خیال میں کس میدان میں، ارکادی نکولائی‌وچ؟،،
''یہ بتانا اس وقت مشکل ھے، لیکن وہ مشہور ھوگا —،،
''وہ مشہور ھوگا!،، بوڑھے نے دوھرایا اور اپنے خیال میں کھو گیا —
''ارینا ولاسئے‌ونا آپ لوگوں کو ناشتے کے لئے بلا رھی ھیں،، انفیسوشکا ایک بڑے سے برتن میں پکی ھوئی رس بھریاں اٹھائے ھوئے گزری اور کہتی گئی —
واسیلی ایوانووچ چونک گیا —
''کیا رس بھریوں کے ساتھہ ٹھنڈی ملائی بھی ھوگی؟،،
''جی حضور —،،
''کافی ٹھنڈی ھونی چاھئے ھاں! تکلف نہ کرو ارکادی نکولائی‌وچ —— دست خود دھان خود — اتنی دیر تک یوگینی کہاں رہ گیا؟،،
''یہ رھا میں،، بازاروف ارکادی کے کمرے سے بولا —
واسیلی ایوانووچ تیزی سے مڑا —
''آھا! سوچا کہ تم اپنے دوست سے ملوگے، لیکن تم نے بہت دیر کر دی... ھم دونوں نے اتنی دیر میں ایک لمبی گپ بھی مار لی — اب ھم چلیں، ناشتہ کر لیں —— تمہاری ماں بلا رھی ھیں — ھاں میں تم سے ذرا بات کرنا چاھتا ھوں —،،

''کاھے کے بارے میں؟،،
''ایک کسان ھے جو اکتیروس کے مرض میں مبتلا ھے...،،
''یعنی یرقان؟،،
''ھاں اکتیروس کا ایک پرانا مریض ھے جو قابو میں نہیں آتا — میں نے سنٹ جون کی بوٹی تجویز کی تھی — میں نے اس کو گاجر کھانے کو کہا اور سوڈا دیا -- لیکن یہ سب ھلکی پھلکی چیزیں ھیں، کسی اور زیادہ زوردار چیز کی ضرورت ھے — اگرچہ تم ڈاکٹری کا مذاق اڑاتے ھو لیکن میں سمجھتا ھوں کہ تم کوئی کام کی صلاح دے سکوگے — خیر اس کے بارے میں ھم بعد میں باتیں کرینگے — چلو چلیں اب ناشتہ کریں —،،

واسیلی ایوانووچ بڑی پھرتی سے اٹھا اور ''روبرٹ لے دائبل ،، (۱۹) کا ایک طربناک نغمہ گنگنانے لگا:

ھم خود ھی قانون بنائینگے
اور جئینگے، ھنسی خوشی جئینگے!

''خوب، کیا دم خم ھے ان میں!،، کھڑکی سے ھٹتے ھوئے بازاروف بولا —

* * *

دوپہر کا وقت تھا — سفیدی مایل ھموار بادلوں کی نقاب سے دھوپ چھن رھی تھی — ھر چیز پر سکوت چھایا ھوا تھا — صرف گاؤں میں کہیں اصیل مرغے زور شور سے بانگ دے رھے تھے اور غنودگی اور خوابناکی کا ایک عجیب احساس پیدا کر رھے تھے — اور کہیں درخت کی پھنگیوں پر باز کے ایک ننھے بچے کی چوں چوں فریاد کی طرح سنائی دے رھی تھی — ارکادی اور بازاروف سوکھی گھاس کے بہت بڑے ڈھیر کے سائے میں لیٹے ھوئے

تھے — انہوں نے ایک دو مٹھی کرکری گھاس اپنے نیچے بچھا لی تھی جو ابھی تک ھری تھی اور مہک رھی تھی —

''وہ سفیدے کا درخت،، بازاروف نے شروع کیا ''مجھے اپنے بچپن کی یاد دلاتا ھے — اس وقت اس کے کنارے ایک کھڈ تھا جہاں کبھی اینٹ کی سرائے تھی اور اس وقت مجھے یقین تھا کہ اس کھڈ اور درخت میں کوئی جادو ھے — ان کے پاس مجھے کبھی اکتاھٹ نہیں ھوتی تھی — اس وقت میں نے نہیں محسوس کیا تھا کہ مجھے اکتاھٹ محض اس وجہ سے نہیں ھوتی کہ میں بچہ ھوں — اور اب جب میں بڑا ھو گیا ھوں تو اس جادو کا کوئی اثر نہیں ھوتا —،،

''تم سب ملا کر کتنے دن یہاں رھے ھو؟،، ارکادی نے پوچھا —

''مسلسل دو برس — پھر ھم یہاں تھوڑے تھوڑے وقفے سے آیا کرتے تھے — اس وقت ھماری عجیب بادیہ پیمائی کی زندگی تھی — زیادہ تر شہر شہر مارے پھرنا ھمارا کام تھا —،،

''کیا یہ مکان بہت پہلے بنا تھا؟،،

''ھاں، بہت پہلے — میرے نانا کے زمانے میں —،،

''کون تھے تمہارے نانا؟،،

''خدا جانے — کچھ سکنڈ میجر ویجر تھے — وہ سوووروف کی کمان میں فوجی خدمات انجام دے چکے تھے اور کوہ الپس کو پار کرنے والی مہم کی داستانیں سنایا کرتے تھے — بلا شبہ گپ خوب ھانکتے تھے —،،

''اچھا یہی وجہ ھے کہ بیٹھک میں سوووروف کی تصویر لٹک رھی ھے — لیکن مجھے تمہارے گھر جیسے چھوٹے گھر پسند ھیں، پرانے اور صاف ستھرے — ان میں خود اپنی خوشبو بسی ھوتی ھے —،،

''چراغ کے تیل اور میلیلوتس گھاس کی بو،، بازاروف نے
جماهی بھرتے ہوئے کہا — ''اور جہاں تک ان چھوٹے چھوٹے
گھروں میں مکھیوں کا تعلق ہے... آخ!،،
''میں نے کہا،، کچھه رک کر ارکادی پھر بولا ''کیا
بچپن میں تم کو بہت دبا کر رکھا گیا تھا؟،،
''تم نے دیکھه لیا که میرے ماں باپ کس قسم کے هیں —
تم ان کو سخت نہیں کہه سکتے، کیوں؟،،
''یوگینی کیا تم ان سے محبت کرتے ہو؟،،
''ارکادی، میں ان کو چاهتا ہوں — ،،
''وه تم کو کتنا زیاده چاهتے هیں!،،
بازاروف خاموش ہو گیا —
''جانتے ہو اس وقت میں کیا سوچ رہا ہوں؟،، اس نے
دونوں هاتھوں کو سر کے پیچھے جوڑتے ہوئے کہا —
''نہیں، کیا؟،،
''میں سوچ رہا تھا: میرے لوگ دنیا میں اس وقت اچھی
زندگی گزار رہے هیں! میرے ابا ادهر ادهر کام کرتے پھرتے هیں،
'هلکی پھلکی، دواؤں کے بارے میں باتیں کرتے هیں، بیماروں کا
علاج کرتے هیں، کسانوں کے ساتھه دریادلی کا سلوک کرتے
هیں اور عام طور پر زندگی اچھی طرح گزارتے هیں — اماں بھی
خوش هیں: ان کا دن اتنی مصروفیتوں میں گزرتا ہے اور ان کو
اتنے ''اوه،، اور ''اف،، ادا کرنے پڑتے هیں که ان کو سوچنے
کا وقت هی نہیں ملتا — اور میں...،،
''اور تم؟،،
''میں سوچ رہا ہوں —— اور یه رہا میں، اس سوکھی گھاس
کے ڈھیر کے سائے میں لیٹا ہوا ہوں... یه چھوٹی سی جگه جو

اس وقت میرے قبضے میں ہے باقی بیکراں زمین کے مقابلے میں
جہاں میں موجود نہیں، جہاں کسی کو میرے وجود کا وہم و گمان
بھی نہیں، کتنی چھوٹی ہے — ازل اور ابد کے اس تسلسل
میں جہاں میں نہ تھا اور جہاں میں کبھی نہیں ہونگا میری یہ
مختصر زندگی کتنی چھوٹی ہے، کتنی... پھر بھی اس ذرے
میں، ریاضی کے اس نقطے میں خون گردش کرتا ہے، دماغ کام
کرتا ہے، خواہشیں جنم لیتی ہیں... کتنی عجیب بات ہے!
کتنی بعید از قیاس!،،

''میں تم کو بتا دوں کہ تم جو کہہ رہے ہو وہ تمام
لوگوں پر اسی طرح لاگو ہوتا ہے...،،

''تم درست کہتے ہو،، بازاروف نے کہا — ''میں جو کچھ
کہنا چاہتا تھا یہ ہے کہ —— ہاں دیکھہ لو یہ رہے میرے
ماں باپ، اپنے کام دھام میں مگن — انہیں اپنی اہمیت اور حیثیت
کی کوئی پریشانی نہیں... اس کی ان کی نظر میں کوئی قیمت ہی
نہیں... لیکن میں اکتایا ہوا ہوں اور انتہائی بپھرا ہوا —،،

''بپھرا ہوا؟ لیکن بپھرے ہوئے کیوں؟،،

''کیوں؟ تم پوچھتے ہو، کیوں؟ بھول گئے تم؟،،

''میں کچھہ نہیں بھولا ہوں لیکن پھر بھی میں سمجھتا
ہوں کہ تم کو بپھرنے کا کوئی حق نہیں — تم غمگین ہو،
اس سے مجھے اتفاق ہے، مگر...،،

''اوہ، میں سمجھا، تمہارا نقطہ نظر محبت کے بارے میں
وہی ہے جو تمام نئے نوجوانوں کا ہے — چو چو چو —— ننھی
مرغی ادھر آ! اور جیسے ہی مرغی ذرا قریب آنے لگی تم سر پر
پاؤں رکھہ رفو چکر ہو لئے — میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں —
لیکن چھوڑو ، بہت ہو گیا — لیکن جو ناممکن ہے وہ محض باتوں

سے ممکن نہیں بنایا جا سکتا —،، اس نے کروٹ لی — ''اخاہ، یہ ایک ننھی سی چیونٹی ایک نیم مردہ مکھی کو گھسیٹ رہی ہے -- میری ننھی سی جان لے جا اسے گھسیٹ کر! اس کی ٹھوکروں کی پروا نہ کر، ایک جانور کی حیثیت سے تو اپنے حق کا پورا فائدہ اٹھا اور ہمدردی کے جذبات کو پاس پھٹکنے نہ دے —— ہمارے جیسے جی ہارے ہوئے لوگوں کے راستے پر نہ چل!،،

''یوگینی تم اور اس قسم کی باتیں کرو! تم نے ناکامی کا منہ کب سے دیکھنا شروع کر دیا؟،،

بازاروف نے سر اٹھایا—

''یہی ایک چیز ہے جس پر مجھے ناز ہے — میں نے کبھی بھی خود کو پاش پاش نہیں ہونے دیا — پیٹی کوٹ میں چاہے جتنا جادو ہو مجھے رجھا نہیں سکتا — آمین! چلو قصہ ختم ہوا! اس کے بارے میں اب تم میرے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں سنوگے —،،

دونوں کچھہ دیر خاموش لیٹے رہے --

''ہاں،، بازاروف نے شروع کیا ''آدمی بھی عجیب جانور ہے — جب ہم فاصلے سے اس کنارہ کشی کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں جو ہمارے ''ابا،، بسر کرتے ہیں تو ہمیں تعجب ہوتا ہے —— اس سے زیادہ اور آدمی کی کیا خواہش ہو سکتی ہے؟ کھاؤ، پیو اور اس خیال میں مگن رہو کہ تمہارا ہر قدم ٹھیک اٹھہ رہا ہے — لیکن نہیں آدمی بیزاری کا شکار ہو جاتا ہے — آدمی لوگوں سے الجھنا چاہتا ہے، چاہے محض برا بھلا کہنے کے لئے ہی سہی —— ہاں لیکن آدمی لوگوں سے الجھنا چاہتا ہے —،،

''زندگی کچھہ اس ڈھب سے بسر کرنی چاہئے کہ اس کا ہر لمحہ اہم اور معنی خیز ہو،، ارکادی نے کچھہ دکھی انداز میں کہا —

''بس یہی تو بات ہے! جو چیز اہم ہے، چاہے بعض مرتبہ یہ غلط ھی کیوں نہ ہو، ہے شیریں چیز، آدمی معمولی چیز کو بھی برداشت کر سکتا ہے ــــ مگر یہ گھٹیا لڑائی، یہ حقیر فساد ــــ اوہ یہ مصیبت ہے ــ ''

''لیکن یہ حقیر فساد اس آدمی کے لئے کوئی وجود نہیں رکھتا جو اس کو تسلیم ھی نہ کرے ــ ''

''تم نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل اوندھا قول ہے ــ ''

''اونہہ؟ آخر اس اصطلاح سے تمہارا مطلب کیا ہے؟''

''صرف یہ: مثال کے طور پر یہ کہنا کہ تعلیم مفید چیز ہے، ایک قول ہے ــ لیکن یہ کہنا کہ تعلیم مضر ہے، اوندھا قول ہے ــ ویسے یہ بات زوردار معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا مطلب بس یہی ہوتا ہے ــ ''

''لیکن سچائی کہاں ہے؟''

''کہاں؟ میں صدائے بازگشت بن کر اس کا جواب دونگا ــ ھاں کہاں؟''

''یوگینی آج تم افسردہ ہو ــ ''

''اچھا ایسا ہے؟ شائد دھوپ کی وجہ سے یا شائد بہت زیادہ رس بھریاں اڑا گیا ہوں اور اب وہ رنگ لا رہی ہیں ــ ''

''اچھا تو ایک جھپکی مار لی جائے، کیا خیال ہے؟'' ارکادی نے کہا ــ

''ٹھیک ہے، لیکن مجھے دیکھنا مت ــــ عام طور پر آدمی سوتے میں بڑا احمق معلوم ہوتا ہے ــ ''

''کیا تم اس کی پروا کرتے ہو کہ لوگ تمہارے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟''

''میں نہیں جانتا کیا کہوں ــ کھرے آدمی کو پروا نہیں

کرنی چاهئے — صحیح معنی میں آدمی وہ ہے جس کے بارے میں لوگ سوچتے هی نہیں — یا تو اس کے حکم کی تعمیل هونی چاهئے یا اس سے نفرت —،،

''عجیب! میں کسی سے نفرت نہیں کرتا،، ایک لمحہ سوچنے کے بعد ارکادی نے کہا —

''اور میں بہتوں سے نفرت کرتا هوں — تم تو دل کے موم هو، تمہاری تو ریڑھہ کی هڈی غائب ہے — تم کسی سے نفرت نہیں کر سکتے!.. تم بہت زیادہ ڈرپوک هو، تم میں کافی خود اعتمادی نہیں ہے...،،

''اور تم شائد،، ارکادی نے بات کاٹ کر کہا ''بڑے خوداعتماد هو؟ اپنے بارے میں تمہاری رائے بہت اونچی ہے، ہے نا؟،،

بازاروف نے فوراً جواب نہیں دیا —

''جب میں کسی ایسے آدمی سے ملونگا جو میرے خلاف ڈٹ کر مورچہ لے سکیگا تو اس وقت میں اپنے بارے میں رائے بدل دوں گا — نفرت! کیوں، آج هی هم اپنے براهیل فلپ کے جهونپڑے کے پاس سے گزرے —— هاں یہ کتنا خوبصورت سفید جهونپڑا ہے —— تم نے کہا: واقعی روس اس وقت ایک مکمل شاندار ملک بن جائیگا جب سب سے گرے هوئے کسان کے پاس بهی رهنے کے لئے اس قسم کا جهونپڑا هو جائیگا —— اور هم میں سے هر ایک کو اس کی تکمیل کے لئے کام کرنا چاهئے... لیکن میں اس سب سے گرے هوئے کسان سے نفرت کرتا هوں —— اس فلپ اور سیدور سے اور ویسے تمام دوسرے لوگوں سے، جن کے لئے مجهه سے محنت و مشقت کرنے کی توقع کی جاتی ہے، اور اس کا ''شکریہ،، بهی ادا نہیں کیا جاتا... اور پهر مجهے اس کے ''شکریہ،، کی ضرورت بهی کیا ہے؟ ٹهیک ہے، کیا هوا اگر وہ ایک سفید

جھونپڑے میں زندگی کاٹتا رہے گا اور میں کیڑوں مکوڑوں کو چارہ دیتا رہونگا... اچھا تو پھر آگے؟''

''اوہ چھوڑو یوگینی... آج تمہاری باتیں سن کر تو آدمی ان لوگوں سے اتفاق کرنے پر مجبور ہو جائیگا جو ہم پر بے اصولی کا الزام دھرتے ہیں —''

''تم اپنے چچا کی طرح بات کرتے ہو — میں ایک عام بات کہہ رہا ہوں —— اصول ہوتے ہی نہیں — یہ کیوں کر ممکن ہے کہ تم اب تک اتنی سی بات نہیں سمجھے!.. ہاں صرف احساسات ہوتے ہیں — ہر چیز کا دارومدار احساسات پر ہے —''

''وہ کیسے؟''

''بہت آسان — مثال کے طور پر مجھے لو: جہاں تک احساس کا تعلق ہے میرا رویہ نفی کا ہے! میں نفی کرنا پسند کرتا ہوں، میرا دماغ ہی اس سانچے میں ڈھلا ہے —— اور بس! مجھے علم کیمیا کیوں پسند ہے؟ تم سیب کیوں پسند کرتے ہو؟ یہ ساری باتیں احساسات کا کھیل ہیں — یہ سب ایک ہی چیز ہیں — اس سے زیادہ گہرائی میں لوگ کبھی نہیں اتر سکینگے — ہر آدمی تم سے ایسی باتیں نہیں کہیگا — اور نہ میں دوبارہ تم سے ایسی باتیں کہونگا —''

''اچھا؟ کیا ایمانداری بھی ایک احساس ہے؟''

''ہاں بے شک!''

''یوگینی!'' ارکادی نے افسوس کے ساتھ کہنا شروع کیا —

''ایہہ ؟ کیا؟ جچی نہیں یہ بات؟'' بازاروف نے اس کی بات کاٹ دی — ''نہیں جناب! لیکن ایک بار جب تم نے کیچڑ صاف کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے تو پھر دلدل میں اترنا ہی پڑیگا —

لیکن اتنا فلسفہ بگھارنا کافی ہے — 'قدرت نیند جیسا سکون عطا کرتی ہے، پشکن نے کہا ہے —''

''اس نے اس قسم کی کبھی کوئی بات نہیں کہی'' ارکادی نے احتجاج کیا —

''خیر، اگر اس نے نہیں کہی تو ایک شاعر ہونے کی حیثیت سے اسے کہنا چاہئے تھا — ہاں شائد وہ فوجی خدمت انجام دیتا رہا ہوگا —''

''پشکن کبھی بھی فوجی آدمی نہیں رہا —''

''لیکن میرے دوست، اس کے ہر صفحے پر لکھا ہے 'جنگ کرو! جنگ کرو! روس کے عزت و وقار کے لئے!'''

''تم اوٹ پٹانگ بک رہے ہو! واقعی یہ کسی کو بدنام کرنے سے کم نہیں —''

''بدنام کرنا؟ ھش! تم اس لفظ سے مجھے ڈرا نہیں سکتے! ہم چاہے کسی شخص کو کتنا ہی برا بھلا کہیں، وہ اس سے بیس گنے زیادہ کا مستحق ہوتا ہے —''

''آؤ بہتر ہوگا، ہم سو رہیں!'' ارکادی نے چڑ کر کہا —

''بڑی خوشی سے!'' بازاروف نے جواب دیا —

لیکن دونوں میں سے کوئی بھی نہ سو سکا — قریب قریب دشمنی سے ملتا جلتا ایک جذبہ دونوں نوجوانوں کے دلوں میں چپکے چپکے کروٹیں لینے لگا — پانچ منٹ بعد دونوں نے آنکھیں کھولیں اور خاموش، نگاہوں نگاہوں میں، ایک دوسرے کو تولتے رہے —

''دیکھو'' ارکادی نے دفعتاً کہا ''دیکھو اس کلون کے درخت کا ایک پتہ تھرتھراتا ہوا زمین پر گر رہا ہے — اس کے اڑنے کا انداز تتلی کی پرواز سے ملتا جلتا ہے — یہ عجیب بات نہیں

ہے؟ ایک اتنی زیادہ غم انگیز اور مردہ چیز اتنی زیادہ جاندار اور مسرت‌بخش چیز سے ملتی ہے —،،

''ارے میرے دوست، ارکادی نکولائی‌وچ !،، بازاروف بولا ''میں تم سے ایک التجا کرتا ہوں —— لطیف اور نازک باتیں نہ کرو —،،

''میں جس طرح بات کر سکتا ہوں، کرتا ہوں... اگر تم سننا چاہتے ہو سنو یہ تو سراسر زبردستی ہے — اگر میرے ذہن میں کوئی خیال آئے تو میں اس کا اظہار کیوں نہ کروں؟،،

''بہت اچھا — لیکن میں اپنے خیال کا اظہار کیوں نہ کروں — میرا خیال ہے کہ لطیف باتیں کرنا غیرشریفانہ حرکت ہے —،،

''شریفانہ حرکت کیا ہے پھر؟ کوسنا؟،،

''اوہ! میں سمجھ گیا کہ تم نے بالکل طے کر لیا ہے کہ تم چلوگے اپنے چچا کے نقش قدم پر — وہ احمق تمہاری باتیں سن کر کتنا خوش ہوگا!،،

''تم نے پاول پترووچ کو کیا کہا؟،،

''میں نے ٹھیک کہا —— احمق —،،

''لیکن یہ ناقابل برداشت ہے!،، ارکادی بولا —

''اوہ! آ گیا خاندانی جوش —،، بازاروف نے اطمینان سے کہا — ''میں جانتا ہوں کہ لوگوں میں یہ چیز بہت مضبوط ہوتی ہے — آدمی ہر چیز کو تجنے اور تمام تعصب کو چھوڑنے کے لئے آمادہ ہوتا ہے لیکن مثال کے طور پر یہ اعتراف کرنا کہ کسی کا بھائی، جو دوسروں کے رومال پار کر لیتا ہے، چور ہے، —— اوہ کسی کے بس کی بات نہیں — واقعی: میرا بھائی، میرا —— اور وہ عاقل و فاضل نہ ہو، اوہ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟،،

''یہ محض میرا احساس فرض تھا کہ میں نے سچی بات کہہ دی اور یہ ہرگز رشتہ داری کا جذبہ نہ تھا،، ارکادی نے ذرا جل کر

جواب دیا — ''لیکن تم اس کو نہیں سمجھتے، کیونکہ تمہیں وہ احساس نصیب نہیں... اس لئے تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے —''

''دوسرے الفاظ میں : ارکادی کرسانوف اتنا عالی دماغ آدمی ھے کہ میری سمجھ سے بالا ھے —— میں اس کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ھوں اور کچھ نہیں کہتا —''

''چھوڑو بھی یوگینی — اس کا انجام جھگڑا ھوگا —''

''میں کہتا ھوں ارکادی، ایک بار ھم جی بھر کے لڑ لیں —— آؤ ھم اپنی پوری نفرت کے ساتھ لڑ لیں اور فنا ھو جائیں —''

''کہیں تان اسی پر نہ ٹوٹے کہ...''

''کہ ھم گتھم گتھا ھو جائیں'' بازاروف نے لپک کر کہا ''کیا ھوا؟ یہاں، اس سوکھی گھاس پر، اس رومانی فضا میں، دنیا اور لوگوں کی آنکھوں سے دور —— یہ کوئی ایسا برا خیال نہیں — لیکن تم میرے جوڑ کے نہیں — میں تو تمہاری گردن دبوچ لونگا...''

بازاروف نے اپنی لمبی سوکھی انگلیاں پھیلائیں... ارکادی مڑا اور بچاؤ کے داؤ پر آ گیا، اگرچہ محض ھنسی دل لگی کے انداز میں... لیکن اس کو اپنے دوست کا چہرہ بڑا مجرمانہ معلوم ھوا — اس کے ھونٹ بڑی حقارت کے ساتھ بھنچے ھوئے تھے اور پھر اف اس کی چمکتی ھوئی آنکھیں! اس نے ایسی کدورت بھری نظروں سے دیکھا کہ ارکادی ڈر سا گیا...

''اچھا تو تم یہاں چھپے بیٹھے ھو!'' اسی لمحے واسیلی ایوانووچ کی آواز آئی اور بوڑھا فوجی سرجن، گھر کی بنی ھوئی روئی والی بنڈی پہنے اور سر پر تنکوں کی ٹوپی اوڑھے (یہ ٹوپی بھی گھر کی ھی بنی ھوئی تھی) ان کے سامنے آن دھمکا... ''اور میں تم لوگوں کو تمام چھانتا پھر رھا تھا... کیا لاجواب جگہ چنی

ھے تم لوگوں نے اور ایک لاجواب مشغلہ – 'زمین، پر لیٹنا اور 'آسمان، کو گھورنا... جانتے ھو اس میں ایک اھم بات پوشیدہ ھے!،،

''میں صرف اس وقت آسمان کو گھورتا ھوں جب چھینک آتی ھے،، بازاروف غرایا اور ارکادی کی طرف مڑتے ھوئے زیرلب بولا ''کیا بدقسمتی ھے کہاں سے بیچ میں آن ٹپکے...،،

''چھوڑو بھی،، ارکادی نے سرگوشی میں کہا اور چپکے سے اپنے دوست کا ھاتھہ دبایا – ''مگر کوئی دوستی بھی اس قسم کی ٹکر زیادہ دنوں نہیں برداشت کر سکتی –،،

''جب میں تم دونوں جوان دوستوں کو دیکھتا ھوں،، واسیلی ایوانووچ نے سر ھلاتے ھوئے ھاتھوں کو، اپنے ھاتھہ کی بنائی ھوئی چھڑی کے دستے پر پھیرا جس پر ایک ترک کا سر بنا ھوا تھا —— پھر بولا ''تو میرا دل کھل اٹھتا ھے – کتنی طاقت ھے تم میں، کتنی صلاحیتیں، کتنی خوبیاں! —— جوانی اپنے پورے نکھار پر! بالکل... کاسٹر اور پولکس کی جوڑی (۲۰)!،،

''ذرا سننا —— نری دیومالائی خرافات!،، بازاروف نے کہا – ''فوراً ھی آدمی تاڑ سکتا ھے کہ آپ اپنے زمانے میں بڑے زوردار لاطینی پسند رھے ھونگے! مجھے یقین ھے کہ آپ کو عبارت آرائی میں چاندی کا تمغہ ملا ھوگا، ھے نا؟،،

''دیوسکوری! دیوسکوری! *،، واسیلی ایوانووچ نے دوھرایا – ''چھوڑئے ابا —— غٹرغوں بہت ھو گئی –،،

''کبھی کبھار غٹرغوں کرنے میں کوئی ھرج نہیں،، بوڑھا بڑبڑایا – ''جناب میں آپ دونوں کو ڈھونڈتا پھر رھا تھا اس لئے

---

* جڑواں –

نہیں کہ میں آپ کی شان میں کوئی قصیدہ پڑھنا چاہتا تھا بلکہ اس لئے کہ اول تو کھانا تیار ہے دوسرے یہ کہ میں پہلے سے ہی تمہیں خبردار کر دینا چاہتا تھا، یوگینی... تم ہوشیار آدمی ہو، تم لوگوں کو سمجھتے ہو، اور عورتوں کو بھی، اور اس کے نتیجے کے طور پر تمہیں رواداری کا رویہ رکھنا چاہئے... تمہاری ماں نے منت مانی تھی کہ تمہارے آنے کے موقع پر ایک خاص عبادت کی جائے — یہ نہ سوچنا کہ میں تم سے اس تقریب میں شریک ہونے کے لئے کہہ رہا ہوں... سارا قصہ اب ختم ہو چکا ہے، لیکن فادر الکسی...،،

''پادری؟،،

''ارے ہاں، پادری صاحب — وہ ہمارے ساتھہ... کھانا کھائینگے... میں اس کے بارے میں کچھہ نہیں جانتا تھا، واقعہ تو یہ ہے کہ میں اس کے خلاف تھا...لیکن کچھہ ایسا ہوا کہ... وہ مجھے سمجھے نہیں... اچھا، اور ارینا ولاسئےونا... لیکن وہ آدمی اچھے اور معقول ہیں —،،

''وہ کھانے پر میرا حصہ تو نہیں چٹ کر جائینگے؟،، بازاروف نے پوچھا —

واسیلی ایوانووچ نے قہقہہ لگایا —

''بخدا اب اس سے آگے تم کیا کہوگے!،،

''تو پھر میرے لئے سب ٹھیک ہے — میں کسی کے ساتھہ بھی کھانے کی میز پر بیٹھہ سکتا ہوں —،،

واسیلی ایوانووچ نے اپنی ٹوپی کا زاویہ درست کیا —

''مجھے یقین تھا کہ تم ہر تعصب سے بلند ہو— ذرا مجھے دیکھو، میں بڈھا ہوں، اب باسٹھواں برس ہوا، اور مجھہ میں بھی کسی قسم کا تعصب نہیں ہے —،، (واسیلی ایوانووچ

میں اتنی جرأت نہ تھی کہ یہ اعتراف کرتا کہ وہ خود ھی عبادت کرانا چاھتا تھا — وہ اپنی بیوی سے کم مذھبی نہ تھا —) ''اور فادر الکسی تم سے ملنے کا بڑا چاؤ رکھتے ھیں — دیکھنا وہ تمہیں پسند آئینگے — وہ تاش کھیلنے کے خلاف نہیں... یہ بات ھماری حد تک رھے... وہ تو پائپ بھی پی لیتے ھیں —،،

''اچھا، اچھا — کھانے کے بعد ھم بیٹھہ کر ڈسی کھیلینگے اور میں ان کو ھرا دونگا —،،

''ھی ھی ھی —— دیکھینگے ھاتھہ کنگن کو آرسی کیا ھے!،،

''کیوں؟ کیا اپنی جوانی کی یاد تازہ کرنے کا ارادہ ھے؟،، بازاروف نے ایک عجیب زور ڈالتے ھوئے کہا —

واسیلی ایوانووچ کے تمتماتے ھوئے چہرے پر ھلکا سا رنگ آ گیا —

''شرم کرو یوگینی... گڑے مردے کیوں اکھیڑو — لیکن میں ان صاحب کے سامنے یہ ماننے کو تیار ھوں کہ جوانی میں مجھے اس کی لت تھی —— ھاں مجھے تھی — اور میں نے اس کی قیمت بھی ادا کی! لیکن یہاں کتنی گرمی ھے — مجھے اپنے پاس بیٹھنے دو — میں مخل تو نہیں ھوا؟،،

''ھرگز نہیں،، ارکادی نے کہا —

واسیلی ایوانووچ کراھتے ھوئے سوکھی گھاس پر لیٹ گیا —

''جناب آپ کا یہ شاندار صوفہ،، اس نے کہنا شروع کیا ''مجھے فوجی زندگی، پڑاؤ میں گزری ھوئی زندگی کی یاد دلاتا ھے جبکہ ھمارے رھنے سہنے کے لئے ایسی ھی جگہیں ھوتی تھیں اور اسے ھم اپنی خوش قسمتی سمجھتے تھے —،، اس نے ٹھنڈی سانس لی — ''اپنے زمانے میں میں نے زندگی کا بہت کچھہ سرد گرم دیکھا ھے — مثال کے طور پر اسی عجیب واقعے کو لے لو،

وہ بیسارابیا میں پلیگ کی وبا کا واقعہ، اگر تم سننا چاہو تو...''

''جس کے لئے آپ کو سنٹ ولادیمیر کا تمغہ ملا؟''، بازاروف نے کہا — ''ہم اس کے متعلق سن چکے ہیں... ہاں، لیکن آپ تمغہ پہنتے کیوں نہیں؟''

''میں نے تم کو بتایا ہے کہ مجھہ میں کسی قسم کا تعصب نہیں''، واسیلی ایوانووچ بڑبڑایا (صرف پچھلے دن ہی اس نے اپنے کوٹ سے اس سرخ فیتے کو نوچنے کا حکم دیا تھا) اور پلیگ والا قصہ چھیڑ دیا — ''لو وہ تو سو گیا''، اس نے دفعتاً سرگوشی میں ارکادی سے کہا اور آنکھوں میں ترنگ کی چمک پیدا کرتے ہوئے بازاروف کی طرف اشارہ کیا — ''یوگینی! اٹھو!''، اس نے زور سے کہا ''آؤ اندر چل کر کھانا کھائیں...''

فادر الکسی بہت ہی تیز، چالاک اور بذلہ سنج شخص نکلا — وہ دلکش صورت شکل اور خاصے تن و توش کا آدمی تھا — اس کی گردن تک لٹکتے ہوئے گیسوؤں میں بڑی احتیاط اور اہتمام سے کنگھا کیا گیا تھا — اس نے سرخ رنگ کے ریشمیں لبادے پر زرنگار کمربند باندھہ رکھا تھا — پہلے تو اس نے ارکادی اور بازاروف سے ہاتھہ ملانے میں جلدی کی جیسے اسے پہلے سے یہ معلوم ہو کہ نوجوانوں کو اس کی دعاؤں کی ضرورت نہ تھی اور ویسے بھی عام طور پر اس نے بے تکلفی اور اطمینان سے کام لیا — اس نے ضبط سے کام لیا اور کوئی دل خراش بات نہ کہی — اس نے سمینار کی لاطینی کا مذاق اڑایا اور اپنے لاٹ پادری کی طرفداری کی — اس نے شراب کے دو گلاس خالی کئے اور تیسرے سے انکار کر دیا — ارکادی سے ایک سگار لے لیا، لیکن سلگایا نہیں اور کہا کہ اسے میں گھر لے جاؤنگا — ہاں البتہ اس کی ایک ادا نہ بھائی —

اور وہ یہ کہ منہ پر بیٹھی ہوئی مکھی کو پکڑنے کے لئے آہستہ آہستہ ہاتھ اٹھاتا اور گراتا رہتا اور کبھی کبھی تو ان کو مسل کر رکھ دیتا ــ وہ تاش کی میز پر کچھ خوش خوش سا آیا اور آخر میں بازاروف سے روبل کے دونوٹ اور پچاس کوپک جیت کر اٹھا ــ ارینا ولاسئےونا کے گھر میں کسی کو چاندی کے سکے گننا نہ آتا تھا... حسب معمول ماں اپنے بیٹے کے پہلو میں بیٹھی (وہ تاش نہیں کھیلتی تھی)، اس کا چہرہ مٹھی پر رکھا تھا اور وہ صرف اس وقت اٹھتی جب اسے کھانے کی کوئی نئی چیز لانے کے لئے کہنا ہوتا ــ وہ بازاروف کو پیار کرنے سے ڈر رہی تھی اور بیٹے نے اس کی ہمت افزائی بھی نہیں کی اور نہ اس کا موقع دیا ــ دوسرے، واسیلی ایوانووچ نے ماں کو صلاح دی کہ بیٹے کو ضرورت سے زیادہ ''پریشان،، نہ کرو ــ ''نوجوان یہ سب پسند نہیں کرتے،، وہ بار بار کہتا رہا ــ (اس دن کے کھانے کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ــ خود تیموفیئچ تڑکے ہی بچھڑے کا کوئی خاص قسم کا گوشت لانے کے لئے گھوڑے پر بگ ٹٹ گیا تھا ــ براھیل بالکل الٹی سمت میں بربوت، گریمیلس اور جھینگا مچھلیاں لینے گیا، صرف سانپ کی چھتریوں کے لئے ترکاری بیچنے والی کسان عورتوں کو تانبے کے سکوں میں بیالس کوپک کی آمدنی ہوئی ــ) لیکن ارینا ولاسئےونا کی نظر سے، جو بازاروف پر باضابطہ جھکی ہوئی تھی، صرف مامتا اور پیار ہی نہیں جھلک رہا تھا ــــ ان نگاہوں میں غم کی ہلکی سی پرچھائیں بھی تھی جس میں تجسس اور ڈر شامل تھا، ایک قسم کی انکسار آمیز شکایت ــ

بازاروف اپنی ماں کی آنکھوں میں جھلکتے ہوئے جذبات کے بارے میں پریشان ہونے کے بجائے کچھ اور سوچ رہا تھا ــ وہ

شاذ و نادر هی اس سے مخاطب ہوتا اور جب مخاطب بھی ہوتا تو کسی تیکھے سوال کے ساتھه ـ ایک بار اس نے ماں سے ''شگون کے لئے،، ہاتھه مانگا ـ اس نے اپنا نرم اور چھوٹا سا ہاتھه اس کی سخت کھردری ہتھیلی پر رکھه دیا ـ

''اچھا،، اس نے کچھه دیر کے بعد کہا ''کیا اس سے کوئی کام بنا؟،،

''یه تو پہلے سے بھی زیادہ برا ثابت ہوا،، اس نے ایک بے پروا مسکراہٹ کے ساتھه جواب دیا ـ

''وہ بہت خطرناک کھیل کھیلتا ہے،، فادر الکسی نے کچھه افسوس کے ساتھه اپنی خوبصورت داڑھی کو سہلاتے ہوئے کہا ـ

''یه ہے نپولین کی شان، فادر،، واسیلی ایوانووچ نے اکه بڑھاتے ہوئے کہا ـ

''نپولین کی شان اسے جزیرہ سنٹ ہلینا تک لائی،، فادر الکسی نے اکے پر رنگ مارتے ہوئے کہا ـ

''یوگینی پیارے کشمش کا رس پیوگے؟،، ارینا ولاسئےونا نے پوچھا ـ

بازاروف کندھے جھٹک کر رہ گیا ـ

* * *

''نہیں!،، اگلے دن اس نے ارکادی سے کہا ''میں کل ہی چل دوں گا ـ بڑی کوفت ہے یہاں ـ میں کام کرنا چاہتا ہوں اور یہاں کام کر نہیں سکتا ـ پھر تمہارے گھر چلونگا ـ میں اپنی تمام چیزیں وہیں چھوڑ آیا ہوں ـ تمہارے ہاں کم از کم میں خود کو کمرے میں تو بند کر سکتا ہوں ـ یہاں ابا رٹ لگائے رہتے ہیں ''میرا مطالعے کا کمرہ تمہارے لئے وقف ہے ـــ

کوئی بھی تمہارے راستے میں نہیں آئیگا،، — لیکن ایک منٹ کو میرے پہلو سے نہیں ہٹتے — میں ان کو باھر کر کے خود تو اندر بند ہونے سے رہا — اور اماں کا بھی یہی حال ہے — میں دیوار کے پیچھے سے ان کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانس کی آواز سنتا رہتا ہوں — لیکن اگر میں باھر ان کے پاس جاتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ان سے کیا باتیں کروں —،،

''وہ بہت ھی بدحواس ہو جائینگی،، ارکادی نے کہا ''اور تمہارے ابا بھی —،،

''میں پھر واپس ان کے پاس آ جاؤنگا —،،

''کب؟،،

''سنٹ پٹرس برگ جانے سے پہلے —،،

''خاص طور پر تمہاری اماں کے خیال سے میرا جی بہت کڑھہ رہا ہے —،،

''وہ کیسے؟ کیا انہوں نے رس بھریاں کھلا کھلا کر تمہارا دل موہ لیا ہے؟،،

ارکادی نے آنکھیں جھکا دیں —

''تم اپنی اماں کو نہیں جانتے، یوگینی — نہ صرف یہ کہ وہ بہت ھی بھلی خاتون ہیں بلکہ وہ ہوشیار بھی ہیں، سچ — آج صبح انہوں نے مجھہ سے آدھے گھنٹے تک بات کی اور ان کی باتیں کتنی معقول اور دلچسپ تھیں —،،

''پورے وقت میرا قصیدہ پڑھتی رہی ہونگی اور کیا؟،،

''ہم نے اور دوسری چیزوں کے بارے میں بھی باتیں کیں —،،

''شائد — باھر کے آدمی کو یہ چیزیں زیادہ صاف نظر آتی ہوں — اگر ایک عورت آدھہ گھنٹے تک گفتگو چالو رکھہ سکے تو پھر یہ ایک نیک شگون ہے — لیکن میں پھر بھی چلا ھی جاؤنگا —،،

''ان کو یہ خبر سنانا تمہارے لئے آسان نہ ہوگا۔ وہ ہر وقت اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں کہ دو ہفتے کے بعد ہم کیا کیا کرینگے۔''

''نہیں یہ آسان نہ ہوگا۔ اور پتہ نہیں میں شیطان کے بہکاوے میں آ گیا یا کیا، آج میں نے ابا کو بہت ستایا۔ پچھلے دن انہوں نے اپنے کسی کمیرے کو کوڑے لگانے کا حکم دیا تھا۔۔ اور درست دیا تھا، ہاں بالکل ٹھیک۔ میری طرف ان پھٹی پھٹی آنکھوں سے نہ دیکھو کیونکہ وہ آدمی چھٹا ہوا چور اور شرابی ہے۔ صرف ابا کو اس کی امید نہ تھی کہ اس کی بھنک میرے کانوں میں بھی پڑیگی۔ بیچارے پر بالکل اوس سی پڑ گئی۔۔۔ اور اس پر طرہ، اب مجھے ان کو یہ خبر سنانی ہے... خیر پروا نہ کرو! کوئی اور چارہ نہیں۔''

بازاروف نے کہا تھا ''پروا نہ کرو!'' لیکن واسیلی ایوانووچ کو اپنے ارادوں سے باخبر کرنے کی ہمت کرتے کرتے اس کا پورا دن نکل گیا۔ آخرکار ان کے مطالعے کے کمرے میں شب بخیر کہہ کر اس نے جماہی لیتے ہوئے کہا:

''ہاں... واقعی میں آپ سے یہ کہنا تو بھول ہی گیا... کیا کل آپ فیدوت تک گھوڑے بھیج سکینگے؟''

واسیلی ایوانووچ حیران رہ گیا۔

''کیا مسٹر کرسانوف کل تشریف لے جا رہے ہیں؟''

''ہاں۔ اور میں بھی اس کے ساتھ جا رہا ہوں۔''

واسیلی ایوانووچ اپنی جگہ پر چکرا کر رہ گیا۔

''تم جا رہے ہو؟''

''ہاں... ہاں، مجھے جانا ہی پڑیگا۔ مہربانی کر کے گھوڑوں کا انتظام ضرور کرا دیجئیگا۔''

- ''بہت اچھا...،، بوڑھا ھکلایا ''گھوڑوں کی جوڑی... بہت اچھا... لیکن... لیکن... معاملہ کیا ہے؟،،

''مجھے اس کے گھر بہت ھی تھوڑے عرصے کے لئے ضرور جانا چاھئے — میں پھر واپس آؤنگا —،،

''ھاں! تھوڑے عرصے کے لئے... بہت اچھا —،، واسیلی ایوانووچ نے رومال نکالا اور قریب قریب فرش تک جھکتے ہوئے ناک صاف کی — ''اچھا؟.. بس... بس! میں نے سوچا تھا کہ تم ٹھہروگے... کچھه زیادہ ٹھہروگے — تین دن... اور تین برس کے بعد —— بہت زیادہ نہیں ہے، یوگینی، بہت زیادہ نہیں ہے!،،

''لیکن میں کہہ جو رھا ھوں کہ میں جلد ھی واپس آ جاؤنگا — مجھے جانا ہے —،،

''تمہیں جانا ہے... اوہ اچھا! فرض پہلے آتا ہے، ظاھر ہے... تو تم گھوڑے چاھتے ھو؟ اچھا — ھمیں اس کی توقع نہیں تھی — ارینا نے پڑوسی سے پھولوں کے لئے کہا تھا —— وہ تمہارا کمرہ سجانا چاھتی تھی —،، (واسیلی ایوانووچ نے اس کے بارے میں کچھه نہیں کہا کہ کس طرح ھر صبح تڑکے، وہ سلیپر پہنے تیموفیئچ سے صلاح مشورہ کرتا اور کانپتی ھوئی انگلیوں سے ایک کے بعد دوسرا مڑا تڑا نوٹ نکال کر دن کی خریداری کے لئے دیتا اور خاص زور کھانے کی چیزوں اور سرخ شراب پر دیتا جو معلوم ھوتا تھا کہ نوجوانوں کو بہت پسند تھی —) ''آزادی سب پر مقدم ہے —— یہ میرا اصول ہے... راستے میں نہیں آنا چاھئے... نہیں آنا چاھئے...،،

وہ دفعتاً خاموش ھو گیا اور دروازے کی طرف چل دیا —

''ابا ھم جلد ھی پھر ملینگے —— واقعی —،،

لیکن واسیلی ایوانووچ نے سر موڑے بغیر تھکے انداز میں ہاتھ ہلایا اور کمرے سے نکل گیا — سونے کے کمرے میں آیا تو دیکھا کہ بیوی سو رہی ہے —وہ زیر لب دعائیں مانگنے لگا تاکہ وہ جاگ نہ جائے — لیکن وہ جاگ ہی گئی —

''تم ہو واسیلی ایوانووچ؟،، اس نے پوچھا —

''ہاں، بازاروف کی ماں!،،

''کیا تم یوگینی کے پاس سے آ رہے ہو؟ جانتے ہو مجھے ڈر ہے کہ اس کو صوفے پر آرام نہ ملتا ہوگا — میں نے انفیسوشکا سے کہا ہے کہ وہ اس کو تمہارا سفری گدا اور چند نئے تکیے دے دے — میں اس کو اپنا پروں‌والا گدا دے دیتی مگر جہاں تک مجھے یاد آتا ہے وہ نرم بستر پسند نہیں کرتا —،،

''کوئی پروا نہیں، پریشان نہ ہو— وہ آرام سے ہے — اللہ ہم گنہگاروں پر رحم کرے،، وہ زیر لب بولتا رہا اور اپنی دعائیں ختم کیں — واسیلی ایوانووچ کو اپنی بوڑھی بیوی پر ترس آیا — وہ صبح تک اس کو نہیں بتانا چاہتا تھا کہ کیسا غم اس کا انتظار کر رہا ہے —

بازاروف اور ارکادی اگلے دن روانہ ہو گئے — صبح سے سارے گھر پر غم چھا گیا تھا — کھانے کے برتن انفیسوشکا کے ہاتھوں سے پھسلتے رہے — فیدیا کا بھی دل ٹوٹ کر رہ گیا اور آخر میں تو اس نے اپنے بوٹ بھی اتار دئے — واسیلی ایوانووچ اور بھی زیادہ زور شور سے ادھر ادھر پھرتا رہا — اس نے بظاہر بہت ہی حوصلہ‌مندی کا رویہ اختیار کیا تھا — وہ زور زور سے بولتا اور پیر پٹک پٹک کر چلتا لیکن اس کا چہرہ نڈھال ہو گیا تھا اور وہ اپنے بیٹے کے چہرے پر نظریں جمانے سے کترا رہا تھا—

ارینا ولاسئےونا آهسته آهسته روتی رهی — اگر صبح سویرے اس کے شوهر نے اس کے دل پر پهایا رکهنے میں دو گهنٹے نه بتائے هوتے تو وہ بالکل بدحواس هو جاتی اور اپنے جذبات پر قابو نه پا سکتی — جب بازاروف نے بار بار وعدہ کرنے کے بعد که وہ واپس آنے میں ایک مهینے سے زیادہ نه لگائیگا، آخر خود کو ماں باپ کے گلے سے چهڑایا اور گاڑی میں بیٹهه گیا، جب گهوڑے دوڑنے لگے، گهنٹیاں بجنے لگیں اور پهیے گهومنے لگے، جب سڑک پر هزار آنکهیں پهاڑ پهاڑ دیکهنے کے بعد بهی دیکهنے کو کچهه نه رہ گیا اور جب دهول بیٹهه گئی اور تیموفیئچ جهک کر قریب قریب دوهرا هوتے هوئے اپنے ڈربے کے ٹوٹے پهوٹے پهاٹک میں داخل هو گیا، جب بوڑها جوڑا گهر میں اکیلا رہ گیا جو دفعتاً سکڑا هوا اور خسته حال نظر آنے لگا تها، تو واسیلی ایوانووچ جو ایک منٹ پہلے تک، برساتی کے زینے پر کهڑا اور بڑی بہادری سے رومال هلا رہا تها، کرسی میں دهنس گیا اور اس کا سر سینے پر جهک آیا — ''اس نے همیں چهوڑ دیا، چهوڑ دیا!،، وہ بڑبڑایا ''اس کو همارے پاس اکتاهٹ محسوس هوئی — میں اکیلا، بالکل اکیلا رہ گیا!،، اس نے کئی بار دوهرایا اور نڈهال نظروں سے اپنے سامنے گهورتا اور التجا آمیز انداز میں هاتهه پهیلائے رها — تب ارینا ولاسئےونا اس کے پاس گئی اور اپنا سفید سر اس کے سر سے جوڑ کر بولی ''اس میں کوئی چارہ نهیں، واسیا! بیٹا ایک کٹی هوئی شاخ هوتا هے — وہ تو شاهیں کی طرح هوتا هے : جب اس کا جی چاهتا هے آتا هے، جب اس کا جی چاهتا هے اڑ جاتا هے — میں اور تم، ایک درخت کے تنے پر اگی هوئی سانپ‌چهتریوں کی طرح هیں، همیشه همیشه کے لئے ایک دوسرے کے پہلو سے لگے بیٹهے هیں — صرف میں تمهارے لئے همیشه وهی رهونگی اور تم میرے لئے —،،

واسیلی ایوانووچ نے ھاتھه اپنے چھرے سے ھٹا لئے اور بیوی کو، اپنی رفیقه کو بازوؤں میں سمیٹ لیا — اس طرح تو اس نے جوانی میں بھی اس کو گلے نہیں لگایا تھا — وہ غم کے اس لمحے میں اس کے درد کا درماں بن کر آئی تھی —

۲۲

فیدوت کی سرائے تک ھمارے دوست خاموش بیٹھے رھے، بس کبھی کبھار ایک آدھه لفظ کہه سن لیتے — بازاروف اپنے آپ سے بہت زیادہ خوش نه تھا — ارکادی بھی اس سے خوش نه تھا — اس کے علاوہ اس کے دل پر ایک ناقابل فہم غم کے احساس کا بوجھه تھا جس سے صرف نوعمر لوگ ھی مانوس ھیں — کوچبان نے تازہ دم گھوڑے جوتے اور اپنی جگه پر بیٹھتے ھوئے پوچھا ''بائیں یا دائیں طرف، جناب؟،،

ارکادی چونک گیا — دائیں ھاتھه والی سڑک شہر کی طرف اور وھاں سے گھر کی طرف جاتی تھی اور بائیں ھاتھه والی سڑک اودینتسووا کی طرف —

اس نے بازاروف کی طرف دیکھا —

''یوگینی،، اس نے پوچھا ''کیا ھم بائیں ھاتھه کی طرف چلینگے؟،،

بازاروف نے منه پھیر لیا —

''کیا بیوقوفی ھے یه؟،، وہ بڑبڑایا —

''میں جانتا ھوں یه حماقت ھے،، ارکادی نے جواب دیا ''لیکن برائی کیا ھے؟ یه کوئی پہلی مرتبه تو نہیں — ،،

بازاروف نے اپنی ٹوپی نیچے کھسکا لی —

''جیسی تمہاری مرضی،، اس نے آخرکار کہا —
''بائیں طرف، کوچبان!،، ارکادی چلایا —
گاڑی نکولسکوئے کی طرف دوڑنے لگی — حماقت کر چکنے کے بعد دوستوں نے اور بھی شدت سے چپ شاہ کا روزہ رکھہ لیا... بلکہ خفا خفا بھی نظر آنے لگے —

* * *

اودینتسووا کے گھر کی برساتی کے زینے پر بٹلر نے جس طرح ان کا خیرمقدم کیا اس سے ہمارے دوستوں پر خوب روشن ہو گیا ہوگا کہ انہوں نے دفعتاً ابھر آنے والے شوق اور ترغیب کے سامنے ہتھیار ڈال کر غلطی کی تھی — ظاہر تھا کہ ان کا انتظار نہیں کیا جا رہا تھا — وہ خاموشی سے بیٹھک میں بیٹھے کافی دیر تک سفر کی تھکن دور کرتے رہے — آخر اودینتسووا اندر آئی — اس نے ان کا خیرمقدم حسب معمول خلوص سے کیا لیکن ان کے اتنی جلدی واپس آنے پر اسے تعجب ہوا اور جیسا کہ اس کی سست رو گفتگو اور حرکات وسکنات سے ظاہر تھا، اسے مسرت نہیں ہوئی — انہوں نے جلدی سے اعلان کیا کہ وہ شہر جاتے ہوئے یہاں رک گئے ہیں اور چار گھنٹے میں وہ اپنے سفر پر آگے کوچ کر جائینگے — اودینتسووا کے منہ سے محض ناپسندیدگی کی ایک ہلکی سی آواز نکلی اور اس نے ارکادی سے کہا کہ اپنے ابا کو میرا سلام پہنچا دینا — اس نے اپنی خالہ کو بلوا بھیجا — شہزادی اونگھتی ہوئی داخل ہوئی جس کی وجہ سے اس کے جھریوں بھرے بوڑھے چہرے میں اور بھی زیادہ درشتی پیدا ہو گئی تھی — کاتیا کا جی خراب تھا اور وہ اپنے کمرے سے نکلی ہی نہیں — اچانک ارکادی کو اس کا احساس ہوا کہ کاتیا

کو دیکھنے کا شوق اس کے دل میں اتنا ہی شدید تھا جتنا کہ انا سرگئی‌ونا کو دیکھنے کا — چار گھنٹے ادھر ادھر کی روکھی پھیکی گفتگو میں گزر گئے — انا سرگئی‌ونا چہرے پر مسکراہٹ پیدا کئے بغیر بولتی اور سنتی رہی — صرف الوداع کہتے وقت اس کے اندر سابقہ دوستی کی رمق سی پیدا ہوئی —

''مجھ پر بیزاری کا دورہ پڑ رہا ہے،، اس نے کہا ''لیکن آپ اس کی پروا نہ کیجئیگا —— اور میں آپ دونوں سے کہتی ہوں —— کچھ دنوں بعد پھر آئیے — ،،

بازاروف اور ارکادی دونوں نے جھک کر اشارے سے اس کا جواب دیا — گاڑی میں سوار ہوئے اور سیدھے اپنے گھر مارینو کی طرف روانہ ہو گئے جہاں وہ اگلی شام بخیر و عافیت پہنچ گئے — پورے سفر میں دونوں میں سے کوئی بھی اودینتسووا کا نام زبان پر نہ لایا — خاص طور پر بازاروف نے تو مشکل سے اپنی زبان کھولی اور برابر دوسری طرف، سڑک سے پرے، چبھتی ہوئی نظر سے گھورتا رہا —

مارینو میں ہر شخص ان کو دیکھ کر کھل اٹھا — نکولائی پتروویچ تو اپنے بیٹے کی اتنی لمبی غیرحاضری پر کچھ ہولنے لگا تھا — جب فےنچکا دوڑتی ہوئی آئی اور اس نے ''چھوٹے صاحبان،، کے آنے کی خبر سنائی تو وہ خوشی سے چیخ اٹھا اور صوفے پر اچھل پڑا — یہاں تک کہ پاول پتروویچ کو بھی ایک ہلکی اور خوشگوار سنسنی کا احساس ہوا اور لوٹ آنے والے بادیہ‌پیماؤں سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس کا چہرہ دمک اٹھا — پھر تاثرات اور سوالوں کا سلسلہ شروع ہوا — ارکادی زیادہ باتیں کرتا رہا، خاص طور پر کھانے پر جس کا سلسلہ آدھی رات کے بعد تک جاری رہا — نکولائی پتروویچ نے پورٹر بیئر کی کئی بوتلیں لانے کا حکم دیا جو تازہ تازہ ماسکو سے آئی تھیں اور اس نے کچھ اس ذوق و شوق

سے جام خالی کئے کہ اس کے رخسار شعلے کی طرح دھکنے، لگے — وہ پورے وقت بچکانہ اور بوکھلائے ہوئے انداز میں ہنستا اور قہقہے لگاتا رہا — جوش و خروش اور سرشاری ملازموں تک پہنچ گئی — دونیاشا ادھر ادھر بھاگتی پھر رہی تھی اور ہر بار اندر جاتے اور باہر نکلتے ہوئے دروازے کو بھڑ سے کھول اور بند کر رہی تھی جیسے اس پر کسی آسیب کا سایہ پڑ گیا ہو — صبح کے کوئی تین بجے تک پیوتر چھتارے پر والز کی دھن بجانے کی کوشش کرتا رہا — خاموشی میں، ساز کے تار ایک خوشگوار آواز بکھیرتے لیکن یہ تعلیم یافتہ خدمتگار شروع کے چند سروں سے آگے نہ بڑھ سکا — قدرت نے اور دوسری خوبیوں کی طرح اسے موسیقی میں بھی کمال حاصل کرنے سے محروم کر رکھا تھا —

* * *

اس اثنا میں، مارینو میں حالات اتنے ہموار نہ رہے تھے اور بیچارے نکولائی پترووچ پر کڑا وقت آن پڑا تھا — ہر روز فارم کے سلسلے میں کاروباری فکر و تردد بڑھتا اور پریشان کن بنتا جا رہا تھا اور یہ فکر و تردد بے رنگ اور بےنتیجہ تھا — کرائے کے مزدور جان اجیرن کئے دے رہے تھے — ان میں سے بعض حساب صاف کرنے یا زیادہ مزدوری ادا کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے — کچھ تو پیشگی روپیہ دبا کر چلتے بنے — گھوڑے بیمار پڑنے لگے — جوتائی میں ہل وغیرہ کے ٹوٹنے پھوٹنے سے خوفناک حد تک نقصان ہونے لگا — کام بالکل بیگار ٹالنے کے انداز میں ہوتا — ماسکو سے جو غلہ گاہنے کی مشین منگوائی گئی تھی، دراصل ضرورت سے زیادہ پیچیدہ ثابت ہوئی — غلہ صاف کرنے والی مشین پہلی ہی آزمائش میں کچھ اس طرح بگڑی کہ اس

کی مرمت بھی نہ ہو سکی — مویشیوں کا گھر آگ لگ جانے سے
برباد ہو گیا کیونکہ ملازموں میں سے ایک اندھی بڑھیا ایک
ایسے دن جبکہ تیز ہوا چل رہی تھی اپنی گائے کو دھونی دینے
کے لئے آتش دان لے کر گئی اور... یہ ٹھیک ہے کہ خود مجرم
نے اس کا سارا الزام اپنے مالک کے اس انوکھے اور نرالے شوق پر
عائد کیا کہ وہ پنیر کی انوکھی قسمیں بنانا اور ڈیری فارمنگ
کے نئے طریقے استعمال کرتا ہے — گماشتہ اچانک کاھل بن گیا
اور ہر اس روسی کی طرح پھولنے لگا جو حرام کی روٹی توڑتا ہے —
دور سے نکولائی پتروویچ پر نظر پڑتے ہی وہ کسی گزرتے ہوئے
سور پر ڈھیلا پھینک کر یا کسی ننگے آوارہ چھوکرے کو مکا
دکھا کر اپنی مستعدی دکھانے کی کوشش کرتا — لیکن زیادہ
وقت وہ سونے اور اینڈنے میں گزار دیتا — جن کسانوں کو ٹھیکے
پر زمین دی گئی تھی ان کے یہاں ٹھیکے کا بقایا چلا آ رہا تھا
اور وہ مالک کے درختوں کو کاٹ کاٹ کر پار کیا کرتے تھے —
مشکل سے ایک آدھہ رات ایسی گزرتی جبکہ چوکیداروں کو
کسانوں کے بھٹکے ہوئے گھوڑوں سے سابقہ نہ پڑتا جو مزے میں
فارم کی چراگاھوں میں گھاس چرتے ہوئے پائے جاتے — کبھی کبھی
یہ گھوڑے پکڑ لئے جاتے اور فارم کے کانجی ھاؤس میں رکھے
جاتے — کسانوں سے جرمانہ طلب کیا جاتا — لیکن آخر میں
اس کا انجام یہ ھوتا کہ دو تین دن ان جانوروں کو اپنے گھر
سے چارہ کھلایا جاتا اور پھر یہ جانور اپنے مالکوں کو لوٹا دئے
جاتے — اس پر طرہ یہ کہ کسان آپس ھی میں لڑتے جھگڑتے:
بھائی بھائی سے جائداد کے بٹوارے کا مطالبہ کرتا، ان کی بیویاں
ایک دوسرے کی چوٹی چونڈے نوچتیں — اچانک ھنگامہ اپنے
نقطۂ عروج پر پہنچ جاتا — آنکھہ جھپکتے میں سب اکٹھے ھو

جاتے — سب کچہری کے دروازے پر بھیڑ لگا دیتے — ریلتے پیلتے مالک پر ٹوٹ پڑتے، ان میں سے بعضے کا چہرہ لہولہان ہوتا اور خود شراب کے نشے میں دھت — وہ انصاف اور سزا کا مطالبہ کرتے — ایک شور اور ہنگامہ برپا ہوتا، مردوں کی گالیاں اور کوسنے، عورتوں کی چیخ پکار میں گھل مل جاتے — مالک کو لڑنے والے فریقوں کے درمیان ثالث کا فرض انجام دینا پڑتا، گلا پھاڑ پھاڑ کر بولنا پڑتا یہاں تک کہ آواز پھنس جاتی اور اسے یہ خوب معلوم ہوتا کہ پھر بھی کوئی مناسب فیصلہ نہیں کیا جا سکتا — فصل کاٹنے کے لئے مزدوروں کی کمی پڑ رہی تھی — ایک پڑوسی نے، جو صورت سے بڑا بھلا مانس دکھائی دیتا تھا، دو روبل فی دیسیاتینا پر فصل کاٹنے والے مزدور مہیا کرنے کا ٹھیکہ لیا لیکن ٹھیک وقت پر نکولائی پتروچ کو بڑی بے شرمی سے صاف چرکا دے گیا — مقامی کسان عورتیں بہت زیادہ مزدوری مانگ رہی تھیں اور اس اثنا میں فصل کی بالیاں خراب ہو رہی تھیں — ابھی کٹائی باقی تھی اور پھر سر پر کانسل سوار تھی جو دھمکیاں دے رہی تھی اور رہن کے سود کی فوراً اور پوری ادائیگی کا مطالبہ کر رہی تھی...

"اب سب کچھہ میرے بس سے باہر ہو گیا ہے!"، بے بسی میں کئی بار نکولائی پتروچ یوں چلا چکا تھا — "میں خود ان لوگوں سے لڑ نہیں سکتا اور میرے اصول مجھے پولیس افسر کو بلوانے کی اجازت نہیں دیتے اور پھر بھی سزا کا ڈر پیدا کرائے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں!"

«Du calme, du calme»* پاول پتروچ اس کی ڈھارس بندھاتا — وہ پیشانی پر بل ڈالتا، مونچھوں پر تاؤ دیتا اور خرخراتا —

---

* صبر سے کام لو، صبر سے کام لو —

بازاروف ان جھگڑوں سے الگ تھلگ رہتا — دوسرے، ایک مہمان کی حیثیت سے ان باتوں سے اس کو کوئی سروکار نہ تھا — مارینو میں قدم رکھنے کے بعد دوسرے دن ہی اس نے اپنے مینڈکوں، کیڑوں مکوڑوں اور کیمیاوی مادوں میں محو ہو گیا اور اپنا سارا وقت ان ہی جھمیلوں کے لئے وقف کر دیا — دوسری طرف ارکادی نے، اگر سچ مچ مدد کرنے کی غرض سے نہیں تو کم از کم مدد کے لئے آمادگی کا مظاہرہ کرنا اپنا فرض جانا — وہ اپنے باپ کی لن ترانیوں کو بڑے صبر و سکون سے سنتا اور کبھی کبھار کچھہ صلاح مشورہ بھی دے دیتا — وہ ایسا اس لئے نہیں کرتا تھا کہ اس کے مشورے قبول کر لئے جائیں بلکہ صرف اپنی ہمدردی دکھانے کے لئے ایسا کرتا — فارم چلانے کا خیال اس کے لئے بیزارکن نہ تھا — واقعہ تو یہ ہے کہ اس کا ارادہ کھیتی باڑی کا کام شروع کرنے کا تھا لیکن اس وقت اس کے سر میں اور ہی سودا سمایا ہوا تھا — ارکادی خود اس بات پر حیران تھا کہ اس کے من میں مستقل نکولسکوئے کا تصور بسا ہوا ہے — پہلے اگر کوئی ذرا سا اس امکان کی طرف اشارہ بھی کر دیتا کہ وہ بازاروف کی صحبت میں اور اپنے باپ کے گھر میں اکتا بھی سکتا ہے تو وہ محض کندھے جھٹک کر رہ جاتا — لیکن حقیقت میں وہ اکتایا ہوا تھا اور وہاں سے نکل بھاگنے کے لئے بیقرار — وہ دور دور آوارہ پھرا کرتا تاکہ تھک کر چور ہو جائے مگر بیکار — ایک بار، اپنے باپ سے بات چیت کے دوران میں ارکادی کو معلوم ہوا کہ اس کے باپ کے پاس کچھہ خط تھے، اور خاصے دلچسپ خط، جو اودینتسووا کی ماں نے اس کی مرحوم ماں کو لکھے تھے — ارکادی اپنے باپ کے سر ہو گیا یہاں تک کہ اس نے وہ خط اس سے حاصل کر لئے — ان خطوں کی خاطر نکولائی پترووچ کو

بہت سی درازوں اور صندوقوں کو کھنگالنا پڑا — ان مڑے تڑے کاغذوں کو قبضے میں کرنے کے بعد ارکادی کے دل کو چین آیا جیسے اسے وہ منزل نظر آ گئی ہو جہاں اسے پہنچنا تھا — ''میں یہ تم دونوں سے کہتی ہوں،، وہ بار بار اپنے آپ سے سرگوشی کرتا رہا ''اس نے خود ہی کہا تھا — مارو گولی ان سب باتوں کو — میں جاؤنگا — ہاں ضرور جاؤنگا!،، پھر اسے اپنا پچھلا سفر یاد آیا، اور انا سرگئی‌ونا کی سردمہری، اپنی بوکھلاہٹ اور سراسیمگی کا پرانا احساس دوبارہ عود کرآیا — لیکن جوانی کا جنوں آمیز جذبہ، تنہا قسمت آزمائی کی خواہش، اکیلے بغیر کسی سرپرست کے اپنی طاقت کا امتحان لینے کا چاؤ، آخرکار اس کی ہچکچاہٹ پر غالب آ گیا — مارینو واپس آنے کے بعد دس دن کے اندر اندر، وہ اتوار کے اسکولوں کا مشاہدہ کرنے کے بہانے شہر کی طرف روانہ ہو گیا وہاں سے نکولسکوئے کی طرف — وہ بڑے اشتیاق کے ساتھ کوچبان کو بار بار للکارتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا جیسے کوئی نوجوان افسر میدان جنگ کی طرف جا رہا ہو — اس کو ڈر اور خوشی دونوں قسم کے جذبات نے جکڑ رکھا تھا اور مارے بے صبری کے اس کا دل پھٹا جا رہا تھا — ''اصل بات یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوچا ہی نہ جائے،، وہ اپنے آپ سے کہتا رہا — یہ محض قسمت کی بات تھی کہ کوچبان بڑا رنگین مزاج نکلا — وہ راستے میں ہر سرائے کے باہر گاڑی روک لیتا اور پوچھتا ''گلا تر کیا جائے — یا نہیں؟،، لیکن ایک بار وہ گلا تر کر لیتا تو پھر گھوڑوں کو چین نہ لینے دیتا — دور، بہت دور، ایک مانوس گھر کی اونچی چھت نگاہوں میں ابھرنے لگی... ''کیا کر رہا ہوں میں؟،، یکایک ارکادی کے دماغ میں ایک لہر کوند گئی — ''لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے — لوٹنا

نہیں جا سکتا!،، ترونکا سڑک پر بھاگی جا رہی تھی اور کوچبان گرج رہا تھا اور سیٹی بجا رہا تھا — کبھی لکڑی کے چھوٹے سے پل پر گھوڑوں کی ٹاپ اور پہیوں کی گھڑگھڑاہٹ گونجتی اور کبھی فر کے درختوں کی کٹی چھٹی قطاریں گاڑی کی طرف دوڑتی ہوئی معلوم ہوتیں... اندھیری ہریالیوں کے درمیان اسے ایک فراک لہراتا ہوا نظر آیا اور ایک چھتری کی ہلکی جھالر سے ایک جوان چہرہ جھانکتا ہوا دکھائی دیا... اس نے کاتیا کو پہچان لیا — کاتیا نے بھی ارکادی کو پہچان لیا... ارکادی نے کوچبان سے دوڑتے ہوئے گھوڑوں کی لگام کھینچنے کے لئے کہا، گاڑی سے اچھل کر باھر نکلا اور اس کے پاس گیا — ''ارے تم!،، وہ بڑبڑائی اور اس کے گالوں پر رنگ آ گیا — ''آؤ ہم آپا کے پاس چلیں اور وہ یہیں باغ میں ھیں — وہ تم سے مل کر بہت خوش ہونگی —،،

کاتیا، ارکادی کو باغ میں لے گئی — ارکادی کو محسوس ہوا کہ یہ ملاقات خاص طور پر اچھا شگون ھے، اس کو دیکھہ کر اتنا زیادہ خوش ہوا جیسے وہ اس کی عزیز ہو — اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا تھا —— نہ بٹلر کا سامنا، نہ اعلان کی ضرورت — راستے کے ایک موڑ پر اسے انا سرگئی‌ونا نظر آئی — وہ کھڑی تھی اور اس کی پشت ارکادی کی طرف تھی — قدموں کی چاپ سن کر وہ آھستہ مڑی —

ارکادی کو پھر کچھہ بوکھلاھٹ محسوس ہونے لگی لیکن اودینتسووا کے منہ سے جو پہلی بات نکلی اس نے ارکادی کے دل کو مطمئن کر دیا — ''ارے خوب، مفرور!،، اس نے اپنے نرم اور خوشگوار لہجے میں کہا اور دھوپ سے بچنے کے لئے آنکھیں میچتے اور مسکراتے ہوئے، اس سے ملنے کے لئے آگے بڑھی — ''کہاں سے پکڑ لائیں کاتیا؟،،

''انا سرگئی‌ونا، میں آپ کے لئے کچھ لایا ہوں،، اس نے چھوٹتے ہی کہا''جس کی آپ کو ذرا بھی توقع نہ ہوگی...،،
''تم خود کو لے آئے اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے!

۲۳

بازاروف نقلی افسوس کے ساتھ ارکادی کو الوداع کہنے اور اس کو یہ یقین دلانے کے بعد کہ وہ اس کے سفر کے اصلی مقصد کو خوب سمجھتا ہے، بالکل اپنی تنہائیوں میں کھو گیا — ایسا لگتا تھا کہ اس پر کام کا بھوت سوار ہو گیا ہے — اب وہ پاول پترووچ سے بحث میں بھی نہ الجھتا، خاص طور پر اس لئے کہ پاول پترووچ اس کی موجودگی میں اور بھی زیادہ رئیسانہ شان استغنا پیدا کر لیتا اور اپنے خیالات کا اظہار الفاظ کے بجائے محض مبہم آوازوں سے کرتا — صرف ایک بار البتہ پاول پترووچ نے بالٹک کے شرفا کے حقوق کے متعلق اس سے دست و گریباں ہونے کی جرأت کی لیکن یکایک خود کو روکھی شائیستگی کے ساتھ یہ کہہ کر روک لیا ''لیکن ہم ایک دوسرے کو نہیں سمجھ سکتے — مجھے افسوس ہے، مگر کم از کم میں تو تم کو نہیں سمجھ سکتا —،،

''یقینی!،، بازاروف بولا ''آدمی ہر چیز سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہے —– ہوا میں کس طرح ارتعاش پیدا ہوتا ہے، سورج میں کیا کچھ ہو رہا ہے — لیکن آدمی ایک خاص انداز سے کیوں کر چھینکتا اور ناک صاف کرتا ہے —— ہاں یہ بات آدمی نہیں سمجھ سکتا —،،

''کیا اسے بذلہ‌سنجی کہتے ہیں،، پاول پترووچ نے سوالیہ لہجے میں کہا اور وہاں سے ہٹ گیا —

یہ درست ہے کہ کبھی کبھی وہ بازاروف کے تجربوں کو دیکھنے کی اجازت چاہتا اور ایک بار تو وہ اپنا معطر چہرہ، جو کسی شاندار عطر میں بسا ہوا تھا، خوردبین کے پاس لے گیا اور دیکھا کہ کیڑے کس طرح سبز ذرے کو نگلتے ھیں — نکولائی پترووچ اپنے بھائی کے مقابلے میں زیادہ بازاروف کے ھاں آیا جایا کرتا — اگر وہ اپنے فارم کے جنجال میں اتنا نہ پھنسا ہوا ہوتا تو بقول خود ''سیکھنے کے لئے،، اس کے پاس روزانہ آن دھمکتا — وہ اس نوجوان ماھر فطرت کو کوئی زحمت نہ دیتا اور عام طور پر کونے میں بیٹھا، غور سے مشاہدہ کرتا رہتا اور کبھی کبھار ایک آدھ کام کی بات پوچھ لیتا — کھانے کے دوران میں وہ علم طبیعیات، ارضیات یا علم کیمیا کی طرف بات چیت کا رخ پھیرنے کی کوشش کرتا کیونکہ اور باقی موضوع میں جھگڑے نہیں تو باھمی بدمزگی کا خطرہ ضرور تھا — ان میں مویشیوں کا علم بھی شامل تھا اور کھیتی باڑی کا بھی اور سیاست کا تو خیر ذکر ھی کیا — نکولائی پترووچ کو اس کا احساس تھا کہ اس کے بھائی کے دل میں بازاروف کے لئے ناپسندیدگی کے جذبات میں ذرا کمی نہیں ہوئی تھی — اور بہت سی باتوں کے علاوہ ایک معمولی واقعہ نے اس کی تصدیق کر دی — پڑوس میں ھیضے کی وبا پھیل گئی تھی اور مارینو میں دو جانیں بھی اس کی نذر ھو چکی تھیں — ایک رات پاول پترووچ پر ذرا خطرناک حملہ ہوا — وہ صبح تک عذاب میں مبتلا رہا لیکن اس نے بازاروف کے علم کا فائدہ نہ اٹھایا — اور جب اگلی صبح بازاروف اس سے ملا تو پوچھا کہ آخر پاول پترووچ نے اس کو کیوں نہ بلوا بھیجا — وہ اب تک زرد تھا لیکن اس نے اچھی طرح شیو کیا تھا اور بال سنوار رکھے تھے — پاول پترووچ نے جواب دیا ''اگر مجھے ٹھیک

یاد ہے تو تم نے خود کہا تھا کہ تمہیں علم طب پر اعتقاد نہیں — ،، اور اس طرح دن گزرتے رہے — بازاروف پتا مار کر دل گرفتہ سا کام میں محو رہا — ہاں البتہ نکولائی پترووچ کے گھر میں ایک شخصیت ایسی تھی جس کی صحبت میں اسے لطف و مسرت نہ سہی، راحت ضرور نصیب ہوتی تھی —— اور یہ تھی فےنچکا —

عام طور پر، فےنچکا سے اس کی ملاقات صبح سویرے باغ یا صحن میں ہوتی تھی — وہ اس کے کمرے میں کبھی نہ جاتا اور وہ ایک بار اس کے دروازے پر صرف یہ پوچھنے کے لئے گئی تھی کہ آیا وہ متیا کو نہلا سکتی ہے — وہ صرف اس پر اعتماد ہی نہ کرتی، اور نہ صرف یہ کہ وہ اس سے ذرا نہ ڈرتی تھی —— بلکہ وہ اس کی موجودگی میں خود کو زیادہ پرسکون اور مطمئن محسوس کرتی تھی، اتنی پرسکون اور مطمئن تو وہ نکولائی پترووچ کی موجودگی میں بھی نہ ہوتی — ایسا کیوں تھا بتانا مشکل تھا — شائد اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے دل ہی دل میں یہ محسوس کر لیا تھا کہ بازاروف میں شاندار شرفا والی خصوصیتیں نہیں تھیں، وہ خصوصیتیں جو چکاچوند بھی پیدا کرتی ہیں اور مرعوب بھی کرتی ہیں — اس کی نظر میں وہ بس ایک لاجواب ڈاکٹر اور سادہ آدمی تھا — وہ بغیر کسی جھجک اور ہچکچاہٹ کے اس کی موجودگی میں اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتی اور ایک بار جبکہ اچانک اس کا سر چکرانے لگا اور سر میں درد ہونے لگا تو اس نے بازاروف کے ہاتھ سے ایک چمچہ دوا بھی پی — نکولائی پترووچ کی موجودگی میں وہ بازاروف سے گریزاں گریزاں سی نظر آتی — وہ ایسا محض بناوٹ میں نہ کرتی بلکہ اسے پاس و ادب کا تقاضا سمجھتی — پاول پترووچ سے وہ پہلے سے زیادہ ڈرنے لگی تھی — پچھلے دنوں وہ اس کی نگرانی کرنے لگا تھا اور وہ کہیں نہ کہیں سے اس کے

پیچھے، اپنے بے داغ سوٹ میں، بگڑے تیور کے ساتھ ، جیب میں ہاتھ ڈالے ہوئے، دفعتاً نازل ہو جاتا — ''وہ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کی طرح ہے!،، فرنچکا نے دونیاشا سے شکایت کی جس نے اس کے جواب میں صرف ٹھنڈی سانس لی اور ساتھ ہی کسی اور ''سنگ دل،، کے بارے میں سوچنے لگی — بازاروف، انجانے نادانستہ اس کے من کا کٹھور ڈاکو بن چکا تھا —

فرنچکا کے دل کو بازاروف بھا گیا تھا — اور وہ بھی اسے پسند کرتا تھا — جب وہ اس سے بات بھی کرتا تو اس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا، اس کے چہرے سے پرسکون نرمی بھری کیفیت اور اس کی عام بےحسی اور بےنیازی کی جگہ ایک پرشوق توجہ جھلکنے لگتی — روز بروز فرنچکا کے حسن کا نکھار بڑھتا جا رہا تھا — جوان عورت کی زندگی میں ایک ایسا وقت آتا ہے جب یکایک وہ نکھرنے لگتی ہے اور موسم گرما کے گلاب کی طرح کھل اٹھتی ہے — فرنچکا کی زندگی میں وہ وقت آ گیا تھا — ہر چیز اس نکھار میں ہاتھ بٹا رہی تھی، یہاں تک کہ جولائی کی امس بھری گرمی بھی — ہلکے سفید لباس میں وہ اور بھی زیادہ سفید اور ہلکی پھلکی معلوم ہوتی — دھوپ سے اس کے چہرے پر سنولاہٹ پیدا نہ ہوتی اور گرمی جس سے بچنے کی وہ ناکام کوشش کرتی، اس کے گالوں اور کانوں کو نرم پھول کی طرح دھکا دیتی — اس کے پورے جسم میں ایک نرم رو سی غنودگی تیرتی رہتی اور یہ غنودگی اس کی حسین آنکھوں کی خمار آلود خوابناکی سے جھانکتی رہتی — وہ شائد ہی کچھ کر پاتی — اس کے ہاتھ خاموشی سے اس کی گود میں گر جاتے — وہ مشکل سے چل پھر سکتی اور اپنی بے بسی کے اظہار میں دلچسپ قسم کی ہائے وائے کرتی رہتی —

''تمہیں اور زیادہ نہانا چاہئے،، نکولائی پترووچ اس سے کہا کرتا ۔

اس نے اپنے ایک تالاب کے کنارے، جو اب تک خشک نہ ہوا تھا، غسل خانے کے طور پر ایک خیمہ نصب کرا دیا تھا ۔

''اوہ، نکولائی پترووچ! تالاب تک پہنچتے پہنچتے آدمی ادھ موا ہو جاتا ہے اور پھر تالاب سے گھر تک پہنچتے پہنچتے آدمی دوبارہ ادھ موا ہو جاتا ہے ــــ باغ میں ذرا بھی سایہ نہیں ــ ،،

''ہاں یہ تو ٹھیک ہے ــــ سایہ نہیں ہے،، نکولائی پترووچ بھووں کو چھوتے ہوئے کہتا ۔

* * *

ایک صبح، چھ سے کچھ اوپر کا وقت تھا کہ چہل قدمی سے واپس آتے ہوئے بازاروف کا سامنا فےنچکا سے بنفشئی جھاڑیوں کے کنج میں ہو گیا جس کے پھلنے پھولنے کا زمانہ کب کا بیت چکا تھا ۔ لیکن کنج اب تک گھنا اور سر سبز تھا ۔ وہ حسب دستور سر پر سفید رومال ڈالے ہوئے ایک بنچ پر بیٹھی تھی ۔ اس کے پاس ہی سرخ اور سفید گلاب کے پھولوں کا ڈھیر تھا جو اب تک اوس سے نم تھے ۔ اس نے فےنچکا کو سلام کیا ۔

''اوہ! یوگینی واسیلی‌وچ!،، اس نے بازاروف کو دیکھنے کے لئے رومال کا ایک کونا اٹھاتے ہوئے کہا اور ایسا کرتے ہوئے اس کی بانہہ کہنی تک عریاں ہو گئی ۔

''کیا کر رہی ہو یہاں؟،، اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بازاروف نے پوچھا ''گلدستہ تیار کر رہی ہو؟،،

''ھاں — ناشتے کی میز کے لئے — نکولائی پترووچ پسند کرتے ھیں —''

''لیکن ناشتے میں تو ابھی بہت دیر ھے — اوہ خیر ھو! پھولوں کا چمن کا چمن سمیٹ رکھا ھے!''

''میں نے اس وقت پھول اس لئے چن لئے ھیں کیونکہ بعد میں گرمی ھو جائیگی اور اس وقت مجھے دروازے سے باھر قدم نکالنے کی ھمت نہیں ھوتی — یہی ایک ایسا وقت ھوتا ھے کہ میں کھل کر سانس لے سکتی ھوں — گرمی مجھے بے حد کمزور بنا دیتی ھے — میں سوچتی ھوں کہیں میں بیمار تو نہیں؟''

''کیا کیا سوچتی ھو! لاؤ دیکھوں تمہاری نبض'' بازاروف نے اس کی کلائی اپنے ھاتھ میں لے لی اور اس کی نبض کی پرآھنگ پھڑکن محسوس کی اور نبض کی رفتار گننے کی زحمت بھی گوارا نہ کی — ''تم سو برس زندہ رھوگی'' اس نے فےنچکا کا ھاتھ چھوڑتے ھوئے کہا —

''اوہ خدا بچائے!'' اس کے منہ سے نکلا —

''کیوں، کیا تم لمبی عمر نہیں چاھتیں؟''

''لیکن سو برس! دادی اماں پچاسی برس کی تھیں —— ھائے کیسی شہید جیسی زندگی تھی بیچاری کی! کالی کلوٹی، بہری اور کبڑی اور ھر وقت کھانستی کھنکارتی — خود اپنے اوپر بوجھ بنی ھوئی تھیں — ایسی زندگی کس کام کی!''

''تو پھر تو جوان رھنا بہتر ھے؟''

''کیوں، بےشک!''

''یہ بہتر کیوں ھے؟ بتاؤ!''

''کیا خوب سوال ھے! اچھا اس وقت میں جوان ھوں، میں کچھ بھی کر سکتی ھوں — میں چل سکتی ھوں، پھر سکتی

هوں، چیزیں اٹھا کر لے جا سکتی ہوں — مجھے کسی سے یہ سب کام کرانے کی ضرورت نہیں —— اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے؟،،

میرے لئے دونوں یکساں ہیں —— چاہے میں جوان ہوں یا بوڑھا!،،

''یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ ایک ہی بات ہے؟ جو کچھہ تم کہتے ہو ناممکن ہے —،،

''لیکن تم خود فیصلہ کرو، فیدوسیا نکولائیونا —— مجھے جوانی سے کیا فائدہ ہے؟ میں بالکل اکیلا زندگی گزارتا ہوں، بے سہارا بھکاری کی طرح...،،

''اس کا دار و مدار تم پر ہے —،،

''یہی تو مصیبت ہے —— اس کا دار و مدار مجھہ پر نہیں! ہاں کاش کوئی مجھہ پر ترس کھا سکتا!،،

فے‌نچکا نے اس کو کنکھیوں سے دیکھا لیکن کچھہ نہ بولی — ''کون سی کتاب ہے تمہارے پاس؟،، اس نے رکتے ہوئے پوچھا —

''یہ؟ یہ ایک عالمانہ کتاب ہے، بڑی ادق کتاب!،،

''اور تم پورے وقت مطالعہ کرتے رہتے ہو! کیا تمہیں اس سے اکتاہٹ نہیں محسوس ہوتی؟ میں سمجھتی ہوں کہ تم وہ سب کچھہ جانتے ہو جو جانا جا سکتا ہے —،،

''ظاہر ہے ایسا نہیں ہے — ذرا کوشش کر دیکھو، پڑھو—،،

''لیکن میرے پلے کچھہ بھی نہ پڑیگا — کیا یہ روسی میں ہے؟،، فے‌نچکا نے بھاری مجلد کتاب دونوں ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے پوچھا — ''کتنی موٹی کتاب ہے!،،

''ہاں یہ روسی زبان میں ہے —،،

''ایک ہی بات ہے — میں پھر بھی اسے سمجھہ نہ سکونگی —،،

''میں یہ نہیں چاہتا کہ تم اسے سمجھ جاؤ— میں تو تم کو پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں —— پڑھتے وقت تمہاری ناک میں بڑی خوبصورت تھرتھراہٹ پیدا ہوتی ہے —''

فےنچکا نے زیرلب ایک مضمون «On Creosote» کی ہجے ہی شروع کی تھی کہ زور سے ہنس پڑی اور کتاب اس کے ہاتھ سے گر گئی — کتاب پھسلی اور زمین پر آ رہی —

''مجھے تمہارا ہنسنا بھی بھلا لگتا ہے'' بازاروف بولا —

''اوہ، بس کرو!''

''جب تم بولتی ہو تو مجھے بہت اچھا لگتا ہے— لگتا ہے چشمہ گنگنا رہا ہے —''

فےنچکا نے اپنا منہ پھیر لیا — ''اوہ، تم بڑے وہ ہو'' وہ پھولوں سے کھیلتے ہوئے بڑبڑائی — ''تمہیں میری باتوں میں کیا ملیگا؟ تم جانے کیسی کیسی عقل مند عورتوں سے بات کر چکے ہوگے!''

''آہ، فیدوسیا نکولائیونا! یقین کرو دنیا بھر کی عقل مند عورتیں تمہاری چھنگلی کے برابر بھی نہیں —''

''اچھا اب اس کے بعد کیا نئی بات کہوگے!'' فےنچکا نے اپنے ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے کہا —

بازاروف نے کتاب زمین سے اٹھائی — ''یہ ایک ڈاکٹر کی کتاب ہے — بھلا پھینکتی کیوں ہو؟''

''ڈاکٹر کی کتاب؟'' فےنچکا نے دوہرایا اور اس کی طرف مڑی — ''جانتے ہو؟ جب سے تم نے وہ عرق دیا ہے —— یاد ہے تمہیں؟ —— متیا بڑی اچھی طرح سوتا ہے! میں نہیں جانتی تمہارا شکریہ کس ط ادا کروں —— واقعی تم کتنے مہربان ہو!''

''ڈاکٹروں کو ان کا معاوضہ ضرور ادا کرنا چاہئے'' بازاروف نے مسکرا کر کہا — ''تم جانتی ہو، ڈاکٹر دوسروں کا خون چوس کر جیتے ہیں —''

فرنچکا نے آنکھیں اٹھا کر بازاروف کی طرف دیکھا — اس کے سفید رومال سے چھنتی ہوئی دھوپ نے اس کی پیشانی کو اور بھی دمکا دیا تھا اور اس کی آنکھیں اور بھی زیادہ سیاہ ہو گئی تھیں — وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ محض مذاق کر رہا تھا یا سچ کہہ رہا تھا —

"اگر تم چاہو تو ہمیں بڑی خوشی ہوگی... میں اس کے متعلق نکولائی پتررووچ سے بات کرونگی..."

"کیا تم سمجھتی ہو کہ میں روپیہ چاہتا ہوں؟" بازاروف نے اس کی بات کاٹ دی — "نہیں میں تم سے روپیہ نہیں چاہتا —"

"کیا چاہتے ہو پھر؟" فرنچکا چلائی —

"کیا؟" بازاروف نے دوہرایا "بوجھو —"

"میں بوجھنے کے معاملے میں بڑی کوری ہوں!"

"تو پھر میں بتاتا ہوں — میں چاہتا ہوں... ان میں سے ایک گلاب کا پھول..."

فرنچکا پھر ہنسی اور اس کو بازاروف کی درخواست اتنی دلچسپ معلوم ہوئی کہ اس نے اپنے ہاتھ بھی فضا میں بلند کر دئے — وہ ہنس رہی تھی لیکن اس کا جی خوش ہو رہا تھا — بازاروف اس کو غور سے دیکھ رہا تھا —

"کیوں، یقینی" اس نے آخر کہا اور بنچ پر جھکتے ہوئے پھولوں کو چھونے لگی — "کون سا پسند کروگے تم —— سرخ یا سفید؟"

"سرخ اور بہت بڑا نہ ہو —"

وہ تن کر بیٹھ گئی —

"لو یہ رہا" اس نے کہا لیکن اسی لمحے ہاتھ کھینچ لیا اور ہونٹ کاٹتے ہوئے کنج کے دروازے کی طرف دیکھا اور کچھ سننے لگی —

''کیا ہے؟،، بازاروف نے پوچھا ''نکولائی پترووچ؟،،

''نہیں... نہیں وہ تو کھیت پر گئے ہیں —— میں ان سے نہیں ڈرتی —— لیکن پاول پترووچ... میں نے سوچا شائد...،،

''کیا؟،،

''میں نے سوچا شائد وہ آس پاس گھوم رہے ہوں — نہیں... کوئی نہیں — لو، یہ لو،، فے‌نچکا نے بازاروف کو گلاب کا پھول بڑھا دیا —

''تم کو پاول پترووچ سے کیوں ڈر لگتا ہے؟،،

''ہر وقت میں ان سے ڈرتی رہتی ہوں — وہ ایک لفظ بھی مجھہ سے نہیں کہتے لیکن ایک عجیب نظر سے مجھے تکتے ہیں — ہاں تم بھی تو ان کو پسند نہیں کرتے — یاد ہے تم ان سے کس طرح ہر وقت بحث کیا کرتے تھے؟ میں یہ تو نہیں جانتی کہ کس چیز کے متعلق یہ بحث ہوتی تھی لیکن میں اتنا ضرور دیکھتی تھی کہ تم کس طرح ان کی درگت بناتے تھے...،،

فے‌نچکا نے ہاتھہ کے اشارے سے بتایا کہ اس کے خیال میں وہ پاول پترووچ کی دھجیاں اڑا دیا کرتا تھا —

بازاروف مسکرایا —

''اگر وہ مجھے دبا دیتے تو کیا ہوتا؟،، اس نے پوچھا ''کیا تم میرا ساتھہ دیتیں؟،،

''میں تمہارا ساتھہ کیسے دے سکتی؟ اور دوسرے کوئی کبھی تمہیں دبا نہیں سکتا —،،

''کیا تم ایسا سمجھتی ہو؟ لیکن میں جانتا ہوں ایک ہاتھہ ایسا ہے جو اگر چاہے تو ایک انگلی کے اشارے سے مجھے چاروں خانے چت کر سکتا ہے —،،

''کون سا ہاتھہ ہے وہ؟،،

''کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم نہیں جانتیں؟ یہ گلاب جو تم نے مجھے دیا ہے کیسا اچھا مہکتا ہے — ذرا سونگھ کر دیکھو —''

فےنچکا نے نازک گردن جھکائی اور اس کا چہرہ پھول سے چھو گیا — اس کا رومال سر سے ڈھلک کر شانوں پر آ گیا اور اس کی سیاہ چمکتی ہوئی کچھ کچھ پریشان زلفیں بےپردہ ہو گئیں —

''ٹھہرو، میں بھی تمہارے ساتھ اسے سونگھنا چاہتا ہوں'' بازاروف بڑبڑایا اور جھکتے ہوئے اس نے اس کے کھلے ہوئے ہونٹوں پر ایک جلتا ہوا بوسہ ثبت کر دیا —

وہ چونک گئی اور اس نے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھ کر دبائے لیکن دھکیلا بہت ہی ہلکے سے — بازاروف کو ایک پیار کرنے اور اپنے ہونٹوں کو دیر تک اس کے ہونٹوں پر رکھے رہنے کا موقع مل گیا —

بنفشئی جھاڑیوں کے پیچھے سے ایک خشک کھانسی کی آواز ابھری — فوراً ہی فےنچکا بنچ کے دوسرے کنارے پر کھسک گئی — پاول پترووچ کنج کے دروازے کے سامنے سے گزرا، ان کی طرف دیکھ کر ذرا سا جھکا اور ایک وحشت زدہ اداسی کے ساتھ اس کے منہ سے نکلا ''اچھا تم یہاں ہو!'' اور آگے چلا گیا — فےنچکا نے جلدی جلدی گلاب کے پھول اٹھائے اور کنج سے نکل گئی — ''شرم آنی چاہئے، یوگینی واسیلیوچ'' باھر نکلتے ہوئے اس نے سرگوشی کی آواز میں کہا — اس کی آواز میں سچا گلہ تھا —

بازاروف کو حال کا بیتا ہوا ایک اور منظر یاد آ گیا اور اس کو ایک قسم کے گناہ کے احساس نے آدبوچا — اس کے دل میں ایک نفرت انگیز جھنجھلاہٹ انگڑائی لینے لگی — لیکن اس

نے فوراً سر ہلایا، اور زہر بھرے طنزیہ انداز میں خود کو
''سیلادون،، (۲۱) کی صف میں کھڑے ہو جانے پر مبارکباد
دی اور اپنے کمرے میں چلا گیا —

پاول پتروِوچ باغ سے نکلا اور آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا جنگل
کی طرف چلا گیا — وہ کافی دیر تک ٹہلتا رہا اور جب ناشتے کے لئے
اندر آیا تو نکولائی پتروِوچ نے تشویش کے ساتھہ پوچھا کہیں
نصیب دشمناں تمہاری طبیعت تو ناساز نہیں —— واقعی اس کا چہرہ
اتنی سی دیر میں کتنا سنولایا ہوا نظر آ رہا تھا —

''تم جانتے ہو مجھہ پر کبھی کبھی صفرے کا حملہ ہو
جاتا ہے،، پاول پتروِوچ نے بڑے سکون سے جواب دیا —

۲٤

کوئی دو گھنٹے بعد اس نے بازاروف کے دروازے پر دستک
دی —

''میں معذرت چاهتا هوں که آپ کے عالمانه مطالعے میں
مخل هو رها هوں،، اس نے کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھتے
هوئے اور دونوں هاتهه ایک خوبصورت چھڑی پر رکھتے هوئے
کہا جس کا مٹھه هاتھی کے دانت کا تھا (چھڑی کے ساتھه گھومنا
اس کی عادت میں داخل نه تھا) — ''میں آپ سے یه التجا کرنے
پر مجبور هوں که اپنے وقت سے آپ مجھے پانچ منٹ دے دیجئے،
اس سے زیادہ هرگز نہیں!،،

''میرا سارا وقت آپ کے لئے حاضر ہے،، بازاروف نے جواب
دیا جس کے چہرے پر، پاول پتروِوچ کے دروازے میں قدم رکھتے
هی، کچھه عجیب رنگ آگیا تھا —

''میرے لئے پانچ منٹ کافی ہونگے — میں آپ سے صرف ایک سوال کرنے آیا ہوں —''

''ایک سوال؟ کس چیز کے متعلق؟''

''اچھا تو پھر سنئے — اپنے بھائی کے گھر میں آپ کی تشریف آوری کی ابتدا میں جب کہ میں نے خود کو آپ سے ہمکلام ہونے کی راحت سے محروم نہیں کیا تھا، مجھے مختلف موضوع پر آپ کی زریں رائے جاننے کا موقع نصیب ہوا تھا — لیکن جہاں تک مجھے یاد آتا ہے ہمارے درمیان یا میری موجودگی میں ڈوئل کے متعلق کبھی کوئی بات چیت نہیں ہوئی — کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ اس موضوع پر آپ کی کیا رائے ہے؟''

بازاروف جو پاول پتروویچ کے آتے ہی کھڑا ہو گیا تھا، میز کے کنارے پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھ باندھ لئے —

''میرا خیال یہ ہے'' اس نے کہا ''نظریاتی زاویہ نگاہ سے ڈوئل ایک بکواس ہے لیکن عملی نقطۂ نظر سے —— بات اور ہے —''

''اگر میں نے آپ کی بات صحیح سمجھی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈوئل کے متعلق آپ کا نظریاتی تصور چاہے جو بھی ہو دل کی بھڑاس نکالے بغیر آپ اپنی توہین کرنے کا موقع نہ دینگے؟''

''آپ نے میرے ارادے کو بالکل ٹھیک بھانپا ہے —''

''بہت خوب جناب — میں آپ کے منہ سے یہ سن کر بہت خوش ہوا — آپ کی بات نے مجھے دبدھے سے چھٹکارا دلا دیا...''

''آپ تذبذب کہنا چاہتے تھے —''

''ایک ہی بات ہے — میں اپنی بات یوں کہتا ہوں کہ سمجھ لی جائے — میں... کتب خانے کا چوہا نہیں ہوں — آپ

کی بات نے مجھے ایک افسوسناک ضرورت سے سبکدوش کر دیا ہے — میں نے آپ سے ڈوئل لڑنے کا فیصلہ کیا ہے —،،

بازاروف نے اس کو چبھتی ہوئی نظر سے دیکھا —

،،مجھ سے؟،،

،،بالکل آپ سے —،،

،،خدا کی پناہ، لیکن کس لئے؟،،

،،میں اس کی وجہ بتا سکتا ہوں آپ کو،، پاول پتروویچ نے کہنا شروع کیا — ،،لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ وجہ نہ بتائی جائے تو بہتر ہے— تم میرے مذاق اور مزاج کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہو— میں تم سے نفرت کرتا ہوں، میں تم پر تھوکتا ہوں، اور اگر یہ کافی نہیں...،،

پاول پتروویچ کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں... بازاروف کی آنکھوں میں بھی ایک چمک تھی —

،،بہت اچھا جناب،، اس نے کہا — ،،مزید وضاحت کی ضرورت نہیں — آپ کے سر میں اپنی جواں مردی کو مجھ پر آزمانے کا سودا سمایا ہے — میں آپ کو اس راحت سے محروم کر سکتا ہوں، لیکن خیر پروا نہ کیجئے —،،

،،میں آپ کا بےحد ممنون ہوں،، پاول پتروویچ نے جواب دیا — ،،اور اب میں امید کر سکتا ہوں کہ آپ مجھے کسی قسم کے تشدد پر مجبور کئے بغیر میرا چیلنج قبول کر لینگے —،،

،،دوسرے الفاظ میں، اگر بغیر اشارے کنائے کے بات کی جائے تو کہا جائیگا یعنی اس چھڑی کو استعمال کرنے پر مجبور کئے بغیر؟..،، بازاروف نے بڑے سکون سے کہا — ،،بالکل ٹھیک — میری توہین کرنے کی بالکل ضرورت نہیں — اور یہ سودا اتنا سستا بھی نہ رہیگا — آپ مزے میں شریف آدمی کی طرح پیش آ سکتے

هیں — اور میں بھی شریف آدمی کی طرح آپ کا چیلنج قبول کرتا ہوں —،،

،،شاندار،، پاول پتروو‌چ نے کہا اور چھڑی کونے میں رکھه دی — ،،اب چند باتیں ڈوئل کی شرطوں کے بارے میں — لیکن میں یه جاننا چاهتا هوں کیا آپ یه ضروری تصور کرتے هیں که میرے چیلنج کے بہانے کے طور پر ایک معمولی جھگڑے کی رسم ادا کی جائے؟،،

،،نہیں بغیر رسمی باتوں کے بہتر رهیگا —،،

،،میں بھی ایسا هی سمجھتا هوں — اور میری نظر میں بھی یه اهم نہیں که اس وقت هم اپنے اختلاف کی بحث میں پڑیں — هم ایک دوسرے کو برداشت نہیں کر سکتے — اس سے زیاده اور کچھه کہنے کی کیا ضرورت هے؟،،

،،هاں زیاده اور کچھه کہنے کی کیا ضرورت هے؟،، بازاروف نے طنزاً کہا —

،،جہاں تک، ڈوئل کی شرطوں کا تعلق هے، همارے سکنڈ نہیں هونگے —— سکنڈ همیں ملینگے کہاں؟..،،

،،بالکل —— همیں سکنڈ ملینگے کہاں؟،،

،،اس لئے میں یه شرطیں پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا هوں: کل صبح چھه بجے بید کے جھنڈ کے پیچھے، پستول سے ڈوئل لڑا جائیگا — دس قدم کے فاصلے پر...،،

،،دس قدم؟ بہت اچھا — هم اتنے فاصلے پر بھی ایک دوسرے سے نفرت کرتے هیں —،،

،،هم آٹھه قدم رکھه سکتے هیں،، پاول پتروو‌چ نے کہا —

،،یقینی، کیوں نہیں!،،

،،هم دونوں دو بار گولیاں چلائینگے — کون جانے کیا

ہو، اس کے پیش نظر ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی جیب میں ایک خط لکھہ رکھیگا اور اپنی موت کا ذمہ دار خود کو ٹھہرائیگا —،،

،،ہاں اس سے میں پورے طور پر اتفاق نہیں کرتا،، بازاروف بولا — ،،اس سے فرانسیسی ناول کی بو آتی ہے اور حقیقت سے دور معلوم ہوتی ہے —،،

،،شائد — لیکن آپ یہ مانینگے نا کہ قتل کا شبہہ ہونا خوشگوار نہ ہوگا —،،

،،میں اتفاق کرتا ہوں — لیکن اس افسوسناک شبہے سے بچنے کی ایک صورت ہے — اور وہ یہ کہ ہمارے پاس سکنڈ نہ ہوں لیکن ہمارا کوئی گواہ ہو سکتا ہے —،،

،،لیکن وہ کون ہے، کیا میں پوچھہ سکتا ہوں؟،،

،،کیوں، پیوتر —،،

،،کون پیوتر؟،،

،،آپ کے بھائی کا خدمتگار — وہ ہے ایک آدمی جو جدید تعلیم کی برکتوں سے مالامال ہے — وہ اپنا پارٹ پوری شائستگی سے ادا کریگا —،،

،،جناب من مجھے یقین ہے کہ آپ مذاق کر رہے ہیں —،،

،،بالکل نہیں — اگر آپ میری رائے پر غور کرینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میری رائے عقل سلیم اور سادگی کا نتیجہ ہے — قتل کا سراغ تو لگ ہی جائیگا، لیکن میں اس کا ذمہ لیتا ہوں کہ اس کام کے لئے میں پیوتر کو تیار کر لونگا اور اسے میدان جنگ میں لے آؤنگا —،،

،،آپ اب تک مذاق پر تلے ہوئے ہیں،، کرسی سے اٹھتے ہوئے پاول پترووچ نے کہا — ،،لیکن آپ جس اخلاق سے پیش آئے ہیں اس کے بعد مجھے کسی قسم کی شکایت کی گنجائش

نہیں ہو سکتی... اور اس لئے ہر چیز طے ہو گئی... ہاں، کیا آپ کے پاس پستول ہیں؟''

''پاول پترووچ، مجھے پستول سے کیا سروکار؟ میں کوئی سپاہی تو ہوں نہیں —''

''اس صورت میں میں اپنا پستول آپ کو پیش کرتا ہوں — یقین کیجئے کہ میں نے اپنے پستول کو پانچ برس سے ہاتھ نہیں لگایا ہے —''

''یہ بڑی خوشگوار اطلاع ہے —''

پاول پترووچ نے اپنی چھڑی اٹھائی —

''اچھا تو، جناب من، میرا یہ فرض ہے کہ آپ کا شکریہ ادا کروں اور آپ کو اپنے مطالعے میں محو ہونے کے لئے چھوڑ دوں — جناب آپ کا ناچیز خادم —''

''جناب من خدا حافظ،، بازاروف نے اپنے مہمان کو رخصت کرتے ہوئے کہا —

پاول پترووچ رخصت ہو گیا اور بازاروف بند دروازے کے پاس کچھ دیر کھڑا رہا — پھر اچانک اس کے منہ سے نکلا ''اف! کیا شیطان ہے! کیا خوب اور کتنی احمقانہ بات ہے یہ! ہم نے کیا تماشا رچایا ہے! دو سدھائے ہوئے کتوں کی طرح جو اپنی پچھلی ٹانگوں پر کھڑے ہوں — پھر بھی میں اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا — اس نے مجھ پر حملہ کیا ہوتا اور پھر...،، (بازاروف اس خیال سے ہی زرد پڑ گیا — اس کا غرور پوری شدت سے تن کر کھڑا ہو گیا —) ''میں بلی کی طرح اس کا گلا گھونٹ کر رکھ دیتا —،، وہ واپس اپنی خوردبین کے پاس گیا — لیکن اس کے دل میں ایک ہنگامہ بپا تھا اور مشاہدے کے لئے جس اطمینان اور سکون کی ضرورت تھی وہ غائب ہو چکا تھا — ''اس نے

آج ہمیں دیکھ لیا،، اس نے سوچا — ''لیکن کیا وہ اپنے بھائی
کی خاطر اتنا بپھر سکتا ہے؟ ایک پیار پر کیا ہنگامہ کھڑا کیا
ہے — شائد اس کے پیچھے کوئی اور بات ہے — آخ! کیوں مجھے
تو یقین ہے کہ وہ خود اس کی محبت میں گرفتار ہے! یقینی وہ
اس کی زلف کا اسیر ہے! یہ دن کی طرح روشن ہے، کیا خوب!..
برا ہوا!،، آخر اس نے فیصلہ کیا — ''کسی بھی نقطہ نظر سے
دیکھو ہوا برا یہ — پہلی بات تو یہ کہ جان کا خطرہ مول لے
رہا ہوں میں اور بہرحال مجھے یہاں سے چل دینا ہوگا — پھر
ارکادی کا سوال ہے... اور پھر وہ اللہ میاں کی گائے نکولائی پتروِوچ،
اس پر اللہ کی رحمت ہو — برا ہوا، بہت برا ہوا!،،

دن کسی طرح ایک عجیب خاموشی اور بے حسی کے عالم
میں کٹا — فےنچکا کا تو جیسے وہاں کوئی وجود ہی نہ تھا —
وہ اپنے کمرے میں اس طرح بیٹھی رہی جیسے چوہا اپنے بل میں
دبکا پڑا ہو — نکولائی پتروِوچ پریشان اور متفکر نظر آ رہا
تھا — خبر ملی تھی کہ اس کے گیہوں کے کھیت میں ایک کیڑا
نظر آیا تھا اور اسی فصل پر وہ تکیہ کئے ہوئے تھا — پاول پتروِوچ
نے اپنی برف جیسی ٹھنڈی خوش اخلاقی اور مروت سے ہر شخص
کے دل پر یہاں تک کہ پروکوفچ کے دل پر بھی خوب خوب
آرے چلائے — بازاروف نے اپنے باپ کو ایک خط لکھنا شروع
کیا — پھر اس نے خط کو پھاڑ دیا اور اپنی میز کے نیچے پھینک دیا —
''اگر میں مر گیا،، اس نے سوچا ''تو ان کو اس کے بارے میں
معلوم ہی ہو جائیگا — لیکن میں مرنے والا نہیں — مجھے ابھی
بہت دنوں زندہ رہنا ہے —،، اس نے پیوتر سے کہا کہ اگلی صبح
پوپھٹتے ہی اس سے آکر ملے، ضروری کام ہے — پیوتر اس گھپلے
میں تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ سنٹ پٹرس برگ لے جائیگا — بازاروف

بہت رات گئے بستر پر دراز ہوا اور رات بھر بے ربط خواب اسے پریشان کرتے رہے... اودینتسووا اس کے خواب میں آتی رہی، وہ اس کو اپنی ماں کے روپ میں نظر آئی، اس کے پیچھے پیچھے ایک بلی چل رہی تھی جس کی مونچھیں کالی تھیں اور یہ بلی تھی فےنچکا -- پاول پتروِوچ ایک بڑے سے جنگل کی صورت میں نمودار ہوا جس سے اب بھی اسے ایک ڈوئل لڑنا تھا — پیوتر نے اس کو چار بجے اٹھایا — اس نے جلدی جلدی کپڑے بدلے اور اس کے ساتھ باہر نکل گیا —

* * *

صبح روشن اور شاداب تھی — سرکتے ہوئے بادل کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے آسمان کی ہلکی اور شفاف نیلاہٹوں میں تیر رہے تھے — اوس کی بوندوں سے پتے اور گھاس ڈھکے ہوئے تھے اور مکڑی کے جالے چاندی کی طرح چمک رہے تھے — معلوم ہوتا تھا کہ سیاہ اور نم مٹی میں اب تک صبح کا گلابی رنگ گھلا ہوا ہے — چکاوک کا نغمہ آسمان سے زمین پر برس رہا تھا — بازاروف جنگل پہنچ کر جنگل کے کنارے سائے میں بیٹھ گیا اور تب جا کر اس نے پیوتر کو بتایا کہ اسے کس قسم کی خدمت انجام دینی ہے — اس تعلیم‌یافتہ خدمتگار کے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے — اس کے چھکے چھوٹ گئے — لیکن بازاروف نے اس کو دم دلاسا دیا اور کہا کہ اسے بس اتنا کرنا ہے کہ دور سے کھڑا ہو کر دیکھتا رہے — اس پر کسی قسم کی ذمہ‌داری نہیں عائد ہوتی — ”تم ذرا سوچو تو“، اس نے کہا ”کتنا اہم پارٹ تمہیں ادا کرنا ہے!“، پیوتر نے ہاتھ ہوا میں بلند کر دئے، زمین کو گھور کر دیکھا اور زرد چہرے کے ساتھ برچ کے ایک پیڑ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا —

مارینو کی سڑک جنگلوں کے کنارے کنارے دوڑتی چلی گئی تھی — پچھلے دن سے اس راستے کی گرد پر پہیئوں اور قدموں کے نشان نہیں ابھرے تھے — بے ارادہ بازاروف نے سڑک پر نگاہیں دوڑائیں اور گھاس کو نوچتا اور چباتا رہا اور اپنے آپ سے کہتا رہا ''کیسی چوک!،، صبح کی ٹھنڈی ہوا نے ایک دو بار اس کے بدن میں جھرجھری پیدا کر دی... پیوتر حزنیہ نظروں سے اسے دیکھتا لیکن بازاروف صرف مسکرا اٹھتا —— اسے کسی قسم کی گھبراہٹ نہ تھی —

سڑک پر سے گھوڑوں کی ٹاپوں کی آواز آئی... درختوں کے پیچھے سے ایک کسان نمودار ہوا — وہ دو گھوڑوں کو بھگا رہا تھا — بازاروف کے پاس سے گزرتے ہوئے اس نے بازاروف کو ایک عجیب نظر سے دیکھا اور اپنی ٹوپی بھی نہ اٹھائی جو پیوتر کو ایک برا شگون نظر آیا — ''یہ آدمی بھی بڑا تڑکے اٹھ گیا،، بازاروف نے سوچا ''لیکن اس کے اٹھنے کا کوئی مقصد تو ہوگا — لیکن ہم؟،،

''میرا خیال ہے کہ وہ آ رہے ہیں،، پیوتر نے سرگوشی میں کہا —

بازاروف نے سر اٹھایا اور پاول پترووچ کو دیکھا — وہ چارخانے کی ہلکی جیکٹ اور سفید پتلون پہنے ہوئے تھا — وہ تیز تیز قدموں سے سڑک پر چل رہا تھا — اس کی بغل میں ایک بکس تھا جو سبز کپڑے میں لپٹا ہوا تھا —

''معاف کیجئے، میں نے آپ کو بہت انتظار کرایا،، اس نے پہلے بازاروف کی طرف جھکتے ہوئے کہا اور پھر پیوتر کی طرف جھکا جیسے ایک سکنڈ کی حیثیت سے اس کا حق ادا کر رہا ہو — ''میں اپنے خدمتگار کو جگانا نہیں چاہتا تھا —،،

''سب ٹھیک ہے،، بازاروف نے جواب دیا ''ہم خرد بھی ابھی ابھی پہنچے ہیں —،،

''اوہ! یہ تو اور بھی اچھا ہے!،، پاول پترووچ نے چاروں طرف نظر دوڑائی — ''کوئی نظر نہیں آتا، کوئی بھی مخل نہیں ہوگا —— تو شروع کریں نا؟،،

''ہاں شروع کریں —،،

''میرا خیال ہے کہ آپ کو مزید صفائی کی ضرورت نہیں؟،،

''نہیں مجھے ضرورت نہیں —،،

''کیا آپ پستول میں کارتوس خود بھرینگے؟،، پاول پترووچ نے بکس سے پستول نکالتے ہوئے پوچھا —

''نہیں آپ خود بھرئیے اور میں فاصلہ ناپتا ہوں — میری ٹانگیں زیادہ لمبی ہیں،، بازاروف نے چہک کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا — ''ایک، دو، تین...،،

''یوگینی واسیلیوچ!،، پیوتر ہکلایا زوہ بید کے پتے کی طرح کانپ رہا تھا) ''جو جی چاہے کرو، لیکن میں ہٹا جاتا ہوں —،،

''چار، پانچ... ہٹ جاؤ، میرے یار، ہٹ جاؤ — تم کسی درخت کے پیچھے کھڑے ہو سکتے ہو اور چاہو تو اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لو، لیکن آنکھیں مت بند کرنا — اگر کوئی زخمی ہو کر گر پڑے تو دوڑ کر اسے سنبھال لینا — چھ، سات، آٹھ...،، بازاروف رک گیا — ''بس ٹھیک ہے نا،، اس نے پاول پترووچ کی طرف مڑتے ہوئے کہا ''یا میں دو قدم اور لے لوں؟،،

''جیسی آپ کی مرضی،، اس نے پستول میں دوسرا کارتوس ڈالتے ہوئے جواب دیا —

''اچھا تو ہم دو قدم اور لے لیں —،، بازاروف نے اپنے جوتے کی نوک سے ایک لکیر کھینچ دی — ''یہ رہا نشان — ہاں ہمیں اس نشان سے کتنے قدم دور رہنا چاہئے؟ یہ بھی ایک اہم نکتہ ہے — ہم نے کل اس پر بات چیت نہیں کی تھی —،،

''دس قدم، میرا خیال ہے،، پاول پتروچ نے بازاروف کو پستول پیش کرتے ہوئے کہا — ''کیا آپ براہ کرم انتخاب کرنے کی زحمت کرینگے؟،،

''ہاں کرونگا — آئیے پاول پتروچ ، کیا آپ مجھہ سے اتفاق نہیں کرتے کہ ہمارا ڈوئل حماقت کی حد تک عجیب ہے؟ ذرا ہمارے سکنڈ کا حلیہ ملاحظہ فرمائیے —،،

''کیا اب تک آپ کا ارادہ اس معاملے کو مذاق میں اڑانے کا ہے،، پاول پتروچ نے جواب دیا — ''میں اس سے انکار نہیں کرتا کہ ہمارا ڈوئل عجیب و غریب ہے — لیکن میں یہ جتا دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں پوری سنجیدگی سے لڑنا چاہتا ہوں — کان کھول کر سن لیجئے —،،

''اوہ، میں اس میں ذرا بھی شبہہ نہیں رکھتا کہ ہم ایک دوسرے کا کام تمام کرنے کا پکا ارادہ رکھتے ہیں — لیکن ہم کیوں نہ قہقہہ لگائیں اور یہ ضروری فرض ہنستے کھیلتے کیوں نہ انجام دیں؟،،

''میں پوری سنجیدگی سے لڑونگا،، پاول پتروچ نے دوہرایا اور اپنی جگہ پر ڈٹ گیا — بازاروف نے بھی نشان سے دس قدم گنے اور کھڑا ہو گیا —

''کیا آپ تیار ہیں؟،، پاول پتروچ نے پوچھا —

''بالکل —،،

''ہم دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھ سکتے ہیں —،،

بازاروف آهسته آهسته آگے بڑھا اور پاول پتروِوچ اس کی طرف بڑھا — اس کا بایاں هاتهه جیب میں تها اور سیدھے هاتهه سے وہ پستول کی نال اوپر اٹھائے ہوئے تھا... ''وہ ٹھیک میری ناک پر نشانہ باندھ رہا ہے،، بازاروف نے سوچا''اور کتنی احتیاط سے نشانہ باندھ رہا ہے، بدمعاش! یہ ایک ناخوشگوار احساس ہے — میں اپنی نگاہ اس کی گھڑی کی زنجیر پر رکھونگا...،، کوئی چیز سنسناتی ہوئی بازاروف کے کان کے پاس سے گزر گئی اور اس کے ساتھہ ہی ایک گونج سنائی دی — ''میں نے سنا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں ٹھیک ہی ہے،، اس کے دماغ میں یہ خیال کوند گیا — اس نے ایک قدم اور اٹھایا اور نشانہ باندھے بغیر لبلبی دبا دی —

پاول پتروِوچ کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی اور اس نے اپنی ران کو دبوچ لیا — اس کی سفید پتلون سے خون ٹپکنے لگا —

بازاروف نے پستول پھینک دیا اور دوڑکر اپنے حریف کے پاس گیا —

''کیا آپ زخمی ہو گئے ؟،، اس نے پوچھا —

''آپ کو حق حاصل تھا کہ آپ مجھے نشان تک آنے کے لئے کہیں،، پاول پتروِوچ نے کہا — ''خیر کوئی بات نہیں — شرط کے مطابق ہم میں سے ہر ایک ایک بار اور گولی چلا سکتا ہے —،،

''افسوس ہے -- ہمیں اسے کسی اور وقت کے لئے رکھہ چھوڑنا ہوگا،، بازاروف نے جواب دیا اور پاول پتروِوچ کو پکڑ لیا جو زرد پڑنے لگا تھا — ''اب میں ڈوئل لڑنے والا باقی نہیں رہا — اب میں ایک ڈاکٹر ہوں — میں آپ کا زخم دیکھونگا — پیوتر! یہاں آؤ! تم کہاں چھپے ہوئے ہو؟،،

''یہ کچھہ بھی نہیں... مجھے کوئی مدد نہیں چاہئے،، پاول پتروِوچ نے آهسته آهسته اپنی بات ادا کرتے ہوئے کہا —

"اور... همیں پھر ... ضرور..."، وہ اپنی مونچھوں پر تاؤ دینا چاھتا تھا لیکن اس کا ھاتھه بے جان ھوکر گر گیا، اس کی آنکھیں الٹنے لگیں اور وہ بےھوش ھو گیا —

"خدا کی پناہ! بیہوشی! ذرا سوچو!"، بےاختیار بازاروف کے منه سے نکلا اور اس نے پاول پترووچ کو گھاس پر لٹا دیا — "دیکھیں تو ذرا ھے کیا! "، اس نے ایک رومال نکالا، خون پونچھا اور زخم کے کنارے کنارے چھو کر دیکھا... "ھڈی بچ گئی "، وہ دانت بھینچ کر بڑبڑایا "باھر کا گوشت زخمی ھوا ھے، گولی صاف آر پار نکل گئی ھے، ایک پٹھے vastus externus پر کچھه اثر پڑا ھے — اوہ تین ھفتے میں ناچنے لگینگی یه ٹانگیں!.. لیکن یه بیہوشی! اوہ، یه کمزور دل کے لوگ! ذرا دیکھنا کیا نرم و نازک کھال ھے!"

"کیا ان کا قصه پاک ھو گیا جناب؟"، پیوتر اس کے پیچھے کھڑا پوچھه رھا تھا — اس کی آواز تھرتھرا رھی تھی —

بازاروف نے مڑکر دیکھا —

"جاؤ اور جاکر پانی لاؤ، بھلے آدمی — یه حضرت ھم دونوں سے زیادہ زندہ رھینگے —"

لیکن معلوم ھوتا تھا که اس بے نظیر ملازم کی سمجھه میں کچھه نہیں آ رھا تھا کیونکه وہ اپنی جگه سے نہیں ھلا — پاول پترووچ نے آھسته آھسته آنکھیں کھولیں — "اب دم نکل رھا ھے"، پیوتر نے دبی دبی آواز میں کہا اور سینے پر صلیب کا نشان بنانے لگا —

"تم ٹھیک کہتے ھو... کیا احمق کی صورت ھے!"، زخمی نے اپنے ھونٹوں پر ایک ھلکی سی مسکراھٹ پیدا کرتے ھوئے کہا —

"جاؤ جاکر پانی لاؤ!"، بازاروف چلایا —

''اس کی کوئی ضرورت نہیں... یہ وقتی vertige، بے ہوشی تھی... مجھے اٹھنے میں مدد دو ـــــ اسی طرح... بس ذرا سا پٹی باندھنے کی ضرورت ہے اور میں اطمینان سے ٹہلتا ہوا گھر جا سکتا ہوں یا میرے لئے گاڑی بھیجی جا سکتی ہے ـ اگر آپ چاہیں تو ہم اس وقت ڈوئل جاری نہ رکھیں ـ آپ نے بڑی شرافت کا ثبوت دیا ہے... آج، آج ـــــ یاد رہے!،،

''ماضی کو یاد کرنے کی ضرورت نہیں،، بازاروف نے جواب دیا ـ ''رہی مستقبل کی بات سو اس کے لئے بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ میں فوراً یہاں سے کھسک جانا چاھتا ہوں ـ لائیے اب میں آپ کی ٹانگ پر پٹی باندھ دوں ـ آپ کا زخم مہلک نہیں ہے ـ لیکن پھر بھی خون بند کرنا ضروری ہے، لیکن پہلے ہم ان حضرت کو تو ہوش میں لے آئیں ـ،،

بازاروف نے پیوتر کا کالر پکڑ کر جھٹکا دیا اور اسے بگھی لانے کے لئے بھیج دیا ـ

''دیکھو میرے بھائی کو ڈرا مت دینا،، پاول پترووچ نے اس کو خبردار کیا ـ ''ان سے کچھ کہنے کی جرأت نہ کرنا ـ،،

پیوتر بھاگ گیا ـ جب وہ گاڑی لانے کے لئے چلا گیا تو دونوں حریف زمین پر خاموش بیٹھے رہے ـ پاول پترووچ بازاروف سے نظر بچانے کی کوشش کرتا رہا ـ اس کا ارادہ اس سے صلح صفائی کرنے کا بالکل نہ تھا ـ پاول پترووچ کو اپنی گستاخی اور ناکامی پر شرم آ رہی تھی، اس کو شرم آ رہی تھی کہ اس نے جو تماشا کھڑا کیا تھا اس کا انجام یہ ہوا ـ حالانکہ اسے احساس تھا اس کا انجام اس سے زیادہ اطمینان بخش نہیں ہو سکتا تھا ـ ''بہر حال، وہ اب یہاں منڈلاتا نہیں پھریگا،، اس نے اپنے دل کو ڈھارس بندھائی ''یہ بہت اچھی بات ہوئی!،، خاموشی تکلیف دہ

اور بے موقع سی محسوس ہونے لگی — دونوں کو بے تکا سا لگ رہا تھا — دونوں کو یہ معلوم تھا کہ دوسرا فریق اس کو خوب اچھی طرح سمجھ رہا ہے — دوستوں کے درمیان یہ احساس خوشگوار ہوتا ہے لیکن دشمنوں کے درمیان انتہائی ناخوشگوار، خاص طور پر اس حالت میں جبکہ صلح صفائی یا ایک دوسرے سے الگ ہو جانے کی کوئی گنجائش نہ ہو —

''میں نے آپ کی ٹانگ پر بہت کس کر تو پٹی نہیں باندھ دی، ایں؟،، بازاروف نے آخر کہا —

''نہیں بالکل ٹھیک ہے، بہت اچھی بندھی ہے،، پاول پترووچ نے جواب دیا اور کچھ رک کر بولا ''میرا بھائی چکمے میں نہیں آ سکتا — اس کو یہ تو بتانا ہی پڑیگا کہ ہم سیاست کے سوال پر ایک دوسرے سے الجھ گئے —،،

''بہت اچھا،، بازاروف بولا ''آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں نے تمام انگریز پرستوں کو برا بھلا کہا —،،

''بہت اچھا — کیا خیال ہے آپ کا وہ آدمی ہمارے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا؟،، پاول پترووچ نے کہنا شروع کیا اور اس کسان کی طرف اشارہ کیا جو ڈوئل سے چند منٹ پہلے بازاروف کے پاس سے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے گیا تھا — اب سڑک پر واپس آتے ہوئے ''ان شریف لوگوں،، کو دیکھ کر وہ جھکتے ہوئے گزر گیا اور ٹوپی اٹھا کر سلام کیا —

''کون جانے!،، بازاروف نے جواب دیا ''بہت ممکن ہے وہ کچھ بھی نہیں سوچتا — روسی کسان ایک پراسرار اجنبی ہے جس کے بارے میں مادام راڈکلف (۲۲) اتنا کچھ کہا کرتی تھی — کون جانے؟ وہ خود کو بھی نہیں جانتا —،،

''یہ ہے تمہارا خیال!،، پاول پترووچ نے کہنا شروع کیا

اور اچانک بولا ''دیکھو، تمہارے گدھے پیوتر نے کیا گل کھلایا ہے! وہ لو میرا بھائی تیر کی طرح اڑا چلا آ رہا ہے!،،

بازاروف مڑا اور اس کو بگھی میں نکولائی پترووچ بیٹھا نظر آیا جس کا چہرہ زرد ہو رہا تھا — بگھی کے رکنے سے پہلے ہی وہ کود پڑا اور دوڑ کر اپنے بھائی کے پاس گیا —

''آخر یہ سارا ماجرا کیا ہے؟،، وہ تھرتھراتی ہوئی آواز میں چلایا — ''یوگینی واسیلیوچ یہ قصہ کیا ہے؟،،

''سب ٹھیک ہے،، پاول پترووچ نے جواب دیا ''ان لوگوں نے بیکار تمہیں پریشان کر دیا — میرا اور جناب بازاروف کا ایک ہلکا پھلکا سا جھگڑا ہو گیا اور میں نے اپنے کئے کی سزا بھگت لی —،،

''یہ سب کس وجہ سے ہوا، خدا کے لئے بتاؤ تو مجھے؟،،

''خیر اگر تم جاننا چاہتے تو سنو، جناب بازاروف نے سر روبرٹ پیل کے متعلق بعض اہانت آمیز باتیں کہیں — اور میں جلدی سے تمہیں بتا دوں کہ یہ سب میری غلطی تھی اور جناب بازاروف نے بہترین طرزعمل کا ثبوت دیا — میں نے ان کو للکارا تھا —،،

''لیکن خدا خیر کرے تمہارے تو خون نکل رہا ہے!،،

''کیا تمہارا خیال تھا کہ میری رگوں میں پانی موجیں مارتا ہے؟ لیکن اس طرح خون کا نکلنا مفید ہے، ہے نا ڈاکٹر؟ آؤ مجھے سہارا دو کہ میں بگھی میں بیٹھ جاؤں میرے بھائی — اور اتنے دکھی نظر نہ آؤ — میں کل تک بالکل اچھا ہو جاؤنگا — یہ بات! بہت خوب! چلو کوچبان —،،

نکولائی پترووچ بگھی کے پیچھے پیچھے چلا اور سب سے آخر میں بازاروف...

''میں آپ سے اس وقت تک اپنے بھائی کی دیکھ بھال کرنے کی التجا کرتا ہوں،، نکولائی پترووچ نے اس سے کہا ''جب تک کہ شہر سے دوسرا ڈاکٹر نہ آ جائے —،،

17*

بازاروف نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا ـ

ایک گھنٹے بعد، پاول پتروو چ بستر پر دراز تھا اور اس کی ٹانگ پر بڑی چابکدستی سے پٹی باندھی گئی تھی ـ پورے گھر میں ایک کہرام مچا ہوا تھا ـ فےنچکا سکتے کے عالم میں تھی ـ نکولائی پتروو چ اضطرابی حالت میں ہاتھ مل رہا تھا ـ اور پاول پتروو چ قہقہے لگا رہا تھا اور مذاق کر رہا تھا، خاص طور پر بازاروف سے ـ وہ کمبرک کی ایک نفیس قمیص اور صبح کی ٹھاٹ دار جیکٹ اور ٹوپی پہنے ہوئے تھا ـ اس نے کھڑکی کی چلمن گرانے کی اجازت نہیں دی اور کھانے سے پرہیز کرنے کی ضرورت پر کھلنڈرے پن سے بڑبڑایا ـ

لیکن رات کے وقت اس کو بخار آ گیا اور اس کا سر دکھنے لگا ـ شہر سے ایک ڈاکٹر آ گیا ـ نکولائی پتروو چ نے اپنے بھائی کے احتجاج کو نظرانداز کر دیا تھا اور خود بازاروف نے اس پر اصرار کیا تھا ـ وہ پورے دن اپنے کمرے میں بیٹھا رہا، زرد اور بپھرا ہوا ـ کبھی کبھی چند لمحے کے لئے آ کر مریض کو دیکھ جاتا ـ ایک دو بار فےنچکا سے اس کی مڈبھیڑ ہو گئی اور وہ اسے دیکھتے ہی سہم کر پیچھے ہٹ گئی ـ نئے ڈاکٹر نے ایک مفرح شربت کی سفارش کی اور مجموعی طور پر اس نے بازاروف کی اس یقین دہانی کی تائید کی کہ کسی قسم کا خطرہ لاحق نہ تھا ـ نکولائی پتروو چ نے اس سے کہا کہ اس کا بھائی محض حادثے کے طور پر زخمی ہو گیا جس کے جواب میں ڈاکٹر کے منہ سے نکلا ''ہونہہ!،، لیکن فوراً ہی اس کی مٹھی چاندی کے پچیس روبل سے گرم کر دی گئی اور پھر وہ بولا:

''حیرت انگیز، لیکن آپ جانتے ہیں ایسی باتیں اکثر ہو جاتی ہیں!،،

گھر میں نہ تو کوئی سویا نہ کسی نے کپڑے بدلے — تھوڑی تھوڑی دیر پر نکولائی پتروورچ پنجوں پر چلتا ہوا اپنے بھائی کے کمرے کے اندر جاتا اور پھر اسی طرح پنجوں پر چلتا ہوا واپس کے آجاتا — مریض نیند میں غافل پڑا ہوا تھا، کبھی کبھار ذرا کراھتا، اس سے فرانسیسی میں بولتا :* «couchez-vous» اور پانی مانگتا — نکولائی پتروورچ نے ایک بار فےنچکا سے بھائی کے لئے ایک گلاس لیمونیڈ لے جانے کے لئے کہا — پاول پتروورچ نے اس کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اور پورا گلاس خالی کر گیا — صبح ہوتے ہوتے بخار اور بھی بڑھنے لگا اور مریض پر کچھ سرسامی کیفیت طاری ہونے لگی — شروع میں تو پاول پتروورچ کے منہ سے بے ربط سے کلمے نکلے — پھر دفعتاً اس نے اپنی آنکھیں کھول دیں، اور اپنے بھائی کو محبت اور بے قراری سے اپنے اوپر جھکا دیکھ کر بولا :

''نکولائی، فےنچکا میں کچھ نیلی کی جھلک ہے کیا تم ایسا نہیں سمجھتے؟،،

''کون نیلی، پاول؟،،

''ذرا سوچو کیا پوچھ رہے ہو؟ شہزادی ر...، خاص طور پر اس کے چہرے کا بالائی حصہ — بالکل ویسا ہی —
«—C'est de la même famille

نکولائی پتروورچ نے کچھ جواب نہ دیا لیکن اس نے حیرت کے ساتھ سوچا کہ آدمی کے اندر پرانے جذبات کی جڑیں کتنی مضبوط ہوتی ہیں —

''ہاں کتنے پرانے جذبات ابھر آئے ہیں!،، اس نے سوچا —

''اوہ میں اس نادان سے کتنی محبت کرتا ہوں،، اس نے اپنی تکلیف سے بے چین ہو کر دونوں ہاتھوں سے سر کو دباتے

---

* سو جائیے —

ہوئے کہا — ''میں برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی بدمعاش اس کو ہاتھہ لگائے...،، ایک منٹ بعد اس کے منہ سے نکلا —

نکولائی پتروویچ نے صرف آہ بھری — اس کو ذرا بھی شبہہ نہیں ہوا کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہے —

دوسرے دن، صبح کے کوئی آٹھہ بجے بازاروف اس کو الوداع کہنے اندر آیا — اس نے اپنا سامان سفر باندھہ لیا تھا اور اپنے تمام مینڈکوں، کیڑوں مکوڑوں اور چڑیوں کو آزاد کر دیا تھا —

''تم خدا حافظ کہنے آئے ہو؟،، نکولائی پتروویچ نے اس سے ملنے کے لئے اٹھتے ہوئے کہا —

''جی ہاں جناب —،،

''میں تم کو سمجھتا ہوں اور پوری طرح تم سے اتفاق کرتا ہوں — یقینی غلطی میرے بھائی بیچارے کی تھی اور ان کو اس کی سزا مل گئی — انہوں نے خود مجھہ سے کہا کہ انہوں نے تم کو ایک ایسی پوزیشن میں ڈال دیا تھا کہ تمہارے لئے کوئی اور راستہ نہ تھا — مجھے یقین ہے کہ تم اس ڈوئل سے دامن نہیں بچا سکے جو . . . جو کسی حد تک تم دونوں کے خیالات کے مستقل ٹکراؤ کی بنا پر رونما ہوا —،، نکولائی پتروویچ اپنی بات میں خود الجھہ کر رہ گیا — ''میرے بھائی پرانے زمانے کے آدمی ہیں، زودرنج اور ہٹ دھرم . . . خدا کا شکر ہے کہ اس کا انجام اس طرح ہوا — میں نے اس معاملے کو دبانے کے لئے تمام ضروری کارروائیاں کر لی ہیں...،،

''میں آپ کو اپنا پتہ دئے جاتا ہوں، اگر کوئی دقت ہو تو...،، بازاروف نے سرسری طور پر کہا —

''یوگینی واسیلیوچ، مجھے امید ہے کہ کسی قسم کی دقت نہیں ہوگی... مجھے بہت افسوس ہے کہ میرے گھر میں تمہارے

قیام کا انجام یہ ہوا... یہ ہوا... مجھے اور بھی رنج ہے کیونکہ ارکادی...،،

''شائد ارکادی سے تو میری ملاقات ہوگی،، بازاروف نے بات کاٹ کر کہا — وہ ہر قسم کی ''صفائی،، اور ''دکھاوے،، کی باتوں سے ہمیشہ بھڑک اٹھتا تھا — ''اگر میں نہ مل سکا تو پھر میری طرف سے براہ کرم ان کو میرا سلام پہنچا دیجئیگا — مجھے معاف کیجئے —،،

''اور تم بھی براہ کرم...،، نکولائی پتروورچ نے جھک کر کہنا شروع کیا — لیکن بازاروف اس کی مختصر سی تقریر ختم ہونے سے پہلے ہی جا چکا تھا —

جب پاول پتروورچ نے یہ سنا کہ بازاروف جا رہا ہے تو اس نے اس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی اور اس سے ہاتھ ملایا — لیکن بازاروف برف کی طرح سرد رہا — اس نے محسوس کر لیا کہ پاول پتروورچ وسیع القلبی کا مظاہرہ کرنا چاہتا ہے — وہ فےنچکا سے رخصت نہ ہو سکا — وہ بس کھڑکی میں سے محض اس سے نگاہیں ملا سکا — اس کو فےنچکا کا چہرہ غم زدہ نظر آیا — ''وہ پس جائیگی، شائد!،، اس نے اپنے آپ سے کہا ''خیر ہمیں امید کرنی چاہئے کہ وہ کسی طرح اس مصیبت کو جھیل لیگی!،، پیوتر کو اتنا رنج ہوا کہ وہ اس کے کندھے پر سر رکھھ کر رویا یہاں تک کہ آخر بازاروف کے اس جملے سے اس پر اوس پڑی اور اس نے خود کو قابو میں کیا ''ارے اس سیلاب کا پھاٹک بند کرو — ،، دونیاشا اپنے جذبات اور ہیجان کو چھپانے کے لئے جنگل میں جا چھپی — ان تمام مصیبتوں کی جڑ، بازاروف، گاڑی میں سوار ہوا، ایک سگار جلایا اور جب تین ورسٹ کا سفر طے کرنے کے بعد آخری

بار اس کی نگاھوں میں کرسانوف فارم اور اس کے نئے گھر وغیرہ کے نقوش ابھرے تو وہ تھوکتے ھوئے بڑبڑایا ''ملعون رئیس‌زادے!،، اور اس نے اپنے کوٹ کو اور کس کر لپیٹ لیا —

* * *

پاول پترووچ کی حالت جلد ھی سنبھل گئی — لیکن ایک ھفتے تک اس کو بستر پر دراز رکھا گیا — اس نے اس دور کو، جسے وہ اپنی اسیری کا دور کہتا تھا، صبر وشکر کے ساتھہ برداشت کیا، لیکن وہ اپنے سنگار اور ٹھاٹ باٹ پر ایک ھنگامہ کھڑا کرتا اور بار بار عطر وغیرہ کا چھڑکاؤ کراتا — نکولائی پترووچ اس کو رسالے پڑھہ‌پڑھہ کر سناتا — فےنچکا پہلے کی طرح اس کی تیمارداری کرتی رھی اور اس کو یخنی، لیمونیڈ، ھلکے ابلے ھوئے انڈے اور چائے لا کر پیش کرتی رھی — لیکن ھر بار جب وہ اس کے کمرے میں قدم رکھتی اس پر ایک انجانی دھشت سی طاری ھوجاتی — پاول پترووچ کی عاقبت نا اندیش حرکت نے گھر بھر کو اور سب سے زیادہ فےنچکا کو سراسیمہ کر دیا تھا — اکیلا پروکوفچ ایسا تھا جس کے کان پر جوں تک نہ رینگی — وہ اپنے زمانے کے شرفا کے بارے میں باتیں کرتا جو ایک دوسرے سے بھڑ جاتے تھے لیکن اس وقت ''ایسا صرف سچے شرفا کے درمیان ھوتا تھا اور جہاں تک اس قسم کے بدمعاشوں کا تعلق ھے، ایسوں کو تو وہ لوگ ان کی گستاخی کا مزا چکھانے کے لئے اپنے اصطبل میں کوڑے لگانے کا حکم دے دیا کرتے تھے — بس چھٹی ھوئی —،،

فےنچکا کے ضمیر میں کسی قسم کی چبھن نہیں محسوس ھو رھی تھی لیکن بعض مرتبہ لڑائی کی اصلی وجہ کا خیال اسے پریشان

کرتا تھا — اور پھر پاول پتروَوچ اس کو عجیب عجیب نظروں سے گھورتا تھا ... جب کبھی وہ اس کی طرف پشت کر کے بھی کھڑی ہوتی تو اسے اس کی نگاہیں چبھتی ہوئی محسوس ہوتیں — مستقل پریشانی نے اسے دبلا کر دیا اور اس سے، ظاہر ہے، اس کی دل ربائی اور بڑھ گئی —

ایک دن — صبح کا وقت تھا — پاول پتروَوچ خود کو اچھا محسوس کر رہا تھا — وہ بستر سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھا اور نکولائی پتروَوچ اس کی مزاج پرسی کرنے کے بعد کھلیان کی طرف چلا گیا — فےنچکا ایک پیالی چائے لائی اور میز پر رکھ کر جانے لگی — پاول پتروَوچ نے اس کو روک لیا —

''تم اتنی جلدی میں کیوں ہو، فیدوسیا نکولائی‌ونا؟،، اس نے شروع کیا ''کیا تمہیں کوئی کام ہے؟،،

''نہیں جناب — لیکن مجھے چائے دینی ہے —،،

''دونیاشا یہ کام تمہارے بغیر کر لیگی — تھوڑی دیر ایک بیمار کے پاس بیٹھ جاؤ — میں تم سے کچھ باتیں کرنی چاہتا ہوں —،،

فےنچکا ایک کرسی کے کنارے خاموش بیٹھ گئی —

''دیکھو،، پاول پتروَوچ نے اپنی مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے کہا ''میں بہت دنوں سے تم سے پوچھنا چاہتا تھا : تم مجھ سے خوف‌زدہ معلوم ہوتی ہو؟،،

''میں جناب؟،،

''ہاں تم — تم کبھی میری طرف نہیں دیکھتیں — کوئی دیکھے تو سمجھے کہ تمہارا ضمیر صاف نہیں —،،

فےنچکا سرخ ہو گئی لیکن اس نے آنکھیں پاول پتروَوچ پر جما دیں — اس کی آنکھوں کی چبھن سے اس کا دل پھڑ پھڑانے لگا —

''تمہارا ضمیر صاف ہے، ہے نا؟'' اس نے پوچھا —
''کیوں نہ ہوتا ضمیر صاف؟'' اس نے زیر لب کہا —
''کون جانے! پتہ نہیں کسی کو تم نے شائد نقصان پہنچایا ہو؟ مجھے؟ نہیں یہ تو قیاس سے بعید ہے — شائد کوئی اور اس گھر میں ہو؟ یہ بھی ناقابل یقین معلوم ہوتا ہے — شائد میرے بھائی کو؟ لیکن تم تو اس سے محبت کرتی ہو، ہے نا؟''
''ہاں میں محبت کرتی ہوں —''
''دل و جان سے؟''
''میں نکولائی پتروؤچ سے بڑی گہری محبت کرتی ہوں —''
''واقعی؟ مجھ سے نگاہیں ملاؤ فے نچکا —'' اس نے اس کا یہ نام پہلی بار استعمال کیا... ''تم جانتی ہو جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے!''
''پاول پتروؤچ، میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں — میں نکولائی پتروؤچ سے محبت کئے بغیر کیسے جی سکتی ہوں —— اس کے بعد تو زندہ بھی نہیں رہ سکتی — ''
''اور تم کسی اور کے لئے اس کو نہیں چھوڑ سکتیں؟''
''بھلا کس کی خاطر ان کو چھوڑ سکتی ہوں؟''
''کون بتائے کس کی خاطر! کیوں، اس شخص کے لئے جو ابھی ابھی یہاں سے رخصت ہوا ہے —''
فے نچکا کھڑی ہو گئی — ''یا خدا، پاول پتروؤچ، آپ مجھے کیوں ستاتے ہیں؟ میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟ آپ ایسی بات زبان پر کیسے لا سکتے ہیں؟''
''فے نچکا'' پاول پتروؤچ نے افسردگی بھری آواز میں کہا ''میں نے خود دیکھا، تم جانتی ہو...''
''کیا دیکھا، جناب؟''

''وهاں... اس کنج میں —''

فرنچکا کے کانوں کی لویں تک سرخ ہو گئیں —

''لیکن اس کا الزام مجھ پر کیسے دھرا جا سکتا ہے؟''
اس نے آخر کوشش کر کے کہا —

پاول پترووچ اٹھ بیٹھا —

''تم پر الزام عائد نہیں ہوتا، نہیں؟ بالکل نہیں؟''

''نکولائی پترووچ واحد آدمی ہیں اس دنیا میں جس سے میں محبت کرتی ہوں اور جب تک میں زندہ رہونگی ان سے محبت کرونگی'' فرنچکا نے اچانک بڑی شدت سے کہا اور اس کے گلے میں سسکیاں ابھرنے لگیں — ''جو کچھ آپ نے دیکھا اس کے متعلق ہیں حشر کے دن قسم کھا کر کہونگی کہ اس میں میرا قصور نہ تھا — مجھ پر اس قسم کا شبہہ ہو... اس سے بہتر یہ ہے کہ مجھے موت آ جائے — اپنے محسن نکولائی پترووچ کے خلاف اس قسم کا گناہ...''

یہاں پہنچ کر اس کی آواز نے ساتھ نہ دیا اور اسی لمحہ اس کو احساس ہوا کہ پاول پترووچ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا ہے اور اسے دبا رہا ہے... اس نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی اور مارے حیرانی کے اس کے ہوش اڑ گئے — پاول پترووچ کا چہرہ اور بھی زیادہ زرد ہو گیا تھا، اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور سب سے حیرت ناک چیز یہ تھی کہ اس کے گال پر آنسو کی ایک بوند ڈھلک رہی تھی —

''فرنچکا'' اس نے چونکتے ہوئے سرگوشی کی آواز میں کہا ''میرے بھائی سے محبت کرو! وہ کتنا نیک اور بھلا آدمی ہے! دنیا کے کسی شخص کے لئے بھی اس کو دغا نہ دو، کسی کی نہ سنو! ذرا سوچو اس سے زیادہ بھیانک بات اور کیا ہو سکتی ہے

کہ کوئی محبت کرے اور اس سے محبت نہ کی جائے! کبھی بھی میرے بھولے نکولائی کو نہ چھوڑنا!،،

فرنچکا کی حیرانی اتنی شدید تھی کہ اس کی آنکھیں خشک ہو گئی تھیں اور اس کا خوف دور ہو گیا تھا... لیکن اس وقت اس پر کیا بیتی ہوگی جب پاول پترووچ نے، ہاں پاول پترووچ نے اس کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر دبایا اور اس کو چومے بغیر اپنے ہونٹوں سے لگائے رہا — البتہ رہ رہ کر وہ سسکیاں بھرتے ہوئے ایک ٹھنڈی سانس لے لیتا...

''خدا کی پناہ!،، اس نے سوچا ''کون جانے شائد اس پر پھر بےہوشی کا حملہ ہونے والا ہو؟،،

اس وقت اس آدمی کو ایک برباد و ویران زندگی کی تمام یادوں نے ڈسنا شروع کر دیا تھا —

تیز تیز قدموں کے دباؤ سے زینے کے چرچرانے کی آواز آئی... اس نے اس کو دھکیل کر الگ کر دیا اور تکیے پر لیٹ گیا — دروازہ کھلا —— اور نکولائی پترووچ اندر داخل ہوا، خوش و خرم، تازہ دم اور دمکتا ہوا — متیا بھی اپنے باپ کی طرح چہکتا اور دمکتا ہوا، بنیان پہنے ہوئے اس کے سینے سے چمٹا ہوا ہمک اور تڑپ رہا تھا اور اس کے ننھے ننھے ننگے پیر اپنے باپ کے گھر کے بنے ہوئے کوٹ کے بڑے بڑے بٹنوں سے الجھ رہے تھے —

فرنچکا ایک جذباتی جھونکے کے ساتھ اٹھی اور اس نے نکولائی پترووچ اور اپنے بیٹے کو اپنی باہوں میں سمیٹ لیا اور سر اس کے کندھے پر رکھ دیا — نکولائی پترووچ حیران رہ گیا — اس کی شرمیلی اور خاموش فرنچکا نے کبھی بھی کسی تیسرے شخص کی موجودگی میں جذبات اور محبت کا اظہار نہیں کیا تھا —

''کیا ہوا ہے تمہیں؟'' اس نے کہا اور اپنے بھائی کو ایک نظر دیکھتے ہوئے متیا کو اس کے بازوؤں میں دے دیا —

''تمہاری طبیعت تو خراب نہیں، ایں؟'' اس نے پاول پتروویچ کے پاس جاتے ہوئے پوچھا —

پاول پتروویچ نے کمبرک کے رومال سے منہ چھپا لیا —

''نہیں... کچھ بھی نہیں... میں بالکل ٹھیک ہوں... بلکہ میری طبیعت تو بہت بہتر ہے —''

''تمہیں صوفے پر آنے میں اتنی جلدی نہیں کرنی چاہئے تھی — کہاں جا رہی ہو'' نکولائی پتروویچ نے فےنچکا کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا لیکن وہ تو دروازہ بند کر کے جا چکی تھی — ''میں تو اس ننھے بہادر کو تمہیں دکھانا چاہتا تھا — اپنے چچا کے بغیر اس کا جی نہیں لگتا — آخر وہ اسے لے کر کیوں چلی گئی؟ خیر تمہارا کیا حال ہے؟ کیا تم دونوں میں کوئی ان بن ہو گئی ہے؟''

''بھائی!'' پاول پتروویچ نے سنجیدگی سے کہا —

نکولائی پتروویچ چونک گیا — وہ ڈر گیا اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ آخر ایسا کیوں —

''بھائی'' پاول پتروویچ نے دوہرایا ''مجھ سے وعدہ کرو کہ تم میری التجا مانوگے —''

''کیسی التجا؟ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟''

''یہ بہت اہم ہے — میں سمجھتا ہوں، تمہاری زندگی کی ساری مسرت کا دارومدار اسی پر ہے — جو کچھ میں کہنے والا ہوں اس کے بارے میں بہت کچھ سوچتا رہا ہوں میں پچھلے دنوں... بھائی، اپنا فرض پورا کرو، ایک ایمان‌دار اور روشن ضمیر آدمی کا فرض ادا کرو، چھل کپٹ اور اس بری مثال کا خاتمہ کرو—— تم آخر ایک بھلے آدمی ہو!''

''پاول کیا مطلب ہے تمہارا؟''

''فرینچکا سے شادی کر لو... وہ تم سے محبت کرتی ہے — وہ تمہارے بچے کی ماں ہے —''

نکولائی پتروویچ پیچھے ہٹ گیا اور اپنے ہاتھہ ہوا میں بلند کر دئے —

''اور یہ تم کہہ رہے ہو پاول؟ تم جسے میں ہمیشہ اس قسم کی شادیوں کا کٹر دشمن سمجھتا رہا! تم یہ کہہ رہے ہو! کیا تم یہ نہیں جانتے کہ محض تمہارے لحاظ کی وجہ سے میں نے وہ نہیں کیا جس کو تم صحیح طور پر میرا فرض کہتے ہو!''

''اس معاملے میں میرا احترام کر کے تم نے غلطی کی''

پاول پتروویچ نے ایک مرجھائی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھہ جواب دیا — ''میں بھی کچھہ سوچنے لگا ہوں کہ بازاروف یہ سمجھنے میں حق بجانب تھا کہ میں ایک، رئیس ہوں — نہیں پیارے بھائی، وقت آ گیا ہے کہ ہم غرور کو سات سلام کریں اور سماج کا خیال کرنا چھوڑ دیں — ہم بوڑھے اور ناچیز لوگ ہیں — وقت آ گیا ہے کہ ہم دنیاوی خودپرستی کو خیر باد کہہ دیں — ہاں، آؤ ہم اپنے فرائض ادا کرنا شروع کر دیں اور مجھے بالکل تعجب نہ ہوگا اگر اس کے طفیل ہمیں کچھہ مسرت حاصل ہو جائے —''

نکولائی پتروویچ اپنے بھائی کو گلے لگانے کے لئے لپکا —

''تم نے میری آنکھیں کھول دیں!'' وہ چلایا — ''کیا میں نے ہمیشہ نہیں کہا ہے کہ تم دنیا کے سب سے نیک دل اور عقلمند آدمی ہو — اور میں نے دیکھہ لیا تم جتنے فیاض ہو اتنے ہی سمجھدار بھی ہو —''

''بس، بس'' پاول پتروویچ نے بات کاٹی ''اپنے سمجھدار بھائی کی زخمی ٹانگ نہ دکھاؤ جو پچاس برس کی عمر میں ایک

ادنی فوجی افسر کی طرح ڈوئل لڑنے پر تل گیا — اور اب یہ معاملہ طے ہو گیا: فےنچکا میری... بھابی ہوگی —— belle-soeur—"

"پیارے پاول! لیکن ارکادی کیا کہیگا؟"

"ارکادی؟ کیوں وہ بہت خوش ہوگا! شادی کرنا اس کے اصولوں میں داخل نہیں — لیکن برابری کے خیال سے اس کی خودی کی تسکین ہوگی — واقعی، سوچو تو ذرا، ذات میں رکھا کیا ہے... اور وہ بھی اس انیسویں صدی میں..."

"آہ پاول، پاول! آؤ میں تمہارا منہ چوم لوں — ڈرو مت میں بڑی احتیاط سے پیار کرونگا —"

بھائیوں نے ایک دوسرے کو گلے لگا لیا —

"کیا خیال ہے، کیوں نہ اس وقت فےنچکا کو اپنے فیصلے کی خوش خبری دے دو؟" پاول پترووچ نے پوچھا —

"جلدی کیا ہے؟" نکولائی پترووچ نے جواب دیا — "کیوں، کیا تم نے اس مسئلے پر اس سے بات‌چیت کی ہے؟"

"اس سے بات‌چیت؟ خوب سوجھی تمہیں!"

"تو پھر ٹھیک ہے — پہلے تم اچھے ہو جاؤ —— یہ موقع ہمارے هاتھہ سے نکلا نہیں جا رہا ہے — اس پر خوب اچھی طرح غور کرنا اور سوچنا چاہئے..."

"لیکن تم فیصلہ کر چکے ہو، ہے نا؟"

"یقینی اور میں تہہ دل سے تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں — اب میں تم کو اکیلا چھوڑتا ہوں، تم کو آرام کرنا چاہئے، تمہارے لئے یہ جذباتی ہیجان اچھا نہیں ہے... ہم پھر اس پر بات چیت کرینگے — سو جاؤ، میرے پیارے — خدا تمہیں اچھی صحت عطا کرے —"

''یہ میرا شکریہ کس واسطے ادا کر رہا ہے؟،، جب پاول پتروویچ اکیلا رہ گیا تو اس نے سوچا — ''جیسے اس کا دارومدار خود اس پر نہ ہو! اور رہا میں سو جیسے ہی وہ شادی کر لیگا، میں کہیں چلا جاؤنگا، دور، بہت دور، ڈریسڈن یا فلورنس، اور اپنی زندگی کے آخری لمحے تک وہیں پڑا رہونگا —،،

پاول پتروویچ نے یوڈی کلون سے اپنی پیشانی تر کی اور آنکھیں بند کر لیں — دن کی چمکتی ہوئی روشنی میں اس کا خوبصورت اور نڈھال سر سفید تکیے پر مردے کے سر کی طرح نظر آ رہا تھا... واقعی وہ ایک زندہ لاش تھا —

۲۵

نکولسکوئے کے باغ میں، کاتیا اور ارکادی یاسن کے لمبے درخت کے سائے میں، گھاس کے تختے پر بیٹھے تھے — ان کے قدموں پر فیفی بیٹھی تھی — اس کا بلند قامت جسم کچھ اس خوبصورتی سے خم کھائے ہوئے تھا جس کو شکاری کی زبان میں ''خرگوش کا انداز،، کہتے ہیں — کاتیا اور ارکادی دونوں خاموش تھے — ارکادی کے ہاتھ میں ایک ادھ کھلی کتاب تھی اور کاتیا روٹی کے بچے کھچے ٹکڑوں کو ٹوکری سے نکال نکال کر، گوریوں کے ایک جھنڈ کے سامنے پھینک رہی تھی — چڑیاں ڈرتی ڈرتی اس کے قدموں کے پاس پھدک اور چہچہا رہی تھیں — یاسن کے پتوں میں نرم خرام ہوا سرسرا رہی تھی اور پتوں سے چھنتی ہوئی روشنی کے سیمابی دھبے سایہ‌دار راستے اور فیفی کی پیٹھ پر تھرتھرا رہے تھے — ارکادی اور کاتیا گہرے سائے میں لپٹے ہوئے تھے — بار بار روشنی کی درخشاں لکیریں کاتیا کے

بالوں میں چمک اٹھتیں — دونوں میں سے کوئی بھی بول نہیں رہا تھا — لیکن ان کی خاموشی اور ان کے ہم پہلو بیٹھنے کا انداز ان کی پراعتماد دوستی کی چغلی کھا رہا تھا — دونوں ایک دوسرے کی موجودگی سے بےنیاز معلوم ہوتے تھے اور پھر بھی ایک دوسرے کی قربت کے احساس سے شاداں شاداں — پچھلی بار جب ہم نے ان کو دیکھا تھا اس کے مقابلے میں اب ان کی صورتیں بھی بدلی بدلی نظر آ رہی تھیں — ارکادی پہلے سے زیادہ پرسکون اور کاتیا پہلے سے زیادہ پرجوش اور نڈر نظر آ رہی تھی —

''کیا خیال ہے،، ارکادی نے کہنا شروع کیا ''یاسن کے درخت کے لئے روسی لفظ بہت مناسب ہے (۲۳)؟ کوئی دوسرا درخت ہوا میں ایسے سبک انداز اور بانکپن سے نہیں کھڑا ہوتا —،،

کاتیا نے آنکھیں اٹھائیں اور بڑبڑائی ''ہاں،، اور ارکادی نے سوچا ''میری یہ لطیف باتیں سن کر وہ مجھ پر خفا نہیں ہوتی — ،،

''میں ہائنے کو پسند نہیں کرتی،، آنکھوں سے ارکادی کے ہاتھ والی کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کاتیا نے اعلان کیا — ''اس کا ہنسنا اور رونا مجھے بالکل نہیں جچتا — ہاں جب وہ غمگین اور اداس ہوتا ہے تو مجھے اچھا لگتا ہے —،،

''اور مجھے وہ اس وقت اچھا لگتا ہے جب وہ ہنستا ہے،، ارکادی نے کہا —

''یہ تمہارے طنزیہ رجحانات کی پرانی آواز ہے...،، (''پرانی آواز،، ارکادی نے سوچا ''اگر کہیں بازاروف یہ بات سن لیتا!،،)

''ٹھہرو ہم تمہیں بدل دینگے —،،

''کون بدل دیگا مجھے؟ تم؟،،

''کون؟ میری بہن، پورفیری پلاتونچ جس سے تم اب جھگڑا

مول نہیں لیتے، خالہ جان جن کے ساتھ تم پچھلے دن گرجا گئے تھے —''

''میں انکار کیوں کر کر سکتا تھا، جہاں تک انا سرگئی‌ونا کا تعلق ہے، تم کو یاد ہوگا، بہت سی باتوں میں وہ یوگینی سے ہم آہنگ تھیں —''

''میری بہن اس وقت تمہاری طرح اس سے متاثر تھیں —''

''جس طرح میں تھا! کیوں، کیا تم نے یہ محسوس کیا ہے کہ اب میں اس کے اثر سے نکل گیا ہوں؟''

کاتیا خاموش تھی —

''میں جانتا ہوں'' ارکادی نے شروع کیا ''تم نے اس کو کبھی پسند نہیں کیا —''

''میں اس کے بارے میں کوئی رائے نہیں دے سکتی —''

''جانتی ہو کاتیرینا سرگئی‌ونا؟ ہر بار جب میں یہ جواب سنتا ہوں، مجھے اس پر یقین نہیں آتا... ایسا کوئی شخص نہیں جس کے بارے میں ہم رائے نہ دے سکتے ہوں! یہ محض ایک بہانہ ہے —''

''اچھا تو پھر میں بتا دوں کہ وہ —— خیر، میں ٹھیک ٹھیک یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ میں اس کو پسند نہیں کرتی، لیکن وہ میری طبیعت اور مزاج کے لحاظ سے مجھے بالکل اجنبی معلوم ہوتا ہے اور میں اس کے لئے اجنبی ہوں... اور تم اس کے لئے بھی اجنبی ہو —''

''یہ کیسے؟''

''میں کس طرح کہوں... وہ وحشی ہے اور ہم سدھائے ہوئے ہیں —''

''اور میں بھی سدھایا ہوا ہوں؟''

کاتیا نے سر ہلایا —

ارکادی نے اپنا کان کھجایا —

''سنو کاتیرینا سرگئی‌ونا، کیا یہ بات دل دکھانے والی نہیں؟''

''کیوں کیا تم بھی وحشی ہونا چاہتے ہو؟''

''وحشی — نہیں، لیکن مضبوط اور طاقتور ضرور بننا چاہتا ہوں —''

''نہیں، ایسا تو کوئی بھی نہیں چاہ سکتا... تم اپنے دوست ہی کو لے لو وہ وحشی بننا نہیں چاہتا لیکن اس میں یہ خوبی موجود ہے —''

''ہوں! تو تم یہ سمجھتی ہو کہ انا سرگئی‌ونا پر اس کا بڑا اثر تھا؟''

''ہاں — لیکن کوئی بھی زیادہ دیر تک ان پر اپنا سکہ نہیں چلا سکتا'' کاتیا نے زیر لب کہا —

''کیوں، تم ایسا سوچتی کیوں ہو؟''

''وہ بہت مغرور ہیں... نہیں، ٹھیک ٹھیک مغرور تو نہیں... وہ اپنی آزادی کو بہت عزیز جانتی ہیں —''

''کون عزیز نہیں رکھتا؟'' ارکادی نے پوچھا اور اسی لمحے اس کے ذہن میں کوند گیا ''لیکن اس سے فائدہ بھی کیا؟'' — ''ہاں اس سے کیا فائدہ؟'' یہی خیال کاتیا کے دماغ میں بھی کوند گیا — اکثر ایسا ہوتا ہے: نئی پود کے دو دوستوں کے دماغ میں ایک ہی وقت میں ایک ہی جیسے خیال ابھرتے ہیں —

ارکادی مسکرایا اور کاتیا کے پاس کھسکتے ہوئے، سرگوشی کی آواز میں بولا:

''ہو سکتا ہے تم اس سے کچھ خوف‌زدہ ہو —''

''کس سے؟''

''اس سے'' ارکادی نے معنی خیز انداز میں کہا —

''اپنے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟،، کاتیا نے جواباً کہا —
''میں بھی — یاد رہے میں نے کہا: میں بھی —،،
کاتیا نے اس کی طرف انگلی ھلا کر جتایا —
''یہ میرے لئے تعجب کی بات ہے،، اس نے اپنی بات شروع کی — ''تم پر کبھی بھی میری بہن کی نظر کرم اتنی زیادہ نہیں رہی جتنی اب ہے —— تمہارے پہلے قیام کے مقابلے میں تو بہت زیادہ —،،
''ایسی بات ہے؟،،
''کیا تم نے محسوس کیا؟ کیا تم خوش نہیں ہوئے؟،،
ارکادی نے سوچا —
''انا سرگئی‌ونا کی خوشنودی میں کیوں کر حاصل کر سکا؟ شائد اس وجہ سے ایسا ہو کہ میں ابکے تمہاری اماں کے خط لایا ہوں؟،،
''یہ بات بھی اور دوسری وجہیں بھی ھیں جو میں تمہیں نہیں بتاؤنگی —،،
''کیوں نہیں؟،،
''بس نہیں بتاؤنگی —،،
''اوہ میں جانتا ہوں تم بڑی ضدی ہو —،،
''ھاں ضدی تو ہوں میں —،،
''اور مشاھدہ بھی کرتی رہتی ہو —،،
کاتیا نے اس کو کنکھیوں سے دیکھا —
''کیا اس کی وجہ سے تم کو غصہ آتا ہے؟ تم کیا سوچ رہے ہو؟،،
''میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں مشاھدے کی اتنی حساس طاقت کہاں سے حاصل ہوئی؟ تم اتنی سہمی سہمی سی نظر آتی

ہو، تم کسی پر اعتبار نہیں کرتیں، ہر شخص سے کتراتی ہو...،،

،،میں ایک زمانے سے اکیلی جیتی رہی ہوں — اسی لئے سوچ بچار کی عادت پڑ گئی ہے — لیکن ذرا بتاؤ تو سہی کیا میں ہر شخص سے کتراتی ہوں؟،،

ارکادی نے اس کو ممنونیت بھری نظروں سے دیکھا —

،،یہ سب ٹھیک ہے،، اس نے کہا ،،لیکن تمہاری حیثیت کے لوگوں میں، میرا مطلب ہے تمہارے جیسے دولت مند لوگوں میں یہ خدا داد صلاحیت بہت کم ہوتی ہے — ان تک سچائی کی رسائی بہت کم ہوتی ہے جس طرح بادشاہوں کے ساتھہ ہوتا ہے —،،

،،لیکن میں دولت مند نہیں ہوں —،،

ارکادی چونک گیا اور اس کا مطلب فوراً اس کی سمجھہ میں نہ آیا — ،،یقینی جاگیریں تو ساری اس کی بہن کی ہیں!،، اس پر یہ انکشاف ہوا — یہ خیال اس کے لئے ناخوشگوار نہ تھا —

،،تم نے یہ بات کتنی خوبصورتی سے کہی!،، وہ بڑبڑایا —

،،کیوں؟،،

،،تم نے یہ بات کہی خوبصورتی سے، سادگی کے ساتھہ، بغیر کسی ھچکچاہٹ اور بناوٹ کے — لیکن ہاں، مجھے ایسا لگتا ہے کہ ایک ایسے شخص کے جذبات جو یہ جانتا اور کہتا ہے کہ وہ غریب ہے کچھہ عجیب اور انوکھے ہوتے ہیں، ان جذبات میں ایک خاص قسم کی خودنمائی ہوتی ہے —،،

،،بہن کا بھلا ہو کہ مجھے اس قسم کا کبھی کوئی تجربہ نہیں ہوا — بات نکل آئی تو میں نے اپنی حیثیت کا ذکر کر دیا —،،

''ہاں بس — لیکن یہ مان لو کہ تم میں اس خودنمائی کی ہلکی سی جھلک موجود ہے جس کا ذکر میں نے ابھی کیا ہے —''

''مثال کے طور پر —''

''مثال کے طور پر، تم —— اس سوال کے لئے معاف کرنا —— تم کسی امیر آدمی سے شادی نہیں کروگی، ہے نا؟''

''اگر میں اس سے بہت زیادہ محبت کروں تو... نہیں پھر بھی نہیں، میں سمجھتی ہوں پھر بھی نہیں —''

''اوہ! دیکھا تم نے!'' ارکادی نے کہا اور کچھ رک کر اپنی بات جاری رکھی ''کیوں تم اس سے شادی کیوں نہیں کروگی؟''

''کیونکہ غریب دولہن کے بارے میں ایک گیت ہے...''

''شائد تم اپنا سکہ چلانا چاہتی ہو یا...''

''اوہ نہیں! کس لئے؟ اس کے برخلاف میں تو جھکنے کے لئے تیار ہوں، لیکن نابرابری کا خیال ناقابل برداشت ہے — آدمی کی سپردگی اور ساتھ ہی اپنی خودی کو برقرار رکھنا تو سمجھ میں آتا ہے —— یہ تو مسرت ہے — لیکن مکمل غلامی —— نہیں جی، میں بھر پائی —''

''بھر پائی'' ارکادی نے دوھرایا — ''ہاں، ہاں'' اس نے اپنی بات جاری رکھی ''ظاہر ہے تمہارے رگوں میں بھی وھی خون دوڑ رہا ہے جو انا سرگئیونا کی رگوں میں دوڑ رہا ہے — تم بھی اتنی ہی آزادی پسند ہو جتنی وہ ہیں — بس اتنا ہے کہ تم زیادہ خاموش ہو — مجھے یقین ہے کہ تم کبھی بھی اپنے جذبات کا اظہار پہلے نہیں کروگی چاہے جذبات کتنے ہی زوردار اور مقدس کیوں نہ ہوں...''

''بات اس سے مختلف کیوں کر ہوتی؟..'' کاتیا نے پوچھا —

''تم بھی بڑی ہوشیار ہو— تمہارا کردار بھی اگر زیادہ نہیں تو اتنا ہی مضبوط ہے...''

''مہربانی سے، میرا مقابلہ میری بہن سے نہ کرو،، کاتیا نے جلدی سے بات کاٹ دی — ''تم میرے ساتھ بہت زیادہ بے انصافی کر رہے ہو— معلوم ہوتا ہے تم یہ بھول رہے ہو کہ میری بہن حسین اور ہوشیار ہیں اور... اور تو اور، تم ایسی بات کہو، تمہیں زیب نہیں دیتی، اور وہ بھی اتنی سنجیدہ صورت بنا کر—،،

''اس سے تمہاری کیا مراد ہے: اور تو اور... تمہیں زیب نہیں دیتی — اور تمہیں یہ کیوں خیال ہو رہا ہے کہ میں مذاق کر رہا ہوں؟،،

''یقینی تم مذاق کر رہے ہو—،،

''کیا تم ایسا سمجھتی ہو؟ اگر میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر مجھے پورا یقین ہو تو پھر؟ تم کیا کہوگی اگر میں سوچوں کہ میں اپنی بات پوری شدت سے نہیں کہہ سکا؟،،

''میں تمہیں سمجھ نہیں پاتی—،،

''سچ؟ ہاں اب میں سمجھا... میں نے تمہاری قوت مشاہدہ کی تعریف ضرورت سے زیادہ کر دی تھی—،،

''کیا مطلب ہے تمہارا؟،،

ارکادی نے کوئی جواب نہیں دیا اور منہ پھیر لیا— کاتیا نے ٹوکری میں سے روٹی کے کچھ اور ٹکڑے چنے اور گوریوں کے سامنے پھینک دئے لیکن اس نے ذرا زیادہ زور سے ہاتھ ہوا میں لہرایا اور چڑیاں ان ٹکڑوں کو چگے بغیر ہی اڑ گئیں—

''کاتیرینا سرگئی‌ونا،، ارکادی نے یکایک کہا ''شائد اس سے

تمہارے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا — لیکن تم یہ جان لو کہ میں تمہاری بہن یا کسی اور کو اس دنیا میں تم پر ترجیح نہیں دے سکتا —،،

وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا جیسے وہ خود اپنی بات پر چونک گیا ہو—

اور کاتیا کے دونوں ہاتھ ٹوکری کے ساتھ اس کی گود میں گر گئے اور وہ سر جھکائے ہوئے دور تک ارکادی کو غائب ہوتے ہوئے دیکھتی رہی — اس کے گال آہستہ آہستہ دھک اٹھے — لیکن اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نہ تھی اور اس کی سیاہ آنکھوں میں راہ گم کردگی کے ساتھ ساتھ کچھ اور جھلک رہا تھا —— ایک بےنام احساس!

،،تم اکیلی ہو؟،، انا سرگئی‌ونا کی آواز اس کے پاس سے آئی — ،،میں تو سمجھی کہ تم ارکادی کے ساتھ باغ میں آئی ہو؟،،

کاتیا نے آہستہ آہستہ نگاہ بہن کی طرف اٹھائی (جو بہت ھی شاندار اور حسین لباس زیب تن کئے ہوئے تھی — وہ راستے میں کھڑی فیفی کے کان کو اپنی چھتری سے چھیڑ رہی تھی)— اسی سستی سے اس نے جواب دیا:

،،ھاں میں اکیلی ہوں —،،

،،یہ تو میں دیکھ رہی ہوں،، اس کی بہن نے ہنس کر کہا — ،،میرا خیال ھے وہ اپنے کمرے میں گیا ھے؟،،

،،ھاں —،،

،،کیا تم ایک ساتھ مطالعے میں مصروف تھے؟،،

،،ھاں —،،

انا سرگئی‌ونا نے کاتیا کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا سر اوپر اٹھایا —

''کہیں تم لڑے تو نہیں؟،،

''نہیں،، کاتیا نے کہا اور خاموشی سے بہن کا ہاتھ ہٹا دیا —

''تم کتنی سنجیدگی سے جواب دے رہی ہو! میں تو سمجھی تھی کہ وہ یہاں ہوگا اور میں اس سے ذرا اپنے ساتھ ٹہلنے کے لئے کہونگی — وہ اس پورے زمانے میں میری ناک میں دم کرتا رہا ہے — شہر سے تمہارے جوتوں کا ایک نیا جوڑا آیا ہے — ذرا پہن کر دیکھنا کیسے آتے ہیں — کل میں نے دیکھا تھا کہ تمہارے جوتے پہننے کے لائق نہیں رہے — عام طور پر تم اپنی طرف کافی توجہ نہیں دیتیں اور ذرا دیکھنا کیسے خوبصورت چھوٹے چھوٹے پیر ہیں تمہارے! تمہارے ہاتھ بھی بڑے پیارے ہیں... ہاں ذرا زیادہ بڑے ضرور ہیں — اس لئے تمہیں اپنے پیروں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے — لیکن تم میں دل لبھانے کی ادائیں تو دور دور نہیں —،،

انا سرگئی‌ونا اپنے خوبصورت گاؤن کی دھیمی سرسراہٹ کے ساتھ اپنے راستے پر ہو لی — کاتیا بھی اٹھی اور ھائنے کی کتاب اٹھا کر چل دی —— لیکن وہ جوتے دیکھنے نہیں گئی —

''چھوٹے چھوٹے خوبصورت پیر!،، دھوپ میں تپتے ہوئے پتھر کا زینہ ہولے ہولے اور سبک سبک قدموں سے طے کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی — ''چھوٹے چھوٹے خوبصورت پیر! یہ کہتی ہو تم —— دیکھنا ان ہی پیروں کو دھو کر پئے گا وہ!،،

فوراً اس نے حجاب سا محسوس کیا اور باقی زینے پر وہ دوڑتی ہوئی چڑھ گئی —

ارکادی گلیارے سے گزر کر اپنے کمرے میں پہنچا — بٹلرنے

لپک کر اسے جا لیا اور بتایا کہ اس کے کمرے میں بازاروف اس کا انتظار کر رہا ہے۔

''یوگینی!،، ارکادی ایک ایسی آواز میں بڑبڑایا جو انتہائی سراسیمگی کی آواز سے ملتی جلتی تھی۔ ''کیا وہ بہت دیر سے یہاں ہیں؟،،

''نہیں جناب، ابھی ابھی پہنچے ہیں اور مجھ سے انہوں نے کہا کہ انا سرگئی‌ونا کو اس کی اطلاع نہ دی جائے اور سیدھے آپ کے کمرے میں پہنچا دیا جائے۔،،

''کہیں گھر پر کوئی گڑبڑ نہ ہوئی ہو؟،، ارکادی نے سوچا اور زینے پر تیز قدموں سے چڑھتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا۔ بازاروف کی صورت نے فوراً اس کی ڈھارس بندھا دی۔ اگر اس کی آنکھیں ذرا اور مردم شناس ہوتیں تو اس نے غیرمتوقع مہمان کی طاقتور مگر پہلے سے دبلے خد و خال میں ایک قسم کے اندرونی ہیجان کو تاڑ لیا ہوتا۔ اپنے کندھوں پر گردآلود کوٹ ڈالے اور سر پر ٹوپی پہنے ہوئے وہ کھڑکی پر بیٹھا تھا۔ ارکادی شور مچاتے ہوئے اس کی گردن سے لپٹ گیا مگر بازاروف اپنی جگہ سے نہ اٹھا۔

''تعجب! تم یہاں کیسے آن دھمکے؟،، وہ بار بار کہتا رہا اور شور مچاتے ہوئے ایک ایسے آدمی کی سی حرکتیں کرتا رہا جو یہ سمجھتا ہے کہ وہ بہت خوش ہے اور خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ ''مجھے امید ہے کہ گھر پر سب خیریت ہے اور ہر شخص بخیر ہے؟،،

''سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے مگر ہر شخص بخیریت نہیں ہے،، بازاروف نے کہا ''بک بک بند کرو، کواس پینے کو منگواؤ، بیٹھو اور سنو جو کچھ مجھے مختصر مگر پرمعنی الفاظ میں کہنا ہے۔،،
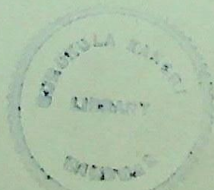
ارکادی ٹھنڈا پڑ گیا اور بازاروف نے پاول پترووچ سے اپنے ڈوئل کا قصہ سنایا -- ارکادی حیران رہ گیا بلکہ اسے تکلیف بھی ہوئی لیکن اس نے اسے عقل مندی جانا کہ اسے خاموشی سے پی جائے۔ اس نے صرف اتنا پوچھا کہ کیا واقعی اس کے چچا کا زخم خطرناک نہیں ہے۔ اور جب اس سے کہا گیا کہ یہ زخم کافی دلچسپ ہے -- لیکن طبی نقطہ نظر سے نہیں --- تو وہ منہ بگاڑ کر مسکرایا، لیکن اس کا دل ایک بے نام خوف اور شرمندگی سے بھرا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بازاروف تاڑ گیا کہ اس کے دماغ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔

''ہاں میرے پیارے دوست،، اس نے کہا ''جاگیر پرستوں کے ساتھ رہنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔ تمہیں پتہ بھی نہ چلیگا اور تم ایک جاگیردار بن بیٹھوگے اور تم جاگیرداروں اور راجکماروں کے کھیل کود اور تفریح تماشے میں مگن ہو جاؤگے۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے گھر کا راستہ لوں،، اس طرح بازاروف نے اپنی کہانی کا خاتمہ کیا۔ ''اس راستے سے گزرتے ہوئے یہاں آ گیا... اگر میں بےکار قسم کی دروغ گوئی کو غلط نہ سمجھتا تو میں یہی کہتا کہ دراصل میں تمہیں یہ سب کچھ بتانے کے لئے یہاں آ گیا۔ نہیں بس یہاں آ گیا، لعنت ہو مجھ پر اگر مجھے ذرا بھی معلوم ہو کہ آخر کیوں! دیکھو آدمی کے لئے یہ بہت اچھا رہتا ہے کہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر پر اپنی گردن میں ہاتھ ڈال کر خود کو جھنجھوڑ لے اور زنجیروں سے آزاد کرا لے جس طرح مولی کھیت سے اکھیڑ لی جاتی ہے۔ میں نے حال میں یہی کیا ہے... لیکن میں اس چیز پر ایک بار اور نظر ڈالنا چاہتا تھا جس سے میں ابھی ابھی جدا ہوا ہوں --- وہ کیاری جس میں میری جڑیں تھیں۔،،

''مجھے یقین ہے کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو مجھ پر لاگو نہیں ہوتا،، ارکادی نے جذبات کے ساتھ کہا — ''میں سمجھتا ہوں کہ تم مجھ سے جدا ہونے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے؟،،

بازاروف نے اس کو غور سے بلکہ چبھتی ہوئی نظروں سے دیکھا —

''کیا تمہیں اس کا اتنا زیادہ دکھ ہوگا؟ مجھے تو ایسا لگتا ہے تم مجھ سے جدا ہو بھی چکے — تم اتنے تازہ‌دم کھلے کھلے نظر آ رہے ہو... انا سرگئی‌ونا کے ساتھ تمہاری گاڑھی چھن رہی ہوگی؟،،

''کیا مطلب ہے تمہارا — گاڑھی چھن رہی ہوگی؟،،

''واہ‌رے میرے بھولے بھالے — کیا تم شہر سے محض اس کی خاطر یہاں نہیں آئے؟ ہاں تمہارے اتوار والے اسکولوں کا کیا حال ہے؟ کیا تم اس سے محبت نہیں کرتے؟ یا حالات ایسی منزل پر پہنچ چکے ہیں کہ تم باضابطہ مورچہ لے سکتے ہو؟،،

''یوگینی، تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نے تمہارے ساتھ ہمیشہ صافگوئی سے کام لیا ہے — میں تمہیں یقین دلاتا ہوں، میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے —،،

''ہوں! ایک نیا لفظ،، بازاروف نے زیرلب کہا — ''لیکن تمہیں زیادہ گہرائی میں اترنے کی ضرورت نہیں — میرے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں — کوئی رومانی آدمی ہو تو کہیگا: میں محسوس کرتا ہوں کہ ہم اس موڑ پر پہنچ گئے ہیں جہاں سے ہمارے راستے جدا ہوتے ہیں لیکن میں صرف اتنا کہتا ہوں کہ ہم ایک دوسرے سے اکتا چکے ہیں —،،

''یوگینی...،،

''میرے یار، اس میں کوئی ہرج بھی نہیں ہے : دنیا میں بہت سی چیزوں سے لوگ اکتا جاتے ھیں اور اب خداحافظ کہنے کے متعلق کیا رائے ہے؟ جب سے میں یہاں آیا ہوں مجھے ایک برا احساس ستا رہا ہے جیسے میں گوگول کے خطوط پڑھ رہا ہوں جو اس نے کالوگا کے گورنر کی بیگم کو لکھے تھے — ہاں میں بتا دوں کہ میں نے گھوڑے کھولنے کا حکم نہیں دیا ہے —،،

''اوہ چھوڑو، تم ایسا نہیں کر سکتے!،،

''کیوں نہیں؟،،

''میں اپنے بارے میں کچھ نہیں کہتا، لیکن یہ انا سرگئی‌ونا کے ساتھ حد درجہ کی بداخلاقی ہوگی — وہ یقینی تم سے ملنا چاہینگی —،،

''یہی تو تمہاری غلطی ہے —،،

''اس کے برعکس مجھے یقین ہے کہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں،، ارکادی نے جواب دیا — ''بننے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر سننا ھی چاہتے ہو تو سنو — بتاؤ کیا تم اس کی خاطر یہاں تک نہیں آئے ہو؟،،

''ممکن ہے ایسا ہی ہو لیکن پھر بھی تم غلطی پر ہو —،،

لیکن ارکادی کا کہنا درست تھا — انا سرگئی‌ونا بازاروف سے ملنا چاہتی تھی اور اس نے بٹلر کے ذریعہ اس کو بلوا بھیجا — بازاروف نے اس کے پاس جانے سے پہلے کپڑے بدلے — لیکن ارکادی پر کھل گیا کہ اس نے اپنا نیا سوٹ بکس میں اس طرح رکھا تھا کہ آسانی سے نکالا جا سکے —

اودینتسووا نے اس کا استقبال اس کمرے میں نہیں کیا جہاں اس نے اچانک محبت کا اظہار کر دیا تھا بلکہ وہ اس سے بیٹھک میں ملی — اس نے بڑی مہربانی سے اپنی انگلیاں اس کی

طرف بڑھائیں لیکن اس کے چہرے پر ایک جذباتی تناؤ کی کیفیت طاری رہی —

''انا سرگئی‌ونا،، بازاروف نے عجلت سے کام لیتے ہوئے کہا ''سب سے پہلے تو میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں —— آپ کے سامنے ایک ایسی فانی ہستی ہے جس کے ہوش و حواس بہت دن ہوئے ٹھکانے آ چکے ہیں اور اسے امید ہے کہ اس کی غلطی معاف کردی گئی ہے — میں بہت لمبے عرصے کو جا رہا ہوں اور آپ مجھ سے اتفاق کرینگی کہ میں نرم‌دل آدمی نہیں ہوں پھر بھی اس خیال کے ساتھ جانا میرے لئے خوشگوار نہ ہوگا کہ آپ کو میری یاد بیزاری اور نفرت کے ساتھ آئے —،،

انا سرگئی‌ونا نے ایک ایسی ہستی کی طرح گہری سانس لی جو اونچے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئی ہو اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی ضیا پھیل گئی — اس نے پھر ہاتھ بازاروف کی طرف بڑھایا اور اس کے دباؤ کا جواب ہاتھ کے دباؤ سے دیا —

''آؤ ہم اس قصے کو دفن کر دیں،، اس نے کہا — ''یہ اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ تمہیں رجھانے اور لبھانے کی قصوروار میں بھی ہوں —— رجھانا لبھانا نہ سہی —— کچھ نہ کچھ قصور تو میرا ضرور تھا — آؤ —— ہم پہلے کی طرح دوست بن جائیں — وہ ایک خواب تھا، ہے نا؟ اور خواب کون یاد رکھتا ہے؟،،

''واقعی کون یاد رکھتا ہے؟ اور پھر محبت... محبت دکھاوے کے سوا اور کچھ نہیں —،،

''واقعی؟ میں یہ سن کر بےحد خوش ہوئی —،،

اس طرح انا سرگئی‌ونا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس انداز سے بازاروف نے اپنے جذبات کا — دونوں یہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہے ہیں — لیکن انہوں نے جو کچھ کہا کیا اس

میں سچائی تھی ، پوری سچائی؟ ان کو خود معلوم نہ تھا اور مصنف کو تو اور بھی کم ـ لیکن دونوں بات‌چیت میں یوں محو ہو گئے جیسے ان کو ایک دوسرے پر پورا اعتماد ہو ـ

اور دوسری باتوں کے علاوہ انا سرگئی‌ونا نے اس سے پوچھا کہ اس کا وقت کرسانوف کے گھر پر کیسا کٹا ـ وہ پاول پترووچ کے ساتھہ اپنے ڈوئل کا ماجرا سناتے سناتے یہ سوچ کر رہ گیا کہ شائد وہ یہ سمجھے کہ میں دون کی لے رہا ہوں، اور صرف اتنا جواب دیا کہ پورے وقت میں کام میں غرق رہا ـ

''اور میں،، انا سرگئی‌ونا نے کہا ''مجھہ پر نہ جانے کیوں بیزاری کا دورہ پڑا ـــ ذرا سوچو، مجھے پردیس جانے کا خیال بھی آیا... لیکن خیال آیا اور گزر گیا ـ تمہارا دوست ارکادی نکولائی‌وچ آ گیا اور میں پھر پرانے چکر میں پھنس گئی، اپنے اصلی رول میں ـ،،

''یہ رول کیا ہے، میں پوچھہ سکتا ہوں؟،،

''خالہ، اتالیق اور ماں کا رول ـــ جو جی چاہے کہہ لو ـ ہاں پہلے میری سمجھہ میں تمہاری اور ارکادی نکولائی‌وچ کی گہری دوستی بالکل نہ آتی تھی ـ میں اس کو بےمعنی سا آدمی سمجھتی تھی ـ لیکن اب میں اسے اچھی طرح جان گئی ہوں اور وہ خاصا تیز اور ہوشیار نظر آتا ہے... اصلی بات یہ ہے کہ وہ جوان ہے، جوان... یوگینی واسیلی‌وچ، وہ میری اور تمہاری طرح نہیں ہے ـ،،

''کیا وہ اب تک تم سے جھینپتا ہے؟،، بازاروف نے پوچھا ـ

''کیوں، کیا کبھی...،، انا سرگئی‌ونا نے بات ادھوری چھوڑ دی اور ایک لمحے سوچ کر کہا ''وہ اب مجھہ پر زیادہ اعتماد کرتا ہے ـ اب وہ مجھہ سے باتیں کرتا ہے ـ وہ پہلے مجھہ سے کتراتا تھا ـ یہ سچ ہے کہ میں بھی اس کی صحبت کی تمنائی نہ تھی ـ کاتیا اور اس کی گاڑھی چھنتی ہے ـ،،

بازاروف کو الجھن محسوس ہوئی — ''عورت هیرا پھیری نہ کرے تو پھر عورت نہیں!،، اس نے سوچا —

''تم کہتے ہو کہ وہ تم سے کتراتا تھا،، اس نے ایک ٹھٹھری ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا ''لیکن شائد یہ تمہارے لئے راز نہ ہو کہ وہ تمہاری محبت میں گرفتار تھا؟،،

''کیا؟ وہ بھی؟،، انا سرگئی‌ونا کے منہ سے بےخیالی میں نکل گیا —

''وہ بھی،، بازاروف نے بناوٹی سنجیدگی کے ساتھ جھکتے ہوئے کہا — ''کیا تم یہ کہنا چاہتی ہو کہ تم کو یہ معلوم نہ تھا اور تمہارے لئے یہ محض انکشاف ہے؟،،

انا سرگئی‌ونا نے آنکھیں جھکا لیں —

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے، یوگینی واسیلی‌وچ —،،

''میں ایسا نہیں سمجھتا — لیکن شائد مجھے اس کا ذکر نہیں کرنا چاہئے تھا —،، ''اب زیادہ چھل نہ دکھاؤ!،، اس نے دل میں کہا —

''کیوں نہ ذکر کرتے؟ لیکن میں سمجھتی ہوں کہ تم ایک لمحاتی تاثر کو بہت زیادہ اهمیت دے رہے ہو — میں یہ سمجھنے پر مجبور ہوں کہ تم بات کو بہت بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہو —،،

''بہتر ہو کہ هم اس پر بات نہ کریں، انا سرگئی‌ونا —،،

''کیوں نہ کریں،، اس نے جواب دیا اور موضوع بدل دیا — آخرکار اسے بازاروف کے ساتھ بےتکا سا محسوس ہونے لگا اگرچہ اس نے اس سے کہا تھا اور خود کو بھی یقین دلانے کی کوشش کی تھی کہ گذشتہ باتیں بھلائی جا چکی ہیں — اس سے بالکل سیدھے طریقے سے بات اور هنسی مذاق کرتے ہوئے بھی، اسے مبہم سی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی — اس بےپروائی کے ساتھ سمندر

کے مسافر بات‌چیت کرتے ھیں، جیسے دنیا میں انھیں کسی چیز کی پروا نہ ھو لیکن ھلکے سے ھچکولے یا ذرا سی غیرمعمولی بات سے بھی فوراً ان کے چھرے پر ھوائیاں اڑنے لگتی ھیں جو ایک مستقل خطرے کے مستقل احساس کی چغلی کھاتی ھیں —

بازاروف سے انا سرگئی‌ونا کی بات‌چیت زیادہ دیر تک جاری نہ رھی — وہ اپنے خیالوں میں گم ھو گئی، وہ کھوئے کھوئے انداز میں باتوں کا جواب دینے لگی اور آخر اس نے ملاقات کے کمرے میں چلنے کی تجویز رکھی جھاں ان کی ملاقات شھزادی اور کاتیا سے ھوئی — ''اور ارکادی نکولائی‌وچ کھاں ھے؟،، میزبان نے پوچھا اور جب اس کو معلوم ھوا کہ کوئی ایک گھنٹے سے وہ نظر نھیں آیا تو ارکادی کو بلوانے کو کھا — اس کا سراغ لگانے میں کچھہ وقت لگا — وہ باغ کے اندر دور چلا گیا تھا اور بندھے ھوئے ھاتھوں پر ٹھوڑی جمائے ھوئے سوچ میں ڈوبا ھوا تھا — اس کے خیالات بڑے گھرے اور گمبھیر تھے، لیکن ان میں مایوسی نہ تھی — اس کو معلوم تھا کہ انا سرگئی‌ونا اکیلی بازاروف کے ساتھہ بیٹھی ھے — لیکن پھلے کی طرح اس کے دل میں رقابت کی ھوک نھیں اٹھہ رھی تھی — اس کے برعکس اس کے چھرے پر ایک نرم سی روشنی کی چمک تھی — لگتا تھا کہ اس کے چھرے سے ایک قسم کی حیرانی، مسرت اور عزم جھلک رھا ھے —

۲۶

اودینتسوف مرحوم جدت طرازیوں کا طرفدار نہ تھا لیکن ''نفاست پسند خوش مذاقی،، برداشت کر لیتا تھا — اسی لئے اس کے باغ میں، پود گھر اور تالاب کے درمیان ایک ایسی عمارت

تعمیر کرائی گئی تھی جو یونانی پورٹیکو سے ملتی‌جلتی تھی — یہ عمارت یا گیلری روسی اینٹ سے تیار ہوئی تھی — اس کی پچھواڑے والی ہموار دیوار میں مجسموں کے لئے چھ طاقچے بنے ہوئے تھے — اودینتسوف کا ارادہ دوسرے دوسرے ملکوں سے مجسمے منگوانے کا تھا — اس کی خواہش تھی کہ یہ مجسمے تنہائی، خاموشی، تفکر، اداسی، حجاب اور جذبات کی آئینہ‌داری کریں — ان میں سے ایک تھا خاموشی کی دیوی کا مجسمہ، جس کی انگلی ہونٹوں پر رکھی ہوئی تھی — یہ مجسمہ آ چکا تھا اور اپنی جگہ پر نصب کیا جا چکا تھا — لیکن اسی دن چھوکروں نے اس کی ناک اڑا دی — ایک مقامی کاریگر نے وعدہ کیا کہ ''پرانی ناک کے مقابلے میں دگنی بہتر،، نئی ناک لگا دونگا لیکن اس کے باوجود اودینتسوف نے وہ مجسمہ ہٹوا دیا — اس کے لئے غلہ گاھنے کے گھر میں ایک کونا ڈھونڈ لیا گیا اور وہیں یہ مجسمہ کئی برس سے استادہ تھا — یہ عورتوں میں ایک طرح کا توہم پرستانہ ہیجان پیدا کرتا تھا — پورٹیکو کے سامنے کے حصے میں جھاڑیاں اگ آئی تھیں — گھنی جھاڑیوں اور بیلوں کے اوپر سے صرف ستون کے سرے جھانکتے نظر آتے تھے — پورٹیکو کے اندر دوپہر کے وقت بھی ٹھنڈک رہتی تھی — انا سرگئی‌ونا نے جب سے وہاں ایک سانپ کو سرسراتے ہوئے دیکھا تھا ادھر کا رخ ھی نہیں کیا تھا — لیکن کاتیا وہاں اکثر آتی اور ایک طاق میں بنی ہوئی پتھر کی نشست پر بیٹھی رہتی — یہاں وہ ٹھنڈک اور سائے میں بیٹھ کر پڑھتی، کام کرتی یا خود کو سکون کے اس احساس کے سپرد کر دیتی جس سے ہر شخص مانوس ہے، ایک ایسا کیف جو زندگی کی اس لہر کے احساس اور شعور سے پیدا ہوتا ہے جو انتھک طور پر ہمارے چاروں طرف اور خود ہمارے اندر رواں دواں ہے —

بازاروف کے آنے کے بعد، اگلے دن، کاتیا اپنی محبوب جگہ پر بیٹھی تھی اور ایک بار پھر ارکادی اس کے پاس تھا — اس نے ''پورٹیکو،، تک جانے کے لئے اس کو رضامند کر لیا تھا —

کھانے کے وقت میں ایک گھنٹہ باقی تھا — اوس میں بھیگی صبح امستی ہوئی دو پہر میں بدل چکی تھی — ارکادی کے چہرے پر وهی کیفیت طاری تھی جو پچھلے دن تھی — کاتیا کچھ متردد سی نظر آ رہی تھی — اس کی بہن نے ناشتے کے فوراً بعد اسے اپنے مطالعے کے کمرے میں بلایا تھا، اور اس کے گالوں کو تھپتھپانے اور پیار کرنے کے بعد —(یہ ایک ایسی بات تھی جس سے وہ همیشه ڈرتی تھی)— اس کو سمجھایا که ارکادی سے ملنے جلنے میں ذرا احتیاط سے کام لے اور خاص طور پر تنہائی میں اس سے بات‌چیت کرنے سے پرهیز کرے جس کا نظاره اس کی خاله اور گھر کے دوسرے لوگ کر چکے تھے — اس کے علاوه، پچھلے دن شام کو انا سرگئی‌ونا بہت هی بدحواس رهی تھی — اور خود کاتیا بھی کچھ پریشان رهی تھی جیسے اسے کسی گناه کا احساس هو — ارکادی کی التجا قبول کرتے هوئے اس نے دل هی دل میں طے کیا که یه آخری بار هوگا —

''کاتیرینا سرگئی‌ونا،، اس نے ایک قسم کی شرمیلی جھجک کے ساتھ کہنا شروع کیا ''جب سے مجھے تمہارے ساتھ ایک هی چھت تلے رهنے کی مسرت نصیب هوئی هے، میں نے بہت سی چیزوں پر تم سے بات چیت کی هے لیکن ایک چیز پر... هم نے کبھی بات‌چیت نہیں کی هے جو میرے لئے بڑی اهمیت رکھتی هے... — کل تم نے میرے بدل جانے کے متعلق ایک بات کہی تھی،، اس نے اپنی بات جاری رکھی اور بیک وقت کاتیا کی سوالیه نظروں سے نظریں ملانے اور کترانے کی کوشش کرتا رها — ''واقعه یه هے که میں بہت کچھ بدل گیا هوں اور سب سے زیاده یه

تم کو معلوم ھے — کیونکہ یہ تبدیلی تمھاری ھی دین ھے —،،

''میں؟ میری؟،، کاتیا نے کہا —

''میں اب وہ سرپھرا لڑکا باقی نہیں رہا جو میں یہاں آنے کے وقت تھا،، ارکادی کی بات کا سلسلہ چالو رہا ''بہرحال میں چوبیس کا ھونے کو آیا — میں اب بھی کارآمد بننا چاھتا ھوں — میں اپنی تمام‌تر کوشش و کاوش سچائی کی خدمت میں لگانا چاھتا ھوں — لیکن اب میں اپنے آدرش وھاں نہیں تلاش کرتا جہاں پہلے کرتا تھا — میں دیکھتا ھوں کہ وہ... کہیں زیادہ قریب ھیں — اب تک میں خود کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا، میں اپنے چھوٹے منہ میں بڑا نوالہ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا... ایک خاص جذبے کی بدولت میری آنکھیں کھل گئی ھیں... میں اپنے جذبات کا اظہار بہت صفائی سے نہیں کر رہا ھوں لیکن مجھے امید ھے کہ تم مجھے سمجھہ جاؤ گی...،،

کاتیا کچھہ نہ بولی، لیکن اب اس کی نگاھیں ارکادی پر نہیں تھیں —

''میں سمجھتا ھوں،، اس نے اور بھی تھرتھراتی ھوئی پرجوش آواز میں کہنا شروع کیا — برچ کے درخت پر پتوں میں چھپی ھوئی چڑیا بڑی خوش الحانی سے چہک رھی تھی — ''میں سمجھتا ھوں کہ ھر ایماندار آدمی کا یہ فرض ھے کہ وہ ان لوگوں سے بالکل صاف گوئی سے کام لے... ان لوگوں سے جو... مختصر یہ کہ... ان لوگوں سے جو اس سے قریب ھوں اور اس لئے میں... میں چاھتا ھوں...،،

یہاں پہنچ کر ارکادی کی لن‌ترانی کی قوت نے جواب دے دیا — وہ ھکلایا، اس کی زبان لڑکھڑائی اور آخر وہ ذرا رک گیا —

کاتیا نے آنکھیں جھکائے رکھیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ اس کی سمجھ میں یہ بات آ ہی نہیں رہی ہے — وہ ایک تذبذب کے عالم میں پھنسی ہوئی نظر آ رہی تھی —

''مجھے تو ایسا شبہہ ہوتا ہے کہ میں تمہیں بھونچکا کر دونگا،، ارکادی نے پھر اپنی مہم شروع کرتے ہوئے کہا — ''خاص طور پر اس لئے بھی کہ یہ جذبہ کسی حد تک... یاد رہے —— کسی حد تک —— تم پر لاگو ہوتا ہے — یاد ہے کل تم نے مجھے ڈانٹ بتائی تھی کہ میں کافی سنجیدہ نہیں ہوں — ،، ارکادی ایک ایسے شخص کی حیثیت سے آگے بڑھتا رہا جو دلدل میں آگیا ہو اور جو ہر قدم کے ساتھہ زیادہ گہرائی میں دھنستا جا رہا ہو لیکن جو اس سے جلدی سے جلدی نکل جانے کی امید میں اور زیادہ زور لگا رہا ہو — ''اس ڈانٹ کا نشانہ —— عام طور پر —— نوجوان بنتے ہیں، چاہے وہ اس کے مستحق نہ ہوں — اگر مجھہ میں کچھہ زیادہ خود اعتمادی ہوتی...،، (''خدا کے لئے تم مجھے اس مصیبت سے نکلنے میں سہارا کیوں نہیں دیتیں!،، ارکادی انتہائی بےبسی میں سوچ رہا تھا لیکن کاتیا نے اب بھی اپنا رخ اس کی طرف نہیں پھیرا —) ''اگر مجھے امید ہوتی...،،

''جو کچھہ تم کہہ رہے ہو اگر میں اس پر یقین کر سکتی...،، انا سرگئی‌ونا کی صاف آواز سنائی دی —

ارکادی کی بات نے اس کے ہونٹوں پر دم توڑ دیا اور کاتیا کا رنگ زرد پڑ گیا — پورٹیکو کو چھپائے ہوئے جھاڑیوں کے پاس سے ایک راستہ گزرتا تھا — انا سرگئی‌ونا بازاروف کے ساتھہ اس راستے پر ٹہل رہی تھی — کاتیا اور ارکادی ان کو دیکھہ نہ سکتے تھے — لیکن ان کا ایک ایک لفظ سنائی دے رہا تھا، گاؤن کی سرسراہٹ اور ان کی سانس کی آواز تک سنائی دے رہی

تھی — انھوں نے کئی قدم اٹھائے اور ٹھیک پورٹیکو کے سامنے رک گئے ، جیسے انھوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو...

''خیر دیکھو،، انا سرگئی‌ونا نے اپنی بات جاری رکھی ''ہم دونوں غلطی پر ہیں — ہم دونوں شباب کے پہلے جھونکے سے دور آ چکے ہیں، خاص طور پر میں — ہم نے کچھ زندگی دیکھی ہے، ہم تھک گئے ہیں — ہم دونوں —— ہاں ہیر پھیر کی کیا ضرورت ہے؟ —— ہم دونوں عقل مند ہیں — شروع میں ہم دونوں کو ایک دوسرے سے دلچسپی ہوئی، تجسس کی آگ بھڑکی ... اور پھر...،،

''اور پھر میں ناکام ہو گیا،، بازاروف نے بیچ میں کہا —

''تم جانتے ہو کہ ہمارے دور ہو جانے کی وجہ یہ نہیں تھی — لیکن حقیقت یہ تھی کہ ہم دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت نہیں تھی ، یہ ہے اصلی بات — ہم دونوں ضرورت سے زیادہ —— کس طرح کہوں میں —— مطلب یہ کہ ہم دونوں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں — ہم اس کو فوراً نہیں بھانپ سکے — دوسری طرف ارکادی...،،

''کیا تمہیں اس کی ضرورت ہے؟،، بازاروف نے پوچھا —

''اوہ آؤ، یوگینی واسیلی‌وچ، تم کہتے ہو وہ مجھ پر ریجھ گیا ہے اور مجھے بھی ہمیشہ یہ احساس رہا ہے کہ وہ مجھے پسند کرتا ہے — میں جانتی ہوں کہ میں اتنی بڑی ہوں کہ آسانی سے اس کی خالہ بن سکتی ہوں — لیکن میں یہ حقیقت تم سے نہیں چھپاؤنگی کہ وہ میرے دماغ پر چھانے لگا ہے — اس نئے اور تازہ دم احساس میں ایک عجیب کشش ہے...،،

''عام طور پر لفظ گرویدگی ایسی صورتوں میں استعمال ہوتا ہے،، بازاروف نے اس کی بات کاٹ دی — اس کی آواز پرسکون تھی،

مگر گھٹی گھٹی اور بپھری ہوئی۔ ''کل ارکادی مجھ سے شیر و شکر ہو کر باتیں کرتا رہا لیکن اس نے مجھے نہ تمہارے بارے میں کچھ بتایا اور نہ تمہاری بہن کے بارے میں ــ یہ ایک گہری علامت ہے۔''

''وہ کاتیا سے بھائی کی طرح محبت کرتا ہے''، انا سرگئی‌ونا نے کہا ''اور یہی بات تو اس کی مجھے بھاتی ہے، اگرچہ مجھے ان دونوں کو اتنی زیادہ گہری دوستی کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔''

''کیا یہ آواز ــ ایک بہن کی ہے؟''، بازاروف نے اپنی آواز کو کھینچتے ہوئے کہا۔

''بےشک... لیکن ہم کھڑے کیوں ہیں؟ آؤ ہم آگے چلیں۔ ہماری بات‌چیت کتنی عجیب ہے، کیا تم ایسا نہیں سوچتے؟ میں نے کبھی سوچا نہ تھا کہ میں تم سے اس طرح بات کرونگی۔ تم جانو ــ میں تم سے ڈرتی ہوں... اور پھر بھی تم پر اعتماد کرتی ہوں کیونکہ تم واقعی بڑے نیک‌دل ہو۔''

''سب سے پہلے تو یہ کہ میں کچھ ایسا نیک‌دل بھی نہیں ہوں۔ دوسرے یہ کہ میں تمہارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا اور پھر تم کہتی ہو کہ میں نیک‌دل اور بھلا آدمی ہوں... یہ ویسے ہی ہے جیسے کسی مردے کے سر پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے جائیں۔''

''یوگینی واسیلی‌وچ، ہم بےبس ہیں...''، اس نے کہنا شروع کیا لیکن پتوں میں سرسراتی ہوئی ہوا کا ایک تیز جھونکا آیا اور اس کے الفاظ کو اپنے ساتھ بہا لے گیا۔

''لیکن تم آزاد ہو''، بازاروف نے کچھ رک کر کہا۔ باقی باتیں سنائی نہ دے سکیں۔ قدموں کی چاپ دور ہونے لگی... خاموشی چھا گئی۔

ارکادی کاتیا کی طرف مڑا — وہ اسی طرح بیٹھی تھی، صرف اس کا سر اور زیادہ جھک گیا تھا —

''کاتیرینا سرگئی‌ونا،، اس کی آواز تھرتھرائی اور اس نے مٹھیاں بھینچ لیں — ''میں تم سے محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم سے محبت کرتا ہوں — میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں اور کسی سے بھی نہیں — میں تم سے یہی کہنا چاھتا تھا، میں تمہاری مرضی جاننا چاھتا تھا اور درخواست کرنا چاھتا تھا کہ تم اپنا ھاتھہ میرے ھاتھہ میں دے دو — کیونکہ چاھے میں امیر نہ ہوں، میں سب کچھہ قربان کرنے کے لئے تیار ہوں... تم جواب نہیں دیتیں؟ تم مجھہ پر یقین نہیں کرتیں؟ تم سمجھتی ہو میں ھلکے دل سے تم سے یہ سب کچھہ کہہ رھا ہوں؟ لیکن پچھلے چند دن کا تصور کرو! کیا تم یہ نہیں محسوس کر سکیں کہ باقی سب کچھہ —— میں یقین دلاتا ہوں تمہیں —— باقی سب کچھہ مٹ چکا ھے اور اس کا کوئی نشان باقی نہیں؟ میری طرف دیکھو اور کچھہ کہو... میں محبت کرتا ہوں، میں تم سے محبت کرتا ہوں — میری بات پر یقین کرو!،،

کاتیا نے اس کو چمکتی ہوئی نم آنکھوں سے دیکھا اور بڑی لمبی جھجک کے بعد آھستہ سے مدھم سی مسکراھٹ کے ساتھہ زیر لب بولی ''ھاں!،،

ارکادی اپنی جگہ سے اٹھہ کھڑا ہوا — ''ھاں! تم نے کہا ھاں، کاتیرینا سرگئی‌ونا ! اس کا کیا مطلب ھے؟ کیا اس کا مطلب یہ ھے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تم مجھہ پر یقین کرتی ہو یا... یا... میں اپنی زبان سے یہ ادا نہیں کر سکتا...،،

''ھاں،، کاتیا نے دوھرایا اور ابکے وہ اس کی بات سمجھہ گیا — اس نے کاتیا کے لمبے لمبے خوبصورت ھاتھوں کو تھام لیا اور مارے

جذبات کے دم بخود ہوکر اس نے ان ہاتھوں کو سینے سے لگا لیا — وہ مشکل سے کھڑا ہو پایا وہ بار بار دوہرائے جا رہا تھا ''کاتیا، کاتیا...،، اور وہ ہولے ہولے رونے لگی اور خود ہی اسے اپنے آنسوؤں پر ہنسی بھی آنے لگی — جس نے اپنی محبوبہ کی آنکھوں میں ایسے آنسو نہیں دیکھے، جس کے جذبات میں ان آنسوؤں نے ممنونیت اور ندامت کی کسک نہیں پیدا کی، وہ نہیں جانتا کہ اس دھرتی پر انسان کتنا مسرور ہو سکتا ہے —

* * *

اگلی صبح، انا سرگئی‌ونا نے بازاروف کو اپنے مطالعے کے کمرے میں بلوا بھیجا — اور ایک غیرفطری قہقہے کے ساتھ تہہ کیا ہوا ایک خط اس کو پڑھنے کو دیا — یہ ارکادی کا خط تھا جس میں اس نے اس کی بہن سے شادی کی درخواست کی تھی —

بازاروف نے نگاہیں خط پر دوڑائیں اور کدورت بھرے رنج کے جذبات کے اظہار سے خود کو روکا جو اس کے دل میں امڈ پڑے تھے —

''تو یہ بات ہے،، اس نے کہا ''اور تم غالباً کل تک یہ سمجھتی تھیں کہ وہ کاتیرینا سرگئی‌ونا کے لئے اپنے دل میں بھائی جیسی محبت رکھتا ہے؟ اب کیا کرنے کا ارادہ ہے؟،،

''تم کیا صلاح دیتے ہو؟،، انا سرگئی‌ونا نے پوچھا جو اب تک ہنس رہی تھی —

''ہاں میں سمجھتا ہوں،، بازاروف نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا اگرچہ وہ بھی اس کی طرح ہنسنے کے موڈ میں نہیں تھا — ''میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں اس نوجوان جوڑے کو اپنی دعاؤں سے نوازنا چاہئے — ہر طرح یہ جوڑا بہت اچھا ہے — کرسانوف کافی

خوش حال ہے، وہ اکلوتا پوت ہے اور اس کے باپ بھلے آدمی ہیں — وہ اس کی مخالفت نہیں کرینگے —،،

اودینتسووا نے کمرے کا ایک پھیرا کیا — اس کا چہرہ کبھی سرخ ہو جاتا اور کبھی سفید —

''تم ایسا سمجھتے ہو؟،، اس نے کہا — ''آہ خیر — مجھے کوئی اعتراض نہیں... میں کاتیا کے لئے خوش ہوں... اور ارکادی نکولائی‌وچ کے لئے بھی — بے‌شک میں اس کے باپ کے جواب کا انتظار کرونگی — میں خود اسے وہاں بھیجونگی — کل میں نے ٹھیک کہا تھا کہ ہم دونوں بوڑھے ہونے کو آئے... آخر میں کیوں کر کچھ بھانپ نہ سکی؟ تعجب تو اس پر ہو رہا ہے!،،

انا سرگئی‌ونا نے پھر قہقہہ لگایا اور فوراً ہی دوسری طرف مڑ گئی —

''آج کے نوجوان کہیں زیادہ کائیاں ہیں،، بازاروف نے بھی ہنستے ہوئے کہا — ''خدا حافظ،، اس نے ذرا رک کر کہا ''مجھے امید ہے کہ تم اس معاملے کو ایک اچھے انجام تک پہنچاؤگی — میں دور سے تماشہ دیکھونگا اور خوش ہو لونگا —،،

اودینتسووا اس کی طرف تیزی سے مڑی —

''تم کیوں جا رہے ہو؟ اب تمہارے ٹھہرنے میں کیا رکاوٹ ہے؟ ٹھہر جاؤ —— تم سے باتیں کر کے بڑا لطف حاصل ہوتا ہے —— لگتا ہے ایک کھڑی چٹان پر چل رہی ہوں — شروع میں آدمی ہچکچاتا ہے لیکن بعد میں ہمت پیدا ہو جاتی ہے — رک جاؤ —،،

''انا سرگئی‌ونا، دعوت کا شکریہ، اور میری قوت گفتار کے لئے دل خوش کن تعریف کا بھی شکریہ — لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں بہت لمبے عرصے تک اجنبی دنیا میں منڈلاتا رہا ہوں —

مچھلی چند لمحے کو تو ہوا میں اڑتی ہے لیکن پھر پانی میں گر جاتی ہے — براہ کرم مجھے اپنی دنیا میں واپس جانے کی اجازت دیجئیے —،،

اودینتسووا نے اس کو غور سے دیکھا— اس کے زرد چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ پھیل رہی تھی۔- ''یہ آدمی مجھ سے محبت کرتا تھا!،، اس نے سوچا اور دفعتاً اس کو اس پر بڑا ترس آیا اور ہمدردی میں اس نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا —

لیکن وہ اس کو سمجھ گیا —

''نہیں!،، وہ ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے بولا — ''میں غریب آدمی ہوں— لیکن اب تک میں نے بھیک نہیں لی ہے— خدا حافظ مادام! خدا کرے تم بخیر رہو—،،

''مجھے یقین ہے کہ ہم آخری بار ایک دوسرے سے نہیں مل رہے ہیں،، انا سرگئی‌ونا نے بیساختہ کہا—

''ہماری اس دنیا میں کچھ بھی ہو سکتا ہے!،، بازاروف نے جواب دیا، جھکا اور باہر نکل گیا —

* * *

''اچھا تو تم نے اپنے لئے ایک گھونسلہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے؟،، وہ اپنے بکس کے سامنے بیٹھا ہوا کپڑے وغیرہ رکھتے ہوئے، ارکادی سے اسی دن کہہ رہا تھا —''برا خیال نہیں ہے— لیکن تم اس سلسلے میں اتنی چالاکی سے کیوں کام لیتے رہے؟ مجھے تو امید تھی کہ تم بالکل ہی الٹے رخ میں اپنی کشتی تیراؤ گے —— اور کون جانے تم خود بھی ناگہاں اس چکر میں آگئے ہو؟،،

''واقعہ یہ ہے کہ جب میں تم سے جدا ہوا تو مجھے خود اس کی توقع نہ تھی،، ارکادی نے جواب دیا — ''لیکن تم یہ کہہ کر اپنے چاروں طرف گھیرا کیوں ڈال رہے ہو کہ 'برا خیال نہیں ہے'، — کیا میں شادی کے بارے میں تمہارے خیالات سے واقف نہیں ہوں؟،،

''آہ میرے اچھے دوست !،، بازاروف نے کہا ''تم کس طرح باتیں کرتے ہو! دیکھتے ہو میں کیا کر رہا ہوں: میرے بکس میں ایک خالی جگہ ہے اور میں اس میں گھاس پھوس بھر رہا ہوں — یہی حال زندگی کے بکس کا ہے — جب تک کہ اس میں جگہ باقی ہے جس چیز سے جی چاہے اس جگہ کو پر کرتے رہو — براہ کرم ناراض نہ ہونا — شائد کاتیرینا سرگئی‌ونا کے متعلق تمہیں میری رائے یاد ہوگی — بعض لڑکیاں صرف اس لئے چنٹ سمجھی جاتی ہیں کہ وہ بڑی عقل‌مندی سے ٹھنڈی سانس بھرتی ہیں — لیکن تمہاری لڑکی اپنا سکہ چلائیگی اور تمہیں بھی اپنی مٹھی میں رکھیگی —— میں قسم کھاتا ہوں —— لیکن یہی ہونا بھی چاہئے —،، اس نے بکس کا ڈھکن گرایا اور فرش سے اٹھ کھڑا ہوا — ''اور اب تم سے جدا ہوتے ہوئے دوہراتا ہوں... اپنے آپ کو دھوکا دینے سے کوئی فائدہ نہیں... میں تم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو رہا ہوں اور تم خود بھی یہ جانتے ہو... تم نے عقل‌مندی سے کام لیا ہے — تم ہماری تلخ، اذیت بھری اور تنہائی کی زندگی کے لئے نہیں بنے ہو — تم میں سرکشی اور غیض و غضب کی کمی ہے، تم میں بس جرأت اور شباب کی گرمی ہے — ہمارے کام کے لئے یہ مفید نہیں — تم رئیس گھرانوں کے لوگ رئیسانہ اطاعت گزاری یا شریفانہ برہمی سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتے اور یہ کوڑی کام کی نہیں — مثال کے طور

پر تم لڑتے نہیں —— پھر بھی تم تصور کرتے ہو کہ تم ہیرو ہو—— اور ہم جنگ کے پیاسے ہیں — ہمارے گرد و غبار تمہاری آنکھوں کو کھا جائینگے، ہماری غلیظ زندگی تمہیں ملوث کر دیگی — اس کے علاوہ تم بہت نازک، بہت نرم ہو، ہماری زندگی سے بہت دور— تم لوگ تو اپنی اپنی دفلی بجاکر خوش ہو لیتے ہو— تم اپنی رسوائیوں میں دفن رہنا چاہتے ہو— ہم ان سب باتوں سے اکتا چکے ہیں — ہم کو دوسروں کی ضرورت ہے! ہم اپنی نہیں دوسروں کی مرمت کرنا چاہتے ہیں — تم ایک اچھے نوجوان ہو، لیکن پھر بھی تم بڑے نرم ہو— آزاد خیال قسم کے شرفا میں سے ایک —— اور میرے ماں باپ کی زبان میں ایک et voilà tout—،،

،،تم مجھے ہمیشہ ہمیشہ کو خدا حافظ کہہ رہے ہو، یوگینی؟،، ارکادی نے افسردگی کے ساتھہ کہا — ،،اور تم ان باتوں کے علاوہ اور کچھہ نہیں کہہ سکتے؟،،

بازاروف نے سر کھجایا —

،،کہنے کو اور بھی باتیں ہیں ارکادی، لیکن میں ان کو زبان پر نہیں لاؤنگا کیونکہ یہ رومانیت ہوگی، اس کا مطلب ہوگا: جذباتیت — تم اپنے راستے پر گامزن رہو، شادی کرو، تنکا تنکا کر کے آشیانہ بناؤ اور پھولو پھلو، جتنے زیادہ چوزے ہونگے اتنا ہی اچھا ہوگا — وہ بہت اچھے لوگ ہونگے چاہے اس کی وجہ یہی کیوں نہ ہو کہ وہ ایک صحیح وقت پر اس دنیا میں آئینگے، وہ میری اور تمہاری طرح نہیں ہونگے — اچھا لو گھوڑے تیار ہو گئے! کوچ کا وقت آ گیا! میں ہر شخص سے رخصت ہو چکا ہوں... اچھا؟ آؤ گلے مل لیں، کیا خیال ہے؟،،

ارکادی نے اپنے سابقہ گرو اور دوست کی گردن میں بانہیں ڈال دیں — اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبائی ہوئی تھیں —

''آہ جوانی، جوانی!،، بازاروف نے سکون سے کہا ''لیکن مجھے کاتیرینا سرگئیونا پر اعتماد ہے — دیکھ لینا وہ کتنی جلدی تمہارے دل پر پھایا رکھ دیتی ہے!،،

* * *

''خدا حافظ میرے دوست!،، بازاروف نے گاڑی میں بیٹھنے کے بعد ارکادی سے کہا اور اصطبل کی چھت پر ہم پہلو بیٹھے ہوئے گالکا* کے ایک جوڑے کی طرف اشارہ کیا — ''دیکھو تمہیں اس سے سبق لینا چاہئے —،،

''کیا مطلب ہے اس کا؟،، ارکادی نے پوچھا —

''کیا؟ کیا تم قدرتی تاریخ کے علم میں اتنے کمزور ہو یا تم یہ بالکل بھول چکے ہو کہ تمام چڑیوں میں گالکا سب سے زیادہ اپنے گھونسلے سے محبت کرتی ہے؟ اس کی مثال کو اپناؤ! خدا حافظ، سگینور!،،

گاڑی نے ہچکولے کھائے اور آگے چل پڑی —

* * *

بازاروف نے سچ کہا تھا — شام کو کاتیا سے باتیں کرتے ہوئے ارکادی اپنے گرو کو بالکل بھول گیا — وہ ابھی سے اس کا غلام بننے لگا تھا — کاتیا کو اس کا احساس تھا اور وہ اس پر ذرا بھی حیران نہ تھی — اگلے دن اس کو مارینو جانا تھا اور نکولائی پتروویچ سے اس مسئلے پر بات‌چیت کرنی تھی — انا سرگئیونا ان

---

*کوے سے ملتی جلتی روسی چڑیا جس کو اپنے نشیمن سے بڑی محبت اور لگاؤ ہوتا ہے—

دونوں کے راستے میں رکاوٹ نہ ڈالنا چاہتی تھی اور محض
اخلاق و تہذیب کے خیال سے وہ ان کو بہت زیادہ دیر تک تنہا نہ
چھوڑتی تھی — اس نے بڑی وسعت قلب سے کام لیتے ہوئے شہزادی
کو ان کے راستے میں نہ آنے دیا —— آنے والی شادی کی خبر نے
اس خاتون میں ایک عجیب قسم کی اشک ریز بولاہٹ پیدا کر دی
تھی — پہلے تو انا سرگئی‌ونا کو اندیشہ ہوا کہ ان کی خوشی کا
نظارہ اس کے لئے دردانگیز ہوگا لیکن یہ کچھہ الٹا ثابت ہوا —
اس نظارے سے اسے تکلیف نہ پہنچی بلکہ اسے یہ بہت ہی دلچسپ
اور دل گداز معلوم ہوا — انا سرگئی‌ونا اس احساس سے خوش بھی
تھی اور غم‌زدہ بھی — ''لگتا ہے کہ بازاروف کا خیال صحیح تھا،،
وہ سوچتی ''تجسس، سوائے تجسس کے اور کچھہ نہیں، عیش و آرام
سے محبت اور خودغرضی...،،

''بچو!،، اس نے زور سے کہا ''کیا محبت محض بناوٹ اور
دکھاوا ہے؟،،

لیکن یہ بات نہ کاتیا کی سمجھہ میں آئی اور نہ ارکادی کی —
دونوں اس سے شرماتے تھے — انہوں نے غیرارادی طور پر جو گفتگو
سنی تھی ان کے ذہن میں برابر تازہ تھی — لیکن انا سرگئی‌ونا نے
جلد ہی ان کے دلوں کو سکون سے بھر دیا — ایسا کرنے کے لئے
اس کو کوئی خاص جدوجہد نہیں کرنی پڑی... اب خود اسے چین
پڑ گیا تھا، سکون ہو گیا تھا —

۲۷

بازاروف کا بوڑھا جوڑا اپنے بیٹے کی اچانک واپسی پر خوشی
سے پھولا نہ سمایا کیونکہ انہیں اس کے آنے کی ذرا بھی توقع نہ
تھی — ارینا ولاسئےونا پورے گھر کو سر پر اٹھائے ہوئے تھی اور

وہ اتنے جذبات میں تھی کہ واسیلی ایوانووچ نے اس کی تشبیہ ''ایک تیتر،، سے دی ـ واقعی اپنے شلوکے میں وہ ایک چڑیا معلوم ہو رہی تھی ـ رہی خود اس کی بات سو وہ صرف زور سے گنگنا رہا تھا، پائپ کو چبائے جا رہا تھا اور اپنی گردن کو مستقل دبا رہا تھا جیسے یہ آزما رہا ہو کہ اس کا پیچ اچھی طرح کسا گیا ہے یا نہیں ـ وہ اچانک منہ کھول دیتا اور بے آواز قہقہہ لگاتا ـ

''ابا جان میں پورے چھہ ہفتے یہاں ٹھہرنے کے خیال سے آیا ہوں ،، بازاروف نے اس سے کہا ''اور میں کچھہ کام کرنا چاہتا ہوں اس لئے مہربانی سے مجھے زیادہ چھیڑئیگا مت ـ،،

''میں تو تمہیں واقعی اتنا ستاؤنگا کہ تم میری صورت بھول جاؤگے،، واسیلی ایوانووچ نے چوٹ کی ـ

اور اس نے اپنا وعدہ پورا کیا ـ اپنے بیٹے کو اپنے مطالعے کے کمرے میں جمانے کے بعد وہ اس سے تقریباً روپوش ہو گیا اور اپنی بیوی کو ضرورت سے زیادہ مامتا کا مظاہرہ کرنے سے باز رکھنے کی کوشش کرتا رہا ـ ''میری پیاری،، اس نے بیوی سے کہا ''پچھلی بار جب یوگینی یہاں تھا تو ہم نے ضرورت سے زیادہ دیکھہ بھال اور خیال سے اس کو پریشان کیا ـ ہمیں ابکے زیادہ دوراندیشی سے کام لینا ہوگا ـ،، ارینا ولاسئےونا مان گئی ـ لیکن اس کو اس سے بہت کم فائدہ ہوا ـ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کو صرف کھانے کے وقت دیکھتی اور اس کو مخاطب کرنے کے خیال سے ہی ڈرتی ـ ''یوگینی!،، وہ کہتی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کی طرف مڑتا وہ اپنے تھیلے کے ڈور سے کھیلنے لگتی اور ہکلا کر کہتی ''کچھہ نہیں، کچھہ نہیں، بس یونہی...،، اور پھر واسیلی ایوانووچ کے پاس جاتی اور اپنے گال پر ہتھیلی رکھتے

ہوئے کہتی ''ہم کیوں کر معلوم کرتے، پیارے کہ آج یوگینی
کھانے میں کیا چیز پسند کریگا — گوبھی کا شوربہ یا مٹر کا
شوربہ؟،، — ''لیکن تم نے خود اس سے کیوں نہیں پوچھا؟،، —
''میں اس کو تنگ نہیں کرنا چاہتی تھی!،، لیکن بازاروف نے
جلد ہی خود کو کمرے میں مقفل کرنا چھوڑ دیا — اس کے
کام کا طوفان آہستہ آہستہ تھم گیا اور اس کے بعد ایک تھکی
ہوئی تلخی بھری کوفت اور خاموش سی بےچینی کا دور شروع ہوا —
اس کی تمام حرکات وسکنات میں ایک عجیب قسم کی تھکن سی
جھلکنے لگی یہاں تک کہ اس کی چال ڈھال میں بھی، جس سے
ہمیشہ الوالعزمی اور خود اعتمادی ٹپکتی تھی، ایک تبدیلی
پیدا ہوئی — وہ اب اکیلا ٹہلنے کے لئے نہ جاتا اور کسی کا ساتھ
ڈھونڈتا — وہ بیٹھک میں چائے پیتا، واسیلی ایوانووچ کے ساتھ
باغ میں منڈلاتا اور اس کے ساتھ تمباکو کے ''خاموش،، کش
اڑاتا — ایک بار اس نے فادر الکسی کی صحت کا حال بھی پوچھا —
اس تبدیلی نے شروع میں واسیلی ایوانووچ کے دل کی کلی کھلا
دی لیکن اس کی خوشی دو روزہ تھی — ''یوگینی کی طرف سے مجھے
تردد ہے،، تنہائی میں اس نے اپنی بیوی سے شکایت کی — ''ایسی
بات نہیں ہے کہ وہ ناخوش یا ناراض ہے — یہ اتنی بری بات نہ
ہوتی — وہ دکھی ہے، وہ غمزدہ ہے — یہ سب سے بری بات
ہے — کبھی کچھ پھوٹتا نہیں منہ سے — کہیں بہتر ہوتا اگر
وہ ہمیں برا بھلا کہہ لیتا — وہ دبلا ہوتا جا رہا ہے اور اس کے
چہرے کا رنگ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا —،، — ''خدا ہمارا
نگہبان ہے!،، بوڑھی ماں سرگوشی میں بولی ''میں تو اس کی
گردن میں ایک تعویذ ڈال دوں مگر وہ پہنیگا کب!،، واسیلی
ایوانووچ نے بڑی بردباری سے ایک دو بار اس کے کام، صحت اور

ارکادی کے بارے میں پوچھہ گچھہ کرنے کی کوشش کی... لیکن بازاروف نے جھجکتے ہوئے، سرسری طور پر جواب دیا اور ایک دن جب اس نے دیکھا کہ اس کا باپ اس کے منہ سے کچھہ اگلوانا چاہتا ہے تو اس نے جھلا کر کہا ''آپ میرے چاروں طرف پنجوں کے بل کیوں چلتے ہیں؟ یہ تو پہلے سے بھی زیادہ برا ہے —،،
''ارے بس بس میرا کوئی خاص مطلب نہ تھا!،، بیچارے واسیلی ایوانووچ نے جلدی سے کہا — اس کے سیاسی لقموں نے بھی کوئی کام نہ کیا — ایک بار اس نے اپنے بیٹے کے دل میں دلچسپی پیدا کرنے کی امید میں یہ سوال چھیڑ دیا کہ انجام کار کسان طبقہ آزاد ہو کر رہیگا — لیکن اس نے بےنیازی سے جواب دیا ''کل میں چہار دیواری کے پاس سے گزر رہا تھا — میں نے کسی پرانے گیت کے بجائے کسان لڑکوں کو گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ گانا گاتے ہوئے سنا —— 'میری جان، تیرے عشق میں جان پر بن آئی، —— یہ رہی آپ کی ترقی، جی!،،

کبھی کبھی بازاروف گاؤں کے اندر ٹہلنے کے لئے چلا جاتا اور اپنے خاص بےساختہ انداز میں کسی کسان سے بات چیت شروع کر دیتا — ''اچھا،، وہ کہتا ''بڑے میاں بتاؤ، زندگی کے بارے میں کیا رائے ہے تمہاری، کیا سوچتے ہو تم ؟ کہا جاتا ہے کہ تمہارے اندر روس کی تمام تر طاقت اور مستقبل ہے، تم تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے والے ہو —— تم ہمیں ایک مستند زبان دوگے اور قانون بناؤگے!،، وہ آدمی یا تو کچھہ نہ کہتا یا کچھہ ایسی باتیں اس کی زبان سے ادا ہوتیں ''او... ہم یہ کر سکتے ہیں کہ... اب، دیکھو، بات یہ ہے کہ... ہم جو کر سکتے ہیں کرتے ہیں —،،

''تم صرف یہ بتاؤ کہ تمہاری دنیا کیا چیز ہے؟،، بازاروف

بات کاٹ دیتا — ''کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ یہ دنیا تین مچھلیوں پر قائم ہے؟''

''دھرتی، جناب، دھرتی تین مچھلیوں پر قائم ہے''، دیہاتی اپنی نرم اور گنگناتی ہوئی سرقبیلی دور کے لہجے میں بڑی متانت سے کہتا — ''ہماری دنیا کا دارومدار، جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے؛ اپنے مالک کی مرضی پر ہے... کیوں کہ، ظاہر ہے آپ ہمارے مائی باپ ہیں — اور مالک جتنا سخت ہوتا ہے کسان اس کو اتنا ہی زیادہ چاہتے ہیں —''

ایک بار اس قسم کی لن‌ترانی سننے کے بعد بازاروف نے حقارت سے اپنے کندھے جھٹکے اور مڑ گیا اور کسان وہاں سے چل دیا —

''تم کیا بات کر رہے تھے؟''، ادھیڑ عمر کے ایک ترش‌رو کسان نے جو ان کی بات‌چیت سن رہا تھا اپنے جھونپڑے کے دروازے پر کھڑے کسان سے پوچھا — ''لگان کے بقائے کے بارے میں؟''

''نہیں نہیں بقائے سے اس کا کوئی سروکار نہیں!''، پہلے کسان نے جواب دیا — اب اس کی آواز میں سرقبیلی دور کی گنگناتی ہوئی جھنکار نہیں تھی — اب اس کی آواز حد درجہ گمبھیر تھی — ''میرا یار یونہی گپ ہانکنا چاہتا تھا — اس کی زبان میں کھجلی ہو رہی تھی — دیکھتے نہیں، بڑا آدمی ہے بھلا -- وہ سمجھتا کیا ہے؟''

''اوہ وہ کیا سمجھتا ہے!''، دوسرے کسان نے اس کی بات دوہرائی اور پھر وہ سر ہلاتے ہوئے اور اپنی پیٹی کے نیچے قمیص کو برابر کرتے ہوئے اپنی اپنی رام کہانی سنانے لگے — خوب! بازاروف کو جو حقارت سے اپنے کندھے جھٹک رہا تھا، بازاروف کو جو جانتا تھا کہ کسان سے کس طرح بات کرنی چاہئے (اس نے

پاول پترووچ سے ایک بار بحث کرتے ہوئے دعوے کیا تھا) ہاں اس خود اعتماد بازاروف کو کبھی شبہہ بھی نہیں ہوا تھا کہ کسانوں کی نظر میں وہ خود ایک سرپھرا مسخرا تھا...

لیکن اسے آخرکار ایک قسم کا مشغلہ ہاتھہ آ گیا — ایک بار اس کی موجودگی میں واسیلی ایوانووچ ایک کسان کے کٹے ہوئے پیر پر پٹی باندھہ رہا تھا لیکن بیچارے بڈھے کے ہاتھہ کانپ رہے تھے اور پٹی اس کے قابو میں نہ آ رہی تھی — اس کے بیٹے نے اس کا ہاتھہ بٹایا اور اس وقت سے وہ علاج و معالجے میں اپنے باپ کی مدد کرنے لگا اگرچہ وہ خود اپنے بتائے ہوئے علاج کا مذاق اڑاتا اور ساتھہ ہی اپنے باپ کا بھی جو اس کے مشوروں پر عمل کرتا تھا — بازاروف کی پھبتیوں سے واسیلی ایوانووچ کو ذرا بھی پریشانی نہ ہوتی — بلکہ ان پھبتیوں میں اسے لطف آتا — وہ اپنے میلے چیکٹ ڈریسنگ گاؤن کو پیٹ پر دو انگلیوں سے پکڑے ہوئے، پائپ کے کش لگاتا اور خوش خوش اپنے بیٹے کے جلے بھنے فقرے سنتا رہتا — اور اس کی باتیں جتنی تیکھی اور تیز ہوتیں وہ اسی قدر جی سے قہقہہ بلند کرتا اور ہر شخص کے سامنے اپنے کالے دانتوں کی نمائش کر دیتا — وہ بعض مرتبہ یہ بے سر و پا اور فضول باتیں دوہراتا اور کئی کئی دن تک بےوجہ ان کی گردان کرتا رہتا ''یہ تو بڑی فنٹوشیت ہے،، — اس کے بیٹے نے یہ فقرہ اس موقع پر کہا تھا جب ایک بار اس کے باپ نے صبح کی عبادت گرجا گھر جاکر ادا کی تھی — ''خدا کا شکر کہ وہ پھر خوش رہنے لگا ہے!،، واسیلی ایوانووچ نے اپنی بیوی کے کان میں کہا ''اس نے آج میرا حلیہ ٹائٹ کر دیا، واقعی لاجواب بات ہوئی!،، محض اس خیال سے کہ اس کا نائب اتنا شاندار ہے اس کے دل میں لڈو پھوٹنے لگتے اور سر غرور سے تن جاتا — ''ہاں میری

اچھی عورت،، وہ کسی کسان عورت سے کہتا جو پرانے قسم کا مردانہ اوورکوٹ اور روسی کسانوں کا رومال سر پر لپیٹے ہوتی — اور ساتھ ھی وہ اس کی طرف عرق کی شیشی یا مرہم کی ڈبیہ بڑھاتا ''شکر کرو — تمہارا ستارا اوج پر ھے کہ میرا بیٹا ان دنوں گھر پر ھے — تمہارا علاج نئے سے نئے سائنسی طریقے کے مطابق ہو رہا ھے، سمجھیں تم؟ فرانس کے شہنشاہ ، نپولین کو اس سے بہتر ڈاکٹر میسر نہ تھا —،، اور وہ عورت جو ''پیٹ میں قراقر،، کی شکایت لے کر آتی (جس کے معنی وہ خود نہ جانتی) صرف جھکتی اور چار انڈوں کی شکل میں جو ایک تولیے کے کونے میں بندھے ہوتے، ڈاکٹر کی فیس اپنے گریبان سے نکال کر ادا کرتی —

ایک بار تو، بازاروف نے راہ چلتے کپڑا فروش کا ایک دانت بھی نکالا اور اگرچہ یہ ایک معمولی دانت تھا واسیلی ایوانووچ نے اسے ایک عجوبے کے طور پر رکھہ چھوڑا اور فادر الکسی کو دکھایا اور بار بار کہتا رہا :

''ذرا دیکھنا یہ دانت! واقعی یوگینی بڑا طاقتور ھے! بیچارا کپڑا فروش تو یوں ہوا میں معلق ہو گیا... ارے میں تو کہتا ہوں شاہ بلوط بھی ہوتا تو زمین چھوڑ دیتا!..،،

''بہت اچھے!،، آخرکار فادر الکسی نے کہا اور اس کی سمجھہ میں نہ آیا کہ اور کیا کہے اور اس خوشی سے دیوانے بڈھے کو کس طرح رام کرے —

* * *

ایک دن، قریب کے گاؤں سے ایک کسان واسیلی ایوانووچ کے پاس اپنے بھائی کو لے کر آیا جو ٹائفس کا مریض تھا — بیچارا بےسہارا، منہ کے بل پیال پر پڑا مر رہا تھا — اس کے پورے بدن

پر کالے دھبے پھیلے ہوئے تھے اور وہ بہت دیر سے بےہوش تھا — واسیلی ایوانووچ نے اس پر اپنے افسوس کا اظہار کیا کہ کسی کو اور پہلے اس کے علاج کا خیال کیوں نہ آیا اور اعلان کر دیا کہ اب کوئی امید نہیں — اور واقعی جب تک کسان اپنے گھر پہنچے اس کا بھائی گاڑی ھی میں دم توڑ چکا تھا—

تین دن بعد بازاروف اپنے باپ کے کمرے میں آیا اور پوچھا کہ اس کے پاس کچھه لونر کاسٹک تو نہیں —

''ھے میرے پاس — کس لئے چاھئے تمہیں؟،،

''ضرورت ھے —— ایک زخم کے لئے —،،

''کس کے لئے؟،،

''اپنے لئے —،،

''اپنے لئے؟ کیوں؟ کیسا زخم؟ کہاں ھے دیکھوں؟،،

''یہاں میری انگلی پر — آج ذرا میں اس گاؤں میں چلا گیا تھا، آپ جانتے ھیں نا، جہاں سے وہ ٹائفس کے مریض کسان کو لائے تھے — انہوں نے کسی وجه سے اس کے پوسٹ مارٹم کا فیصله کیا تھا اور مجھے اس قسم کے کام کی مشق بہت دنوں سے نہیں رھی تھی —،،

''پھر؟،،

''تو میں نے مقامی ڈاکٹر سے کہا لاؤ میں کر دوں یه کام — اس میں میری انگلی کٹ گئی —،،

واسیلی ایوانووچ یکایک زرد پڑ گیا اور ایک لفظ بھی منه سے نکالے بغیر وہ اپنے مطالعے کے کمرے میں بھاگا ھوا گیا اور فوراً اپنے ھاتھه میں لونر کاسٹک کا ٹکڑا لئے ھوئے واپس آیا — بازاروف کاسٹک لے کر جانے ھی والا تھا —

''خدا کے لئے،، واسیلی ایوانووچ نے التجا کی ''لاؤ مجھے کرنے دو—،،

بازاروف کے ہونٹوں پر طنز بھری مسکراہٹ ابھر آئی —

''اچھا! مجھے تختۂ مشق بنانے کا شوق چرایا ہے!،،

''مذاق نہ کرو خدا کے لئے — اپنی انگلی دکھاؤ مجھے— کوئی گہرا زخم تو نہیں — تکلیف تو نہیں ہو رہی ہے؟،،

''اور زور سے دبائیے ، ڈرئے مت —،،

واسیلی ایوانووچ رک گیا —

''کیوں یوگینی، کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم اسے لوہے سے جلا دیں؟،،

''یہ تو پہلے ہونا چاہئے تھا — اب تو اصل بات یہ ہے کہ کاسٹک بھی بیکار ہے — اگر زہر سرائت کر گیا ہے تو اب بہت دیر ہو چکی ہے، اب بیکار ہے —،،

''کیسے... بہت دیر ہو چکی ہے...،، واسیلی ایوانووچ مشکل سے ہکلاتے ہوئے یہ الفاظ منہ سے نکال سکا—

''میرا یہی خیال ہے! چار گھنٹے سے زیادہ ہو چکا ہے!،،

واسیلی ایوانووچ نے دوبارہ زخم پر کاسٹک رکھا —

''کیا ضلع کے ڈاکٹر کے پاس کاسٹک نہ تھا؟،،

''نہیں —،،

''یہ کیوں کر ہو سکتا ہے، میرے خدا! ایک ڈاکٹر —— اور اس کے پاس اتنی ضروری چیز نہ ہو!،،

''قابل دید تھے اس کے نشتر بھی ،، بازاروف نے کہا اور باہر نکل گیا —

پوری شام اور اگلے دن، واسیلی ایوانووچ اپنے بیٹے کے کمرے میں جانے کے لئے ہر قسم کے بہانے ڈھونڈتا رہا اور اگرچہ

وہ اس کے زخم کے بارے میں ایک لفظ نہ کہتا اور آسمان کے نیچے ہر ممکن موضوع پر بات کرتا، پھر بھی وہ اس کی آنکھوں کی طرف اس طرح ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا اور اتنی بےچینی سے اس کو گھورتا کہ آخر ایک دن بازاروف کے صبر کا پیمانہ چھلک گیا اور اس نے دھمکی دی کہ وہ وہاں سے بھاگ جائیگا — واسیلی ایوانووچ نے وعدہ کیا کہ وہ پریشان ہونا بند کر دیگا — خاص طور پر اس وجہ سے یہ ضروری ہو گیا تھا کہ ارینا ولاسئےونا بھی اب پریشان ہونے لگی تھی جس سے اس نے، ظاہر ہے، سب کچھ چھپایا تھا — وہ پوچھتی وہ سوتا کیوں نہیں، آخر اسے ہوا کیا ہے — اس نے دو دن تک یہ راز چھپایا اگرچہ اسے اپنے بیٹے کا رنگ بےڈھب نظر آ رہا تھا جس کو وہ چھپ چھپ کر دیکھا کرتا تھا — لیکن تیسرے دن، کھانے پر وہ اور زیادہ ضبط نہ کر سکا — بازاروف آنکھیں جھکائے بیٹھا تھا — اس نے کھانے کو ہاتھ بھی نہ لگایا —

''تم کھاتے کیوں نہیں یوگینی؟،، بہت ھی بےنیازی سے کام لیتے ہوئے اس نے پوچھا — ''میرے خیال میں کھانا بڑا مزیدار ہے —،،

''میں اس لئے نہیں کھا رہا ہوں کہ میں کھانا چاھتا نہیں —،،

''کیا تمہاری بھوک مر گئی ہے؟ تمہارے سر کا کیا حال ہے؟،، اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا ''کیا سر دکھتا ہے؟،،

''ھاں دکھتا ہے — کیوں نہ دکھے بھلا؟،،

ارینا ولاسئےونا چونک کر بیٹھ گئی —

''غصہ نہ ہو یوگینی،، واسیلی ایوانووچ نے کہا ''کیا تم مجھے اپنی نبض نہ دیکھنے دوگے؟،،

بازاروف اٹھ کھڑا ہوا —

''میں نبض دیکھے بغیر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ مجھے بہت زیادہ بخار ہے ۔''

''کیا تمہیں سردی بھی لگی تھی؟''

''ہاں ۔ میں چلا ۔ میں لیٹونگا ۔ میرے لئے لیپا کے پھولوں کا جوشاندہ بھجوا دیجئے ۔ شائد مجھے ٹھنڈ لگ گئی ہے ۔''

''کوئی تعجب نہیں جو رات میں نے تم کو کھانستے ہوئے سنا'' ارینا ولاسئےونا نے کہا ۔

''ٹھنڈ لگ گئی ہے'' بازاروف نے دوہرایا اور کمرے سے نکل گیا ۔

ارینا ولاسئےونا لیپا کا جوشاندہ ابالنے میں مصروف ہو گئی ۔ اور واسیلی ایوانووچ دوسرے کمرے میں چلا گیا اور ایک بےآواز کرب کے ساتھہ اپنے بالوں کو جکڑ لیا ۔

بازاروف اس دن بستر پر پڑا رہا اور رات نیم غنودگی کی سی غفلت میں گزاری ۔ رات کے کوئی ایک بجے اس نے کوشش کرکے آنکھیں کھولیں اور جب اسے چراغ کی مدھم روشنی میں اپنے اوپر باپ کا جھکا ہوا چہرہ نظر آیا تو اس نے باپ کو وہاں سے چلے جانے کے لئے کہا ۔ بڈھے نے اس کی حکم کی تعمیل کی لیکن چند ہی لمحے بعد وہ پنجوں پر چلتا ہوا آیا اور کتابوں کی ایک الماری کے دروازے کے پیچھے نیم پوشیدہ کھڑا ہو گیا اور ٹکٹکی باندھہ کر اپنے بیٹے کو دیکھنے لگا ۔ ارینا ولاسئےونا بھی جاگ رہی تھی اور چوری چوری ادھہ کھلے دروازے سے جھانک کر دیکھہ لیتی کہ اس کا ''لال کس طرح سانس لے رہا ہے''۔ ساتھہ ہی وہ ایک نظر واسیلی ایوانووچ کو بھی دیکھہ لیتی ۔ اسے ایک بےحس و حرکت جھکی ہوئی پشت کے سوا کچھہ نظر نہ آتا ۔ لیکن اس سے بھی اس کی ڈھارس بندھہ جاتی ۔ صبح کے وقت بازاروف نے

اٹھ بیٹھنے کی کوشش کی — لیکن اس کا سر چکرانے لگا اور اس کی ناک سے خون بہنے لگا — وہ پھر بستر پر لیٹ گیا — واسیلی ایوانووچ نے خاموشی سے اس کی تیمارداری کی — ارینا ولاسئےونا اندر آئی اور پوچھا کہ اس کی طبیعت کیسی ہے — اس نے جواب دیا ''بہتر،، اور منہ دیوار کی طرف پھیر لیا — واسیلی ایوانووچ نے دونوں ہاتھوں سے اپنی بیوی کو جانے کا اشارہ کیا — اس نے خود کو رونے سے باز رکھنے کے لئے اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا لئے اور باہر چلی گئی — اچانک ایسا محسوس ہوا کہ گھر میں ہر ایک چیز اندھیرے میں غرق ہو گئی ہے — ہر شخص کا منہ اتر گیا — ہر چیز پر ایک عجیب خاموشی چھا گئی — ایک مرغا جو فارم کے احاطے میں شور مچا رہا تھا، اٹھا کر گاؤں پہنچا دیا گیا — دیر تک مرغے کی سمجھ میں نہ آیا کہ اس کے ساتھ یہ سلوک کیوں کیا جا رہا ہے — بازاروف اسی طرح دیوار کی طرف رخ کئے پڑا رہا— واسیلی ایوانووچ نے اس سے بہت پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن ان سوالوں سے بازاروف کو تھکن محسوس ہوتی — بوڑھا بیچارا بےحس و حرکت اپنی جگہ بیٹھا، کبھی کبھار اپنی انگلیاں چٹخاتا رہا — وہ چند لمحوں کے لئے باغ میں چلا جاتا اور وہاں پتھر کے بت کی طرح کھڑا رہتا جیسے مارےتعجب کے سکتے میں آ گیا ہو (اس کے چہرے پر ان دنوں ایک عجیب سی حیرانی کھنڈ کر رہ گئی تھی) — پھر وہ بیٹے کے پاس واپس آ جاتا اور بیوی کے تشویش بھرے سوالوں سے کترانے کی کوشش کرنے لگا — آخر اس نے اس کا بازو پکڑ لیا اور اس کے کان میں ایک تھرتھراتی ہوئی حد درجہ بھیانک آواز میں کہا ''آخر کیا ہو گیا ہے اسے؟،، وہ ایسے موقع پر خود ضبط کرتا اور جواب میں زبردستی اپنے ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ بکھیر دیتا —

لیکن وہ یہ دیکھ کر ڈر جاتا کہ وہ مسکرانے کے بجائے زور سے ہنس رہا ہے— وہ صبح ہی ایک ڈاکٹر کو بلوانے کے لئے آدمی روانہ کر چکا تھا— اس نے اپنے بیٹے کو اس کے بارے میں بتانا ضروری سمجھا کیونکہ وہ اس کی خفگی سے ڈرتا تھا—

بازاروف نے یکایک صوفے پر کروٹ لی اور بجھی بجھی نظروں سے اپنے باپ کو گھورکر دیکھا اور پانی مانگا—

واسیلی ایوانووچ نے اس کو پانی دیا اور اس موقع کو غنیمت جان کر اس کی پیشانی چھو لی— وہ بخار میں پھنک رہا تھا—

''اچھے ابا،، بازاروف اپنی دھیمی اور بھاری آواز میں کہا ''میرا ٹکٹ کٹ چکا— میرے جسم کے اندر زہر پھیل چکا ہے اور چند دن کے اندر آپ مجھے دفن کرتے نظر آئینگے—،،

واسیلی ایوانووچ لڑکھڑایا جیسے کسی نے اس کی ٹانگوں کو دھکیل دیا ہو—

''یوگینی!،، وہ ہکلایا ''یہ کیا کہہ رہے ہو تم؟ خدا تم پر رحم کرے! تم کو تو ٹھنڈ لگی ہے...،،

''چھوڑئے بھی ابا،، بازاروف نے آہستہ بولتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی— ''ڈاکٹر کو اس طرح بات نہیں کرنی چاہئے— زہر کی ساری علامت موجود ہے— آپ خود جانتے ہیں—،،

''کہاں ہے علامت... زہر کی، یوگینی؟.. تم کیسی کیسی باتیں کرتے ہو!،،

''اور یہ کیا ہے؟،، بازاروف نے کہا اور اپنی قمیص کی آستین الٹتے ہوئے اس نے اپنے باپ کو خوفناک سرخ دھبے دکھائے جو اس کے جسم .پر ابھر آئے تھے—

واسیلی ایوانووچ چکرا گیا اور اس کی رگوں میں خون جم گیا—

''اس سے کیا ہوتا ہے،، آخر اس کے منہ سے نکلا ''کیا ہوتا ہے اگر... اگر یہ زہر بھی ہو تو کیا ہوتا ہے اس سے...،،

''پائیمیا،، اس کے بیٹے نے لقمہ دیا۔

''ارے ہاں... کچھہ وبائی...،،

''پائیمیا،، بازاروف نے سنجیدگی سے صاف طور پر کہا۔ ''کیا آپ اپنی ڈاکٹری کی کتابیں بالکل بھول چکے ہیں۔،،

''ہاں، ہاں، ٹھیک، جو تم چاہو وہی کہو — پھر بھی ہم تمہیں بچا لینگے!،،

''ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ لیکن اصل بات یہ نہیں ہے۔ مجھے امید نہیں تھی کہ میں اتنی جلدی سدھار جاؤنگا۔ اتفاق کی بات ہے۔ آپ کو اور اماں کو چاہئے کہ اس وقت اپنے زوردار مذہبی عقیدے کا پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ یہ اس کو آزمانے کا ایک اچھا موقع ہے۔،، اس نے کچھہ اور پانی پیا۔ ''اور میں آپ سے ایک کام کرنے کے لئے کہتا ہوں... اس سے پہلے کہ میرا دماغ کام کرنا بند کر دے۔ آپ جانتے ہیں، کل یا پرسوں میرا دماغ اپنا استعفی داخل کر دیگا۔ مجھے یقین نہیں کہ اس وقت بھی میں کام کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں لیٹے لیٹے مجھے محسوس ہوا کہ لال لال شکاری کتے میرے پیچھے جھپٹ رہے ہیں اور ایک بار آپ میری طرف یوں جھپٹے گویا میں کوئی جنگلی مرغا ہوں۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں نشے میں ہوں۔ میری بات اچھی طرح سمجھہ رہے ہیں نا؟،،

''واقعی، یوگینی، تم بالکل ٹھیک ٹھاک بات‌چیت کر رہے ہو۔،،

''یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ آپ نے کہا تھا آپ نے ڈاکٹر کو بلوایا ہے... یہ آپ کا مذاق ہے... اب آپ مجھہ پر ایک کرم کیجئے۔ ایک آدمی کے ذریعہ ایک پیغام بھجوا دیجئے...،،

''ارکادی نکولائیوچ کو؟،، بڈھے نے بات کاٹ کر پوچھا —
''کون ارکادی نکولائیوچ؟،، بازاروف کچھ مشکوک انداز میں بڑبڑایا — ''اوہ وہ چوزہ! نہیں اس کو پریشان نہ کیجئے — وہ تو گالکا کی طرح اپنے گھونسلے میں جا چھپا ہے — آپ حیران نہ ہوں، ابھی یہ سرسام نہیں ہے — اودینتسووا کے پاس ایک آدمی بھجوا دیجئے —— انا سرگئیونا کے پاس —— اس علاقے میں اس کی جاگیر ہے... کیا آپ اس کو جانتے ہیں؟،، (واسیلی ایوانووچ نے سر ہلایا —) ''اس سے کہلوا دیجئے کہ یوگینی بازاروف نے سلام کہا ہے اور اس کو بتانا چاہتا ہے کہ وہ مر رہا ہے — کیا یہ کام آپ کرا دینگے؟،،

''ہاں —— لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مر جاؤ، تم یوگینی... اب تم خود سوچو —— یہ بات تو ہے نانا انصافی کی؟،،

''میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن آپ یہ پیغام ضرور بھجوا دیجئے —،،

''میں ایک آدمی فوراً دوڑاتا ہوں اور میں خود ایک خط لکھ دونگا —،،

''نہیں کس لئے؟ صرف اتنا کہلوا دیجئے کہ میں سلام بھجواتا ہوں — اس کے علاوہ اور کچھ نہیں — اور اب میں چلا اپنے لال کتوں کے پاس — کیا مذاق ہے! میں اپنے خیالات کو موت کے نقطے پر جمع کرنا چاہتا ہوں لیکن کوئی بات نہیں بنتی — مجھے صرف ایک دھبہ نظر آتا ہے —— اور بس —،،

ایک بار پھر اس نے زور سے دیوار کی طرف کروٹ لے لی — اور واسیلی ایوانووچ مطالعے کے کمرے سے نکل گیا اور کسی

طرح گھسٹتا ہوا اپنی بیوی کے سونے کے کمرے میں گیا اور حضرت عیسی کی تصویر کے سامنے گھٹنوں پر گر گیا —

''دعا کرو، ارینا دعا کرو،، اس کی رندھی ہوئی آواز نکلی ''ہمارا بیٹا مر رہا ہے —،،

* * *

ڈاکٹر آ گیا —— وہی ضلع کا ڈاکٹر جو بازاروف کو لونر کاسٹک مہیا کرنے میں ناکام رہا تھا — اس نے مریض کا معائنہ کرنے کے بعد، متوقع طریقۂ علاج تجویز کیا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اس کے خیال میں مریض کو فائدہ ہونے کا امکان ہے —

''کیا آپ نے کسی ایسے مریض کو دیکھا ہے، جو میری حالت کو پہنچ چکا ہو، اور پھر بھی دوسری دنیا کا راستہ لینے سے باز رہ گیا ہو؟،، بازاروف نے پوچھا اور یکایک صوفے کے پاس رکھی ہوئی بھاری میز کا پایہ بڑے زور سے پکڑ لیا اور ہلا ہلا کر اپنی جگہ سے ہٹا دیا —

''طاقت، تو ہے،، اس نے کہا — ''اب تک تو ہے — پھر بھی میرا مرنا یقینی ہے!.. بوڑھا آدمی کم از کم زندہ رہنے کی عادت کھو بیٹھتا ہے لیکن میں... اب موت سے انکار کرنے کی کوشش کر دیکھو — وہ تم سے انکار کرتی ہے اور بس قصہ ختم! کون رو رہا ہے؟،، اس نے ایک لمحے کے بعد پوچھا — ''اماں؟ بیچاری اماں! اب وہ اپنا شاندار گوبھی کا شوربہ کس کو پلائینگی؟ اور آپ واسیلی ایوانووچ، آپ نے بھی دریا بہانا شروع کر دیا؟ اگر عیسائی مذہب مداوا نہ کرے تو فلسفی یا پتھر بن جائے! آپ تو فلسفی ہونے کا دعوے کیا کرتے تھے، ہے نا؟،،

''ھائے کس کام کا فلسفی ھوں میں!،، غم سے نڈھال واسیلی ایوانووچ چلایا اور اس کے رخساروں پر آنسو بہتے رہے ۔

* * *

ہر گھنٹے بازاروف کی حالت بد سے بدتر ہوتی گئی ــ مرض تیزی سے بڑھ رہا تھا جیسا کہ عام طور پر جراحی کے وقت زہر کی چھوت لگ جانے کی حالت میں ہوتا ہے ــ اس نے اب تک ہوش و حواس نہ کھوئے تھے ــ جو کچھ کہا جا رہا تھا وہ سب سمجھتا تھا ــ وہ اب تک جدوجہد کر رہا تھا ــ ''میں سرسام کا شکار بننا نہیں چاہتا،، اس نے مٹھیاں بھنچتے ہوئے زیر لب کہا ــ ''کیا بکواس ہے!،، اور پھر وہ کہتا ''آٹھ میں سے دس گھٹاؤ، نتیجہ کیا نکلا؟،، واسیلی ایوانووچ آسیب زدہ آدمی کی طرح چل رہا تھا ــ وہ ایک کے بعد دوسرا علاج تجویز کرتا اور اپنے بیٹے کے پیروں کو برابر ڈھکتا رہتا ــ ''ٹھنڈے کپڑوں میں لپیٹ دو... قے کی دوا دو... پیٹ پر سرسوں کی پولٹس لگاؤ... خون نکال دو،، وہ بار بار بڑبڑاتا ــ ڈاکٹر، جس سے وہ ٹھہرنے کی التجا کر رہا تھا، اس کی ہر بات کی حمایت میں سر ہلا دیتا ــ اس نے مریض کو لیمونیڈ دیا ــ خود اپنے لئے اس نے ایک پائپ کا حکم دیا اور بعد میں ''از راہ اخلاق،، ووڈکا کی التجا کی ــ ارینا ولاسئےونا دروازے کے پاس ایک نیچی تپائی پر بیٹھی تھی ــ وہ بار بار اٹھ کر دعا مانگنے کے لئے جاتی ــ چند دن پہلے اس کے ہاتھ سے آئینہ گر کر چکنا چور ہو گیا تھا اور اسے وہ ہمیشہ ایک برا شگون سمجھتی تھی ــ انفیسوشکا اس کے دل پر چھایا رکھنے کے لئے الفاظ ڈھونڈتی اور الفاظ نہ ملتے ــ تیموفیئچ گھوڑے پر اودینتسووا کی جاگیر کی طرف چل دیا ــ

بازاروف کی رات بری گزری... وہ رات بھر خوفناک بخار میں پھنکتا رہا — صبح ہوتے ہوتے اس کا جی کچھ بہتر ہوا — اس نے ارینا ولاسئےونا سے اپنے بالوں میں کنگھا کرنے کے لئے کہا — اس کا ھاتھ چوما اور چائے کے دو تین گھونٹ پئے — واسیلی ایوانووچ کے چہرے پر کچھ دمک پیدا ہوئی —

''شکر خدا کا،، اس نے دوھرایا ''توڑ کا لمحہ آیا... توڑ کا لمحہ گزر گیا —،،

''ذرا سوچو!،، بازاروف نے کہا ''لفظ کیا ھے! کوئی لفظ چن لو، 'توڑ' کہہ لو اور لو تمہارے کلیجے میں ٹھنڈک پڑ گئی -- تعجب ھے آدمی الفاظ پر کتنا یقین رکھتا ھے — مثال کے طور پر آدمی سے کہو تم بیوقوف ھو اور اس کا دل ٹوٹ جائیگا — اور اس کو روپیہ نہ دو اور کہدو کہ تم بڑے ھوشیار ھو اور وہ کھل اٹھیگا —،،

بازاروف کی اس چھوٹی سی تقریر سے، جس نے اس کے پرانے طنزیہ انداز کی یاد تازہ کر دی تھی، واسیلی ایوانووچ کا دل باغ باغ ھو گیا —

''شاباش! خوب کہا، خوب کہا!،، وہ چلایا اور یوں ھاتھ ھلائے جیسے تالیاں بجا رھا ھو —

بازاروف کے ھونٹوں پر ایک اندوہ گیں مسکراھٹ پھیل گئی —

''اچھا تو آپ کیا سوچتے ھیں،، اس نے پوچھا ''توڑ اب آیا ھے یا گزر چکا ھے؟،،

''میں تو صرف اتنا دیکھہ رھا ھوں کہ تم بہتر ھو، اور یہی ھے اصلی چیز،، واسیلی ایوانووچ نے جواب دیا —

''بہت اچھا —— خوش ہو لیجئے —— یہی ہمیشہ سب سے اچھی بات ہے - کیا آپ نے اس کے پاس آدمی بھجوایا؟،،

''ہاں، بےشک!،،

* * *

بہتری کی طرف یہ تبدیلی زیادہ دیرپا نہ تھی - مریض پر دوبارہ مرض کا شدید حملہ ہوا - واسیلی ایوانووچ بازاروف کے پاس بیٹھہ گیا - بوڑھا کسی خاص دلی کرب میں گرفتار معلوم ہوتا تھا - اس نے کئی بار بولنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا -

''یوگینی!،، اس نے آخرکار کہا ''میرے بیٹے، میرے لال، میرے کلیجے کے ٹکڑے، میرے بچے!،،

اس غیرمعمولی التجا نے بازاروف پر اثر کیا... اس نے ہلکے سے اپنا سر گھمایا اور نمایاں جدوجہد سے کام لے کر اپنی غفلت دور کرتے ہوئے کہا ''کیا ہے ابا؟،،

''یوگینی،، واسیلی ایوانووچ نے اپنی بات جاری رکھی اور اس کے سامنے گھٹنوں پر گر گیا حالانکہ اس نے آنکھیں نہ کھولی تھیں اور نہ اسے دیکھہ سکتا تھا - ''یوگینی، اب تم بہتر ہو - خدا نے چاہا تو تم اچھے ہو جاؤگے - لیکن اس موقع کا فائدہ اٹھاؤ، اپنی ماں کے لئے اور میری خاطر —— تم ایک عیسائی کا فرض ادا کرو! دل پاش پاش ہوا جا رہا ہے کہ میں تم سے ایسی باتیں کہہ رہا ہوں - لیکن یہ اور بھی زیادہ دردناک ہوگا... یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یوگینی... ذرا سوچو کیا مطلب ہے اس کا...،،

بوڑھے کی آواز گھٹ کر رہ گئی اور اس کے بیٹے کے چہرے پر ایک عجیب کیفیت پیدا ہوئی اگرچہ وہ اب تک آنکھیں بند کئے پڑا تھا -

''اگر اس سے آپ کے دل کو سکون ہوگا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں،، وہ آخر بڑبڑایا — ''لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ابھی سے ایسی جلدی کی ضرورت ہے — آپ خود ہی کہتے ہیں میں بہتر ہوں —،،

''یوگینی تم بہتر ہو، تم بہتر ہو — لیکن کون جانتا ہے، یہ سب خدا کی مرضی سے ہوتا ہے — اور اگر تم یہ فرض ادا کر لوگے ...،،

''نہیں میں انتظار کرونگا،، بازاروف نے بات کاٹ دی — ''میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ توڑ شروع ہو چکا ہے — اگر ہم غلطی پر ہیں تو! —— ہاں بےہوش آدمی پر بھی آخری دعا کی رسم ادا کی جا سکتی ہے —،،

''لیکن یوگینی، پیارے...،،

''میں انتظار کرونگا — اور اب میں سونا چاہتا ہوں — مجھے پریشان نہ کیجئے —،،

اور اس نے سر پہلے کی طرح پھیر لیا —

بوڑھا باپ کھڑا ہوا، کرسی پر بیٹھا اور ٹھوڑی کو ہاتھ سے تھامتے ہوئے اپنی انگلیوں کو چبانے لگا...

* * *

یکایک اسپرنگ والی بگھی کی آواز، جو دیہات کی خاموشی میں اتنی پرکشش معلوم ہوتی ہے، اس کے کانوں میں پڑی — ہلکے ہلکے پہیے گھڑگھڑاتے ہوئے اور قریب، اور قریب آتے گئے — اب گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز بھی سنائی دے سکتی تھی... واسیلی ایوانووچ دوڑ کر کھڑکی پر گیا — دو جگہوں والی ایک گاڑی، جسے چار گھوڑے کھینچ رہے تھے، احاطے کے اندر

داخل ہوئی — یہ سوچے بغیر کہ اس کا کیا مطلب ہو سکتا ہے، وہ ایک انجانی خوشی کے مارے دفعتاً برساتی کی طرف دوڑ پڑا ... ایک وردی پوش خدمتگار نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ایک عورت کالی نقاب اور بے آستین کا سیاہ چغہ پہنے ہوئے اتری —

''میں ہوں اودینتسووا،، اس نے کہا — ''کیا یوگینی واسیلیوچ اب تک زندہ ہے؟ کیا آپ اس کے والد ہیں؟ میں اپنے ساتھ ایک ڈاکٹر لائی ہوں —،،

''میری اچھی حور!،، واسیلی ایوانووچ چلایا اور اس کا ھاتھ پکڑ کر اضطرابی کیفیت کے ساتھ اپنے ہونٹوں سے لگا لیا — اس اثنا میں اس کے ہمراہ آنے والا ڈاکٹر جس کا چہرہ جرمن دکھائی پڑتا تھا اور جس کی آنکھوں پر عینک جمی ہوئی تھی، بڑی سستی سے گاڑی سے اتر رہا تھا — ''وہ زندہ ہے، میرا یوگینی زندہ ہے اور اب وہ بچ جائیگا! بیگم! بیگم! آسمان سے ایک حور اتر آئی ہے ہمارے ہاں...،،

''کیا ہے، یا اللہ!،، بیٹھک سے باہر کی طرف دوڑتے ہوئے بوڑھی ماں نے ھکلا کر کہا اور انتہائی بوکھلاہٹ کے عالم میں اس نے خود کو انا سرگئی‌ونا کے قدموں پر گرا دیا اور انتہائی وحشت اور بےقراری سے اس کے گاؤن کے کنارے کو چومنے لگی —

''اوہ، مہربانی سے، اوہ کیا کر رہی ہیں آپ! ،، انا سرگئی‌ونا کہتی رہی لیکن ارینا ولاسئےونا نے اس کا کوئی احتجاج نہ سنا اور واسیلی ایوانووچ رٹ لگاتا رہا ''حور! حور!،،

"Wo ist der Kranke?" ، مریض کہاں ہے؟،، ڈاکٹر نے آخرکار پوچھا اور اس کا لہجہ برھمی سے یکسر خالی نہ تھا —

واسیلی ایوانووچ نے خود کو قابو میں کیا —

''wertester Herr Kollege* 'اچھا، اچھا، اس طرف آئیے براہ کرم،'
اس نے پرانے وقت کو یاد کرتے ہوئے جرمن میں کہا —
''اوہ!،، جرمن نے ایک ترش سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا —
واسیلی ایوانووچ اس کو مطالعے کے کمرے میں لے گیا —
''انا سرگئی‌ونا اودینتسووا کے ھاں سے ایک ڈاکٹر آیا ہے،،
اس نے اپنے بیٹے کے کان پر جھکتے ہوئے کہا — ''اور وہ بھی یہاں ہے —،،

بازاروف نے فوراً آنکھیں کھول دیں ''کیا کہا آپ نے؟،،
''میں نے کہا انا سرگئی‌ونا اودینتسووا یہاں موجود ھیں اور اپنے ساتھ ایک ڈاکٹر لائی ھیں — یہ رہے وہ صاحب —،،
بازاروف کی آنکھیں کمرے میں آوارہ پھرتی رہیں —
''وہ یہاں ہے... میں اس کو دیکھنا چاھتا ھوں —،،
''تم اس کو دیکھوگے، یوگینی! پہلے ہم ڈاکٹر سے بات کر لیں — میں اس کو تمہاری بیماری کی کہانی سناؤنگا کیونکہ سیدور سیدورووچ (یہ ضلع کے ڈاکٹر کا نام تھا) جا چکے ھیں اور ہم ذرا صلاح مشورہ کرینگے —،،
بازاروف نے جرمن کی طرف نگاہ اٹھائی ''اچھا جلدی ختم کیجئے یہ سب، لیکن لاطینی میں بات نہ کیجئے، میں جانتا ھوں کہ jam moritur** کا کیا مطلب ھوتا ہے —،،
واسیلی «Der Herr scheint des Deutschen mächtig zu sein?»*** ایوانووچ کی طرف مڑتے ہوئے، نووارد ڈاکٹر نے کہنا شروع کیا —

---

* میرے عزیز ہم پیشہ —

** مر رہا ہے —

*** لگتا ہے کہ جناب کو جرمن زبان آتی ہے؟

"Ich... habe..." بہتر ہوگا کہ ہم روسی میں بات کریں،"
بوڑھے نے کہا —
"اخ! اچھا اچھا باہوت اچھا!.."
اور صلاح مشورے کا سلسلہ شروع ہوا —

* * *

آدھہ گھنٹے بعد، انا سرگئی‌ونا واسیلی ایوانووچ کے ہمراہ مریض کے کمرے میں داخل ہوئی — سرگوشی میں ڈاکٹر اسے بتا چکا تھا کہ مریض کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے —

اس نے بازاروف کی طرف نگاہ اٹھائی... اور دروازے پر ساکت کھڑی ہو گئی —— وہ دھکتے ہوئے شعلہ گوں مگر نادم نادم سے چہرے کو دیکھتی رہ گئی جس کی دھندلی آنکھیں انا سرگئی‌ونا کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں — اس کے جسم میں دہشت کی ایک ٹھنڈی لہر سی دوڑ گئی، ڈر کا ایک لرزا دینے والا احساس — یہ خیال اس کے ذہن میں کوند گیا کہ اگر اسے بازاروف سے محبت ہوتی تو اس کے احساسات کچھہ اور ہوتے —

"شکریہ،" اس نے جدوجہد کر کے کہا "مجھے اس کی توقع نہیں تھی — یہ آپ کا کرم ہے — تو ہم پھر ملے جیسا کہ آپ نے وعدہ کیا تھا —"

"انا سرگئی‌ونا نے اتنا اچھا سلوک..." واسیلی ایوانووچ نے شروع کیا —

"ابا، ہمیں تنہا چھوڑ دیجئے — انا سرگئی‌ونا کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے؟ میں اب اس پر یقین کرتا ہوں..."

اس نے اپنے سر سے اپنے جسم کی طرف اشارہ کیا جو بے‌جان پڑا ہوا تھا —

واسیلی ایوانووچ باہر چلا گیا ــ

''اچھا شکریہ،، بازاروف نے دوہرایا ''یہ ایک شاہانہ کرم ہے ــ لوگ کہتے ہیں زار بھی مرتے ہوئے آدمی کو دیکھنے آتا ہے ــ،،

''یوگینی واسیلیوچ، مجھے امید ہے کہ...،،

''آہا! انا سرگئی‌ونا، ہمیں سچ بولنا چاہئے ــ میرا قصہ پاک ہوا ــ میں گھومتی ہوئی چکی کے پاٹوں کے درمیان پھنس چکا ہوں ــ ایسا لگتا ہے کہ مستقبل کے بارے میں سوچنا بےمعنی تھا ــ موت ایک پرانی کہانی ہے، لیکن ہم میں سے ہر کسی کے لئے یہ نئی بن کر آتی ہے ــ میں نے اب تک ہار نہیں مانی ہے... پھر بےہوشی چھائیگی پھر ایک پھونک اور چراغ گل! (اس نے ایک کمزور سا اشارہ کیا) ہاں کیا کہوں میں آپ سے... کہ میں آپ سے محبت کرتا تھا؟ پہلے بھی اس کا کوئی مطلب نہ تھا اور اب تو اور بھی بےمعنی ہے یہ ــ محبت ایک ڈھانچہ ہے اور میرا اپنا ڈھانچہ اس وقت منتشر ہو رہا ہے ــ اچھا یہ ہے کہ میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ کتنی... کتنی... کومل، کتنی پیاری ہیں! آپ اس طرح کھڑی ہیں، کتنی من موہنی...،،

بےاختیار انا سرگئی‌ونا کے بدن میں ایک کپکپی دوڑ گئی ــ

''پروا نہ کریں، پریشان نہ ہوں... وہاں بیٹھ جائیے... قریب نہ آئیے: میرا مرض چھوت کا ہے، آپ جانتی ہیں ــ،،

انا سرگئی‌ونا نے تیزی سے کمرے کو پار کیا اور صوفے کے پاس جس پر بازاروف پڑا ہوا تھا ایک کرسی پر بیٹھ گئی ــ

''میری حسین ساحرہ!،، اس نے سرگوشی میں کہا ــ ''آہ، آپ کتنا قریب ہیں، کتنی جوان، کتنی شاداب، کتنی پاکیزہ..

اس ہولناک کمرے میں!.. اچھا، الوداع! لمبی عمر پائیے، اور یہی سب سے اچھی بات ہے، اور جب تک وقت اور موقع میسر ہے تمام دولتوں کا پورا فائدہ اٹھایئے — ذرا دیکھنا، کیسا بھیانک منظر ہے: ایک نیم پامال کیڑا جو اب تک جدوجہد کر رہا ہے — اور میں کس طرح سوچا کرتا تھا کہ میں ابھی بہت دھومیں مچاؤنگا، بہت گرد و غبار اڑاؤنگا، موت کا وہم کسے تھا؟ ابھی بہت کچھہ کرنا ہے، کیوں، میں تو دیو ہوں، دیو! اور اب اس دیو کو سب سے بڑی فکر یہ ہے کس طرح شرافت سے جان دی جائے اگرچہ کسی کو ذرہ برابر پروا نہیں... بہرحال میں اپنی دم نہیں ہلاؤنگا —"

بازاروف خاموش ہو گیا اور ہاتھہ سے ڈونگے کو ٹٹولنے لگا — انا سرگئی‌ونا نے دستانہ اتارے بغیر سراسیمگی سے سانس لیتے ہوئے اس کو پانی پلایا —

"آپ مجھے بھول جائینگی" اس نے پھر اپنی بات کا سلسلہ شروع کیا — "مردے زندوں کے ہمدم نہیں بن سکتے — یقینی میرے ابا آپ سے یہی کہینگے روس کتنے بڑے آدمی سے محروم ہو رہا ہے... یہ بکواس ہے — لیکن بڑے میاں کی خوش فہمیوں پر دھول نہ ڈالئے گا — بچے کھلونوں ہی سے بہلائے جاتے ہیں... آپ جانتی ہیں — اور میری ماں کے ساتھہ اچھی طرح پیش آئیے گا — اگر آپ چراغ لے کر بھی ڈھونڈینگی تو آپ کو اپنی دنیا میں ایسے لوگ نہیں ملینگے... روس کو میری ضرورت ہے... نہیں... صاف ہے... اس کو میری ضرورت نہیں — ضرورت ہے کس کی؟ موچی کی ضرورت ہے، درزی کی ضرورت ہے، قصاب کی ضرورت ہے — وہ گوشت بیچتا ہے... قصاب... دیکھئے، میں گڈمڈ کئے دے رہا ہوں... دیکھنا یہاں ایک جنگل ہے..."

بازاروف نے پیشانی پر اپنا ہاتھہ رکھہ دیا۔
انا سرگئی‌ونا نے اپنا جسم آگے کی طرف جھکا دیا۔
''یوگینی واسیلی‌وچ، یہ رہی میں...''
اسی آن اس نے اپنا ہاتھہ ہٹا دیا اور خود کو اپنی کہنیوں پر اٹھا لیا۔
''الوداع''، اس نے اچانک بڑی شدت سے کہا اور اس کی آنکھوں میں آخری روشنی جھلملائی۔ ''الوادع... سنئے... اس وقت میں نے آپ کو پیار نہیں کیا تھا... اب اس جھلملاتے ہوئے چراغ پر پھونک مارئے، اسے بجھا دیجئے...''
انا سرگئی‌ونا نے اپنے ہونٹ اس کی بھووں پر رکھہ دئے۔
''بس!''، وہ بڑبڑایا اور اپنے تکیے میں دھنس گیا۔
''اب... اندھیرا...''
انا سرگئی‌ونا دبے پاؤں کمرے سے نکل گئی۔
''کیا؟''، واسیلی ایوانووچ نے زیرلب اس سے پوچھا۔
''اس کو نیند آ گئی ہے''، اس نے ایک ایسی آواز میں کہا جو مشکل سے سنی جا سکتی تھی۔
بازاروف کو اب نہ جاگنا تھا، نہ جاگا۔ شام کے وقت اس پر بےہوشی طاری ہوئی۔ اور دوسرے دن وہ چل بسا۔ فادر الکسی نے اس کے عالم نزع میں مذہبی رسمیں ادا کیں۔ جب رسم ادا ہو رہی تھی اور جب اس کے سینے پر پاک روغن سے صلیب کا نشان بنایا گیا تو اس کی ایک آنکھہ کھل گئی اور ایسا لگا کہ پادری کو چغے میں دیکھہ کر اور عوددان سے اٹھتے ہوئے لوبان اور عیسی کی شبیہہ کے سامنے رکھی ہوئی شمع کو دیکھہ کر اس دم توڑتے ہوئے آدمی کے بےجان چہرے پر خوف کی کپکپی سی دوڑ گئی۔ جب آخرکار اس نے آخری سانس لی اور سارا گھر بین اور ماتم

سے گونج اٹھا تو اچانک واسیلی ایوانووچ پر جنونی کیفیت طاری ہو گئی — ''میں نے کہا تھا میں اسے برداشت نہیں کر سکتا،، وہ پھنسی ہوئی آواز سے چیخا — اس کا چہرہ لرز اور دھک رہا تھا — اس نے مٹھی ہوا میں لہرائی جیسے کسی سے بغاوت پر اتر آیا ہو — ''میں اسے برداشت نہیں کر سکتا، نہیں کر سکتا!،، لیکن ارینا ولاسئےونا، آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی، اس کی گردن سے لپٹ گئی — ''اور دونوں گھٹنوں پر گر پڑے،، بعد میں انفیسوشکا نے ملازموں کے کمرے میں بتایا — ''ایک دوسرے سے بغلگیر، سر جھکائے ہوئے، بھیڑ کے دو بچوں کی طرح جو دوپہر کے جھکڑ میں پھنس گئے ہوں...،،

* * *

لیکن دوپہر کی چلچلاتی ہوئی جھلسن گزر جاتی ہے، شام آتی ہے، پھر رات آتی ہے اور پرسکون گھڑیوں کو واپس لاتی ہے جن کی آغوش میں تھکے ماندے بےخبری کی نیند سوتے ہیں...

۲۸

چھہ مہینے بیت چکے تھے — بھیانک جاڑا بےابر پالے کی خاموش بےدردیوں کے ساتھہ آ دھمکا تھا — چرمراتی ہوئی برف کی بھاری چادر، درختوں پر گلابی جھالر، زردی مائل زمردیں آسمان، چمنیوں کے اوپر پیچ وخم کھاتے ہوئے دھوئیں کی گھٹائیں، تیزی سے کھلتے ہوئے دروازوں سے نکلتی ہوئی بھاپ کے بادل، تازہ تازہ پالے کے ڈسے ہوئے چہرے اور شل ہوتے ہوئے گھوڑوں کی تیز رو ٹاپ — جنوری کا دن دم توڑ رہا تھا — شام کی برفیلی سانس نے خاموش ہوا کو اپنی برف جیسی ٹھنڈی مٹھی میں جکڑ لیا

تھا اور غروب آفتاب کی خون آشام چمک تیزی سے دھندلی پڑ رہی تھی — مارینو کے گھر میں روشنیاں جل گئیں — پروکوفچ اپنے لمبے کالے کوٹ اور سفید دستانوں میں، ایک غیرمعمولی گمبھیرتا کے ساتھہ میز لگا رہا تھا — ایک ہفتہ پہلے، گاؤں کے چھوٹے سے گرجا گھر میں، بغیر کسی دھوم دھام اور قریب قریب بے گواھوں کے دو شادیاں رچائی گئی تھیں —— ارکادی اور کاتیا کی اور نکولائی پتروِوچ اور فےنچکا کی — اور اس دن نکولائی پتروِوچ اپنے بھائی کے اعزاز میں، جو کسی کام سے ماسکو جا رہا تھا، ایک الوداعی دعوت کر رہا تھا — انا سرگئی‌ونا بھی شادی کے فوراً بعد، نئے جوڑے کو کافی بڑا جہیز دے کر، ماسکو جا چکی تھی —

ٹھیک تین بجے ہر شخص میز پر بیٹھہ گیا — متیا کی بھی اپنی ایک جگہ تھی — اب اُس کی اپنی ایک آیا تھی جو زری کی ٹوپی پہنتی تھی — پاول پتروِوچ کاتیا اور فےنچکا کے درمیان بیٹھا تھا — ''دولہا،، اپنی اپنی دولہن کے پہلو میں بیٹھے — ھمارے یہ دوست کافی بدل چکے تھے — وہ سب دیکھنے میں زیادہ پختہ اور بہتر نظر آ رہے تھے — اکیلا پاول پتروِوچ تھا جو پہلے سے دبلا ہو گیا تھا لیکن اس چیز نے اس کے اندر اور بھی زیادہ وقار اور اس کے بولتے ہوئے خد و خال میں شاندار رہن سہن اور چلن کی کشش پیدا کر دی تھی — فےنچکا بھی بدل گئی تھی — وہ ریشم کا نیا گاؤن اور مخمل کا بڑا سا رومال اور گردن میں سونے کی زنجیر پہنے ہوئے بڑے وقار سے خاموش بیٹھی تھی — اس کا دل خود اپنی اور اپنے چاروں طرف ہر چیز کی عزت کے جذبات سے سرشار تھا — وہ یوں مسکرا رہی تھی جیسے کہہ رہی ہو ''معاف کیجئیگا، اس میں میرا کیا قصور ہے،، — حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص مسکرا رہا تھا اور معذرت خواہ نظر آ رہا تھا — ہر شخص

کچھ بے تکا سا، کچھ غم زدہ سا محسوس کر رہا تھا، مگر اصل میں ہر شخص مسرور تھا — ہر شخص، ہر شخص کی خاطر تواضع دل خوش کن اخلاق اور محبت سے کر رہا تھا جیسے ان میں سے ہر شخص نے خاموشی سے یہ معاہدہ، ہاں ایک معصوم سا طربیہ ڈرامہ کھیلنے کا معاہدہ کر لیا ہو — کاتیا وہاں ہر شخص سے زیادہ پرسکون تھی اور اپنے چاروں طرف پراعتماد نظروں سے دیکھ رہی تھی — اور ہر شخص یہ صاف دیکھ سکتا تھا کہ وہ نکولائی پترووچ کے دل کو اپنی آنکھوں کی پتلیوں کی طرح عزیز تھی — کھانا ختم ہوتے ہوتے وہ اٹھا اور اپنا جام اٹھاتے ہوئے پاول پترووچ کی طرف مڑا —

"تم ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہو... تم ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہو... پیارے بھائی" اس نے کہنا شروع کیا — "لیکن، ظاہر ہے، بہت لمبی مدت کو نہیں — پھر بھی تم سے میں کہنا چاہتا ہوں کہ میں... کہ ہم... میں کتنا... ہم کتنا... یہی تو مصیبت ہے، تقریر بازی میرے بس کا روگ نہیں! ارکادی تم کہو کچھ —"

"نہیں، ابا، بغیر تیاری کے نہیں —"

"اور کیا تم سمجھتے ہو کہ میں کر سکتا ہوں! اوہ، اچھا بھائی، آؤ میں صرف تمہیں گلے لگا لوں اور میں ہر طرح تمہاری بہترین کامیابیوں کے لئے دعا گو ہوں — جلدی سے تم پھر ہمارے پاس لوٹ آنا!"

پاول پترووچ نے ہر شخص کو پیار کیا — ظاہر ہے، قدرتی طور پر ان میں متیا بھی شامل تھا — اس کے علاوہ اس نے فے نچکا کا ہاتھ چوما جس نے ابھی تک ہاتھ پیش کرنے کا فن نہ سیکھا تھا — اس نے دوسرا جام چڑھاتے ہوئے، ایک گہری سانس لی اور کہا "میرے دوستو، تمہیں مسرتیں نصیب ہوں! Farewell"

یہ انگریزی دم‌چھلا لوگوں کے سر پر سے گزر گیا — لیکن اثر ہر شخص کے دل پر ہوا —

''بازاروف کی یاد میں،، کاتیا نے اپنے میاں کے کان میں کہا اور اپنا جام اس کے جام سے ٹکرایا — ارکادی نے اس کے جواب میں اس کا ہاتھہ دبایا — بہرحال، اس نے بہ آواز بلند یہ جام اٹھانے کی جرأت نہ کی —

* * *

ایسا معلوم ہوتا ہے داستان ختم ہوئی! لیکن شائد کسی قاری کو اس کی ٹوہ ہو کہ اس وقت، اس لمحے اس داستان کے دوسرے کردار کیا کر رہے ہیں — ہم قاری کی پیاس بجھانے کے لئے تیار ہیں —

انا سرگئی‌ونا نے حال ہی میں شادی کر لی ہے — اس نے یہ شادی محبت کی خاطر نہیں بلکہ مصلحت کے طور پر کی ہے — اس کا شوہر روس کے مستقبل کی عوامی شخصیت ہے — وہ بڑا دانش مند قانون‌داں ہے اور عقل سلیم کا مالک، پر عزم اور شاندار مقرر ہے، نیک طینت اور حد درجہ سرد مہر نوجوان — دونوں کا نباہ بڑی اچھی طرح ہو رہا ہے — اور شائد انہیں انجام کار مسرتیں... محبت کی مسرتیں نصیب ہو جائیں... کون جانے؟ شہزادی خ... مر گئی اور جس دن اس دنیا سے سدھاری اسی دن بھلا دی گئی — کرسانوف، باپ بیٹے، مارینو میں بس گئے — ان کی حالت سنبھالا لیتی ہوئی معلوم ہو رہی ہے — ارکادی ایک اچھا کاشتکار بن گیا ہے اور فارم سے اچھی آمدنی حاصل ہو رہی ہے — نکولائی پترووچ سرکاری پنچ بن گیا ہے اور تن من دھن سے کام کرتا ہے — وہ برابر اپنے ضلع کا دورہ کرتا رہتا ہے اور لمبی لمبی تقریریں جھاڑتا ہے — اس کا عقیدہ ہے کہ کسانوں کو ''باتیں

سمجھانی چاھئیں،، یعنی ایک ھی بات ان کے کانوں میں باربار دوھرا کر انھیں بالکل مبہوت کر دینا چاھئے— حالانکہ، صاف بات یہ ھے کہ وہ نہ تو تعلیم یافتہ شرفا کی تسکین کر پاتا ھے، جو لفظ ''آزادی،، کی رسی زور سے تھامے ھوئے ھیں اور نہ وہ ان پڑھ شرفا ھی کو سمجھا پاتا ھے جو جی بھرکے ''اس کم بخت آزادی،، کو کوستے ھیں — وہ دونوں کی نظر میں بہت ھی نرم ثابت ھوتا ھے — کاتیرینا سرگئیونا نے ایک بیٹے نکولائی کو جنم دیا ھے اور متیا ابھی سے دوڑتا پھرتا ھے اور اس کی زبان قینچی کی طرح چلتی ھے — فے نچکا —— فیدوسیا نکولائیونا، اپنے میاں اور متیا کے بعد، اور کسی پر اس طرح جان نہیں چھڑکتی جس طرح اپنی بہو پر— اور جب بہو پیانو چھیڑتی ھے تو وہ اس کا نغمہ سننے کو اس طرح بیٹھہ جاتی ھے کہ اگر دن بھر پیانو بجتا رھے تو وہ دن بھر نہ اٹھے— چلتے چلاتے ایک دو لفظ پیوتر کے بارے میں بھی — وہ حماقت اور خود اپنی اھمیت کے احساس سے بالکل کاٹھہ کا الو بن کر رہ گیا ھے — اس نے اپنے تلفظ کو اتنا لطیف بنا دیا ھے کہ اس کی بات سمجھنا لانا ھے جوئے شیر کا — لیکن اس نے بھی گھر بسا لیا ھے اور اپنی بیوی کے ساتھہ بڑا جہیز لایا ھے — اس کی بیوی شہر کے ایک باغبان کی بیٹی ھے — اس نے دو اچھے منگیتر صرف اس لئے ٹھکرا دئے کہ ان کے پاس گھڑیاں نہ تھیں — لیکن ان کے مقابلے میں پیوتر کے پاس گھڑی تھی اور اس کے علاوہ ایک جوڑہ پیٹنٹ کے جوتے بھی —

ڈریسڈن میں، بروھل ٹریس پر، سہ پہر کو دو سے چار بجے کے درمیان، جو طرحداروں اور گل‌اندامون کی سیر کا وقت ھے، آپ کی ملاقات پچاس برس کے ایک آدمی سے ھو سکتی ھے، جس کے سارے بال سفید ھو چکے ھیں، اور جس کی چال ڈھال سے گنھیا

کے سارے آثار جھلکتے ہیں، لیکن جو اب تک خوش رو اور خوش وضع ہے — اس میں وہ خاص آن بان دکھائی دیتی ہے جو صرف لمبی مدت تک اعلی صحبتوں میں اٹھنے بیٹھنے کی بدولت پیدا ہوتی ہے — یہ ہے پاول پتروویچ — وہ صحت کے خیال سے ماسکو سے نکلا اور پردیس چلا گیا اور ڈریسڈن میں سکونت اختیار کرلی جہاں زیادہ تر وہ انگریزوں اور روسی سیاحوں سے ملتا ہے — انگریزوں کے ساتھہ وہ سادگی سے ملتا جلتا ہے بلکہ کہنا چاہئے انکسار سے پیش آتا ہے لیکن بھرم اور خودداری کے ساتھہ — وہ ان کو اکتا دینے والا آدمی نظر آتا ہے، لیکن وہ اس کے اندر بھلے مانس، «the perfect gentleman» کی قدر کرتے ہیں — روسیوں کے ساتھہ وہ زیادہ رسمی اور سرسری طور پر پیش آتا ہے، وہ اپنے من کی بات کہہ جاتا ہے، اور خود اپنا اور ان کا مذاق اڑاتا ہے، اور ہنس ہنسا لیتا ہے — لیکن وہ یہ سب کچھہ بغیر کسی دل آزاری کے بڑے دلکش انداز میں کرتا ہے — وہ سلاف پرست تصورات کی حمایت کرتا ہے، جو، جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے، اعلی حلقوں میں طرۂ امتیاز تصور کیا جاتا ہے — وہ کوئی روسی چیز نہیں پڑھتا، لیکن اس کی میز پر چاندی کا راکھدان ہے جو روسی کسان کے سینڈل کی وضع کا ہے — ہمارے سیاح اس کے یہاں خوب آتے جاتے ہیں — ماتوی ایلیچ کولیازین نے، جو حکومت کی اس وقت کی سیاست کے خلاف تھا، بوہیما کی طرف جاتے ہوئے اس سے شاہانہ ملاقات کی — اس کے علاقے کے مقامی لوگ، اس کو پوجتے ہیں، جن سے وہ بہت کم ملتا ہے — کوئی بھی * der Herr Baron von Kirsanoff کی طرح اتنی

---

* بیرون فون کرسانوف —

جلدی اور آسانی سے درباری گیت منڈلی اور تھیٹر وغیرہ کے لئے ٹکٹ بک نہیں کرا سکتا — وہ اپنے بس بھر بھلا بننے کی اب تک کوشش کرتا ہے — وہ اب تک ہلکی پھلکی سنسنی پیدا کر دیتا ہے —— اور کیوں نہیں آخر وہ کبھی بانکا گبرو جوان رہ چکا تھا جس کی حکمرانی دلوں پر تھی؟ لیکن زندگی اس پر ایک بوجھ ہے... اس سے بھی زیادہ جتنا وہ محسوس کرتا ہے... صرف روسی گرجا گھر میں اسے بس ایک نظر دیکھ لینا کافی ہے جہاں وہ لوگوں سے الگ تھلگ دیوار کے سہارے کھڑا ہو جاتا ہے اور دیر تک بےحس و حرکت اپنے خیالات میں غرق رہتا ہے — اس کے ہونٹ ایک تلخ خاموشی کے ساتھ سختی سے بھنچے رہتے ہیں اور پھر وہ اچانک ہوش میں آتا ہے اور ہاتھوں کے ہلکے اشارے سے سینے پر صلیب کا نشان بناتا ہے —— اتنے ہلکے اور خفیف اشارے سے کہ مشکل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے —

کوکشینا بھی پردیس میں ہے — اس وقت ہیڈل برگ میں ہے — اب وہ قدرتی سائنس کا مطالعہ نہیں کر رہی ہے — اب وہ فن معماری کا مطالعہ کر رہی ہے جس میں اپنے خیال میں اس نے نئے اصول اور قانون دریافت کئے ہیں — وہ اب تک طلبا پر ڈورے ڈالتی ہے، خاص طور سے طبیعیات اور کیمیا کے جوان روسی ماہروں پر جن کی ہیڈل برگ میں بھرمار ہے اور جو شروع ہی میں نادان جرمن پروفیسروں کو اپنے بندھے ٹکے نظریات اور خیالات سے بھونچکا کر دینے میں اور پھر اپنی مکمل بےعملی اور انتہائی کاہلی سے ان کو دوبارہ حیران کر دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں — دو تین ایسے ماہرین کیمیا کے ساتھ جو آکسیجن اور نائیٹروجن میں تمیز نہیں کر سکتے، لیکن مارے منفیت اور خود پرستی کے جن کا دم گھٹا جا رہا ہے اور عظیم یلی‌سیوچ

کے ساتھہ، ستنی کوف بھی عظیم بننے کی کوشش کر رہا ھے اور اپنا مشکل وقت سنٹ پٹرس برگ میں کاٹ رہا ھے — وہ یقین دلاتا ھے کہ وہ بازاروف کے ''مقصد،، کو آگے بڑھا رہا ھے — خبر گرم ھے کہ حال ھی میں اس کی خاصی مرمت بھی ہوئی لیکن اس نے حملہ آور سے بدلہ لے لیا: ایک بے ننگ و نام چھوٹے سے اخبار کے حقیر سے چھوٹے مضمون میں اس نے اس کی طرف اشارہ کیا کہ اس پر حملہ کرنے والا بزدل تھا — وہ اسے طنز کہتا ھے — اس کا باپ پہلے کی طرح اس کی درگت بناتا ھے اور اس کی بیوی اسے احمق اور ادیب تصور کرتی ھے —

* * *

روس کے ایک دور افتادہ گوشے میں، گاؤں کا ایک چھوٹا سا قبرستان ھے — تمام دوسرے قبرستانوں کی طرح یہ بھی ایک حسرت ناک منظر پیش کرتا ھے — اس کے چاروں طرف گڑھے بڑھی ہوئی گھاس سے ڈھک گئے ھیں — لکڑی کی میلی صلیبیں آگے کو جھک گئی ھیں اور ان چھتوں کے سائے میں سڑ رھی ھیں جو کبھی رنگین تکونی چھتیں ہونگی — پتھر کی سلیں، سب کی سب ٹوٹ پھوٹ کر اپنی جگہ سے ھٹ گئی ھیں جیسے کوئی اندر سے ان کو دھکیل رھا ھو — دو تین سوکھے ہوئے درخت برائے نام سایہ ڈالتے ھیں — بھیڑیں بے روک ٹوک قبروں پر دندناتی پھرتی ھیں — لیکن ایک ایسی قبر ھے جس کو نہ کوئی آدمی ھاتھہ لگاتا ھے اور نہ درندے روندتے ھیں — صرف چڑیاں اس پر نہار منہ اترتی ھیں اور گاتی ھیں — یہ قبر لوھے کے کٹھرے سے گھری ہوئی ھے اور اس کے دونوں کناروں پر فر کے دو دو پیڑ لگا دئے گئے ھیں — اس

قبر میں یوگینی بازاروف سویا ہوا ہے — اکثر قریب کے گاؤں سے ایک خستہ حال بڈھا جوڑا —— میاں بیوی، کا ایک جوڑا یہاں آتا ہے — دونوں ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے، تھکے ہوئے قدموں سے راستہ طے کرتے ہیں — وہ کٹھرے کے پاس آتے ہیں اور گھٹنوں پر گر جاتے ہیں اور دیر تک روتے ہیں، کڑوے کسیلے آنسو بہاتے ہیں اور دیر تک پتھر کی اس خاموش سل کو تکتے رہتے ہیں جس کے بوجھ تلے ان کا بیٹا سو رہا ہے — وہ ایک دوسرے سے ایک آدھ بات کہتے ہیں، پتھر کو جھاڑتے پونچھتے ہیں، اور فر کے پیڑ کی ایک ٹہنی کو سیدھا کرتے ہیں اور پھر ایک بار دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں، وہ اس جگہ سے خود کو ہزار الگ کریں الگ نہیں کر پاتے — وہاں وہ خود کو اپنے بیٹے اور اس کی یادوں سے قریب محسوس کرتے ہیں...
کیا یہ ممکن ہے کہ ان کی دعائیں اور ان کے آنسو رائگاں چلے جائیں؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ محبت، جان و دل کی پاک محبت، قادر مطلق نہ بن جائے؟ نہیں! قبر میں دفن دل چاہے کتنا ہی جذباتی اور شعلہ فشاں ہو، چاہے کتنا ہی گنہگار اور سرکش ہو، لیکن اس پر کھلنے والے پھول اپنی معصوم آنکھوں سے سکون کے ساتھ گھورتے ہیں — وہ صرف جاوداں سکون کی ہی کہانی نہیں سناتے، وہ صرف ''شانت،، قدرت کے عظیم سکون کا ہی افسانہ نہیں کہتے — وہ ہمیں ابدی نباہ اور حیات جاوداں کی داستان بھی سناتے ہیں...

اگست ۱۸۶۱ء

تشریحی نوٹ

ترگینف کا ناول ''باپ بیٹے'' ۱۸۶۲ء میں شائع ہوا -- ترگینف نے اس کا انتساب، ممتاز انشا پرداز اور تنقید نگار، انقلابی جمہوریت پسند ویساریون گریگوریوچ بلنسکی کے نام سے کیا --

خود ترگینف کے الفاظ میں یہ ناول ''اس دور کی نمو اور جلا پاتی ہوئی نئی تاب و تواں کا اظہار ہے'' -- سب سے امتیازی کردار اور ہیرو کا امیج، -- جس کو فنکار نے اپنے ''دل کا ٹکڑا'' کہا ہے، -- ایک مثالی امیج کی حیثیت رکھتا ہے -- ترگینف نے لکھا ہے کہ ''اس اہم کردار بازاروف میں، ایک جواں سال صوبائی ڈاکٹر کی روح مجسم ہو گئی ہے... مجھے اس شاندار انسان میں، اس چیز کے بالکل ابتدائی خد و خال، اس چیز کی کونپلیں پھوٹتی نظر آئیں، جس کا نام بعد میں نہلازم پڑا --'' لفظ ''نہلسٹ'' سے ترگینف کی مراد انقلابی جمہوریت ہے اور بازاروف میں انیسویں صدی کی چھٹی دھائی کے ترقی یافتہ انقلابی جمہوری پڑھے لکھے طبقے کے مثالی خد و خال ڈھل آئے ہیں --

بازاروف بے دین ہے -- وہ مطلق العنانیت کے نظام کا دشمن ہے -- وہ شرفا پرستی اور اعتدال پسندی کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے خلاف بڑی بے باکی سے پرامید

جدوجہد کرتا ہے — بازاروف انقلابی قوت فیصلہ رکھنے والا آدمی ہے — اس میں انفرادیت، حوصلہ اور امنگ ہے — بازاروف عقل و ہوش کا آدمی ہے، وہ ثابت قدم ہے، وہ زبردست قوت ارادی رکھتا ہے، اس میں بڑی مردانگی اور نیک دلی ہے — یہ کردار بڑا تیکھا، نکھرا ہوا اور دلکش ہے — نہلسٹ بازاروف کے مقابل، رئیس کرسانوف کو پیش کرکے، ترگینف نے اعتدال پسند طبقۂ شرفا کی شان کج کلاہی پر ضرب کاری لگائی اور روسی سماج کے ترقی یافتہ انگ کی حیثیت سے انقلابی جمہوریت پسند پڑھے لکھے طبقے کو تقویت پہنچائی — کسانوں کی حالت کے متعلق اور تہذیب و اخلاق، فلسفے، سائنس اور آرٹ کے سوال پر بازاروف اور پاول پتروویچ کرسانوف کے درمیان گرما گرمی اور بحثا بحثی میں، اس وقت کے سماجی مسائل کا عکس ملتا ہے جن سے اعتدال پسندوں اور انقلابی جمہوریت پسندوں کے درمیان کبھی نہ ختم ہونے والی کشاکش کے اٹ سوتے پھوٹتے تھے —

بازاروف کا جو امیج پیش کیا گیا ہے، اس کے کردار میں کچھ نہ کچھ تنگ نظری اور کٹرپن خود مصنف کے خیالات و عقیدے کی کمزوری ہے — اس لئے بازاروف ایک انقلابی جمہوریت پسند کی حیثیت سے جائز طور پر ''جمالیات کے نام لیوا،، شرفا کے بخئے ادھیڑتا ہے جو''گنوار زندگی،، سے نفرت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں — لیکن وہ اپنی اس نکتہ چینی میں بہت آگے بڑھ جاتا ہے اور سرے سے جمال و فن کا منکر ہو جاتا ہے — چونکہ ترگینف عوام کی انقلابی سرگرمی اور عمل پر یقین نہیں رکھتا، اس لئے اس نے بازاروف میں تمام سرکشی، بہادری اور نیک دلی کا جوہر بھرنے کے باوجود، اسے مقدر کی لاٹھی کا شکار، اکیلا اور بے سہارا بنا کر رکھ دیا —

لیکن ترگینف نے جو تاریخی خدمت انجام دی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے روسی ادب میں پہلی بار ایک حقیقت پسند فنکار کی زبردست صناعی کے ساتھہ روسی زندگی کی نئی سماجی قوت کو -- پڑھے لکھے جمہوریت پسند افراد کو ادب میں سمویا -

۱ - انگریزی کلب --- وہ جگہ جہاں خاندانی رئیس قسم کے لوگ اپنی شامیں کاٹنے کے لئے جمع ہوتے تھے - یہ کلب انگریزی ڈھب کے ہوتے تھے -

۲ - ۱۸۴۸ء میں، زار شاہی حکومت نے فرانس کے فروری والے انقلاب سے ڈر کر روسیوں کو ملک سے باہر جانے کی ممانعت کر دی تھی -

۳ - ''پیغام گالگ‌نانی'' --- ایک آزاد خیال روز نامہ - یہ ۱۸۱۴ء میں پیرس میں انگریزی زبان میں نکلنا شروع ہوا -

۴ - ''استرلتسی'' - ماسالسکی کی ناول ''استرلتسی'' (۱۸۳۲ء) کی طرف اشارہ ہے -

۵ - انیسویں صدی کی چھٹی اور ساتویں دھائی میں، روسی فن مصوری میں ایک نئے حقیقت پسند رجحان نے جنم لیا - نئے مصوروں نے روائتی ہئیت پرستی اور کلاسیکی نمونوں کے نقل و تتبع کا راستہ تج دیا اور انہوں نے روسی قومی فن مصوری کی داغ بیل ڈالنے اور اس میں ترقی پسند جمہوری خیالات کو سمونے کا بیڑا اٹھایا - اس سلسلے میں واٹیکن نگارخانوں میں روسی مصوروں کی عدم موجودگی بڑی حد تک اس چیز کی وضاحت کرتی ہے -

۶ - سویچینا (۱۸۵۹ --- ۱۷۸۲ء) --- تصوف‌پرست روسی ادیبہ جو زیادہ تر پیرس میں رہی -

۷ — کونڈیلیاک ایتین دےبونو (۱۷۸۰ — ۱۷۱۵ء)
فرانسیسی روشن خیال مصنف جس کی کتاب ہے ''احساسات کا
مطالعہ،، —

۸ — بونزن، روبرٹ ولہم (۱۸۹۹ — ۱۸۱۱ء) — جرمن
کیمیاداں —

۹ — سلاف پرست — انیسویں صدی کے روسی سماج
میں ایک رجعت پسند رجحان — اس نے روس کی ترقی کے ''خاص
راستے،، کے نظرئے کو خوب ہوا دی —

۱۰ — ''دوموستروئی،، — سولہویں صدی کی قدیم روسی
ادبی یادگار — اس میں گھر گرہستی کے اہم نکات درج ہیں —
اس میں کہا گیا ہے کہ باپ گھر کا سردار ہے اور خاص طور
پر عورتوں پر اس کی اطاعت گزاری فرض ہے —

۱۱ — اسپرانسکی میخائل میخائلووچ (۱۸۳۹ — ۱۷۷۲ء) —
زار الیکساندر اول کے زمانے میں، روس کا ایک ترقی پسند
حاکم اعلی جو ایک دیہاتی پادری کا بیٹا تھا —

۱۲ — توگن برگ — شیلر کے آلہے کا رومانی ہیرو —

مینزینگر — ازمنہ وسطی میں جرمنی کے رومانی شاعر
جو عشق و محبت کے گیت گاتے تھے —

تروبادور — ازمنہ وسطی میں فرانس کے رومانی شاعر —

۱۳ — ''دروگ زدراویہ،، (ہمدرد صحت) — طبی رسالہ
جو پٹرس برگ میں ۱۸۳۳ء سے ۱۸۶۹ء تک شائع ہوا —

۱۴ — وتگنشتیئن (۱۸۴۲ — ۱۷۶۸ء) — روسی فوج کا
فیلڈمارشل، جس نے ۱۸۱۲ء کی حب الوطنی کی جنگ میں حصہ لیا —

۱۵ — ژوکوفسکی، واسیلی اندریئےوچ (۱۸۵۲ — ۱۷۸۳ء)
— ممتاز روسی شاعر جس نے ۱۸۱۲ء کی حب الوطنی
کی جنگ میں، جن سینا کے ایک سپاہی کی حیثیت سے حصہ لیا —

۱۶ — یہ اشارہ ہے ۱۴ دسمبر ۱۸۲۵ء کی بغاوت کی طرف — یہ بغاوت دسمبریوں کی خفیہ انقلابی سوسائٹی ''دسمبریوں کی جنوبی سوسائٹی،، نے کی تھی اور اس کا سردار تھا پیستل —

۱۷ -- اشارہ ہے فرانسیسی ادیب دیوکرے دیومنیل (۱۸۱۹ —— ۱۷۶۱ء) کے جذباتی اور سبق آموز ناول کی طرف —

۱۸ — سن‌سناتوس لوتسی کوینکتسی (پانچویں صدی قبل مسیح) —— روم کا رئیس اور کاؤنسلر — وہ بڑی سادہ زندگی گزارتا تھا اور خود ھی زمین کی کاشت کرتا تھا — ایک مثالی شہری کی حیثیت سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی —

۱۹ — ''روبرٹ لے دائبل،، (۱۸۳۱ء) جاکومو میربیر کا اوپیرا —

۲۰ — کاسٹر اور پولکس —— دیومالائی جڑواں هیرو، زیوس اور لیدا کے بیٹے — یہاں ان کا استعمال گہری دوستی کے مفہوم میں ہوا ہے —

۲۱ — سیلادون —— فرانسیسی ادیب دے یورفے کے ناول ''استرے،، کا کردار —

۲۲ — انگریزی کی ادیبہ لیڈی راڈکلف (۱۸۲۳ —— ۱۷۶۴ء) —

۲۳ — روسی لفظ ''یاسن،، کا مطلب —— صاف شفاف اور نازک ہے —

پڑھنے والوں سے

بدیسی زبانوں کا اشاعت گھر آپ کا بہت احسان‌مند ہوگا اگر آپ ہمیں اپنی رائے لکھ کر بھیجیں کہ اس کتاب کا ترجمہ کیسا ہے، اس کی شکل‌صورت اور طباعت کیسی ہے اور یہ کہ آپ اور کیا چاہتے ہیں —

ہمارا پتہ:

زوبوفسکی بلوار— نمبر ۲۱
ماسکو
سوویت یونین